

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد اول ○ حصہ چہارم

کتاب الصواع	کتاب السلم	کتاب الشفیعہ	کتاب الاجازۃ
کتاب الحوالہ	کتاب الوکیلہ	کتاب المسافۃ	کتاب فی الخصومات
کتاب فی اللغۃ	کتاب الہبۃ	کتاب الزمن	کتاب المسکات
کتاب الشہادۃ	کتاب الصلح	کتاب الشروط	کتاب فی العظام والخطب

دفتر اشاعت
کراچی پاکستان 22133-22134

دار الاشاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۲۴۵

امادیت معارف نوی علی ندوی علم کاندہ ہمار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحيح البخاری

جلد اول

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

مولانا ظہور الباری اعظمی صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت
طباعت بیکل پبلک پریس اسلام آباد، کراچی
ناشر: دارالاشاعت کراچی

ترجمہ کے ذمہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی
مکتبہ دارالعلوم - کورنگی - کراچی
ادارۃ المعارف کورنگی - کراچی
ادارہ اسلامیات علیہ انارکلی، لاہور

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۹۲۳	بس نے کمائی کے ذرائع کو {	۱۲۸۲						
	اجمیت مذہبی							
۹۲۴	خشکی کی تجارت	۱۲۸۳						
"	تجارت کے لئے ٹکڑے	۱۲۸۴						
۹۲۵	بحری تجارت	۱۲۸۵						
"	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۲۸۶						
۹۲۶	اپنی پاک کمائی سے خرچہ کر دے	۱۲۸۷						
"	جو روزی میں کٹاؤں چاہتا ہو	۱۲۸۸						
۹۲۷	آپ ادھار خرید لیتے تھے	۱۲۸۹						
"	اپنے ہاتھ سے کماتا اور کام کرنا	۱۲۹۰						
۹۲۸	خرید و فروخت کے وقت نرمی	۱۲۹۱						
"	جس نے کھائے کمائے کو مہلت دی	۱۲۹۲						
"	جس نے تنگ دست کو مہلت دی	۱۲۹۳						
۹۲۹	جب خرید و فروخت کرنے والوں {	۱۲۹۴						
۹۳۰	عقبت قسم کی کھجور ملا کر بیچی	۱۲۹۵						
"	دعاؤں سے مشقِ احادیث	۱۲۹۶						
"	بیچتے وقت جھوٹ بولنے الخ	۱۲۹۷						
۹۳۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۲۹۸						
"	سود خور، اس کا گواہ اور کھینچنے والا	۱۲۹۹						
۹۳۲	سود دینے والا	۱۳۰۰						
۹۳۳	اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے	۱۳۰۱						
"	بیچتے وقت قسم کھانا پائیدہ ہے	۱۳۰۲						
"	سنار کے پیشے سے متعلق احادیث	۱۳۰۳	۹۱۵	کتاب البیوع				
۹۳۴	کاریگر اور نوہار کا ذکر	۱۳۰۴	۹۱۶	{ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اس کے	۱۲۷۶			
"	ورزی کا ذکر	۱۳۰۵		متعلق احادیث				
"	نوربات کا ذکر	۱۳۰۶	۹۱۹	حلال و حرام ظاہر ہے	۱۲۷۷			
۹۳۵	براصحی	۱۳۰۷	۹۲۰	شبہات کی تفسیر	۱۲۷۸			
۹۳۶	ضرورت کی چیزیں خود خریدنا	۱۳۰۸		شبہ کی چیزوں سے پرہیز کئے	۱۲۷۹			
۹۳۷	گھوڑوں اور گدھوں کی خریداری	۱۳۰۹	۹۲۲	{ بانی سے متعلق				
۹۳۸	دور جاہلیت کے وہ بازار جہاں {	۱۳۱۰	۹۲۳	جن کے نزدیک دوسرے وغیرہ	۱۲۸۰			
۹۳۹	اسلام کے بعد بھی خرید و فروخت ہوئی			شبہات میں سے نہیں ہیں				
۹۴۰	خارش زدہ یا مرنے والی خریدنا	۱۳۱۱	۹۲۴	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۲۸۱			

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۳۱۲	فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہتھیار کی فروخت	۹۴۰	۱۳۳۲	جب کوئی سامان یا جانور خریدے پھر اسے بیچنے والے ہی کے الحظ	۹۵۵	۱۳۵۵	چاندی، سونے کے بدلہ میں نقد بیچنا	۹۴۰
۱۳۱۳	عطر فروکش اور مشک فروش	"	۱۳۳۳	کوئی اپنے بھائی کی بیوی میں	۱۳۵۷	۱۳۵۶	سونہ چاندی کے بدلہ میں نقد بیچنا	۹۴۱
۱۳۱۴	پھینکا لگانے والے کا ذکر	۹۴۱		داخلت نہ کرے	۹۵۶	۱۳۵۸	بیع مزاجہ	"
۱۳۱۵	ان کی تجارت جن کا پہنا مردوں	"	۱۳۳۴	نیلام	۹۵۷	۱۳۵۹	درخت پر پھل سونے اور چاندی کے بدلہ بیچنا	۹۴۲
	اور عورتوں کے لیے کر دے	"	۱۳۳۵	نجش	۹۵۷	۱۳۶۰	حرب کی تفصیل	۹۴۳
۱۳۱۶	سامان کے مالک کو قیمت بتین	۹۴۲	۱۳۳۶	دھوکے کی بیع اور صلے کے صلے کی بیع	۹۵۸	۱۳۶۱	پھلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا	۹۴۴
۱۳۱۷	اختیار رکب تک صحیح ہوگا؟	"	۱۳۳۷	بیع طامسہ	۹۵۸	۱۳۶۲	کھجور کے باغ قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا	۹۴۵
۱۳۱۸	اگر اختیار کے لیے کسی وقت کا قین نہ کیا تو بیع باطل ہوگی؟	۹۴۳	۱۳۳۸	بیع منابذہ	۹۵۹	"	اگر کسی نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچ دیے	"
۱۳۱۹	جب تک خریدنے اور بیچنے والے جدا ہوں اختیار باقی رہتا ہے	۹۴۴	۱۳۳۹	بیچنے والے کو تنبیہ	"	۱۳۶۳	میتین کے فرض پر غلط خریدنا	"
۱۳۲۰	اگر بیع کے بعد فریقین نے ایک دوسرے کو پسند کیا تو بیع نافذ ہوگی	۹۴۵	۱۳۴۰	اگر چاہے تو معاہدہ کو واپس کر سکتا ہے	۹۶۱	۱۳۶۴	اگر کوئی کھجور، اس سے اچھی کھجور کے بدلہ میں بیچنا چاہے؟	۹۴۷
۱۳۲۱	اگر بائع کے لیے اختیار باقی رکھا تو بیع نافذ ہو سکے گی؟	"	۱۳۴۱	ذاتی غلام کی بیع	۹۶۲	۱۳۶۵	جس نے تائید کر کے بیچنا	"
۱۳۲۲	ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور جدا ہونے سے پہلے ہلکی کو بہرہ کوئی خرید و فروخت میں دھوکہ دینا	۹۴۶	۱۳۴۲	عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت	"	۱۳۶۶	کھیتی کو غلہ کے بدلہ تاپ کر بیچنا	۹۴۸
۱۳۲۳	غیر پسندیدہ ہے	۹۴۷	۱۳۴۳	کیا شہری، بدوی کا سامان بیچ سکتا ہے	۹۶۳	۱۳۶۷	کھجور کے درخت کی بیع	"
۱۳۲۴	بازاروں کا ذکر	۹۴۸	۱۳۴۴	جنھوں نے اسے کر دہ سمجھا الحظ	۹۶۴	۱۳۶۸	بیع غنہ	۹۴۹
۱۳۲۵	بازار میں ضرور داخل پڑنا پسندیدگی	۹۵۰	۱۳۴۵	کوئی شہری کسی دیہاتی کو دلالی نہ کرے	۹۶۵	۱۳۶۹	جوار کی بیع اور اس کا کھانا	"
۱۳۲۶	ناچنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر	۹۵۱	۱۳۴۶	تجارتی قاتلوں کی پیشوائی کی ضمانت	۹۶۵	۱۳۷۰	جن کے نزدیک ہر شہر کی خرید و فروخت، اجارہ الحظ	"
۱۳۲۷	تاپ تولی کا استحباب	۹۵۲	۱۳۴۷	مقام پیشوائی کی حد	۹۶۶	۱۳۷۱	کاروبار کے شرکاؤ کی باہم	"
۱۳۲۸	آپ کے صلح اور مد کی برکت	"	۱۳۴۸	جب کسی نے بیع میں ایسی شرطیں جو جائز نہیں تھیں	"	۱۳۷۲	خرید و فروخت	"
۱۳۲۹	غلہ بیچنے اور ذخیرہ کرنے کے مستحق احادیث	۹۵۳	۱۳۴۹	کھجور کی بیع کھجور کے بدلہ	۹۶۸	۱۳۷۳	مشترک زمین، گھر اور سامان کی بیع جو تقسیم نہ ہوئے ہوں	۹۵۱
۱۳۳۰	غلہ کا اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے	۹۵۴	۱۳۵۰	زیب کی بیع زیب کے بدلہ میں اور غلہ کی بیع غلہ کے بدلہ میں	"	۱۳۷۴	جن کی اجازت کے بغیر چیز خریدی اور پھر وہ راضی ہو گیا	۹۵۲
۱۳۳۱	جن کے نزدیک شلہ ہے کہ اگر کوئی شخص غلہ قلعہ سے خریدے الحظ	"	۱۳۵۱	جو کے بدلہ جو کی بیع	۹۶۹	۱۳۷۵	مشترک اور دارالحرب کا شلہ لاکھ کے ساتھ خرید و فروخت	۹۵۳
			۱۳۵۲	سونے کی بیع سونے کے بدلہ میں	"	۱۳۷۶	حربی سے غلام خریدنا وغیرہ	۹۵۴
			۱۳۵۳	چاندی کی بیع چاندی کے بدلہ میں	۹۷۰			
			۱۳۵۴	دیار کو دیار کے بدلہ میں اور جانچنا	"			

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۱۰۱۱	زائید کی کمائی اور باندی کی کمائی	۱۳۷۸	۹۹۹	کون پڑوسی زیادہ قریب ہے؟	۱۳۹۸	۹۸۶	دباقت سے پہلے مردار کی کھال	۱۳۷۶
۱۰۱۲	فری جنتی پر اجرت	۱۳۱۹	۱۰۰۰	نواں پارہ	"	"	سور کا مار ڈالنا	۱۳۷۷
"	دین اجارہ پر لی پھر فریقین میں سے ایک کا انتقال ہو گیا؟	۱۳۲۰	"	کتاب الاحارکہ	۹۸۷	"	مردار کی چربی پگھلائی جائے؟	۱۳۷۸
"	کتاب الحوالہ	"	"	کرایہ کا ذکر	۱۳۹۹	"	اور نہ اس کا دودھ بیجا جائے؟	۱۳۷۹
۱۰۱۳	قرض کو دوسرے کی طرف منتقل کرنے کی تفصیلات	۱۳۲۱	۱۰۰۱	چند قیراط کی اجرت پر کرباں پرانا	۱۳۰۰	۹۸۸	غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بننا	۱۳۸۰
۱۰۱۴	جب قرض کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے؟	۱۳۲۳	۱۰۰۱	مزدور کے دقت شرکوں سے	۱۳۰۱	"	شراب کی تجارت کی حرمت	۱۳۸۱
"	میث کا قرض اگر کسی کی طرف منتقل کیا جائے؟	۱۳۲۳	"	مزدوری لینا	"	"	اس شخص کا گناہ جس نے کسی سے آزاد کو بیجا	۱۳۸۱
۱۰۱۵	قرض کے معاملہ میں کسی کی شخصی ضمانت	۱۳۲۴	۱۰۰۲	اگر کسی مزدور سے مزدوری دقت میں تکلیف جائے	۱۳۰۲	"	غلام کی اور کسی جانور کی جانور کے بدلے ادھار لینا	۱۳۸۲
۱۰۱۶	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۳۲۵	"	غزوے میں مزدور	۱۳۰۳	۹۸۹	غلام کی بیع	۱۳۸۳
۱۰۱۸	جو شخص کسی مرد سے قرض کا ضمانت ہو وہ رجوع نہیں کر سکتا	۱۳۲۶	"	جبکہ مدت متعین اور کام کی تعیین نہ کی گئی ہو	۱۳۰۴	۹۹۰	مذہب کی بیع	۱۳۸۴
۱۰۱۹	آپ کے مہرم ابو بکرؓ کو ایک مشرک کی امان	۱۳۲۷	"	گرتی ہوئی دیوار کو درست کرنے کا کام	۱۳۰۵	۹۹۱	کیا کسی باندی کے ساتھ استبراء رحم سے پہلے سفر کیا جاسکتا ہے؟	۱۳۸۵
۱۰۲۱	قرض	۱۳۲۸	"	آدھے دن کی مزدوری	۱۳۰۶	۹۹۲	مردار اور تہوں کی بیع	۱۳۸۶
"	کتاب الحوالہ	"	۱۰۰۳	عصر تک کی مزدوری	۱۳۰۷	"	کشتے کی قیمت	۱۳۸۷
"	اگر کوئی مسلمان دارالحرب کے باشندے کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنائے؟	۱۳۲۹	"	مزدور کو مزدوری ادا نہ کرنے کا گناہ	۱۳۰۸	۹۹۳	کتاب السلم	۱۳۸۸
۱۰۲۲	بیکہ شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۰	۱۰۰۵	عصر سے رات تک کی مزدوری	۱۳۰۹	۹۹۴	بیع سلم متعین بھائے کے ساتھ	۱۳۸۹
۱۰۲۳	بیکہ شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۱	۱۰۰۶	جب کہ مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا ہو	۱۳۱۰	۹۹۵	بیع سلم متعین وزن کے ساتھ	۱۳۹۰
۱۰۲۴	بیکہ شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۲	۱۰۰۸	جس نے اپنی بیٹی پر بوجھ اٹھانے کی مزدوری کی اور پھر اسے الحاح دلائی کی اجرت	۱۳۱۲	۹۹۶	اس شخص کی بیع سلم جس کے پاس اصل مال موجود نہ ہو	۱۳۹۱
۱۰۲۵	بیکہ شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۳	۱۰۰۹	کیا مسلمان دارالحرب میں مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے؟	۱۳۱۳	۹۹۷	کھجور کی درخت پر بیع سلم	۱۳۹۲
۱۰۲۶	بیکہ شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۴	۱۰۱۰	سورہ فاتر سے جھاڑ پھونک پر جو دیا جائے	۱۳۱۴	۹۹۸	بیع سلم میں ضمانت دینے والا	۱۳۹۳
۱۰۲۷	بیکہ شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۵	۱۰۱۱	غلام اور لونڈیوں کا خراج	۱۳۱۵	"	بیع سلم میں رجس	۱۳۹۴
۱۰۲۸	بیکہ شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۶	"	پچپنا لگانے والے کی اجرت	۱۳۱۶	"	بیع سلم متعین مدت تک کے لئے	۱۳۹۵
۱۰۲۹	بیکہ شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۷	"	غلام کے حصول میں کسی کی گفتگو	۱۳۱۷	۹۹۹	ذبحی کے بچے جنہ تک کے لئے بیع	۱۳۹۶
۱۰۳۰	بیکہ شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۸	"				کتاب الشفعہ	۱۳۹۷
۱۰۳۱	بیکہ شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۹	"				شفعہ کا حق ان چیزوں میں ہوتا ہے جو تیسرے ہوئی ہوں الحاح شدہ کا حق رکھنے والے کے لئے بیچنے سے پہلے شریک کی پیشکش	۱۳۹۸

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۴۲۷	عورت اگر نکاح میں کم کر دی جائے	۱۰۲۷	۱۴۶۱	زمین کے مالک نے کہا میں نہیں	۱۰۲۷		حق یا کمی تختان کے لیے بانی	۱۰۵۹
۱۴۲۸	کسی نے ایک شخص کو دیل بنایا	۱۰۲۸		اس وقت تک باقی رکھوں گا	۱۰۴۲		اس کا کچھ حصہ ہو	
۱۴۲۹	پھر دیل نے کوئی چیز چھوڑ دی			جب تک نہ اچا ہے گا			نیز قرض لینے، ادا کرنے، توثیق	
۱۴۳۰	جب تک میں نے خراب چیز بیچی	۱۰۲۹	۱۴۶۲	آپ کے اصحاب زراعت ادا	۱۰۴۳	۱۴۸۴	سے روکنے وغیرہ کا ذکر	
۱۴۳۱	وقت اور اس کی آمد و خروج	۱۰۳۰		پہلوں سے ایک دوسرے کی طرح			کسی نے کوئی چیز قرض خریدی	۱۰۶۱
۱۴۳۲	کے لیے دیل بنانا			مرو کیا کرتے تھے		۱۴۸۵	جس نے لوگوں سے مال لیا	
۱۴۳۳	حد و زمین و کثرت		۱۴۶۳	زمین کو سونے یا چاندی کے	۱۰۴۵	۱۴۸۶	قرض کی ادائیگی	
۱۴۳۴	قربانی کے اونٹوں اور ان کی	۱۰۳۱	۱۴۶۴	لگان پر دینا		۱۴۸۷	اور نہ قرض پر لینا	۱۰۶۳
۱۴۳۵	بگرنی کے لیے دیل بنانا			پر داگانے سے متعلق احادیث	۱۰۴۶	۱۴۸۸	تقاضے میں نرمی	
۱۴۳۶	دیل سے کہنا کہ جہاں مناسب ہو		۱۴۶۵	کتاب المساقاۃ	۱۰۴۷	۱۴۸۹	قرض پر دی طرح ادا کرنا	
۱۴۳۷	کسی کو خزانہ وغیرہ کا دیل بنانا	۱۰۳۲			۱۰۴۸	۱۴۹۰	اگر قرض قرض خواہ کے حق ہے	۱۰۶۴
۱۴۳۸	کھیتی باڑی سے متعلق روایات		۱۴۶۶	پانی کا حصہ		۱۴۹۱	قرض میں زیادہ کرنا اور نہ	
۱۴۳۹	کھیتی باڑی میں اشتغال	۱۰۳۳	۱۴۶۷	پانی کی تقسیم		۱۴۹۲	قرض کی صورت میں جب کھجور کھجور	۱۰۶۵
۱۴۴۰	کھیتی کے لیے کتا پان		۱۴۶۸	پانی کا مالک پانی کا زیادہ	۱۰۴۹		کے یا کوئی دوسری چیز بدلے میں	
۱۴۴۱	کھیتی کے لیے بیل کا استعمال	۱۰۳۴		حق دار ہے		۱۴۹۳	جس نے قرض سے پناہ مانگی	۱۰۶۶
۱۴۴۲	مالک نے کہا کہ کھجور یا اس کے		۱۴۶۹	اپنے ملک میں کھجور کھدنا		۱۴۹۴	مقرر قرض کی ناز جنازہ	
۱۴۴۳	علاوہ باغ کا سارا کام قریب کر دے	۱۰۳۵	۱۴۷۰	کنز کا ٹھکانہ اور اس کا فیصلہ	۱۰۵۰	۱۴۹۵	مالدار کی طرف سے مال ملنے	
۱۴۴۴	کھجور اور دوسری طرح کے		۱۴۷۱	مسافر کو پانی نہ دینے کا گناہ		۱۴۹۶	حق دانے کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے	
۱۴۴۵	درخت کا ٹٹا		۱۴۷۲	ہنر کا پانی روکنا	۱۰۵۱	۱۴۹۷	جسے دیو الہ قرار دیا جا چکا ہو	۱۰۶۷
۱۴۴۶	بانتھ		۱۴۷۳	بالائی زمین کی سیرانی	۱۰۵۲	۱۴۹۸	قرض خواہ کو ایک دودن کے	
۱۴۴۷	آدھی یا اس کے قریب پیداوار	۱۰۳۶	۱۴۷۴	بالائی زمین کو ٹھکانوں تک سیراب کرنا			لے مال دینا	۱۰۶۸
۱۴۴۸	پر مزارعت		۱۴۷۵	پانی پلانے کی تفصیلات	۱۰۵۳	۱۴۹۹	دیو الہ کا مال بچے کو قرض خواہ	
۱۴۴۹	اگر مزارعت میں سال کا تعین نہ کیا	۱۰۳۷	۱۴۷۶	جس کے نزدیک حق اور ملک		۱۵۰۰	میں تقسیم کر دینا	
۱۴۵۰	بانتھ		۱۴۷۷	کا مالک ہی پانی کا حق دار ہے	۱۰۵۴		مستین مدت تک کسی کو قرض دینا	۱۰۶۹
۱۴۵۱	یہود کے ساتھ بیانی کا معاملہ	۱۰۳۸	۱۴۷۸	کسی کی چراگاہ مستین نہیں	۱۰۵۵	۱۵۰۱	قرض میں کمی کی سفارش	
۱۴۵۲	مزارعت میں جو شکلیں کردہ ہیں		۱۴۷۹	افسانوں اور جانوروں کا	۱۰۵۶	۱۵۰۲	مال ضائع کرنے کی ممانعت	۱۰۷۰
۱۴۵۳	جب کسی کے مال کی مدد سے کئی		۱۴۸۰	ہنرے پانی پینا		۱۵۰۳	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران	۱۰۷۱
۱۴۵۴	اجازت کیغیر کاشت کی		۱۴۸۱	سوکھی کردی اور گھاس پینا	۱۰۵۷		کتاب فی الخصومات	
۱۴۵۵	آپ کے اصحاب کے اوقات	۱۰۳۹	۱۴۸۲	قلعات اراضی	۱۰۵۸	۱۵۰۴	مقرر قرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ	۱۰۷۲
۱۴۵۶	جس نے بنجر زمین کو آباد کیا؟		۱۴۸۳	قلعات اراضی کو کھنا	۱۰۵۹		منتقل کرنا	
۱۴۵۷	بانتھ	۱۰۴۰		اونٹنی کو پانی کے قریب دونا		۱۵۰۵	بیوقوف کے معاملہ کو جس نے	
			۱۴۸۴	کسی شخص کو باغ سے گذرنے کا			تسلیم نہیں کیا	۱۰۷۳

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۵۰۶	مذہب اور مذہبی عمل کی ایک دوسری نظر	۱۰۷۵	۱۵۳۰	مظلوم کی مدد	۱۰۹۱	۱۵۵۵	مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھانا	۱۱۰۶
۱۵۰۷	گے بارے میں غنیمت	۱۰۷۶	۱۵۳۱	ظالم سے انتقام	"	۱۵۵۶	صلیب توڑ دی جائے گی	"
۱۵۰۸	گنہ گرو خیرالوں اور برے والوں کا گھر سے نکلنا	۱۰۷۷	۱۵۳۲	مظلوم کی طرف سے معافی	"	۱۵۵۷	کیا شراب کا مٹا کر ڈالا جاسکتا ہے؟	۱۱۰۷
۱۵۰۹	میت کے دمی کا دعویٰ	"	۱۵۳۳	ظلم و قیامت کے دن تارکینوں کی مشکل میں ہوگا	۱۰۹۲	۱۵۵۸	اپنے مال کی حفاظت میں دھوکا؟	۱۱۰۸
۱۵۱۰	شرارت کے اندیشے پر قید	۱۰۷۸	۱۵۳۴	مظلوم کی فریاد سے بچو	"	۱۵۵۹	کسی شخص نے کسی دوسرے کا پیالہ	"
۱۵۱۱	حرم میں کسی کربانہ یا قید کرنا	"	۱۵۳۵	کسی کا دوسرے شخص پر ظلم کرنا	"	۱۵۶۰	اگر کسی کی دیر اور گراوی	"
۱۵۱۲	موقوف کا بیچ کرنا	۱۰۷۹	۱۵۳۶	سب ظلم کو صاف کر دیا	۱۰۹۳	۱۵۶۱	کھانے، زار و بار اور سامان میں شرکت	۱۱۰۹
۱۵۱۳	تفصیل کرنے کا ذکر	"	۱۵۳۷	ایک شخص نے دوسرے کو اجازت دی	"	۱۵۶۲	دوسرے کے لیے میں صدمہ کی	"
۱۵۱۴	کتاب فی القسط	۱۰۸۰	۱۵۳۸	کسی کی زمین ختم کرنے سے گناہ	۱۰۹۴	۱۵۶۳	تقسیم کر لیں	۱۱۱۱
۱۵۱۵	جب نقد کا مالک نفائی بناؤ	"	۱۵۳۹	اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو پیچھے	"	۱۵۶۴	بکریوں کی تقسیم	"
۱۵۱۶	تو اسے دے دینا چاہیے	"	۱۵۴۰	کی اجازت دے؟	"	۱۵۶۵	شرکاء کی اجازت کے بغیر کوئی بکری	۱۱۱۲
۱۵۱۷	ادب جو راستہ بھول گیا ہو	۱۰۸۱	۱۵۴۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہو"	۱۰۹۵	۱۵۶۶	ایک ساتھ کھانا	"
۱۵۱۸	بکری جو راستہ بھول گئی ہو	۱۰۸۲	۱۵۴۲	سخت جھگڑا ہے	"	۱۵۶۷	شرکاء کے درمیان انصاف کے	۱۱۱۳
۱۵۱۹	نقد کا مالک اگر ایک سال تک	"	۱۵۴۳	ناحق کے لیے ہونے کا گناہ	"	۱۵۶۸	ساتھ بیرون کی قیمت لگانا	"
۱۵۲۰	نہ لے تو وہ پانی پائے	"	۱۵۴۴	جب جھگڑا کیا تو بہ زبانی پرا کرنا	۱۰۹۶	۱۵۶۹	تقسیم میں قریب اندازی	"
۱۵۲۱	دریا میں کسی نے ٹکڑی ڈھری پائی	۱۰۸۳	۱۵۴۵	مظلوم کا بدلہ اگر اسے ظالم کا مال	"	۱۵۷۰	تیم کی شرکت وارثوں کے ساتھ	۱۱۱۴
۱۵۲۲	جو شخص راستے میں بھول پائے	"	۱۵۴۶	مل جائے	"	۱۵۷۱	زمین وغیرہ میں شرکت	۱۱۱۵
۱۵۲۳	اہل مکہ کے نقد کا اعلان	"	۱۵۴۷	راستے میں شراب بہانا	"	۱۵۷۲	شرکاء جب تقسیم کر لیں تو انہیں	"
۱۵۲۴	موتی مالک کی اجازت کے بغیر	۱۰۸۵	۱۵۴۸	راستے کے کنویں	۱۰۹۷	۱۵۷۳	رجوع یا شفعہ کا حق نہیں رہتا	۱۱۱۶
۱۵۲۵	نہ دوہے جائیں	"	۱۵۴۹	گھروں کے سامنے کا حق	"	۱۵۷۴	سرنے چاندی اور لوہے میں اشتراک	"
۱۵۲۶	نقد کا مالک اگر سال بعد آئے؟	"	۱۵۵۰	راستے کے کنویں	۱۰۹۸	۱۵۷۵	شرکاء اور ذمہ داروں کے ساتھ	"
۱۵۲۷	کیا نقد اٹھا لینا چاہیے؟	۱۰۸۶	۱۵۵۱	تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا	"	۱۵۷۶	مزارعت میں شرکت	"
۱۵۲۸	جس نے نقد کا اعلان خود کیا	"	۱۵۵۲	بالا تانے میں جھروکے	۱۰۹۹	۱۵۷۷	بکریوں کی تقسیم انصاف کے ساتھ	"
۱۵۲۹	کتاب فی المطالم والعقب	۱۰۸۸	۱۵۵۳	اپنا ادب مسجد کے دروازے	۱۱۰۰	۱۵۷۸	مزارعت میں شرکت	"
۱۵۳۰	باز	"	۱۵۵۴	پر بانڈنا	۱۱۰۱	۱۵۷۹	بکریوں کی تقسیم انصاف کے ساتھ	"
۱۵۳۱	مظالم کا بدلہ	۱۰۸۹	۱۵۵۵	کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا	۱۱۰۲	۱۵۸۰	غلو وغیرہ میں شرکت	۱۱۱۷
۱۵۳۲	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اگلو ہو"	"	۱۵۵۶	جس نے تکلیف دہ چیز راستے	۱۱۰۳	۱۵۸۱	غلام میں شرکت	"
۱۵۳۳	جاؤ ظالموں پر اللہ کی لعنت	"	۱۵۵۷	سے ہٹائی	"	۱۵۸۲	قریبانی کے جانوروں وغیرہ میں	۱۱۱۸
۱۵۳۴	کوئی مسلمان پر سامان پر ظلم نہ کرے	۱۰۹۰	۱۵۵۸	ایسی جگہ جو عام گزرگاہ کی طرح ہو	"	۱۵۸۳	شرکت؟	"
۱۵۳۵	اپنے بھائی کی مدد کر دو	"	۱۵۵۹		"	۱۵۸۴	جس نے تقسیم میں دس بکریوں کا	۱۱۱۹
۱۵۳۶		"			"	۱۵۸۵	حق ایک ادب کے برابر رکھا	"

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۵۷۷	کتاب الرهن	۱۱۲۰	۱۶۰۱	غلام اپنے آقا کے مال کا گھرانہ	۱۱۳۹	۱۶۲۳	جس نے کسی غلام کو بے قیود قبول کر لیا	۱۱۵۷
۱۵۷۸	حضر میں رہن رکھنا	"	۱۶۰۲	اگر کوئی غلام کو مارے ؟	"	۱۶۲۴	ایک شخص نے دوسرے کو بے قیود دیا	۱۱۵۸
۱۵۷۹	جس نے اپنی زرہ رہن رکھ دی	"		کتاب المکاتب	۱۱۴۰	۱۶۲۵	غلام یا سامان پر قبضہ نہ کرنا	۱۱۵۹
۱۵۸۰	ہتھیار رکھنا	"	۱۶۰۳	جس نے اپنے غلام پر کوئی جہت لگائی	"	۱۶۲۶	کسی نے دوسرے کو بے قیود دیا	۱۱۶۰
۱۵۸۱	رہن پر سوار ہوا جاسکتا ہے	۱۱۲۱	۱۶۰۴	مکاتب اور اس کی قسمیں	"	۱۶۲۷	اگر کوئی دوسرے شخص پر اپنا حق کسی کو بے قیود کرے	"
۱۵۸۲	یہود و غیرہ کے پاس رہن رکھنا	"	۱۶۰۵	مکاتب سے کس طرف کی شرطیں جائز ہیں ؟	۱۱۴۱	۱۶۲۸	ایک چیز کا جہت کسی اشخاص کو	۱۱۶۱
۱۵۸۳	راہن اور مرتبہ کا غلام	۱۱۲۲	۱۶۰۶	مکاتب کا لوگوں سے امداد طلب کرنا	۱۱۴۲	۱۶۲۹	بہ خواہ قبضہ میں آیا ہو یا نہ آیا ہو	۱۱۶۲
۱۵۸۴	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۱۱۲۳	۱۶۰۷	مکاتب کی بیع	"	۱۶۳۰	جب مستند و اشخاص نے مستند و اشخاص کو کوئی چیز بے قیود دی	۱۱۶۳
۱۵۸۵	کس طرح کے غلام کی آزادی افضل ہے	"	۱۶۰۸	مکاتب سے کس سے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو	۱۱۴۳	۱۶۳۱	کسی کو بے قیود ملا	۱۱۶۴
۱۵۸۶	سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا استحباب	۱۱۲۴	۱۶۰۹	کتاب العتق	"	۱۶۳۲	کسی نے دوسرے شخص کو اونٹ بیہ کیا	۱۱۶۵
۱۵۸۷	دو اشخاص کے مشترک غلام	"	۱۶۱۰	مکاتب کی بیع	۱۱۴۴	۱۶۳۳	ایک چیز کے کا بے قیود کا بیعت	"
۱۵۸۸	جب کسی نے غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا	۱۱۲۵	۱۶۱۱	مکاتب کی بیع	"	۱۶۳۴	پسندیدہ نہ ہو	"
۱۵۸۹	آزادی، طلاق وغیرہ میں بھولی چیز	۱۱۲۶	۱۶۱۲	مکاتب کی بیع	۱۱۴۵	۱۶۳۵	مشترکین کا بے قیود قبول کرنا	۱۱۶۶
۱۵۹۰	ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام کو کہا کہ وہ اٹھ کیلئے ہے	۱۱۲۷	۱۶۱۳	جس نے اپنے دوستوں سے بے قیود مانگے ؟	"	۱۶۳۶	مشروکوں کا بے قیود دینا	۱۱۶۷
۱۵۹۱	ام ولد	۱۱۲۸	۱۶۱۴	جس نے پانی مانگا ؟	۱۱۴۶	۱۶۳۷	یہ جائز نہیں کہ اپنا دیا ہو اہل بیت یا صدقہ واپس لے	۱۱۶۸
۱۵۹۲	ام ولد کی بیع اور اس کا بے قیود	۱۱۲۹	۱۶۱۵	شکار کا بے قیود قبول کرنا	"	۱۶۳۸	باج	۱۱۶۹
۱۵۹۳	ام ولد کی بیع اور اس کا بے قیود	۱۱۳۰	۱۶۱۶	بے قیود قبول کرنا	۱۱۴۷	۱۶۳۹	عری اور رقی کے سلیقے کی روایت	"
۱۵۹۴	اگر کسی کا بھائی یا چچا قید ہو کر آئے تو کیا اس کا فدیہ دیا جاسکتا ہے	۱۱۳۱	۱۶۱۷	جس نے اپنے دوست کو بے قیود دیا	۱۱۴۸	۱۶۴۰	جس نے کسی سے گھوڑا مستحق لیا	۱۱۷۰
۱۵۹۵	جب کہ وہ مشرک ہی ہو ؟	"	۱۶۱۸	جس نے اپنے دوست کو بے قیود دیا	۱۱۴۹	۱۶۴۱	دہن کے زلفان کیسے کوئی چیز مستحق لیا	"
۱۵۹۶	مشرک کو آزاد کرنا	"	۱۶۱۹	جس نے اپنے دوست کو بے قیود دیا	۱۱۵۰	۱۶۴۲	منہج کی فضیلت	۱۱۷۱
۱۵۹۷	جس نے کسی عرب کو غلام بنایا ؟	۱۱۳۲	۱۶۲۰	جس نے اپنے دوست کو بے قیود دیا	"	۱۶۴۳	عرف عام کے مطابق کسی نے کہا	۱۱۷۲
۱۵۹۸	اپنی باندی کو تعلیم دینے کی فضیلت	۱۱۳۳	۱۶۲۱	جس نے اپنے دوست کو بے قیود دیا	۱۱۵۱	۱۶۴۴	کہ یہ باندی تمہاری خدمت کیلئے دی تو جائز ہے	۱۱۷۳
۱۵۹۹	آپ کا ارشاد کہ غلام تمہاری بیوی کا	"	۱۶۲۲	جس نے اپنے دوست کو بے قیود دیا	۱۱۵۲	۱۶۴۵	جب کوئی شخص گھوڑا سواری کرے ؟	"
۱۶۰۰	غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا فرمانبردار ہو	۱۱۳۴	۱۶۲۳	جس نے اپنے دوست کو بے قیود دیا	۱۱۵۳	۱۶۴۶	کتاب الشہادۃ	۱۱۷۴
	غلام پر بڑائی بتانے کی کراہت	۱۱۳۵	۱۶۲۴	جس نے اپنے دوست کو بے قیود دیا	۱۱۵۴	۱۶۴۷	گو امیون کا پیش کرنا بے قیود	"
	جس کی کاغذ دم کھانا لائے	۱۱۳۶	۱۶۲۵	جس نے اپنے دوست کو بے قیود دیا	۱۱۵۵	۱۶۴۸	جب ایک شخص دوسری اچھی عادت والواری کا بیان کرے	۱۱۷۵

باب	معنایں	صفحہ	باب	معنایں	صفحہ	باب	معنایں	صفحہ
۱۶۲۶	پچھے ہوئے آدمی کی شہادت	۱۱۶۷	۱۶۶۷	مدعی علیہ پر جہاں قسم واجب ہوئی	۱۲۰۱	۱۶۸۱	مشرکین کے ساتھ صلح	۱۲۱۳
۱۶۳۷	جب ایک یا کئی گواہ کسی معاملہ میں	۱۱۶۸	۱۶۶۸	قرآن ہی اس سے قسم لی جائیگی	۱۶۸۲	۱۶۸۲	دیت میں صلح	۱۲۱۵
۱۶۳۸	گواہی دیں	۱۱۶۹	۱۶۶۹	جب لوگوں نے قسم واجب ہوئے	۱۶۸۳	۱۶۸۳	حسن بن علیؑ کے متعلق نبی کریم	۱۲۱۶
۱۶۳۹	عادل گواہ	۱۱۷۰	۱۶۷۰	ہی ایک دوسرے پہلے قسم کھائے	۱۶۸۴	۱۶۸۴	صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد	۱۲۱۷
۱۶۴۰	کسی کی تبدیل کے لیے کھٹے آدمی	۱۱۷۱	۱۶۷۱	کی کوشش کی	۱۶۸۵	۱۶۸۵	کیا اہم صلح کئے اشاہ	۱۲۱۸
۱۶۴۱	کی شہادت ضروری ہے	۱۱۷۲	۱۶۷۲	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جو لوگ"	۱۶۸۶	۱۶۸۶	لوگوں میں باہم صلح کرانے	۱۲۱۹
۱۶۴۲	نسب، مشہور رفاقت اور ہرقی	۱۱۷۳	۱۶۷۳	اللہ کے مہر اور اپنی قسموں کے	۱۶۸۷	۱۶۸۷	اور انصاف کرنے کی غیبت	۱۲۲۰
۱۶۴۳	موت کی شہادت	۱۱۷۴	۱۶۷۴	دریہ معمولی پر کئی میل کرتے ہیں	۱۶۸۸	۱۶۸۸	۱۶۸۸	۱۲۲۱
۱۶۴۴	کسی پر دنا کی تہمت لگانا	۱۱۷۵	۱۶۷۵	قسم کیسے لی جائے گی؟	۱۶۸۹	۱۶۸۹	۱۶۸۹	۱۲۲۲
۱۶۴۵	حق کے خلاف اگر کسی کو گواہ بنایا	۱۱۷۶	۱۶۷۶	جس مدعی نے مدعی علیہ کی قسم	۱۶۹۰	۱۶۹۰	۱۶۹۰	۱۲۲۳
۱۶۴۶	جائے تو گواہی نہ دینی چاہیے	۱۱۷۷	۱۶۷۷	کے بعد گواہ پیش کئے	۱۶۹۱	۱۶۹۱	۱۶۹۱	۱۲۲۴
۱۶۴۷	جھوٹی گواہی پر وعید	۱۱۷۸	۱۶۷۸	جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا	۱۶۹۲	۱۶۹۲	۱۶۹۲	۱۲۲۵
۱۶۴۸	نا بینا کی گواہی	۱۱۷۹	۱۶۷۹	غیر مسلموں سے شہادت	۱۶۹۳	۱۶۹۳	۱۶۹۳	۱۲۲۶
۱۶۴۹	عورتوں کی شہادت	۱۱۸۰	۱۶۸۰	دفعہ نہ طلب کی جائے	۱۶۹۴	۱۶۹۴	۱۶۹۴	۱۲۲۷
۱۶۵۰	باندیوں اور غلاموں کی گواہی	۱۱۸۱	۱۶۸۱	مشکلات کے مواقع پر	۱۶۹۵	۱۶۹۵	۱۶۹۵	۱۲۲۸
۱۶۵۱	رضاعی ماں کی شہادت	۱۱۸۲	۱۶۸۲	قرعہ اندازی	۱۶۹۶	۱۶۹۶	۱۶۹۶	۱۲۲۹
۱۶۵۲	عورتوں کا باہم ایک دوسرے کی	۱۱۸۳	۱۶۸۳	کتاب الصلح	۱۶۹۷	۱۶۹۷	۱۶۹۷	۱۲۳۰
۱۶۵۳	اچھی عادات کے متعلق گواہی دینا	۱۱۸۴	۱۶۸۴	لوگوں میں باہم صلح کرانے	۱۶۹۸	۱۶۹۸	۱۶۹۸	۱۲۳۱
۱۶۵۴	صحت ایک شخص اگر کسی کی تبدیل	۱۱۸۵	۱۶۸۵	کے متعلق	۱۶۹۹	۱۶۹۹	۱۶۹۹	۱۲۳۲
۱۶۵۵	کر دے تو کافی ہے	۱۱۸۶	۱۶۸۶	جو شخص لوگوں میں باہم صلح	۱۷۰۰	۱۷۰۰	۱۷۰۰	۱۲۳۳
۱۶۵۶	تقرایف میں بمانہ پر ناپسندیدگی	۱۱۸۷	۱۶۸۷	کی کوشش کر لے ہے وہ جھوٹا	۱۷۰۱	۱۷۰۱	۱۷۰۱	۱۲۳۴
۱۶۵۷	بچوں کا بلوغ اور ان کی شہادت	۱۱۸۸	۱۶۸۸	نہیں ہے	۱۷۰۲	۱۷۰۲	۱۷۰۲	۱۲۳۵
۱۶۵۸	قسم لینے سے پہلے حاکم کا سوال	۱۱۸۹	۱۶۸۹	امام اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے	۱۷۰۳	۱۷۰۳	۱۷۰۳	۱۲۳۶
۱۶۵۹	اموال اور حد و دسب میں	۱۱۹۰	۱۶۹۰	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر	۱۷۰۴	۱۷۰۴	۱۷۰۴	۱۲۳۷
۱۶۶۰	مدعی علیہ کے ذمہ صرف قسم ہے	۱۱۹۱	۱۶۹۱	دونوں فریق آپس میں صلح کریں	۱۷۰۵	۱۷۰۵	۱۷۰۵	۱۲۳۸
۱۶۶۱	باہم صلح	۱۱۹۲	۱۶۹۲	اگر ظلم کی بنیاد پر صلح کی تو قبول	۱۷۰۶	۱۷۰۶	۱۷۰۶	۱۲۳۹
۱۶۶۲	جب کوئی شخص دعویٰ کرے یا	۱۱۹۳	۱۶۹۳	نہیں کی جائے گی	۱۷۰۷	۱۷۰۷	۱۷۰۷	۱۲۴۰
۱۶۶۳	کسی پر تہمت لگائے	۱۱۹۴	۱۶۹۴	صلح کی دستاویز کس طرح	۱۷۰۸	۱۷۰۸	۱۷۰۸	۱۲۴۱
۱۶۶۴	عصر کے بعد کی قسم	۱۱۹۵	۱۶۹۵	لکھی جائے	۱۷۰۹	۱۷۰۹	۱۷۰۹	۱۲۴۲

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

نہ کریں

۱۹۰۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے لئے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ سے اجازت مانگی، آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ان کے لئے بھی اجازت لے دیں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا کر دیا جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انھوں نے بھی خیمہ لگانے کے لئے کہا۔ اور ان کے لئے بھی لگا دیا گیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی غار کے بعد اپنے خیمہ کی طرف تشریف لائے تو بہت سے خیمے دکھائی دیئے، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ بوگوں نے بتا دیا کہ عائشہ، حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے خیمے ہیں اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، اچھا نیکی کرنے چلی ہیں اب میں بھی اعتکاف نہیں کروں گا۔ پھر جب رمضان ختم ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال میں اعتکاف کیا۔

۱۲۷۵۔ متکف دھونے کے لئے اپنا سر گھڑیں داخل کرتا ہے۔

۱۹۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ حالضہ ہوتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے تھے پھر بھی وہ آنحضور کے سر میں اپنے جمرہ سے لٹکھا کرتی تھیں، آنحضور اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خرید و فروخت کے مسائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اللہ نے تمہارے لئے خرید و فروخت حال رکھی ہے لیکن سود کو حرام قرار دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بَدَا لَهُ أَنْ يَنْخَرِجَ ۖ
۱۹۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَّدَ أَنْ يُعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأُذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَرَأَيْتَ تَسْتَأْذِنُ لَهَا فَعَمَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ رَأَيْتُ ابْنَةَ أَخِي خَبِصٍ أَهْرَ بِسَاءٍ فَبِئْسَ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ الثَّيْبَ إِلَى بَيْتِهِ قَبَضَ بِإِلَابَتِي فَقَالَ مَا هَذَا أَقَالُوا يَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَرَأَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ أَرُونِ بِهَذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعُ فَلَمَّا أَفْطَرَ اخْتَلَفَ عَشْرًا مِنْ سُؤَالٍ ۖ

بِأَمْرِ ۖ
۱۹۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَائِفَةٌ وَهِيَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا تَلَاوُلَهَا رَأْسَهُ ۖ

کتاب البیوع

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَخْلَ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا وَقَوْلُهُ لَا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً

حَاجِرَةً تَدِيرُ دُكَّانَهَا بَيْنَكُمْ

۷۔ لیکن یہ کہ ہو تجارت ان کے درمیان باخوں یا خوں یا خوں اس طرح کہ ایک قیمت دے رہا ہو اور دوسرا اس کے عوض میں بیڑ۔

۱۳۷۶۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق احادیث کہ وہ پھر چپ پوری ہو چکے نماز تو پھیل پڑوز میں میں اور تلاش کرو اللہ تعالیٰ کا فضل روزی، بیع و فروخت وغیرہ کے ذریعہ اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کہ بہت زیادہ تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ اور جب انہوں نے سوچا بکتے دیکھا یا کوئی تاشا دیکھا تو اس کی طرف متفرق ہو گئے اور تھجہ کو کھڑا چھوڑ دیا، تم کیدو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ تماشہ اور سودا گری سے بہتر ہے، اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ لا تم لوگ ایک دوسرے کا مال غلط طریقوں سے نہ کھا جاؤ لیکن یہ کہ تمہارے درمیان کوئی تجارت کا معاملہ ہو، آپس کی رضامندی کے ساتھ۔

۱۹۱۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ بکتے ہو کہ دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بہت زیادہ بیان کرتا ہیں مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم کی طرح کیوں نہیں بیان کرتے اصل وجہ یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازار کی خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میں پیٹ بھرنے کے بعد پھر برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا اس لئے جب یہ حضرات غیر حاضر ہوتے تو میں حاضر ہوتا۔ اور میں روہ باتیں آپ سے سن کر یاد کر لیتا تھا جسے ان حضرات کو اپنے کاروبار کی مشغولیت کی وجہ سے یاد کرنے کا موقعہ نہیں ملتا تھا یا مہجول ہاتھ تھے۔ اسی طرح میرے بھائی انصار اپنے اموال (کھیتوں اور باغوں) میں مشغول رہتے تھے لیکن میں صف میں مسکینوں میں سے ایک مسکین شخص تھا۔ جب یہ حضرات مجھ سے یاد رکھتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ جو کوئی اپنا کپڑا پھیلائے اور اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو نہ پوری کروں پھر جب میری گفتگو پوری ہو جائے تو اس کپڑے کو میٹ لے تو وہ میری باتوں کو اپنے (دل و دماغ میں ہمیشہ) محفوظ

بَابُ ۱۳۷۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَفَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا ابْزُوا بِأَنفُسِهِمْ إِلَيْهَا وَتَرَكُوا مِائِمًا كُلَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِ هُوَ مِنَ التَّجَارَةِ وَاللَّهِ خَيْرُ الَّذِينَ قَالُوا هَذَا قَوْلُهُ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونِ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ

۱۹۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْثُرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُونَ مَا بَالَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَحْدِثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّ أَخَوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يُشْطَلِمُ صَفْقًا بِالْأَسْوَابِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جِلْدٍ بَغْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَخْفَظُ إِذَا أَسْوَابُ وَكُنْتُ يُشْطَلِمُ أَخَوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ أَمْرًا مَسْكِينًا وَمِنْ مَسَاكِينِ الصُّعْفَةِ أَيْ عَمِلِينَ يُنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يَحْدِثُهُ أَنَّهُ لَنْ يُبْسَطَ أَحَدٌ ثَوْبُهُ حَتَّى أَقْضَى مَقَالَتِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُ إِلَيْهِ ثَوْبُهُ إِلَّا وَحْدِي مَا أَقُولُ قَبَسَطْتُ نِدْرَةً عَلَى حَتَّى إِذَا أَقْضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَمَعْتَهَا إِلَى صَدْرِي كَمَا تَسَيِّتُ مِنْ مَقَالَةٍ

پھر ولید کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔
۱۹۱۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

رُحَيْلٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 بَنِي مَعُونَةَ الْمَدِينَةِ فَأَخَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَيْتَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّمِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَصَحَابَتِهِ سَعْدٌ
 وَغَيْرُهُ فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَا سَمْعَكَ مَا لِي نَصْفَيْنِ
 فَأَنْزَجَكَ قَالَ بَأْسَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ
 وَتَوَلَّيَ عَلَى الشَّوْقِ فَمَا رَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَقْطَافَ
 سَمْعًا فَأَتَى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ فَمَكَثْنَا بَيْتًا أَوْ مَسَا
 شَاءَ اللَّهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَصَرَّحَ مِنْ صُغُرَةٍ فَقَالَ لَكَ
 النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيِمٌ قَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ كَرِهْتُ أَمْرًا مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سَعَتْ إِلَيْهَا
 قَالَ تَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ ذَرْنِ تَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ
 أَوْ لِمَ وَلَوْ يَشَاءُ ؟

فرمایا کہ انہیں کیا دیا ہے ؟ عرض کیا ”سو نے کی ایک گٹھلی“ یا ر یہ کہا کہ ”ایک گٹھلی برابر سونا“ آپ نے فرمایا کہ اچھا اب ولید کرو خواہ ایک بکری ہی کا کیوں نہ ہو۔

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ
 عُمَاظٌ وَمِجَنَّةٌ وَذُو الْعَجَّارِ أَسْوَأَ مَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
 فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نَكَاحَهُمْ تَأْتَمُّوا فِيهِ فَنَزَلَتْ
 لَكِنَّ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا أَفْضَلًا مِنْ رَبِّكُمْ
 فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ فَذَرَاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ :

حاشیہ سابقہ صفحہ ۹۱۷ ”تو اے من الذہب“ (سو نے کی ایک گٹھلی، اہل عرب کی اصطلاح میں پانچ درہم کو کہتے ہیں اور خاص اسی کے لئے اس کا استعمال ہے۔ لیکن زنتہ تو اے من ذہب“ (ایک گٹھلی برابر سونا، یہ ایک عام ترکیب ہے اور پانچ درہم سے زیادہ بھی ایک گٹھلی سو نے کا وزن ہو سکتا تھا اور اس زمانہ میں تو اتنے سو نے کی قیمت بہر حال اس سے زیادہ ہی ہوگی۔

لے یعنی اس آیت کی عام قرائتوں میں ”فی مواسم الحج“ (رج کے موسم میں) کے الفاظ نہیں ہیں، صرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ قرات ہے اور شاذ سمجھی گئی ہے۔ جن بازاروں کا اس میں ذکر ہے، وہ مکہ کے مشہور بازار ہیں اور تمام عرب حج کے ایام میں ان میں تجارت کرنے آتے تھے۔ ان بازاروں

۱۹۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (مہجرت مکہ کے) مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مواصلات سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے کرائی، سعد رضی اللہ عنہ مالدار تھے، انھوں نے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں اور آپ میرے مال سے آدھا آدھا لے لیں اور میں (ایک بیوی سے) آپ کی شادی کرادوں۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور آپ کے مال میں برکت عطا فرمائے، مجھے تو آپ بازار کا راستہ بتا دیجیے، پھر وہ بازار سے اس ذلت تک واپس نہ ہوئے جب تک پیٹر اور گھی نہ بچا لیا (نفع کا) اب وہ اپنے گھروالوں کے یہاں آئے، کچھ دن گزرے ہوں گے یا اللہ نے جتنا چاہا اس کے بعد وہ آئے، ان پر زبرد کی کا دھیمہ لگا ہوا تھا۔ اس لئے انھوں نے دریافت فرمایا، کوئی رننی خبر ہے کیا؟ عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ گٹھلی برابر سونا، آپ نے فرمایا کہ اچھا اب ولید کرو خواہ ایک بکری

۱۹۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عکاظ، مجننہ اور ذوالعجار جاہلیت کے بازار تھے، جب اسلام آیا تو ایسا محسوس ہوا کہ لوگ (خرید و فروخت کو ان بازاروں میں) گناہ سمجھنے لگے ہیں، اس لئے یہ آیت نازل ہوئی ”تمہارے لئے اس میں کوئی مہرج نہیں اگر تم اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو حج کے موسم میں“ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قرات ہے لہذا

باب ۱۲۷۰ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مَشْهُبَاتٌ

۱۹۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ
بْنَ بَشِيرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ قُرُوثَةَ عَنْ
الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ ابْنِ قُرُوثَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ قُرُوثَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ
النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ
مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شَبَّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ
لِذَا اسْتَبَانَ أَثَرُكَ وَمَنْ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشْكُ فِيهِ
مِنَ الْإِثْمِ أَثَرُكَ أَنْ يَكْفُرَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَافَى
يَحْيِي اللَّهُ مَنْ يَزْنِ حَوْلَ الْحَيْلِ يُوشِكُ أَنْ
يَكُونَ أَقْبَلَهُ ۝

کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح اور یقینی ہیں گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے جو (جانور بھی) چراگاہ کے ارد گرد چرے گا، اس
کا چراگاہ کے اندر چلا جانا غیر متوقع نہیں ہے

۱۲۷۰ - حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے لیکن ان دونوں
کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔

۱۹۱۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے ان سے شعیبی نے، انہوں نے نعمان
بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا۔ اور ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو فروہ نے، ان سے شعیبی نے، کہا کہ میں نے نعمان
بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔
۱۹۱۴۔ اور ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث
بیان کی ان سے ابو فروہ نے، انہوں نے شعیبی سے سنا، انہوں نے نعمان بن
بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم اور
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں ابو
فروہ نے انہیں شعیبی نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔
لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں، پس جو شخص ان چیزوں
کو چھوڑ دے گا جن کے گناہ ہونے کا یقین نہیں ہے، وہ ان چیزوں کو تو ضرور
بھی چھوڑ دے گا جن کا گناہ ہونا واضح ہے، لیکن جو شخص ان چیزوں کے کرنے
کی جرات کرے گا جن کے گناہ ہونے کا شبہ و امکان ہے تو یہ غیر متوقع نہیں
کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح اور یقینی ہیں گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے جو (جانور بھی) چراگاہ کے ارد گرد چرے گا، اس

لے عرب جاہلیت میں بادشاہ اور امراء اپنے جانوروں کے لئے مخصوص چراگاہ رکھتے تھے۔ کوئی بھی دوسرا شخص اس میں اپنے جانور نہیں چرا سکتا تھا
اگر غلطی سے کسی کا جانور ان چراگاہوں کے اندر چلا جاتا تو اسے بڑی سخت سزائیں دی جاتی تھیں، اس لئے اس خوف سے کہ کہیں جانور چراگاہ کے اندر
نہ چلے جائیں، لوگ اپنے جانوروں کو ایسی مخصوص چراگاہوں سے بہت دور رکھتے تھے اور قریب بھی نہیں آنے دیتے تھے۔ یہاں پر اسے صرف بات
سمجھانے کے لئے بیان کیا گیا ہے حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح بادشاہوں کی چراگاہ باحرمت سمجھی جاتی ہے اور ان میں کوئی شخص داخل ہونے کی
جرات نہیں کرتا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزیں حرام قرار دی ہیں اور یہ حرام چیزیں اس کی مخصوص چراگاہ ہیں، کوئی شخص اگر ان میں داخل
ہوئے اور اس کی حرمت کو توڑنے کی کوشش کرے گا، اسے سخت سزا اور عذاب کی وعید ہے۔ اب اگر کوئی واقعی ان کی حرمت کو سمجھتا ہے تو ان کے
کے قریب بھی نہیں آئے کیونکہ خدا کا عذاب سب سے زیادہ سخت ہے اور ان کے قریب وہ چیزیں ہیں جو شریعت نے کسی مصلحت کی وجہ سے واضح
طور پر اگرچہ حرام یا مکروہ قرار نہیں دی ہیں لیکن شریعت کی نظر میں وہ پسندیدہ بھی نہیں یا کسی خارجی قرینہ کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا ہو۔ انہیں

۱۲۷۸ - تَفْسِيرُ الْمُشْبَهَاتِ وَقَالَ حَسَنُ بْنُ أَبِي سَيَّانٍ قَامَ آيَةُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْكُوفَةِ دَعَا يَوْمَ يُبْدَى إِلَى مَا لَا يُرَى نَبْذًا

۱۲۷۸ - مشبہات کی تفسیر حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "دعویٰ (تقویٰ) وہ چیز گارہی ہے زیادہ آسان چیزوں نے نہیں دیکھی، بس شبہ کی چیزوں کو چھوڑ کر وہ راستہ اختیار کر لو جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔"

۱۹۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّفْعِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ رَافَةَ سَوْدَاءَ بَعَاثَتْ فَرَعَمَةَ أَخَهَا أَمْرَ صَعْتَهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ النَّبِيِّ

۱۹۱۵ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی حسین نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن ابی مالیک نے حدیث بیان کی ان سے عقیبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہ ایک سیاہ قام خاقون آئیں اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے ان دونوں کو رقبہ اور ان کی بیوی رضی اللہ عنہما دودھ پلایا ہے، چنانچہ انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے جہرہ مبارک پھیر لیا اور مسکرا کر فرمایا، اب جب کہ ایک بات کہدی گئی تو تم دونوں ایک ساتھ کس طرح رہ سکتے ہو۔ ان کے نکاح میں ابواہاب تیمی کی صاحبزادی تھیں۔

۱۹۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُمَةُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَاهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ نَزَعَتْهُ مِنِّي فَأَقْبَضَهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ أَخِي عَاهِدَ إِلَى أَخِيهِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَزَعَتْهُ فَقَالَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنُ أَبِي وَلِيدَةَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَسَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ

۱۹۱۶ - ہم سے یحییٰ بن قزیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عقیبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو مرتے وقت وصیت کی تھی کہ زمرہ کی باندی کا لڑکا میرا ہے۔ اس لئے تم اسے اپنی زیر پرورش لے لینا۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر سعد بن ابی وقاص نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور وہ اس کے متعلق مجھے وصیت کر گئے تھے لیکن عبد بن زمرہ نے اٹھ کر کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے۔ انھیں "فراش" میں اس کی

سابقہ حاشیہ، خارجی قزوینی کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا جو انھیں کی تعبیر امور مشتبہ سے کی گئی ہے، یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الایمان میں بھی آچکی ہے۔ اکثر ائمہ اسے کتاب البیوع میں بھی بیان کرتے ہیں جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا ہے، اس کا تعلق نکاح، فروع، شکار اور کھانے پینے کے مسائل سے بھی ہے۔ بلکہ یہ باب میں چل سکتی ہے "امور مشتبہ" کی تفسیر مختلف طریقوں سے کی گئی ہے اور جزئیات کو متنبہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کی ایک اجالی تفسیر ہم نے بھی یہاں پر کر دی ہے۔

۱۷ - یہ بھی مشبہات کی ایک مثال ہے، حنفیہ کے مسلک کے مطابق بھی دودھ پلانے والی عورت کی شہادت پر نکاح نہیں فسخ کیا جاسکتا۔ گویا شہادت خواہ قانونی حیثیت میں ناقابل قبول بھی، لیکن ہر حال ایک شبہ ضرور پیدا کر دیتی ہے اور اسی بنیاد پر آنحضور نے نکاح فسخ کرنے کے لئے کہا تھا۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخِي كَانَ قَدْ مَعِدَ إِلَيَّ فَيَبِيهِ فَقَالَ
عَبْدُ بْنُ تَرْمِذَةَ أَخِي وَأَبْنُو وَكَيْدٌ وَابْنُ وَلِيدٍ عَلَى
فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَقَدْ
يَا عَبْدُ بْنُ تَرْمِذَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَلَدُ الْفِرَاشِ وَالْفَاهِرُ الْمَجْرُومُ ثُمَّ قَالَ يَسُودُ وَبَنَاتُ
تَرْمِذَةَ نَزُوجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْتَجِجِي
مِنْهُ لِمَا سَأَى مِنْ شَبَابِهِ فَمَا تَرَاهَا كَهَنِي
لَقِيَ اللَّهُ -

ولادت ہوئی ہے۔ آخر دونوں حضرات یہ مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں لے گئے۔ مہر نے عرض، یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا
ہے، مجھے اس کی انھوں نے وصیت کی تھی اور عبد بن زمرہ نے عرض کیا یہ
میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے۔ انھیں کے فراش میں اس
کی ولادت ہوئی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبد بن زمرہ
لڑکا تو تمہارے ہی ساتھ رہے گا اس کے بعد فرمایا، لڑکا فراش کے تحت ہوتا
ہے اور زانی کے حصہ میں بہتر ہے، پھر سودہ بنت زمرہ رضی اللہ عنہا سے جو
آنحضور کی بیوی تھیں، فرمایا کہ اس لڑکے سے ہمہ کہا کرو، کیونکہ آپ نے
عتبہ کی شبابت اس لڑکے میں عروس کر لی تھی۔ اس کے بعد اس لڑکے نے سودہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہ دیکھا، تا آنکہ اللہ تعالیٰ سے جا
ملا۔

لے زمانہ جاہلیت میں یہ ہوتا تھا کہ کئی اشخاص کا کسی ایک عورت سے، جو عام حالات میں باندی ہو کر تھی، ناجائز تعلق رہتا پھر جب اس کے بچہ پیدا ہوتا
تو اس سے تعلق رکھنے والوں میں کوئی بھی شخص اس بچے کا دعویدار ہو جاتا اور بچے کا نسب اسی سے قائم کر دیا جاتا تھا اور اسی کی زیر پرورش آجاتا تھا
حدیث میں جس واقعہ کا ذکر ہے وہ اسی نوعیت کا ہے۔ عتبہ کی موت کفر ہوئی تھی اور اسلام کے شدید ترین دشمنوں میں تھا لیکن اس کے بھائی حضرت سعد
رضی اللہ عنہ اجلہ صحابہ میں ہیں۔ زمرہ کی ایک باندی تھی، جس کے ساتھ عتبہ نے زنا کی تھی، جب مرے لگا تو سعد رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کر گیا کہ اس
باندی کے جب بچہ پیدا ہو تو تم اسے اپنی زیر پرورش لے لینا، کیونکہ وہ میرا بچہ ہے۔ پھر حالات بدلے، سعد رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے
اور مکہ والوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع ہو گئے۔ اس باندی کے بچہ پیدا ہوا لیکن سعد رضی اللہ عنہ اسے اپنی زیر پرورش نہ لے سکے۔ بھائی اگرچہ کافر
تھا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے شدید ترین تکلیفیں پہنچی تھیں، لیکن بہر حال اسلام نسب اور خون کے تعلق کی پوری رعایت کرنے پر راضی
وہاں ہے، اس نے جب مکہ فتح ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے بھائی کی وصیت پوری کر لی چاہی اور چاہا کہ اس بچے کو اپنی زیر پرورش لے لیں لیکن زمرہ کے
صاحبزادے عبد بن زمرہ مانع آئے اور کہا کہ میرے والد کی باندی کا بچہ ہے اس لئے اس کا جائز مستحق میں ہوں۔ اس پس منظر کے بعد جو فیصلہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہی قابل غور ہے۔ حنفیہ اور شوافع کے ثبوت نسب کے مسئلہ میں اختلافات ہیں اور اس سلسلے میں طویل مباحث ہیں جن کا ذکر
موقعہ سے آئے گا۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جس بات کی وضاحت کے لئے اس باب کے تحت یہاں یہ حدیث بیان کی ہے وہ بے مشتبہات
کی تفسیر ایک طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کو اس بچے سے پردہ کا حکم دیا اور دوسری طرف بچے کو عبد بن زمرہ
کو دے دیا۔ اگرچہ واقعی زمرہ کا تھا تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم نہ ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ وہ بھی زمرہ کی بیٹی تھیں اور اس طرح وہ پھر ان
کا بھائی ہوتا تھا اور اگر بچے کا نسب زمرہ سے نہیں ثابت ہوتا تھا تو عبد بن زمرہ کو بچہ ملنا چاہیے تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رضی اللہ عنہا
کو پردہ کا حکم اسی اشتباہ کی وجہ سے احتیاطاً دیا گیا تھا کہ باندی کے ناجائز تعلقات عتبہ سے تھے اور بچے میں اس کی شبابت آتی تھی۔ "الولد للفراش"
لڑکا فراش کا ہوتا ہے کے مفہوم میں ائمہ کا اختلاف ہے یوں فراش کا مفہوم یہ ہے کہ عورت سے جو شخص جائز طور پر ہمبستری کا حق رکھتا ہو۔ حنفیہ اس کا
مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ بچہ ملکیت میں تمہاری ہی رہے گا۔ اگرچہ نسب ثابت نہ ہو اور شوافع اس جملہ سے نسب ثابت کرتے ہیں۔ بہر حال فراش کی مختلف
صور میں بعض قوی ہیں اور بعض ضعیف۔ یہ تمام مباحث کتاب النکاح کے ہیں۔

۱۹۱۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّعْدِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ
عِدِّي بْنِ خَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمِرْصَاحِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَذَى فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ
بِعَظْمٍ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أُرْسِلْ كُلِّي وَامْتَنِي فَأَجِدَ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كُنْبًا
أَخْرَجَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ وَكَأُورِي أَيْتَهُمَا أَخَذَ تَالَ
كَ تَأْكُلْ إِنَّمَا سَمَّيْتِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ
عَلَى الْآخِرِ

۱۹۱۷۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہ کہ مجھے عبداللہ بن ابی السعدی نے، انہیں شعبی نے ان سے
عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ”مرصاح“ (تیر کے شکار) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس
کے دھار کی طرف سے لگے تو کھا سکتے ہو لیکن اگر چوڑائی سے لگے تو نہیں کھا
سکتے کیونکہ وہ مرواہ ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں
(شکار کے لئے) اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں، پھر اس کے ساتھ مجھے ایک ایسا
کتا ملتا ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ میں یہ فیصلہ نہیں کر پاتا کہ
دونوں کتوں میں سے کس نے شکار پکڑا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے شکار کا گوشت

نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ تو اپنے کتے کے لئے پڑھی تھی دوسرے کے لئے نہیں پڑھی تھی۔

۱۹۱۸ مَا يَنْتَزِعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

۱۹۱۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرِ مُسْقُوطٍ فَقَالَ لَوْ لَا أَنْ تَكُونُ
صَدَقَةً لَا كَلَمَهَا وَقَالَ هُمَامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُكُمْ لَوْ
سَاقَطَتْ عَلَى فِرَاشِي

۱۹۱۸۔ شعبہ کی چیزوں سے پرہیز کیے جانے سے متعلق۔
۱۹۱۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیف نے حدیث
بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے طلحہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ
نے کہ گزرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر گری ہوئی کجور پر پڑی تو آپ
نے فرمایا کہ اگر اس کے صدقہ ہونے کا احتمال نہ ہوتا تو میں اسے کھا لیتا۔ ہمام
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، میں اپنے بستر پر پڑی ہوئی کجور پاتا ہوں لیکن صدقہ ہونے کے احتمال
کی وجہ سے نہیں کھاتا

۱۹۸۰۔ جن کے نزدیک دوسرے وغیرہ شبہات میں سے نہیں

ہیں۔

۱۹۱۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث
بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عباد بن نعیم نے اور ان سے ان کے چچا نے

۱۹۸۰ مَا يَنْتَزِعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

۱۹۱۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
مُحَمَّدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَادِ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ سَمِعْتُ

۱۔ اس حدیث کا تعلق شکار کے مسائل سے ہے۔ عرب میں شکار کے لئے کتے چھوڑے جاتے تھے اور وہ شکار کر کے لاتے تھے یہ کتے سدھائے ہوئے
ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ شکار مر جاتا، اس کے لئے شریعت نے یہ اجازت دی کہ اگر بسم اللہ پڑھ کر ایسے سدھائے ہوئے کتے
کو چھوڑا گیا اور شکار مالک تک پہنچنے سے پہلے مر گیا تو ایسا شکار حلال ہے۔ اس کی تفصیلات تو کتاب الصيد میں آئیں گی مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس
حدیث سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے موقع پر دوسرے کتے کی موجودگی صرف ایک درجہ میں شبہ پیدا کر سکتی تھی اور اسی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے احتیاطاً ایسے شکار کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔ یعنی یہ بھی ایک مثال ہے امور مشتبہ کی؛

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي
الصَّلَاةِ شَيْئًا يَقْلَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا حَتَّى يَسْمَعَ
صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ حَفْصَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ
لَا وَصَوْرًا إِلَّا فِيمَا وَجَدْتَ الرِّيحَ أَوْ سَمِعْتَ
الصَّوْتِ ۝

۱۹۲۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدِ أَمِيرُ الْبُخْلِيِّ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّغَفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنْ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذْكُوهُ أَمْ
اللَّهُ عَلَيْهِ أَهْلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُّوهُ ۝

بَابُ ۱۲۸۱ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً
أَوْ نَفْسًا أَنْفَضُوا إِلَيْهَا ۝

۱۹۲۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ
عَنِ حَصْبِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ
نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُكَ مِنْ
الشَّامِ غَيْرُ تَحْمِيلٍ طَعَامًا فَانْتَفِئُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا لَقِيَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِشْنًا
عَشْرِي رَجُلًا فَتَرَلْتُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ نَفْسًا
أَنْفَضُوا إِلَيْهَا ۝

بَابُ ۱۲۸۲ مَنْ لَمْ يَبَالَ مِنْ عَيْتٍ
كَسَبَ الْمَالَ ۝

۱۹۲۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُقْبِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا
جسے نماز میں کچھ شبہ (خروج ریاہ کا) ہو جاتا ہے آیا اسے نماز توڑ دینی چاہیے؟
فرمایا کہ نہیں، جب تک آواز نہ سنے یا بدبو نہ محسوس کرے (اس وقت تک
نماز نہ توڑنی چاہیے) ابن حنفیہ نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ (ایسے شخص
پر م وضو واجب نہیں ہوتی، البتہ وہ صورت مستثنیٰ ہے جس میں بدبو محسوس
کرے یا آواز (خروج ریاہ کی) سن لے۔

۱۹۲۰۔ ہم سے احمد بن محمد امجدی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن
طفاوی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے
ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا،
یا رسول اللہ! بہت سے لوگ ہمارے یہاں گوشت لاتے ہیں، ہمیں یہ معلوم نہیں
ہوتا کہ اللہ کا نام انہوں نے لیا تھا یا نہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تم بسم اللہ پڑھ کے اسے کھالیا کرو۔

۱۲۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جب تجارت یا تماشا دیکھتے ہیں تو اس
کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔

۱۹۲۱۔ ہم سے طلق بن غفام نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث
بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے بیان کیا کہ مجھ سے
جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے کچھ اونٹ کھانے کا سامان لے کر آئے، سب
لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر
آدھیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ”جب تجارت یا تماشا
دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔“

۱۲۸۲۔ جس نے کائی کے ذرائع کو اہمیت نہ دی۔

۱۹۲۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذؤب نے حدیث
بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ

لہ یہ ابتداء اسلام میں جمعہ کی نماز کا واقعہ ہے۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے قافلہ آیا اس وقت تک عیدین
کی طرح جمعہ کا خطبہ بھی مانا کہ بعد پڑھا جاتا تھا اور اس کے سننے کی اس وجہ سے تاکید نہیں تھی جتنی بعد میں ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی۔
نوٹ اس حدیث پر کتاب الجمعہ میں گہرچکا ہے۔

عندہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایک ایسا دوسرے کا کہ
السان اپنے ذرا بچے آمدنی کی کوئی پروا نہیں کرے گا کہ حلال ہے یا حرام۔
۱۲۸۳۔ خشکی کی تجارت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ کچھ لوگ ایسے ہیں
جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل
نہیں کرتی قتادہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے تھے جو خرید و فروخت
اور تجارت کرتے تھے لیکن اگر اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق
مائلے آجاتا تو ان کی تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ کے
ذکر سے غافل نہیں رکھ سکتی تھی تا آنکہ وہ اللہ کے حق کو ادا نہ
کریں۔

۱۹۲۳۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے بیان
کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی اور ان سے ابو الہیال نے بیان کیا کہ میں سونے
چاندی کی تجارت کیا کرتا تھا، اس نے میں نے زید بن ارقم سے اس کے متعلق پوچھا
تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور مجھ سے
فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی
کہ ابن جریر نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار اور عمار بن مصعب نے خبر دی
، ان دونوں حضرات نے ابو الہیال سے سنا، انھوں نے بیان کیا تھا کہ میں نے
براہن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے سنے چاندی کی خرید و فروخت
کے متعلق پوچھا تو ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے عہد میں تاجر تھے۔ اس لئے ہم نے آپ سے سونے چاندی کی خرید و فروخت
کے متعلق پوچھا تھا، آپ نے جواب یہ دیا تھا کہ (یعنی دین) باغضل ہاتھ ہونو کوئی
صریح نہیں لیکن ادھار کی صورت میں غیر درست ہے۔

۱۲۸۴۔ تجارت کے لئے نکلنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پھر
زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کی تلاش کرو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ نِعْمَانٌ لَا يُبَالِي
الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَوْ مِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ
بَابُ ۱۲۸۳ الثَّجَارَةُ فِي الْبَيْعِ وَقَوْلُهُ رَجُلٌ
لَّا تَكْفِيهِمْ تِجَارَتُهُ وَلَا يَبِيعُ عَنْ ذِكْرِ الْمَلِكِ وَقَالَ
قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ وَيَتَجَدُّونَ
وَلَكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حَقِّهِ الْمَلِكِ
لَا تَكْفِيهِمْ تِجَارَتُهُ وَلَا يَبِيعُ عَنْ ذِكْرِ الْمَلِكِ
حَتَّى يُوَدُّ ذِكْرَهُ إِلَى الْمَلِكِ

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ
كُنْتُ أَتَجَرَّدُ فِي الصَّرْفِ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ فَقَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ
بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَعَمْرُو بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا
سَمِعَا أَبَا الْهَيْثَمِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ
وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ كُنَّا تَاجِرَيْنِ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ
إِنْ كَانَ يَدٌ أَيْدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسًا
فَلَا يَصْلَحُ

بَابُ ۱۲۸۴ الْمَرْءُ فِي التَّجَارَةِ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى فَإِنْ تَشَرَّوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ
فَضْلِ الْمَلِكِ

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ بِفَرَاغٍ
مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَطَاءُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ
اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَكَانَتْ
كَانَ مُشْغُولًا فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَقَرَعَ عُمَرَ فَقَالَ

۱۹۲۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زید
نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انھیں عبید
بن عمر نے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے معمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے
اجازت چاہی (مطلقہ کی) لیکن اجازت نہیں ملی غالباً آپ اس وقت مشغول تھے
اس لئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ واپس آگئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے

تو فرمایا کیا عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) نے آواز دی تھی انہیں اجازت دے دو۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ چہرے کے تو سر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا۔ (واپس چلے جانے کی وجہ دریافت کرنے پر) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسی کا حکم (اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) تھا کہ میں مرتبہ اجازت چاہنے پر اگر اندر جانے کی اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہیے) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گوئی گواہ لاؤ، ابو موسیٰ، انصار کی مجلس میں تھے اور ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا کہ کیا کسی نے اسے آنحضرت سے سنا ہے) ان لوگوں نے کہا کہ اس کی گواہی ہم میں سب سے چھوٹے، ابو سعید رضی اللہ عنہ کو ساتھ لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ افسوس کہ مجھے بازاروں کی خرید و فروخت نے مشغول رکھا، آپ کی مراد تجارت سے تھی۔

۱۱۸۵۔ بحری تجارت مطروقات نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اور قرآن مجید میں جو اس کا ذکر ہے وہ بہر حال حق ہے اس کے بعد انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی اور تم دیکھتے ہو کشتیوں کو کہ اس میں چلتی ہیں پانی کو چیرتی ہوئی تاکہ تم تلاش کرو۔ اس کے نفل سے (قرآن کی اس آیت میں لفظ فلک) کشتی کے معنی میں ہے، واحد اور جمع دونوں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے جاہل نے (آیت کی تفسیر میں) فرمایا کہ کشتیاں ہو کو چیرتی چلتی ہیں اور ہو کو وہی کشتیاں (دیکھنے میں صاف طور پر) چیرتی چلتی ہیں۔ جو بڑی ہوتی ہیں۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عباس بن ہریر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جس نے سمندر کا سفر کیا تھا اور اپنی ضرورت پوری کی تھی،

پھر پوری حدیث بیان کی پوری حدیث کتاب الکفالتہ میں آئے گی۔

۱۱۸۶۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) جب سوداگری ہا تھا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور اللہ جل و علاہ کا ارشاد کہ وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتے، قتادہ نے فرمایا کہ لوگ تجارت کیا کرتے تھے، لیکن جو نبی اللہ کے مخلوق میں سے کوئی حق سامنے آتا تو ان کی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے انہیں غافل نہیں کر سکتی تھی تاکہ وہ

اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ قَيْسٍ اِسْمُ نَوْءٍ اَلَمْ يَنْبِئْ نَدْرَجَةً قَدْ عَاوَتْ قَالَ كُنَّا نُوْمِرُ بِذَلِكَ فَقَالَ تَأْيِيْدِي عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَاَنْطَلَقَ اِلَى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ دَسَّاهُمْ فَقَالُوْا اَلَا يَنْبِئُكَ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْعَرْنَا اَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ قَدْ هَبَ بِاَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ فَقَالَ عُمَرُ تَفِيْضٌ عَلٰى هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَاتِي الْخَفِيّ بِاَلَسَّوَاتِي يَغْنِي الْخُرُوْجَ اِلَى تِجَارَةٍ ۝

بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَمَا كَانَ مِنَ الْفُلِّ اَلَمْ يَنْبِئْ بِهِ وَمَا كَرِهَ اللَّهُ فِي الْفُلِّ اِلَّا بِحَقِّ ثَمَرٍ تَلَا وَكَرَى الْفُلَّ مَوَافِقَ نَبِيْهِ لِيَتَّبِعُوْا مِنْ قُبُلِهِ وَافْعَلْ النَّفْعَ الْوَلِيْدَ وَالْجَنَمُ سَوَادُ قَالَ مُجَاهِدٌ ذَمُّهُ السُّنُّ الرِّيْعَ وَكَانَ مَخْرَجَ الرِّيْعِ مِنَ السُّنَنِ اِلَّا الْفُلَّ الْعِظَامُ وَقَالَ اَللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَعَتْ حَاجَتُهُ وَسَأَلَ الْحَدِيْثَ ۝

بَابُ تِجَارَةِ الْاَنْتِجَارَةِ اَذْكُرُوْا اِيْنَ اَنْفَضُوْا اَلَيْهَا وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ رَجُلًا لَا تَلْبِسُهُمْ تِجَارَةً وَكَانَ يَبِيعُ عَنْ وَكْرٍ الْمَدَائِدَ اَلْتَّمَاةُ كَانَ الْقَوْمُ رِيْعًا مَرْدُوْنَ وَلَعَنَهُمْ عَاوَدُ اَوَا تَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حَقُوْقِ اللَّهِ لَهُمْ اَلْهَاتِي تِجَارَةً وَكَانَ يَبِيعُ عَنْ وَكْرٍ اَلْمَدَائِدَ ۝

کے حق کو ادا نہ کر لیں۔

۱۹۲۵- ہم سے محمد بن حذیفہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے محمد بن فضیل نے

حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (تحریقی) اونٹوں (کا قافلہ) آیا ہم اس وقت بتی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک تھے، بارہ صحابہ کے سوا بقیہ تمام حضرات ادھر پہلے گئے، اس پر یہ آیت اتری کہ ”جب سوداگری یا تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔“ (یہ کہ میں ابتداء اسلام کا واقعہ ہے اور اس کی توجہ پر پہلے گندہ پکڑی ہے) ۱۲۸۷- اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ انہی پاک کلمے سے فرج کرو۔

۱۹۲۵ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْتُ عِيْرًا وَرَحْنٌ لِعَصِيٍّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَأَنْفَضَ النَّاسُ إِلَّا إِيَّاهُ فَشَدَّ بِلَا قَتَرْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَكَذَلِكَ أَوْ اتَّجَارَةً أَوْ لَهْوًا أَنْفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوا قَائِمًا ۝

بَابُ ۱۲۸۷ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَنْفَضُوا مِنْ طَلَبَتِ مَا كَسَبَتْ ۝

۱۹۲۶- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابو وائل نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت اپنے گھر کا کھانا (غلہ وغیرہ) بشرطیکہ گھر کاٹنے کی نیت نہ ہو، خرچ کرے تو اسے اس خرچ کو کھانے کا اجر ملتا ہے اور اس کے شوہر کو کھانے کا اجر ملتا ہے، خواہ مخواہ کی ایسا ہی اجر ملتا ہے۔ ایک کا اجر دوسرے کی وجہ سے کم نہیں ہوتا۔

۱۹۲۶- مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقْتَ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامٍ بَيْنَهَا غَيْرَ مُفْسِدٍ وَكَانَ لَهَا أَجْرُهَا يَمَّا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا يَمَّا كَسَبَتْ وَلَهَا نِصْفُ مِثْلِ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا ۝

۱۹۲۷ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرٍ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ ۝

بَابُ ۱۲۸۸ مَنْ أَحْبَبَ الْبَسْطَ فِي الزَّوْجِ ۝

۱۹۲۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا تَوْحُسٌ حَدَّثَنَا

۱۹۲۷- محمد بن یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے بیان کیا، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کماٹی، اس کی اجازت کے بغیر بھی خرچ کرے تو اسے (اللہ کے راستے میں) تو اسے آدھا اجر ملتا ہے۔

۱۲۸۸- جو روزی میں کشادگی پاتا ہو۔

۱۹۲۸- ہم سے محمد بن یعقوب کرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے

یہ مطلب نہیں کہ پورا اجر آدمی آدھا ہو جاتا ہے، آدھا شوہر کے حصہ میں اور آدھا اس کی بیوی کے حصہ میں۔ پہلی والی حدیث سے بھی یہ غرضی مطلب نہیں کھاتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ شوہر جو کماٹے والا ہے اس نے اس کا اصلی اجر بیوی کی بہ نسبت زیادہ ہو سکتا ہے ہر شخص کو اس کی نیت اور عمل کے مطابق اجر ملے گا اور ایک کا اجر دوسرے کے اجر میں کسی بھی کمی کا باعث نہیں بنے گا۔

حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کسادگی چاہتا ہو یا (زندہ رہنے کی) مہلت چاہتا ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

۱۲۸۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوصار خریداری کہتے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّ أَنْ يَبْسُطَ لَهُ رِزْقَهُ أَوْ يُسْأَلَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَبْسُطْ رَحِمَةً

بَابُ ۱۲۸۹ شَرَّ آو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّيَّيَةِ

۱۹۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَأَيْنَاهُ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ حُدُودِهِ

۱۹۳۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَنٍ

قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَصْبَاطُ أَبُو الْيَسْعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبْزِ شَعِيرَةٍ إِهَالَةٍ سَنِيخَةٍ وَقَدْ رَأَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَاتَّخَذَ مِنْهُ شَعِيرَةً إِلَّا هَلِيمَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعٌ بَرٌّ وَلَا مَاعٌ حَبٌّ وَإِنْ عِنْدَكَ كَلْبٌ فَسَوِّطْهُ

بَابُ ۱۲۹ حَسْبُ الرَّجُلِ وَعَمَلُهُ

بَابُ ۱۲۹۰

۱۹۳۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَزْرَةُ بِنْتُ الزَّيْبُرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَ

۱۹۲۹۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ ابراہیم نخعی کی مجلس میں ہم نے خرید و فروخت میں رہن رکھنے کا ذکر کیا، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ (قیمت کی ادائیگی کے لئے) ایک مدت متعین کر کے خریدا اور اپنے لوہے کی ایک زہ اس کے یہاں گروی رکھی۔

۱۹۳۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے اصباط ابو الیسع البصری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام دستوائی نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوگی روٹی اور بگڑا ہوا خراب روغن رسالین کے طور پر لے گئے آنحضرت نے اس وقت اپنی زندہ مدینہ میں ایک یہودی کے یہاں گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے گھروالوں کے لئے جو قرض لیا تھا۔ میں نے خود آپ کو یہ فرماتے سنا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کوئی شام ایسی نہیں آئی جس میں ان کے پاس ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کوئی غلہ موجود رہا ہو، حالانکہ آپ کی ازواج مطہرات کی تعداد نو تھی۔

۱۲۹۰۔ انسان کا اپنے ہاتھ سے کھانا اور کام کرنا۔

۱۹۳۱۔ ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عزہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو فرمایا، میرے قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے گھروالوں کی کفالت کے لئے ناکافی نہیں تھا، لیکن اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہو گیا ہوں، اس لئے آل ابو بکر اب انھیں کما مال کھائے گی اور اس میں ان کا ادبار کسے گی۔

۱۹۳۲۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اپنے لئے مزدوری کیا کرتے تھے، اور زیادہ محنت مشقت کی وجہ سے، ان کے جسم سے ریسے کی بو آتی تھی اس لئے ان سے کہا گیا کہ کا ش وہ غسل کر لیا کرتے ان کی روایت ہمام نے اپنے والد سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی ہے۔

۱۹۳۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی، انھیں ثور نے، انھیں خالد بن معدان نے اور انھیں مقدم رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی ہوگی جو خود اپنے ہاتھوں سے کھا کر کھاتا ہے۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی حاصل کرتے تھے۔

۱۹۳۴۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں مصنف نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داؤد علیہ السلام صرف اپنے ہاتھ کی کماٹی کھاتے تھے۔

۱۹۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبدالرحمان بن عوف کے مولیٰ ابی عبید نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جو کڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لا کر بچتا ہے اور اپنی روزی کھاتا ہے اس سے بہتر ہے جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے یا بے اسے کچھ دے یا نہ دے۔

۱۹۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث

استخلف ابوبکر بن الصديق قال لقد علمت قومي ان جنتي لم تكن تعجز عن مؤنة اخي تشلت يا مري السليمين قسيما كل ال ابي بكر من هذا المال ويخبرني للمسلمين فيه

۱۹۳۲ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَنْفِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مَعِيذُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسودِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَتْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّالَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَمْزَاجٌ فَفُيِّلَ لَهُمْ لِيُؤَاخِثَ لَنَفْسِهِمْ تَرَوَاهُمْ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۹۳۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ لَحْمًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ مَقِيلٍ يَدُوٍّ إِنْ تَبَيَّ اللَّهُ وَادَّاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ مَقِيلٍ يَدُوٍّ

۱۹۳۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ الْكُمِ مَقِيلٍ يَدُوٍّ

۱۹۳۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْ يَخْطُبَ أَحَدٌكُمْ حُرْمَةً فَلْيُظْهِرْ بِهَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَكْسَالَ أَحَدًا فَيُخْطِبَ أَوْ يَنْتَعِبَ

۱۹۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعِيذُ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ
أَحَدُكُمْ أَخْبَلَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ النَّاسَ بِهِ

بَابُ ۱۷۹ الشُّهُولَةُ وَالسَّهَاحَةُ فِي
النَّسْرِ أَوْ الْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلَيْسَ طَلَبُهُ
فِي عِقَابٍ ۝

۱۷۹۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِثَانَ حَدَّثَنَا
أَبُو غَسَّانٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ مَنْ جَلَدَ سَجًّا
إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى ۝

بَابُ ۱۷۹۸ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا ۝
۱۷۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
مُرَّ حَيْثُ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ أَنَّ رَابِعَةَ بْنَ حِزَامٍ حَدَّثَتْهُ
أَنَّ حَذِيفَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَلَقَّيْتُ الْمَلَائِكَةَ مُرَدَّةً رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
فَقَالُوا أَعْمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ أُمُّ فَنِيَانٍ
أَنْ يَنْظُرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالُوا
فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ وَقَالَ - أَبُو مَالِكٍ عَنِ رِبْعِيِّ كُنْتُ
أَبْسَرَ عَلَى الْمُوسِرِ وَأَنْظَرُ الْمُعْسِرَ وَكَانَ بَعْضُ شُعْبَةَ
عَنِ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ رِبْعِيِّ أَنْظَرُ الْمُوسِرَ وَاتَّجَاوَزَ
عَنِ الْمُعْسِرِ وَقَالَ لَبِيعُهُمْ لَوْ أَنَّ هِنْدَ مِنْ رِبْعِي فَأَقْبَلُ
مِنَ الْمُوسِرِ وَاتَّجَاوَزَ مِنْ عَنِ الْمُعْسِرِ ۝

کیا کہ ان سے عبد الملک نے ربیع کے واسطے سے بیان کیا کہ (اس روح نے یہ الفاظ کہے تھے) میں نے کھاتے کھاتے کو جہلت دیتا تھا اور تنگ دست سے
دگر کرتا تھا۔ اور نعیم بن ابی نضر نے بیان کیا، ان سے ربیع نے رکہ روح نے یہ الفاظ کہے تھے میں نے کھاتے کھاتے کو گوں کے (جن پر میری کوئی حق واجب
ہوتا، عند قبول کیا کرتا تھا اور تنگ دست سے دگر کرتا تھا۔

بَابُ ۱۷۹۹ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا ۝

۱۷۹۹ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

بیان کیا، ان سے ہشام بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، اگر کوئی اپنی رسیوں کو لیتا ہے (اور ان میں ملوثی باندھ کر چیتا ہے)
تو وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے سوال کرتا چترتا ہے۔

۱۷۹۱ - خَرِيدٌ وَفِرْدُخْتُكَ وَقَتٌ زَرْعِي، وَسَعَتٌ أَوْ قِيَاضِي

کسی سے اپنا حق مانگتے وقت اس کی اہر و دیرزی نہ کرنی چاہیے۔

۱۷۹۷ - ہم سے علی بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان
محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان
کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر رحم کیا، جو بیچتے وقت، خریدتے وقت
اور تقاضا کرتے وقت (قرض و چیز کا) قیاض اور وسعت سے کام لیتا ہے۔
۱۷۹۲ - جس نے کھاتے کھاتے کو جہلت دی۔

۱۷۹۸ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر بن حدیث
بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن جابر نے حدیث
بیان کی اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، گذشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس فرشتے آئے اور
پوچھا کہ تم نے کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں روح نے جواب دیا کہ میں اپنے ملازموں سے
کیا کرتا تھا کہ وہ کھاتے کھاتے کو گوں کو (جو ان کے مغرض ہوں) جہلت دیا کریں
اور ان پر سختی کریں۔ بیان کیا کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر فرشتوں
نے بھی اس سے دگر کیا اور سختی نہیں کی۔ اور ابو مالک نے ربیع سے (اپنی روایت
میں یہ الفاظ بیان کئے میں نے کھاتے کھاتے کے ساتھ (اپنا حق لینے وقت) نرم
معاملہ کرتا تھا اور تنگ دست کو جہلت دیتا تھا۔ اس کی متابعت شعبہ نے کی
ہے، ان سے عبد الملک نے اور ان سے ربیع نے بیان کیا۔ ابو حواری نے بیان

کیا کہ ان سے عبد الملک نے ربیع کے واسطے سے بیان کیا کہ (اس روح نے یہ الفاظ کہے تھے) میں نے کھاتے کھاتے کو جہلت دیتا تھا اور تنگ دست سے
دگر کرتا تھا۔ اور نعیم بن ابی نضر نے بیان کیا، ان سے ربیع نے رکہ روح نے یہ الفاظ کہے تھے میں نے کھاتے کھاتے کو گوں کے (جن پر میری کوئی حق واجب
ہوتا، عند قبول کیا کرتا تھا اور تنگ دست سے دگر کرتا تھا۔

۱۷۹۳ - جس نے کسی تنگ دست کو جہلت دی۔

۱۷۹۹ - ہم سے ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عمرو نے

حدیث بیان کی، ان سے زید بنی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تاجر جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کوئی تنگ دست کا معاملہ آتا تو اپنے ملازموں سے کہہ دیتا کہ اس سے درگزر کر جاؤ، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے (آخرت میں) درگزر فرمائیں گے۔

بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يَدَّ مِنْ النَّاسِ فَإِذَا رَأَى مُسْكِرًا قَالَ لِيُعْتَابِرْهُ فَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْجَاوَا عَنْ تَجَارَاتِهِمَا اللَّهُ عَنْهُ ۝

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (اس کے مرنے کے بعد) اس سے درگزر فرمایا (اور کوئی باز پرس نہیں کی)۔

بَابُ إِذَا بَيَعَ الْبَيْعَانِ وَلَمْ يَكُنْ كُتْمًا وَلَصَحًا وَيُذَكَّرُ عَنِ الْعَدَاوَةِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُتِبَ لِي الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَا شَتَرِي مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَاوَةِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ كَذَلِكَ وَكَهْ خُبْرَةٌ وَلَا عَائِلَةٌ وَقَالَ قَتَادَةُ الْعَائِلَةُ الرِّقَاقُ السَّرْقَةُ وَالْبَاقُ وَقِيلَ لِابْنِ رَاهِمٍ إِنَّ بَعْضَ النَّخَاسِينَ يُسْتَهْنِئُ أَيْرَى خُرَاسَانَ وَسَجِسْتَانِ فَيَقُولُ جَاءَ أَمْسٍ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سَجِسْتَانَ فَكَمْ هَلْ كَرَاهِيَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ عَقِبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ يَحِلُّ لِأَمْرِئِي بَيْعَ سِلْعَةٍ يَفْلَحُ أَنْ يَكْهَادَا إِلَّا أَخْبَرَهُ ۝

زیادہ ناگواری کے ساتھ سنا۔ عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ کوئی سودا بیچے اور یہ جاننے کے باوجود کہ اس میں کوئی عیب ہے خریدنے والے کو اس کے متعلق کچھ نہ بتائے ۝

۱۹۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خُرَيْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَاحِبِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَمْرِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْإِجْمَاعِ مَا لَمْ يَتَّفَقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَّفَقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّعَا بَوْرِكَ لَمْ يَأْفِ بِيَعِهِمَا وَإِنْ كُتِمَا وَكَذَبَا مُحِقَّتْ بَرَكَتُهُ بِيَعِهِمَا ۝

۱۹۴۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے صالح ابو خلیل نے، ان سے عبد اللہ بن عامر نے، انھوں نے حکیم بن حزام کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت تک اعتبار (بیع کو ختم کر دینے کا) ہو تا ہے جب تک دونوں جراتہ ہوں یا آپ نے (راہم) تفرقہ کے بجائے (حتی) تفرق فرمایا (مرا) حضور نے مزید ارشاد فرمایا (پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول

دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے، لیکن اگر کوئی باس چھپائے رکھی یا جھوٹ کجی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۱۲۹۵۔ مختلف قسم کی کھجور ملا کر چھپنا۔

بَابُ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ الثَّمَرِ

۱۹۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

يُحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا
لَوْزَةً تَمْرًا لَجَنَمٍ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ الثَّمَرِ وَكُنَّا
نَبِيعُهُ مَا بَيْنَ بَصَاءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَصْلَيْنِ بَصَاءٍ وَكَأَصْلَيْنِ بَدْرُ هِمٍّ

بَابُ مَا قِيلَ فِي اللَّحَامِ وَالْجَزَائِرِ

۱۹۴۲ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقُ
عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَكْنَى
أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِفُلَانٍ قَصَابٍ ابْعَثْ لِي طَعَامًا
يَكْفِي ثَمَنَهُ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَوْفُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ ثَمَنِهِ فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي
وَجْهِهِ الْهُوَ مِنْ قَدَمِهِمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا أَقْدَرُ بَيْنَنَا فَإِنْ
يَشَاءُ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ
يَرْجِعَ رَجَعَهُ فَقَالَ لَا بَدَلَ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ

دے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو وہ اس کر سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ نہیں، بلکہ میں انھیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

بَابُ مَا يَمْنَحُ الْكَذِبَ وَالْكَثَمَانِ

۱۲۹۶۔ بیچتے وقت جھوٹ بولنے یا (غیب کو) چھپانے سے (برکت)

۱۹۴۳ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ مَحْبُورٍ حَدَّثَنَا

۱۹۴۴۔ ہم سے بدل بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حد

۱۹۴۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث

۱۹۴۶۔ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصاریں سے

۱۹۴۷۔ ہم سے ابن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد

۱۹۴۸۔ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصاریں سے

۱۹۴۹۔ ہم سے ابن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد

۱۹۵۰۔ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصاریں سے

۱۹۵۱۔ ہم سے ابن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد

۱۹۵۲۔ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصاریں سے

كُنْفَةً عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَولِيلِ يَقُولُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ فَرَجِ
الْمَدَائِنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْبَيْعَانِ بِالْأَنْجِيَاءِ مَا كُنَّ يَتَفَرَّقَانِ أَذْ قَالَ خُفَى
يَتَفَرَّقَانِ مَا نَصَدَقَا وَبَيْنَا بَوْرُ لَكُمَا فِي بَيْعِهِمَا
وَإِنْ كُنْتُمَا وَكِدْتُمَا فَجَعَلْتُ بَوْرَكُمْ بَيْنَهُمَا

ہے اور اگر انھوں نے کچھ چھپائے لکھا یہ ہونے والا ہے ان کے خرید و فروخت کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔
۱۲۹۸ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا
اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
۱۲۹۹ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
لَا يَبْنِي فِي الْمَرْءِ بِمَا أَخَذَ الْمَالُ أَمِنْ خِلَالِ أَمْرِ
بَيْنَ حَزْمٍ

۱۲۹۹ أَحَدِ الرِّبَا وَشَهِدَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا
يَقُومُونَ إِلَهُكُمْ يَقُومُ الَّذِينَ يَتَعَبَّطُونَ
السَّيْطَانِ مِنَ النَّاسِ فَالَّذِينَ يَأْكُلُهُمْ فَاكُتُوا
إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَدُ اللَّهِ الْبَيْعُ
وَعَمْرَةَ الزُّبَيْرِ أَقْسَمُ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ
رَبِّهِ فَأَنْتَبَهَ فَلَمَّا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى
الْمَلِكِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

۱۲۹۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُقْدَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصَّرْحِيِّ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ
الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ

بیان کی، ان سے قمار نہ لے، کہ اگر میں نے انجیلیا سے سنا، وہ عبداللہ بن
حارث سے حدیث نقل کرتے تھے اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار
ہے، جب تک وہ ایک دوسرے سے جملہ نہ ہوا، کہ بیع فسخ کر دیں یا آپ
نے رالم تفرقہ کے بجائے (حتی تفرقا فریاد پس اگر دونوں نے سچائی اختیار
کی اور ہر بات کھول کھول کر بیان کی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی

۱۲۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اے ایمان والو! سود و سود کر
کر کے مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ گے

۱۲۹۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذؤب نے
حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک ایسا وقت
آئے گا کہ انسان اس کی ہوا نہیں کرے گا کہ مال اس نے کہاں سے حاصل
کیا ہے حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ سے۔

۱۲۹۹۔ سود و سود، اس کا گواہ اور اسے لکھنے والا اور اللہ تعالیٰ
کا یہ ارشاد کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ قیامت میں بالکل اس
شخص کی طرح اٹھیں گے جسے جن نے لپٹ کر حواس باختہ کر دیا ہو
یہ حالت ان کی اس وجہ سے ہوگی کہ انہوں نے کہا تھا کہ خرید و
فروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خرید و
فروخت کو حلال قرار دیا ہے اور سود و لینا حرام کر دیا ہے پس جس
کو اس کے رب کی نصیحت و موعظت پہنچی اور وہ باز آئی اسود
لینے سے (تو وہ جو کچھ پہلے چکے تھے وہ اسی کا معاملہ اللہ کے
ہو رہے، لیکن اگر وہ باز نہ آیا بلکہ پھر بار اللہ کے حکم کے عدم
تو یہی لوگ جہنمی ہیں، یہ اس میں جیشہ رہیں گے)

۱۲۹۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے فہد نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان
سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا کہ جب (سورہ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی

فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَّ الرَّجُلُ رَاكِعًا فِي الصُّلُوِّ

۱۹۴۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَرْحَلَةَ بْنِ الْأَسَدِ رَجَا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَمَّا الْوَاحِدُ فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مَقَدَّ سَبْعَ مِائَاتٍ لَقَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَرَفِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَخَلَعَ سِلَاقَ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ جَعَلَهُ قَاقِلَ الرَّجُلِ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا أَمَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَرْتَمِيَهُ رَجُلٌ مِنَ الرَّجُلِ فِيهِ قُرْآنٌ خَائِفٌ كَانَ قَبْعًا كَلَّمَ كَجَاءَ لِيُجَرِّمَ رَجُلًا فِيهِ بِعَجْرٍ فَيُزِيحُ عَنْكَ كَانَ قُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ كَلَّ الرَّجُلَ

اللہ علیہ وسلم نے انھیں صحابہ کو مسجد میں سنایا، اس کے بعد شراب کی تجارت حرام ہو گئی تھی۔

۱۹۴۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بھی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جابر نے حدیث بیان کی، ان سے سمرونہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رات میں دو شخص دیکھے، وہ دونوں میرے پاس آئے اور مجھے بیت المقدس لے گئے۔ پھر وہ دونوں پہلے یہاں تک کہ ہم ایک نواح کی نہر پر آئے، وہاں نہر کے کنارے ایک شخص کھڑا تھا اور نہر کے پیچ میں بھی ایک شخص کھڑا تھا۔ نہر کے کنارے پر کھڑے ہونے والے کے سامنے پتھر تھے بیچ نہر والا آدمی آتا اور جو نہی وہ چاہتا کہ باہر نکل جائے فوراً ہی باہر والا شخص اس کے منہ پر پتھر کینچ بولے وہیں لوٹا دیتا تھا جہاں وہ پہلے تھا، اسی طرح جب بھی وہ نکلنا چاہتا کہ نہر پر کھڑا شخص اس کے منہ پر پتھر کینچ مارتا تھا اور وہ جہاں تھا وہیں پر لوٹ آتا تھا۔ میں نے (اپنے ساتھیوں سے جو فرستے تھے) پوچھا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ نہر میں تم نے جس شخص کو دیکھا تھا وہ سو کھاتا تھا۔

بَابُ مَوْكِلِ بْنِ الْأَسَدِ يَقُولُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الزَّيْبِ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ مَوْكِلِينَ وَإِنْ لَمْ تَعْمَلُوا فَمَا ذَنْبُكُمْ يَحْزَبُ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تَبَيَّنَ فَذَكُّكُمْ مَوْكِلٌ أَمْوَالُكُمْ لَا تَطْلُمُونَ وَلَا تَطْلُمُونَ وَإِنْ كَانَ دُونُكُمْ فَتَطْلُمُونَ إِلَى مَبْسُورَةٍ وَإِنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذِهِ آيَةُ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۰۰۔ سو دینے والا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے، اور چھوڑ دو وہ جو باقی ان رقموں کی جو باقی رہ گئی ہے سود، اگر تم ایمان والے ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر تم کو اعلان جنگ ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے۔ اور اگر تم سود لینے سے قویٰ کہ چکے تو صرف اپنی اصل رقم اس طرح سے لو کہ نہ تم زیادتی کرو اور نہ تم پر کوئی زیادتی ہو اور اگر قروض تنگ دست ہے تو اسے جلدت دو، ادائیگی کی استطاعت ہونے تک، اور اگر تم یہ اصل رقم بھی چھوڑ دو (تنگ دست سے) تو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہوگا، کاش کہ تم اس بات کو جان سکتے کہ اس میں دنیا اور آخرت کی کتنی بھلائی ہے) اور اس دن سے ڈرو، جب تم سب خداوند تعالیٰ کی طرف لوٹے جاؤ گے، پھر یہ شخص کو اس کے کیے ہوئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور ان پر رحمت اراہل ہیں؟ کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نازل ہوئی ہے۔

۱۹۴۷ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَلَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا شُرَّيْ عُبَيْدًا أَحَبَّأُمَّا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَعَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ مَوْحِي عَنِ الْوَاسِمَةِ وَالْمَوْسُومَةِ وَالْحِلِّ وَالزَّبَا وَمَوْحِيهِ وَثَمَنِ الْمَصْوَغَةِ

بَابُ ۱۳۱ يَمْحُو اللَّهُ الزَّبَا وَيَمْحُو الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يَمِيتُ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ

۱۹۴۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يُرْوَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَلْفُ مُنْفَقَةٌ لِنِسْلِكَ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ

بَابُ ۱۳۲ مَا يَكْفُرُ مِنَ الْخَلْفِ فِي الْبَيْعِ

۱۹۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهَوِيَ فِي السُّوقِ فَعَلَقَ بِاللَّهِ لَعْدًا عَطَى بِهَا مَا كُمُ يُعْطَى لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتَزَلَّتْ أَنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ يَعْهَدُ اللَّهُ وَأَيُّمَا نِهِمْ تَمَنَّا قَلِيلًا

بَابُ ۱۳۳ مَا قِيلَ فِي الصَّوْغِ وَقَالَ

۱۹۴۷ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد کو ایک بچھنا لگانے والا غلام خریدتے دیکھا۔ میں نے یہ دیکھ کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے، آپ نے گودنے والی اور گودنے والی کو (گودنا لگوانے سے)، سوویٹھ والے اور سود دینے والے کو (سود لینے یا دینے سے) منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی۔

۱۹۴۸ - اللہ تعالیٰ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو دو چند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے گنہگار کو۔

۱۹۴۸ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے کہ مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ (سامان بیچتے وقت دوکان دار کی) قسم سے سامان تو جلدی ایک جاتا ہے لیکن اس میں برکت نہیں رہتی۔ ۱۹۴۹ - بیچتے وقت قسم کھانا، ناپسندیدہ ہے۔

۱۹۴۹ - ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں عوام نے خبر دی، انھیں ابراہیم بن عبد الرحمن نے اور انھیں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ بازار میں ایک شخص نے ایک سامان دکھا کر اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے۔ حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی، اس قسم سے اس کا مقصد ایک مسلمان کو دھوکا دینا تھا۔ اس پر یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے بدلے میں بیچتے ہیں۔

۱۹۵۰ - سارے پیشے سے متعلق احادیث ظاہر نے ابن

لے بخاری ہی کی ایک روایت میں اس کی تفصیل ہے کہ غلام خریدنے کے بعد اس کے پاس جو سامان بچھنا لگانے کا تھا اسے انھوں نے ٹٹا دیا تھا اور اس پر ان کے صاحبزادے نے سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس روایت میں کچھ اجمال ہے جس کی شرح دوسری روایت کرتی ہے۔ اور اس سے وجہ سوال کی مقبولیت بھی سمجھ میں آجاتی ہے۔

عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجمۃ الوداع کے موقع پر حرم کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ حرم کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اذخر (ایک خاص قسم کی گھاس) کا استثنا فرمادیجئے کیونکہ یہ یہاں کے کاربگروں اور محروں کے لئے مفید ہے تو آپ نے اذخر کا استثنا کر دیا۔

۱۹۵۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ میں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی کرم اللہ نے فرمایا غنیمت کے مال سے میرے جیسے میں ایک اونٹ آیا تھا اور ایک دوسرا اونٹ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "نمیں" سے دیا تھا۔ پھر جب میرا ارادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کر کے لانے کا ہوا تو میں نے نبی فتنقاع کے ایک سار سے لے لیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس (جمع کر کے) لائیں، کیونکہ میرا ارادہ یہ تھا کہ اسے ساروں کے ہاتھوں بچکا اپنی شادی کے ولیم میں اس کی قیمت کو لگاؤں،

۱۹۵۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ کو با حرمت شہر قرار دیا، یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، میرے لئے بھی ایک دن پتہ لے کے لئے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور اس میں گری ہوئی کوئی چیز نہ اٹھائی جائے صرف معترف (گمشدہ چیز کو) اصل مالک تک اعلان کے ذریعہ پہنچانے والا کو اس کی اجازت ہے۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ (یا رسول گھاس سے) اذخر کا استثنا کر دیجئے کہ یہ ہمارے ساروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے کام آتی ہے تو آپ نے اذخر کا استثنا کر دیا، عکرمہ نے فرمایا، یہ بھی معلوم ہے کہ حرم کے شکار بھڑکانے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی درخت کے سامنے تلے اگر وہ بیٹھا ہوا ہو تو تم سائے سے اسے ہٹا کر خود وہاں بیٹھ جاؤ عبد الوہاب نے خالد کے واسطے سے اپنی

حاکم بن عیسیٰ بن عتبیس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یختل خلاًھا وقال العباس الا اذخر فانہ لقیہم ومیوتہم فقال الا اذخر

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَأَنِّي شَأَرْتُ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَنِي شَأْرًا مِنَ الْعُمَسِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَّبِعِي بِقَاطِمَةٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْدْتُ رَجُلًا مَوَافِقًا مِنْ بَنِي قَيْنَقَاءَ أَنْ يَرْجِدَ مَعِيَ فَمَاتِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الْقَوَائِمِ وَاسْتَعِينُ بِهِ فِي رَيْسَةِ عُرْسِي

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عِزْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يَحِلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا أَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا حَلَّتْ فِي سَاعَةِ مَنَظَرِهَا لَا يَخْتَلِي خَلَائِهَا وَلَا يَفْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَفْقَرُ صَيْدُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُحْمُهَا إِلَّا لِذَخِيرٍ لِمَا خَتَنَّا وَلِسُقْفِيٍّ مَيُوتَةٍ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ عِزْرَةُ هَلْ تَذَرِي مَا يَفْقَرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ تَتَّبِعِيهِ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِمَا خَتَنَّا وَقَبُورِ نَابِ

یہ ہے کہ کسی درخت کے سامنے تلے اگر وہ بیٹھا ہوا ہو تو تم سائے سے اسے ہٹا کر خود وہاں بیٹھ جاؤ عبد الوہاب نے خالد کے واسطے سے اپنی

اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے کہ راذخرم ہمارے سناؤں اور ہماری قبروں کے کام کی چیز ہے۔

باب ۱۳۰۴ ذِخْرِ الْقَبْرِ وَالْحَدَادِ

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَشْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ الْقَمْحِيِّ عَنْ
مَسْرُوقٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَائِلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَصَلَّاتِي عَلَى الْعَامِسِ ابْنِ إِسْرَافِيلَ وَابْنِ قَامِشَةَ
أَتَقَامَا قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تُكْفِرَ بِمُعْتَدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ مَعَهُ يَمِينُكَ اللَّهُ
ثُمَّ بُعِثَ قَالَ وَغَنِي عَنِّي أَمْوَاتٌ وَأُبْعِثَ فَسَأَلَنِي
مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْبَضِيكَ فَتَرَكْتُ أَقْرَأْتُ الَّذِي كَفَرَ
بِأَيْسَارٍ قَالَ لَوْ تَكُنْ مَالًا وَوَلَدًا أَطْلَعُ الْغَيْبَ
أَمْ أَتَقَعِدُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا

نازل ہوئی، کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ (آخرت میں) مجھے مال اور اولاد دی جائے گی۔

باب ۱۳۰۵ ذِخْرِ الْخِيَاطَةِ

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنِّي خِطَّاءٌ عَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَصَلَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
فَدَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دَبَّاءٌ وَقَدْ يُدْقَرُ نَيْبُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبَعُ الدَّبَّاءُ مِنْ
حَوَالِي الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَتْرَلْ أَحَبَّ الدَّبَّاءِ مِنْ
يَوْمَئِذٍ

باب ۱۳۰۶ ذِخْرِ الشَّاجِرِ

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبِي بَنْجِي عَنْ بَكْرِ بْنِ خَدَّاجٍ عَنْ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ
سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا
الْبُرْدَةُ فَقِيلَ لَهُ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُومَةٌ فِي حَاشِيَتِهَا

۱۳۰۶۔ نوربان کا ذکر۔

۱۹۵۳۔ ہم سے محمد بن یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے کہا میں نے سہل بن سعد رضی اللہ
عنه سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ ایک عورت "بردہ" کے کراچی، سہل رضی اللہ
عنه نے پوچھا تمہیں معلوم بھی ہے، بردہ کسے کہتے ہیں کہا گیا کہ جی ہاں چادر کو

کہتے ہیں جس کے ماحشے بٹے ہوئے ہوتے ہیں، تو اس حدیث نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے یہ چار خود اپنے ہاتھ سے ہی ہے آپ کو پہنانے کے لئے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا، جیسے آپ کو اس کی ضرورت ابھی ہو پھر آپ باہر تشریف لائے تو آپ اسی چادر کو ازار کے طور پر پہنے ہوئے تھے، حاضرین میں سے ایک صاحب بولے، یا رسول اللہ! یہ مجھے دیدیجیے آپ نے فرمایا کہ لے لینا۔ اس کے بعد اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں بخوری دیر تک بیٹھے اور واپس تشریف لے گئے، پھر ازار کو طے کر کے ان صاحب کے پاس مجھوایا۔ حاضرین نے کہا کہ تم نے اس حضور سے یہ ازار مانگ کر اچھا نہیں کیا، کیونکہ تم پہلے سے معلوم ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کرتے، اس پر ان صحابی نے کہا کہ میں تو صرف یہ چادر اس لئے مانگی تھی کہ جب میں مروں تو یہ میرا کفن ہے۔ رسول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ چادر ان کا کفن بھی بنی۔

۱۲۷۷- برقی

۱۹۵۴- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسازم نے بیان کیا کہ کچھ لوگ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں منبر کے متعلق پوچھنے آئے۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں خاتون کے یہاں حجی فاجم بھی سہل رضی اللہ عنہ نے لیا تھا، اپنا آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھی غلام سے کہیں کہ میرے لئے کچھ کڑیوں کو جو در منبر تیار کر دے تاکہ لوگوں کو خطاب کرنے کے لئے میں اس پر بیٹھا کروں پھر انہی اس خاتون نے اپنے غلام سے غائب کے جھاڑوں کی لکڑی کا منبر بنانے کے لئے کہا، پھر رجب منبر تیار ہو گیا تو انہوں نے اسے آنحضور کی خدمت میں بھیجا۔ وہ منبر آنحضور کے حکم سے رکھا گیا اور آپ اس پر فوکش ہوئے۔

۱۹۵۵- ہم سے خلا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن

ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز کیوں نہ بخوادوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرے پاس ایک بڑھی غلام ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ تمہاری مرضی! بیان کیا کہ پھر منبر آپ کے لئے تیار ہو گیا، جمعہ کے دن جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر بیٹھے جو آپ کے لئے بنایا گیا تھا۔

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسِيتُ هَذِهِ بِيَدِي أَسْوَكَهَا فَأَخَذَهَا إِلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتَلِمًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَانْهَارَ امْرَأَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْسِنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَتْ فَعَلَا هَاتِمَةً امْرَأَتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتِ سَأَلْتَهُمَا رِيقًا لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَأَلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَكُونَ كَفِّي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفْنَهُ

بَابُ النِّجَارِ

۱۹۵۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ نِسَاءً أَوْنَهُ عَنِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَقْتَرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فَلَانَةٍ امْرَأَةٍ كَذَّ سَمَكًا هَاتِلًا أَنْ مَرَى غَلَامًا مِّنَ النَّجَّارِ يَفْعَلُ فِي أَغْوَادِ الْبَلَسِ عَلَيْهِمْ إِذَا حَلَمْتُ النَّاسَ فَأَمَرْتُهُ يَفْعَلُهَا مِنْ طَرَقِ الْعَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَمَّا سَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرْتُهُهَا فَوَضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ

۱۹۵۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْ لَّكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنِّي غَلَامٌ رَّجَاءُ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ فَعَمِلْتُ لَهُ الْيَمَنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

الْبُسْبُرِ الَّذِي مُنِعَ فَصَاحَتِ النَّحْلَةَ الَّتِي كَانَ يُحْلِبُ بِهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَصَنَّفَهَا إِلَيْهِ فَبَعَلَتْ تِلْكَ ابْنُ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَمَّى حَتَّى قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ +

باب ۱۳۰۸ شِرَاءُ الْخَوَارِجِ بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا +

۱۹۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاذٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَيْسَبَةِ وَرَهْنَةً وَرَمَاهُ +

باب ۱۳۰۹ شِرَاءُ الدَّوَابِّ وَالْحَيِيرِ وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا فَهُوَ عَلَيْهِ هَدْيٌ كَوْنٌ ذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بَعِيرَيْنِ يَغْنِي جَمَلًا صَغِيرًا +

۱۹۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ قُتَيْبٍ عَنْ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَنَا لُطَايِي جَمَلِي وَأَغْنِيَا فَأَتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأُ عَلَى جَمَلِي وَأَمِينًا فَتَخَلَّفْتُ

تو اس کھجور کے تنے سے رونے کی آواز آنے لگی جس کے قریب کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیا کرتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چھٹ جائے گی۔ یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اسے پکڑ کر اپنے سے لگا لیا۔ اس وقت وہ تنہا اس بچے کی طرح سکیاں بھرتا معلوم ہوتا تھا جسے چپ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کے بعد وہ چپ ہو گیا، انھوں نے بیان کیا کہ اس کے رونے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے قریب جو ذکر اللہ ہوتا تھا وہ اسے سنتا تھا۔

۱۳۰۸ - ضرورت کی چیزیں خود خریدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا تھا۔ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مشرک بکریاں (بچے کے لئے) لایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک اونٹ خریدا تھا۔

۱۹۵۶ - ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ ادھار خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گردی رکھوائی۔

۱۳۰۹ - گھوڑوں اور گدھوں کی خریداری کسی نے گھوڑا یا گدھا جب خریدا تو بیچنے والا اسی پر سوار تھا، تو کیا اترنے سے پہلے بھی خریدنے والے کا اس پر قبضہ تصور کیا جائے گا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا، اسے مجھے بیچ دو، آپ کی طرف ایک سرکش اونٹ سے تھی۔

۱۹۵۷ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کيسان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا، میرا اونٹ تھک کر سست پڑ گیا ہے اس لئے میں پیچھے رہ گیا، پھر آپ اترے اور میرے اونٹ کو اپنی چھتری سے کچھ کے لگائے اور فرمایا کہ اب سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ میں سوار

فَقَالَ يَبْعُجْتُهُ يَبْعُجْتُهُ ثُمَّ قَالَ اُرْكَبْ فَرَكِبْتُ
 فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ اَحْمَقُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ تَرَوْجِبْتُمْ نَعْمَ قَالَ بَعْزُ اُمَّ شَيْبَا
 قَالَتْ بَلْ نَشَيْبَا قَالَ اَفَلَا جَارِيَةٌ تَمْلِكُ عَلَيْهَا وَتَلْعَبُ
 قَالَتْ اِنَّ لِي اخَوَاتٍ فَاُخْبِتُ اَنْ اُتْرَقَ بِهِنَّ اَمْ رَأَيْتِ
 تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْسُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ اَمَّا
 اَنْتِ قَارِءَةٌ مُرْغَا اَقْدِمْتِ فَالْكَلِيسَ الْكَلِيسَ ثُمَّ
 قَالَ اَتَبِيعُ جَمَلَكَ قَالَتْ نَعَمْ فَاَشْتَرَا مِنْي
 بِاَوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْقَدَاةِ فَجِئْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلْتُ
 عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ اَلَا اَنْ قَدِمْتُ ثُمَّ نَعَمْ قَالَ
 قَدِمَ جَمَلُكَ فَاَوْقِلْ فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فَنَدَعَلْتُ
 فَصَلَّيْتُ ثَمَّ رُبَلًا اَلَا اَنْ تَرِنَ لَهُ اَوْقِيَّةٌ فَوَرِنَ
 لِي بِرَلٍّ ثَمَّ رَجَعْتُ فِي الْبَيْتِ فَفَطَمْتُ حَتَّى وَلَيْتُ
 نَقَالَ اَوْعِي لِي حَايِرًا قُلْتُ اَلَا اَنْ يَرُدُّ عَنِّي اَجْمَلُ وَلَمْ
 يَكُنْ شَيْءٌ اَبْقَعُ اَوْ مِنْهُ قَالَ حُدَّ جَمَلُكَ
 وَلَكَ ثَمْنُهُ ۝

ہو گیا۔ اب یہ حال ہو گیا (اونٹ کے تیز چلنے کی وجہ سے) کہ مجھے اسے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے سے روکنا پڑتا تھا (راستے میں)
 آپ نے دریافت فرمایا۔ شادی بھی کر لی؟ عرض کیا جی ہاں۔ دریافت فرمایا
 کسی کنواری سے کی یا بیاتنا سے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو ایک بیاتنا
 سے کر لی ہے، فرمایا کسی کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھلتے
 اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھینتی (حضرت جابر بھی کنوارے تھے) میں نے
 عرض کیا کہ میری کئی بہنیں ہیں (اور والدہ کا انتقال ہو چکا ہے) اس لیے میں
 نے یہی پسند کیا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انھیں جمع رکھے، ان کے
 ٹنگھا کرے، اور ان کی نگرانی کرے، پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا اب تم پہنچنے
 والے ہو، اس لیے جب پہنچ جاؤ تو خوب سمجھ سے کام لینا، اس کے بعد فرمایا
 کیا اپنا اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا، جی ہاں! چنانچہ آپ نے ایک اوقیہ میں
 خرید لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے ہی (مدینہ) پہنچ گئے تھے
 اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا۔ پھر ہم مسجد آئے تو میں نے آنکھوں کو
 مسجد کے دروازے پر پایا، اس حضور نے دریافت فرمایا کیا ابھی آئے ہو!
 میں نے عرض کیا جی ہاں (ابھی آہوں) فرمایا۔ پھر اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد
 میں جا کے دو رکعت نماز پڑھ لو، میں اندر گیا اور نماز پڑھی، اس کے بعد اس
 حضور نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ میرے لیے ایک اوقیہ چاندی تولیہ
 انہوں نے ایک اوقیہ تولیہ اور پٹلہ (جس میں چاندی تھی) بھاری رکھا۔ میں نے
 کے چلا تو آپ نے فرمایا کہ جابر کو ذرا بلانا۔ میں نے سوچا کہ اب
 میرا اونٹ پھر مجھے واپس کریں گے۔ حالانکہ اس سے زیادہ ناگوار میرے لیے
 اور کوئی چیز نہیں تھی، چنانچہ آپ نے یہی فرمایا کہ یہ اپنا اونٹ لو اور اس
 کی قیمت بھی تمہاری ہے۔

۱۳۱۰۔ وہ دور جاہلیت کے بازار جن میں اسلام کے بعد بھی لوگوں
 نے خرید و فروخت کی۔

بَابُ الْأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي
 الْجَاهِلِيَّةِ تَبَايَعُ فِيهَا النَّاسُ فِي

الْإِسْلَامِ ۝
 ۱۹۵۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عِصَا
 دَ مَجْعَةً وَدُوهُ الْمَجَارِ اسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
 فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ تَأَثَّمُوا مِنْ الزَّجَا تَو
 فِيهَا فَأَنزَلَ اللَّهُ لَيْسَ مَلِكُكُمْ جُنَاحٌ فِي مَوَاسِمِ
 الْحَجِّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا ۝

۱۹۵۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
 حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ
 عِصَا، مجنہ اور ذوالحجاز زمانہ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب اسلام آیا تو لوگوں
 نے اس میں تجارت کو گناہ سمجھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی
 لیس علیکم جناح فی مواسم الحج (ترجمہ گزر چکا) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
 اسی طرح قرأت کی ہے۔

بَابُ ۱۳۱۱ شَرَاءُ الرِّبْلِ الْهَيْمِ أَوْ الْأَجَرِ
الْقَائِمِ الْمُخَالَفِ لِنَقْصِدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ

۱۹۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَاغِلِي قَالَ

قَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصَانَ هَمَزَ رَجُلٌ بِاسْمِهِ قُوَاسٌ وَ
عَانَتْ عِنْدَهُ ابْنُ هَيْمٍ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ فَأَشْتَرَى
بِلَيْكَةِ الرِّبْلِ مِنْ شَرِيكَ لَهُ فَبَجَاءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ
فَقَالَ بَعْنَا تِلْكَ الرِّبْلَ فَقَالَ مِمَّنْ بَعْتَهَا قَالَ مِنْ شَيْخٍ
كَذَا أَوْ كَذَا فَقَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللَّهِ بَيْنَ عَمَرَ
فَبَجَاءَ لَهُ فَقَالَ ابْنُ شَرِيكِي بَايَعْتُكَ ابْنُ هَيْمٍ وَأَنْتَ
يَعْنِيكَ قَالَ فَاَسْتَفْعُهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْأَلُهَا
فَقَالَ وَغَهَا رَ حَبِيبَاتٍ يَقْضَاءُ رَأْسُ الْإِثْرِ مَتَى
الْمَلِكُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى سَمِعَ شَفِيكَ
عُمَرُ ۱۰

متدی نہیں ہوتے کسی پر ظلم و زیادتی نہ ہونی چاہیے یہ سفیان نے عرو سے سنا تھا۔

بَابُ ۱۳۱۲ بَيْعُ السَّلَامِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا

وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حَفْصِينَ بَيْعُهُ فِي

الْفِتْنَةِ

۱۹۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي قَلْحَمٍ عَنْ أَبِي
مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ قَالَ تَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَأَغْطَاكَ يَغْفِرُ
وَمُرَاغِبُكَ الدَّرْعُ فَأَبْعْتُ بِهِ مَهْرًا فِي بَنِي
مُسْلَمَةَ فَإِنَّهُ لَا قَوْلَ مَالٍ تَأْتِلُتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

بَابُ ۱۳۱۳ فِي الْبَيْعِ الْمُسْلِكِ

۱۹۶۱ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَوْسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْدَةَ بْنَ أَبِي مَوْسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجُلَيْسِ

۱۳۱۱۔ استسقا کا مریض یا خارش زدہ اونٹ خریدنا؟ تمام جو صحیح

راستہ سے ہمیشہ جکتا ہے۔

۱۹۵۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

کہ عمرو نے بیان کیا، یہاں رکھ میں ایک شخص نواس نامی تھا، اس کے پاس

ایک اونٹ تھا، استسقا کا مریض۔ ابی عمر رضی اللہ عنہ گئے اور اس کے شریک

سے وہی اونٹ خرید لائے وہ شخص آیا تو اس کے شریک نے کہا کہ ہم نے وہ اونٹ

بیچ دیا۔ اس نے پوچھا کہسے بیچا؟ شریک نے کہا کہ ایک شیخ کے ہاتھوں جو اس

اس طرح کے تھے۔ اس نے کہا، افسوس! وہ تو اب عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ چنانچہ

وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے شریک نے آپ کو ایک استسقا

کا مریض اونٹ بیچ دیا ہے اور آپ سے اس کے مرض کی وضاحت نہیں کی۔ ابی

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اسے واپس لے لیا۔ بیان کیا کہ جب وہ اسے

لے جانے لگا تو ابی عمر نے فرمایا کہ اچھا یہیں رہنے دو ہم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی ہیں (آپ نے فرمایا تھا کہ) لا عدوی، یعنی مریض

۱۳۱۲۔ فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہتھیار کا فروخت عمران بن حصین رضی

اللہ عنہ نے فتنہ کے زمانہ میں ہتھیار چننا پسند نہیں کیا تھا۔

۱۹۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے،

ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابن ابی قحلف نے، ان سے ابو قتادہ کے موالی

ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہم غزوہ حنین کے سال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھے زہر عطا فرمادیا اور میں نے اسے بیچ دیا۔ میں نے اس سے قبیلہ

بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ وہ پہلا مال تھا جسے میں نے اسلام لانے کے

بعد حاصل کیا تھا۔

۱۳۱۳۔ عطر فروش اور مشک فروش۔

۱۹۶۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد

نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبرہہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں

نے ابوبرہہ بن ابی موسیٰ سے سنا اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا تھا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صالح اور نیک بختین اور فوساخ

اور بسے ہنشین کی مثال، مشک بیچنے والے اور لوہار کی بیچی کے ہے۔ مشک بیچنے والے کے پاس سے تم دو اچھائیوں میں سے ایک نہ ایک ضرور حاصل کرو گے، یا مشک ہی خرید لو گے، ورنہ کم از کم اس کی خوشبو سے تو ضروری غفلت ہو سکو گے۔ لیکن لوہار کی بیچی، یا تمہارے بدن اور کپڑے کو جھلکے گی۔ ورنہ اس سے ایک ہدایت تو تعین ضرور ہوتی ہے گی۔

۱۳۱۴۔ پھنا لگانے والے کا ذکر۔

۱۹۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ملک نے خبر دی، انھیں حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھنا لگایا تو ان حضور نے ایک صاع کھجور (بطور اجرت) انھیں دینے کے لئے کہا اور ان کے مالک سے کہا کہ ان کے خراج میں کمی کر دو۔

۱۹۶۳۔ ہم سے سعد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے جو عبداللہ کے بیٹے میں حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حکمرہ نے اور ان سے ابی عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھنا لگوا یا اور جس نے پھنا لگایا تھا اسے (اجرت بھی) دی۔ اگر اس کی اجرت حرام ہوتی تو آپ کبھی نہ دیتے۔

۱۳۱۵۔ ان چیزوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لئے مکروہ ہے۔

۱۹۶۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے

الْبَيْعَاتِ وَالْجَلِيسِ الشَّوْعِ وَكَثَلِ مَا جِبِ الْبَيْعِ
وَعَيْدِ الْعَدَا لَا يَفْذَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْبَيْعِ
أَمَّا كُشْتَرِيهِ أَوْ تَعْدُ بِرَيْعِهِ وَكَثَلِ الْعَدَا
يُغْرَقُ بِذَلِكَ أَوْ تَوْبِكَ أَوْ تَوْبِكَ مِنْهُ بِرَيْعِهِ
خَيْشَةَ

بَابُ ذِكْرِ الْحَجَامِ

۱۹۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمِيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ
أَبُو طَيْبَةَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ
لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَحْتَفُوا مِنْ
خَرَاجِهِ

۱۹۶۳ حَدَّثَنَا مَسْدُوْدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ اجْتَمَعَتِ الشُّيُخُ عَلَى أَنَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَيَّ
الَّذِي حَبَسَهُ وَكَوْثَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِمْ

بَابُ التَّجَارَةِ فِي مَا يُعْرَفُ

لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۱۹۶۴ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

لے خراج سے یہاں مراد زمین کا خراج نہیں ہے، بلکہ کسی عظم سے زوزانہ جو مالک وصول کرتا ہے وہ یہاں مراد ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ غلام اپنا آزاد کر دے یا مالکوں کو روزانہ یا ماہانہ انھیں کچھ دینا پڑتا تھا۔ اسی میں کمی کے لئے ان کے مالک سے آپ نے فرمایا تھا۔

۳۔ اصناف کے یہاں کسی چیز کو خرید لینے کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ وہ چیز خریدنے والے کی ملکیت میں آگئی۔ اب اس کے بعد اس کا استعمال بھی جائز ہے یا نہیں۔ یہ خرید و فروخت حدود بحث سے خارج ہے۔ اس اصول کی روشنی میں اگر کسی نے کوئی ایسا کپڑا پہنا جس کا استعمال مردوں کے لئے ہائز نہیں تھا تو یہ بیع جائز ہے۔ یہ بحث ہی سرے سے علیحدہ ہے کہ خود اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں، یہ تو خریدنے والا دیکھے گا کہ خود اس کے لئے اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں، ممکن ہے وہ خود اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے گھر کی بچیوں اور عورتوں کے لئے ریشم کا کپڑا خرید رہا ہو یا کوئی اور ضرورت ہو۔ اس سلسلے کی بعض تفصیلات انشاء اللہ آئیں گی۔

حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک ریشم کا حلہ بیجا۔ پھر آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ اسے ایک دن پہنے ہوئے تھے تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، اسے تو وہی لوگ پہنتے ہیں۔ جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ میں نے تو اس لئے بھیجا تھا تاکہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ یعنی بچ کر۔

۱۹۶۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے، انھیں قاسم بن محمد نے اور انہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انہوں نے ایک گد خریدی جس میں تصویر تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر جو نبی اس پر پڑی، آپ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک پر جو ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا، یا رسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسول سے معافی مانگتی ہوں۔ صلی اللہ علیہ وسلم میرا قصور کیسے؟ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ یہ گد کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے آپؐ ہی کے لئے خرید لیا تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹھیک لگائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن اس طرح کی تصویر رکھنے والے لوگوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا کہ تم لوگوں نے جس کی تخلیق کی، خدا اسے زندہ بھی کر دکھاؤ! آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں میں تصویریں ہوتی ہیں فرستے ان میں داخل نہیں ہوتے۔

۱۳۱۶- سامان کے مالک کو قیمت متعین کرنے کا زیادہ حق ہے۔

۱۹۶۶- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اے بنو نجار اپنے باغ کی قیمت متعین کر دو (آنحضورؐ اس مسجد کے لئے خریدنا چاہتے تھے) اس باغ میں کچھ توہیرا نہ تھا اور کچھ حصے میں کجور کے درخت تھے۔

۱۳۱۷- امتیاز کب تک صحیح ہوگا۔

۱۹۶۷- ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی

نبی عمر عن ابيه قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمر بخله خيرا او سيكرهه فراهها عليه فقال انا لم اذن من يها اذني لئلا يلبسها انا يلبسها من لا خلاق له انا بعثت اليك لتستمتع بها يغني تينها

۱۹۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِفِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ كَمُرَّةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ اِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالَ طُغْيَانُ الْكُفْرِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَقَدْ سَدَدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اصْحَابَ هَذِهِ الصُّوْرِ يُؤْمَرُ الْغِيْمَةَ يُعَذِّبُوْنَ قِيْعَالُ لَكُمْ اُخِيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيْهِ الصُّوْرُ لَا تَدْخُلُوْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

بَابُ صَاحِبِ السِّلْعَةِ اخُفْ بِالسُّؤْمْرِ

۱۹۶۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا النُّوَّاسُ عَنْ أَبِي الشَّيَاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَابِتُونِي بِحَائِطِطِكُمْ وَبَنِي حَرَبٍ وَنَحْلٍ

بَابُ كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ ۱۹۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

کہا کہ میں نے یہ بھی سنا، کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور انہوں نے بھی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کی جب تک وہ جلد نہ ہوں اختیار ہوتا ہے، یا بیع میں اختیار کی شرط کے مطابق اختیار ہوتا ہے) نافع نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کوئی بیسی چیز خریدتے جو انہیں پسند ہوتی تو فریق ثانی سے جدا ہو جاتے تھے تاکہ اختیار باقی نہ رہے

قَالَ تَعْمَلُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ تَائِفَ عَن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْتَأْذِنِينَ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ تَائِفٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يَعْجِبُهُ فَأَرَادَ صَاحِبُهُ

۱۹۶۸ حَدَّثَنَا خُفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْثَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَتَرَاهُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ قَدْحَةَ وَفَدَّ كُنْتُ ذَلِكَ لِأَنِّي الشَّيْخُ فَقَدْ كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَيْثَمِ كُنَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بِأَسْمَاءٍ (۱۳۱۸) إِذَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فِي الْخِيَارِ حَلٌّ يَجُوزُ الْبَيْعُ

۱۹۶۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو الخلیل نے، ان سے عبد اللہ بن حارث نے اور ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کو جب تک وہ جلد نہ ہوں، اختیار ہوتا ہے۔ احمد نے یہ زیادتی کی کہ ہم سے بہز نے حدیث بیان کی کہ ہمام نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر ابو التیاح کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی تھی تو میں بھی اس وقت ابو الخلیل کے ساتھ تھا۔ ۱۳۱۸۔ اگر اختیار کے لئے کسی وقت کی تعمین نہ کی تو کیا بیع جائز ہوگی۔

ملہ متعلقہ صفحہ گذشتہ میں بیان اختیار سے مراد خرید و فروخت کا وہ اختیار ہے جس کے تحت کسی سامان کی خریداری کے بعد خریدنے والے کو اس کے واپس کرنے کا یا بیچنے والے کو اس کو واپس لینے کا اختیار باقی رہتا ہے، اصناف کے یہاں سب سے پہلے درجہ میں تو اختیار ہے قبول کا، یعنی بیع کرنے والوں میں سے ایک فریق نے سامان کی قیمت لگائی، اب جب تک دوسرا فریق اسے قبول نہیں کرتا یہ خرید و فروخت نافذ نہیں ہو سکتی گویا اس باب میں نفاذ کے لئے ضروری ہے فریقین کا ایجاب و قبول۔ ایجاب و قبول کے بعد کسی خاص وجہ کے بغیر جن کا ذکر آئندہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ آئے گا، فریقین میں سے کسی کو اس کے رد کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض ائمہ کے نزدیک ایجاب و قبول کے بعد ایک اور اختیار بقول ہے اور اس کا نام ہے "خیار مجلس" یعنی پھر یہی طرح نفاذ کے لئے ان کے نزدیک ایجاب و قبول کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو جانا بھی ضروری ہے ورنہ جب تک دونوں اسی جگہ موجود ہوں جہاں یہ خرید و فروخت ہوئی تھی تو اس کے بیع کو فسخ کر دینے کا ابھی اختیار باقی رہتا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسی اختیار کی بحث اس موقع پر کرنا چاہتے ہیں۔ "خیار مجلس" بعض ائمہ کے یہاں ضروری ہے۔ لیکن نیچے جو احادیث آ رہی ہیں ان سے واضح طور پر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ یہی چیز دل کو بھی لگتی ہے کہ جب ایجاب و قبول ہو گیا اور فریقین کسی نتیجہ پر راضی ہو گئے تو آپ بیع کے نفاذ میں کوئی تاثر نہ ہونا چاہیے۔ ایک جملہ ہے حدیث میں "ما لم يتفرقا" جب تک وہ دونوں جلد نہ ہوں، اصناف کی طرف سے یہ جواب ہے کہ "تفرقا" سے مراد یہاں ایجاب و قبول کے الفاظ کا ختم ہو جانا ہے گویا کلام سے جدا ہونا مراد ہے کہ جب ایجاب و قبول ہو گیا تو فریقین ایک دوسرے سے کلام کے اعتبار سے جدا ہو گئے کلام عرب میں اس لفظ کا استعمال اس مفہوم میں آتا ہے اور قرآن مجید میں بھی ہے۔ اس لئے مفہوم وہی ہوا کہ ایجاب و قبول تک اختیار باقی رہتا ہے اس کے بعد نہیں۔

۱۶۶۹ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ تَرَاوِدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ تَأْفِيعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَقُولَا أَحَدُهُمَا لِيَصَاحِبِهِمُ الْآخَرُ وَبَيْنَمَا قَالَا أَوْ يَقُولَانِ يَبِيعُ خِيَارًا ۖ

میں سے کوئی ایک اپنے دوسرے فریق سے یہ نہ کہے کہ پسند کرو (تاکہ آئندہ کے اختیار کے لئے روزانہ بند ہو جائے) اکثر یہ بھی کہا کہ یا اختیار کا شرط کے ساتھ بیع ہوگا۔

۱۶۶۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن نذیر نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خریدنے والے اور بیچنے والے (دونوں فریق کو بیع فریق کر دینے کا) اختیار اس وقت تک ہے جب تک وہ جملہ نہ ہو جائیں یا فریقین میں سے کوئی ایک اپنے دوسرے فریق سے یہ نہ کہے کہ پسند کرو (تاکہ آئندہ کے اختیار کے لئے روزانہ بند ہو جائے) اکثر یہ بھی کہا کہ یا اختیار کا شرط کے ساتھ بیع ہوگا۔

۱۶۷۰ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ تَشَادُّهُ أَخْبَرَنِي عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَدِّ امْرِئِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَةَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ حَدَّثَا دَبْنًا بَوْرًا فَهَلْ هُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ لَدَّ بَا وَكُنْمَا مُجِئَتْ بَرَكَةٌ يَبِيعُهُمَا ۖ

۱۶۷۰۔ جب تک خریدنے اور بیچنے والے جدا نہ ہو جائیں انھیں اختیار باقی رہتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ، شریح شعبی، طاؤس، عطاء، اور ابن ابی ملیکہ رحمہم اللہ نے بھی یہی کہا ہے۔

۱۶۷۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَدِّ امْرِئِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَةَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ حَدَّثَا دَبْنًا بَوْرًا فَهَلْ هُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ لَدَّ بَا وَكُنْمَا مُجِئَتْ بَرَكَةٌ يَبِيعُهُمَا ۖ

۱۶۷۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے حارث ابو ذریعہ نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن حارث نے، کہا کہ میں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خریدنے اور بیچنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں انھیں اختیار باقی رہتا ہے۔ اب اگر فریقین نے سچائی اختیار کی اور ہر بات صاف صاف واضح کر دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر انھوں نے کوئی بات چھپائی یا جھوٹ بولے تو ان کی بیع سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۱۶۷۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَدِّ امْرِئِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَةَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ حَدَّثَا دَبْنًا بَوْرًا فَهَلْ هُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ لَدَّ بَا وَكُنْمَا مُجِئَتْ بَرَكَةٌ يَبِيعُهُمَا ۖ

۱۶۷۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خریدنے والے اور بیچنے والے، دونوں کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے، اپنے فریق کے معاملہ میں، کہ بیع کو فریق کر دے

۱۔ مطلب یہ ہے کہ مجلس کا اختیار، جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں واجب ہے اور احناف کے یہاں مستحب، بیع و شرا کے بعد باقی رہتا ہے لیکن اگر فریقین میں سے کوئی ایک دوسرے فریق سے اسی خرید و فروخت کی مجلس میں یہ کہہ دے کہ اب بات ختم کر لو اور جو معاملہ ہو چکا ہے اس پر مہر ثبت کر لو تو اختیار مجلس اس سے ختم ہو جاتا ہے۔ شوافع کے یہاں یہی صورت ہے۔ پھر حدیث کا ایک جملہ اور نقل کیا کہ اکثر یہ بھی فرمایا کہ اگر بیع میں پہلے ہی سے اختیار کی شرط لگادی گئی تب بھی بیع اسی شرط کی رعایت کے ساتھ درست ہوگی۔ خیاب شرط کے لئے مستثقل باب آئندہ آئے گا۔

بیع الاختیار، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں، اور وہ بیع اس سے مستثنیٰ ہے جس میں اختیار کی شرط پہلے ہی سے لگا دی گئی ہو کہ اس میں شرط کے مطابق عمل ہوتا ہے۔

باب (۱۳۲۰) إِذَا اخْتَارَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ؛

۱۳۲۰۔ اگر بیع کے بعد فریقین نے ایک دوسرے کو پسند کر لینے کے لئے کہا تو بیع کا نفاذ ہو جائیگا۔

۱۹۷۲۔ ائمہ قیہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو شخصوں نے خرید و فروخت کی تو جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں، انہیں بیع کو فسخ کر دینے کا اختیار باقی رہتا، یعنی یہ اس صورت میں ہے کہ دونوں ایک ہی جگہ تھے لیکن اگر ایک نے دوسرے کو پسند کر لینے کے لئے کہا اور اس شرط پر بیع ہوئی تو بیع اسی وقت نافذ ہو جائے گی۔ (اور پھر اس مجلس میں بھی فسخ بیع کا اختیار نہ ہوگا) اسی طرح اگر دونوں فریق بیع کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور بیع سے کسی فریق نے بھی انکار نہیں کیا تو بھی بیع نافذ ہو جائے گی۔

باب (۱۳۲۱) إِنْ كَانَ الْبَايِعُ بِالْإِخْيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ؛

۱۳۲۱۔ کیا اگر بائع کے لئے اختیار باقی رکھا گیا تو بیع نافذ ہو سکے گی۔

۱۹۷۳۔ ائمہ سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی بھی خریدنے اور بیچنے والے میں اس وقت تک بیع نہیں ہوتی جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں (یعنی) ایجاب قبول دونوں طرف سے نہ ہو جائے) البتہ وہ بیع جس میں اختیار کی شرط لگا دی گئی ہو اس سے مستثنیٰ ہے۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيْعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَةَ الْإِخْيَارِ؛

۱۹۷۴۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے ابو الخلیل نے، ان سے عبد اللہ بن الحارث نے، ان سے حکیم بن حزام نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بیع میں اختیار کی شرط لگا دی گئی ہو اس سے مستثنیٰ ہے۔

۱۔ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ جدا ہونے سے احناف کے یہاں مراد، فریقین کا ایجاب قبول ہے۔ لیکن شوافع اس سے خیالِ فلس کا ثبوت کرتے ہیں۔ وہ حقیقت ہمارے یہاں فلس کا کوئی اختیار ہی سرے سے نہیں۔ ابتدائی مرحلہ تو ہے قبول کا، ایک فوجی نے جب کہدیا کہ میں اپنی چیز اتنی قیمت پر دیتا ہوں یا تمہاری چیز اتنی قیمت پر لیتا ہوں، اب رہ جاتا ہے سوال فریق ثانی کا کہ وہ اسے قبول کرتا ہے یا نہیں اگر اس نے قبول کر لیا تو پھر فلس کے اختیار کو باقی رکھنے کا کوئی مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ البتہ احناف کے یہاں اور دوسرے اختیارات ہیں۔ مثلاً کوئی شرط لگا دی جو بیع کے خلاف نہیں تھی یا بے دیکھے کوئی چیز خرید لی تو دیکھنے کے بعد بیع کے فسخ کا اختیار ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی عیب نکل آیا اس صورت میں بھی بیع فسخ کی جاسکتی ہے۔

اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْجَمْعِ مَا لَمْ يَتَّفَقَا
 قَالَ هُمَا مَرَّحَمَتٌ فِي كِتَابِي يُخْتَارُ ثَلَاثُ مَوَازٍ قِيَانُ
 صَدَقَ قَاوِمَيْنَا بَوْرِي لَهْمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا
 وَكُتِمَا فَغَسَلَى أَنْ يُرَوَّعَا بِرَبْطَا وَيُتَّخَفَا بِرَكْعَةٍ
 بَيْعُهُمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هُمَا مَرَّحَمَتَا أَبُو الشَّيَاحِ أَنَّهُ
 سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
 عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ۚ

ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو النبیاح نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن حارث سے سنا کہ یہی حدیث وہ حکیم بن حزام سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں۔

بَابُ (۱۳۲۲) إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا فَأَوْحَتْ مِنْ
 سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَلَمْ يُكْرَ الْبَائِعُ
 عَلَى الشُّرَى أَوْ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَخْتَقَهُ
 قَالَ لَهَا وَسُ فِيمَنْ يَشْتَرِي السَّلْعَةَ عَلَى
 الرِّمَالِ لَمْ بَاعَهَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا
 قَالَ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُمَرُو
 عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَعِيرٍ
 صَغِيرٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ
 أَمَّا الْقَوْمُ فَيَكْرِهُهُ عُمَرُو وَيُرْوَاهُ ثُمَّ
 يَتَقَدَّمُ فَيَكْرِهُهُ عُمَرُو وَيُرْوَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بَغْنِيهِ قَالَ
 هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَغْنِيهِ فَبَاعَهُ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا
 عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَصَنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ قَالَ
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
 بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے اور خریدنے والے کو جب تک وہ ہمارے
 ہوں اختیار ہوگا (بیع فسخ کرنے کا) ہمام نے بیان کیا کہ میں نے اپنی کتاب میں
 (جس میں شیوخ سے سنی ہوئی احادیث وہ نقل کیا کرتے تھے) یہ پایا کہ اگر
 کوئی فریق (تین مرتبہ اپنی پسندیدگی کا اعلان کر دے) (تو مجلس کا مذکورہ
 اختیار ختم ہو جاتا ہے) پس اگر فریقین نے سچائی اختیار کی اور بات صاف
 صاف واضح کر دی تو انھیں اس کی بیع میں برکت ملتی ہے۔ اور اگر انہوں
 نے جھوٹی باتیں بنائیں اور (کسی عیب کو) چھپایا تو وہ ایک فائدہ مند
 حاصل کر لیں گے لیکن ان کی بیع میں برکت نہیں ہوگی (جہاں نے) کہا کہ
 ہم نے عبد اللہ بن حارث سے سنا کہ یہی حدیث وہ حکیم بن حزام

۱۳۲۲۔ ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور بعد اٹھنے سے پہلے ہی
 کسی کو بہرہ کر دی پھر بیچنے والے نے خریدنے والے کو اس پر ٹوکا ہو
 یا کوئی غلام خرید کر اسے (بیچنے والے کی موجودگی میں ہی) آزاد کر
 دیا۔ طائوس نے اس شخص کے متعلق کہا جو (فریق ثانی کی) رضامندی
 کے بعد کوئی سامان اس سے خریدے اور پھر اسے بیچ دے کہ یہ
 بیع نافذ ہو جائے اور اس کے نفع کا بھی وہی منتفی ہوگا۔ حمیدی نے
 بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث
 بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، میں عمر رضی اللہ عنہ کے ایک نئے
 اور مرکب اونٹ پر بیٹھا ہوا تھا، اکثر وہ مجھے مغلوب کرتے سب سے
 آگے نکل جاتا لیکن عمر رضی اللہ عنہ اسے اونٹ کی پیچھے دھکیلتے دیکھ کر کہتے
 پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نہیں یہ
 اونٹ مجھے بیچ دو، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ
 ہی کا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں، مجھے یہ اونٹ بیچ دو۔ پھر پانچواں
 عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ اونٹ بیچ دیا
 اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا، عبد اللہ بن عمر! اب یہ اونٹ تمہارا
 ہو گیا جس طرح چاہو اسے استعمال کرو۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ حدیث
 نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے
 ابن غنہاب نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی وادی قری کی زمین، ان کی خیر کی زمین کے بدلہ میں بیچی تھی۔ پھر جب ہم نے بیع کر لی تو میں اگلے پاؤں ان کے گھر سے اس خیال سے باہر نکل آیا کہ کہیں وہ بیع فسخ نہ کر دیں، کیونکہ طریقہ یہ تھا کہ بیچنے اور خریدنے والے کو (بیع فسخ کرنے کا) اختیار اس وقت تک ہوتا تھا جب تک وہ ایک دوسرے سے بدلہ نہ ہو جاتے تھے۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہماری خرید و فروخت پوری ہو گئی اور میں نے عرض کیا تو معلوم ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نقصان میں رہے، کیونکہ (اس تبادلہ کے نتیجے میں، میں نے ان کی سابقہ زمین سے) انھیں زمین دن کی مسافت ہزاروں ثوب کی طرف کر دیا تھا اور انھوں نے مجھے (میری مسافت کم کر کے) مدینہ سے صرف نین دن کی مسافت پر لایا تھا۔

مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانَ مَالًا بِأَوْدَى
بِمَالٍ لَهُ بِعِيْدًا كَلِمَاتٍ بَيْنَنَا رَجَعْتَ عَلَى
عَقْبِي حَتَّى تَصْرِفَ مِنْ بَيْتِنَا خَشْبَةً أَنْ
يَرَادَ فِي الْبَيْعِ وَكَانَتْ السَّنَةُ أَدْنَى
الْمُسَابِقِينَ بِالْحَيْكَةِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ كَلِمَاتٍ فَجَبَّ بَيْعِي وَبَيْعُهُ رَأَيْتُ إِلَى
قَدْ عُبْسْتُ بِأَيِّ سَفْسَفَةٍ إِلَى أَرْضٍ كُتُو
بِشَلَالٍ لِيَالٍ وَ سَأَفِي إِلَى الْمَدِينَةِ
بِثَلَاثِ لَيَالٍ ۝

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَيْعِ فِي

۱۳۲۳۔ خرید و فروخت میں دھوکہ دینا غیر پسندیدہ ہے۔

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ

۱۹۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس پر آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید و فروخت کیا کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ "دھوکہ کا کوئی نہ ہو"۔

عَالِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّ تَجَلَّدَ وَكَرَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ يُحَدِّثُ فِي الْبَيْعِ قَوْلًا إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ
لَا خِلَابَةَ ۝

حاشیہ گذشتہ صفحہ۔ یہ زمین نشیں ربیعہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ خیار مجلس کے سلسلے میں احناف کے نہیں بلکہ بڑی حد تک شوافع کی حمایت میں ہیں لیکن اس باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مسلک میں شوافع سے زیادہ قوی ہے۔ شوافع کے یہاں خیار مجلس کو ختم کرنے کی صرف دو ہی صورتیں تھیں، یا فلقیہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں یا پسند کر لینے کی آخری بات کر لیں۔ تیسری کوئی صورت نہیں تھی، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک تیسری صورت بھی اس اختیار کو ختم کرنے کی بیان کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بیچنے والے کی موجودگی میں خریدنے والے نے اپنی خریدی ہوئی چیز میں کوئی تصرف کیا مثلاً اس خریدی ہوئی چیز کو بیہ کر دیا یا غلام تھا اور اسے آزاد کر دیا، بیچنے والا بھی اسی مجلس میں موجود اور کوئی اعتراض نہیں کرتا تو اس سے بھی خیار مجلس ختم ہو جاتا ہے۔ گویا امام بخاری کا مسلک اس مسئلے میں احناف اور شوافع کے درمیان میں ہے۔

اے پہلے بھی گد چکا کہ احناف کے یہاں یہ زیادہ سے زیادہ مستحب ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ صحابہ عام حالات میں مستحبات پر اتنی شدت کے ساتھ عمل کرتے تھے جیسے وہ فرض یا واجب ہو، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر جو طرز عمل اختیار کیا اس سے بھی مترشح ہی ہوتا ہے۔

بِأَسْوَاقٍ ۱۳۲۴) مَا جَعَلَ فِي الْأَسْوَاقِ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوقُ
قَيْنَقَاءَ وَقَالَ أَلَسْنَا قَالِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَلَوْ لِي
عَلَى السُّوقِ وَقَالَ عُمَرُ أَلْهَانِي الصَّفْقُ
بِالْأَسْوَاقِ ۱۳۲۵

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَكْرِيَّازَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ
ثَامِعِ بْنِ جَبْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو الْجَيْشُ
بِالْكَفَّةِ فَإِذَا كَانُوا ابْنِدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ
يُخَسِّفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كَيْفَ يَخَسِّفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ
أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يَخَسِّفُ بِأَوَّلِهِمْ
وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يَبْتَغُونَ عَلَى بَنَاتِهِمْ ۱۹۷۷

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْهُ أَحَدَكُمْ فِي جَمَاعَةٍ
تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سُورَتِهِ وَبَيْنَتِهِ بَضْعًا وَعَشْرِينَ
وَرَجْعَةً وَذَلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا اتَوْا فَأَحْسَنَ التَّوَسُّعَ ثُمَّ
أَقَامُوا لِمَنْ يَزِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يَنْهَرُ إِلَّا الصَّلَاةَ
لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا مَرَّ فَعَرَفَ بِهَا وَرَجْعَةً أَوْ حَطَّتْ عَنْهُ
بِهَا خَطِيئَةٌ وَاللَّيْلُ كَتَمَتْ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا
وَامَرَ فِي مَصَلَاةٍ الَّتِي يُصَلِّي فِيهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ
اللَّهُمَّ أَرْحَمَهُ مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَدْفَعُ

۱۳۲۴۔ بازاروں کا ذکر عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
جب ہم مدینہ آئے تو میں نے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی بازار ہے جس
میں تجارت ہوتی ہو؟ (میرے انصاری بھائی نے) کہا کہ ہاں سوق
قینقاع ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبدالرحمن رضی اللہ
عنہ نے فرمایا، مجھے بازار (کاراستہ) بتادو اور عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا تھا کہ مجھے بازار کی خرید و فروخت نے غافل رکھا۔

۱۹۷۶۔ ہم سے محمد بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل
بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سوید نے، ان سے ثامع بن جبر
بن مطعم نے بیان کیا کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک لشکر، کعبہ پر فوج کشی کریگا، جب وہ
مقام پیدا پر پہنچے گا تو انہیں شروع سے آخر تک زمین میں وضو دیا جائے گا۔
عائشہ رضی عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! شروع سے آخر تک
کیونکر وضو دیا جائے گا جبکہ وہیں بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جو
ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، شروع سے آخر
تک وضو دیا جائے گا، پھر اپنی نیٹوں کے مطابق ان کا مشر ہوگا۔

۱۹۷۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان
کی، ان سے اعمش نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جماعت کے ساتھ کسی
کی نماز، بازار میں یا اپنے گھر میں (تہا) نماز پڑھنے سے تقریباً بیس گنا ثمرہ کم ہوتی
ہے (ثواب کے اعتبار سے) اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے
اس کے تمام حسن و اطاب کی رعایت کے ساتھ، اور پھر سجدہ میں صرف نماز کے
ارواح سے آتا ہے، نماز کے سوا اور کوئی چیز اسے مسجد سے جانے کا باعث
نہیں بنتی تو جو بھی قدم وہ اٹھاتا ہے۔ اس سے ایک درجہ اس کا بلند ہوتا ہے
یا اس کی وجہ سے ایک گناہ اس کا معاف ہوتا ہے، جب تک ایک شخص اپنے
اس مصلح پر بیٹھا رہتا ہے جس پر اس نے نماز پڑھی تھی تو ملائکہ برابر اس کے

گذشتہ حاشیہ سے سوال یہ ہے کہ ان الفاظ کے کہنے سے وہ کس طرح محفوظ رہ سکتے تھے۔ علماء نے اس کی مختلف توجہ کی ہے بعض اکابر نے
لکھا ہے کہ یہاں خیال شرط مراد ہے یعنی ان انہیں ان الفاظ کے نہیں دن کا اختیار ہو جاتا ہے کہ اگر اس عرصہ میں انہیں کوئی بات نظر آئے تو وہ سامان
واپس کر سکتے تھے۔

وَقَالَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ قَامَهَا ثَلَاثُ الصَّلَاةِ تَعْبُثُهُ
رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اے اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل، اے اللہ
اس پر رحم فرما یہ اس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک وہ وضو توڑ کر نہ نیتوں
کو تکلیف نہ پہنچائے جتنی دیر تک بھی آدمی نماز کی وجہ سے رکھا رہتا ہے وہ سب نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
أَبَا الْقَاسِمِ قَالَتْنِ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّمَا وَعُوتُ هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمَوُ يَا نِسِي وَكَتَبْتُ يَا نِسِي
نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے میرا نام لے کر پکارا کرو، کنیت سے نہ پکارا کرو (کیونکہ آپ اپنے اسم مبارک میں منفرود تھے لیکن کنیت بہت سے لوگوں کی
ابوالقاسم تھی)

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
أَبَا الْقَاسِمِ قَالَتْنِ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَمْ أَغْنِكُ قَالَ سَمَوُ يَا نِسِي وَكَتَبْتُ يَا نِسِي
نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث بیان کی، ان سے زہیر
نے ایک شخص نے بیعت میں (جبکہ آنحضور بھی وہیں موجود تھے، کسی کو)
پکارا اے ابوالقاسم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہو گئے
تو اس شخص نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا، آنحضور نے اس کے بعد
فرمایا کہ میرا نام لے کر پکارا کرو، کنیت سے نہ پکارا کرو۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ ثَافِعِ بْنِ جَحْشٍ
بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَافِظَةِ النَّهْكَاءِ كَيْفَ كُنْتُ وَكَ
كَيْفَ كُنْتُ حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنَقَاعَ وَجَلَسَ يَفْتِي أَو
۱۹۸۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن یزید نے، ان سے ثافع بن جحش بن مطعم
نے اور ان سے ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دن کے ایک حصہ میں تشریف لے چلے، نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات
کی اور نہ میں نے آپ سے، اسی طرح آپ بنی قینقاع کے بازار میں آئے پھر

لہ اہل عرب کی عادت یہ تھی کہ جس کی ان کے دلوں میں عظمت ہوتی اور وہ اسے اپنے میں بڑا سمجھتے، اس کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ ہمیشہ کنیت سے یاد کرتے
تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت بعض دوسرے اصحاب کی بھی تھی۔ البتہ نام میں آپ منفرود تھے، اس لئے آپ نے روک دیا اور فرمایا کہ
میرا تو تم لوگ نام ہی لے لیا کرو، کنیت کی مجھے ضرورت نہیں۔ یہ یاد رہے کہ آنحضور نے اس حدیث میں کنیت سے جو منع فرمایا ہے وہ صرف آپ کے
عہد مبارک کے لئے خاص ہے آپ کی وفات آپ کی کنیت سے آپ کو یاد کرنا جائز ہے کیونکہ مانعت کی اصل وجہ باقی نہیں رہی، خود صحابہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین بعد میں آپ کا ذکر کرتے وقت آپ کی کنیت کا استعمال کرتے تھے، اس باب میں حدیث کا اس لئے ذکر ہوا کہ اس میں آپ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے بازار جانے کا ذکر ہے۔

روا پس ہوئے اور (فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سامنے بیٹھ گئے اور فرمایا ، وہ پاجا (حسن رضی اللہ عنہ کو اندر لے جاتا کہ کہاں ہے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی مشغولیت کی وجہ سے فوراً) آپ کی خدمت میں نہ آ سکیں ، میں نے خیال کیا ، ممکن ہے حسن رضی اللہ عنہ کو کرتا وغیرہ مہنا رہی ہوں یا بھلا رہی ہوں۔ فتوڑی ہی دیر بعد حسن دوڑتے ہوئے آئے آنحضرتؐ نے انھیں سینے سے لگایا اور پیار کیا ، پھر فرمایا ، اے اللہ اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہو۔ سفیان نے کہا کہ عید اللہ نے مجھے خبر دی ، انھوں نے نافع بن حبر کو دیکھا کہ انھوں نے وتر صرف ایک رکعت پڑھی۔

بَيِّنَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَ اَنْتُمْ لَعَنَ فَحَمَسَتْهُ يَشِيْطًا فَطَنَنْتِ
اَنْهَآ ثَلِيْثُ سَيِّئَاتٍ اَوْ تَقْسِلُهُ فَعَجَّآءٌ تَسْتَدُخِّلِي
عَائِقَهُ وَكَيْلَهُ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْبِبْهُ وَاَحِبِّ مَنْ
يُّحِبُّهُ قَالَ سَفِيْنٌ قَالَ عُصْبِدُ الْمَلِكِ الْخَبْرُ بِيْ اَنْهٗ
رَاىْ تَا فِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ اَوْ تَرَبَّرَكَ عَقِبَهُ ۝

۱۹۸۱ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْهِمُ بْنُ اَلْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
اَبُو مُسَرِّيَةَ حَدَّثَنَا ثَوْمُسُ عَنْ تَا فِعَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ اَنَّهٗمُ
كَانُوْا يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعُوْنَ عَلَيْهِمْ مَنْ
يُمْنَعُهُمْ اَنْ يَبِيْعُوْهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يَنْقَلُوْهُ
حَيْثُ يَبَاْعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ
نَعْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبَاْعَ الطَّعَامُ
اِذَا اشْتَرَا حَتّٰى يَسْتَوْفِيْهِ ۝

بَابُ خَرَايَةِ الشَّخْبِ فِي السَّوْفِ

۱۹۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا

قَلْبُكُمُ حَدَّثَنَا هِرَاقُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ لَقِيْتُ عُمَرَ ابْنَ
بَنِي عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوَارِيْهِ قَالَ اَجَلُ وَالْمَدَارِئِ
لَكُمْ مَوْفٍ فِي التَّوَارِيْهِ يَبْغِضُ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَأْتِيْهَا

۱۹۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو ضمہ
نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور
ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ صحابہ ، نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے عہد میں غلہ قافلوں سے خریدتے تو آنحضرتؐ ان کے پاس کوئی
آومی بیچ کر ، وہیں پر جہاں انہوں نے غلہ خریدا ہوتا ، اس غلہ کو بیچنے سے
منع فرما دیتے اور اسے وہاں منتقل کر کے بیچنے کا حکم ہوتا جہاں عام طور سے
غلہ بکتا تھا۔ کہا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بھی بیان کی کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا
۱۳۲۵۔ بازار میں خود غلہ پر ناپسندیدگی۔

۱۹۸۲۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ، ان سے خلیل نے حدیث
بیان کی ، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی ، ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا
کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفت تورات میں آئی ہے ، اس کے متعلق مجھے کچھ بتائیے
آپ نے فرمایا ، ہاں ! سجدہ آپ کی تورات میں بغیر بعض وہی صفات آئی ہیں

۱۔ اس حدیث کے الفاظ مختلف ہیں ، بعض میں ہے کہ جہاں غلہ خریدا جاتا وہاں سے منتقل کرنے کا حکم ہوتا تھا۔ بعض حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ اس پر
پوری طرح قبضہ کرنے سے پہلے اس میں کسی قسم کے تصرف سے آپ نے منع فرمایا تھا۔ جیسا کہ بخاری ہی کی اس حدیث کی آخری روایت میں ہے۔ بعض تو
میں صرف قبضہ کرنے کا حکم ہے۔ ان تمام روایتوں کا قدر مشترک یہ سمجھ میں آتا ہے کہ خریدنے والا بیچنے والے سے سامان کا یا جو چیز بھی خریدی گئی ہے ،
تخلیہ کر دے۔ اب اس کی صورتیں مختلف ہوں گی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بھی اس کی ایک صورت ہے۔ اس پر قبضہ کر لینا بھی اس کی ایک
صورت ہے۔ زمین اگر کسی نے خریدی تو اسے اپنے قبضہ میں لانے کی ایک الگ شکل ہوگی جس کا مدار عرف عام پر ہے درحقیقت اس روایت میں غلہ
کے منتقل کرنے کا حکم احتیاط کے خیال سے ہے کہ جہاں خرید ہو وہیں بیچنا شروع کر دینا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا ، بلکہ بیچنا وہیں چاہیے جہاں عام
طور سے اس کی خرید و فروخت ہو رہی ہو۔

النَّبِيِّ إِنْ أَمَرَ سَلْتِكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا تَعِزُّنَا
لِلَّهِ وَبَيْنَ أَمْرِ عَبْدِي وَمَنْ سَأَلْنِي بِمَثَلٍ لَمْ أُحْصِ
لَيْسَ بِيَقِظٌ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَذْفَعُ
بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَيَغْفِرُ لَنْ يَغْفِرَهُ
اللَّهُ حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَهُمُ الْوَحْشَاءَ بَأْسًا يَقُولُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَقْتَضِيهَا أَمْنًا عَمِيرَةً إِذَا أَنْصَمًا وَقُلْنَا
عَلَيْهَا تَأْبَعُهُ عَبْدُكَ الْعَزِيزُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَ
قَالَ سَعِيدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ
كُلُّ شَيْءٍ فِي غِلَافٍ سَيْفٌ غُلْفٌ وَتَوْسٌ غُلْفٌ وَ
مَرْجُلٌ غُلْفٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَغْتَابًا

جن سے آپ کو قرآن میں خطاب کیا گیا ہے (وہ صفحاہ یہ ہیں)؟ اے نبی! ہم
نے تمہیں گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے
والا بنا کر بھیجا، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام مستحکم رکھا
ہے، تم نہ بدخود ہو نہ سخت دل اور بازاروں میں شور مچانے والے وہ (میرا بندہ)
اور رسول (برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دے گا، بلکہ معاف کرے گا اور مسکندہ کرے
گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک کہ اپنی
یک روح قوم کو راہ راست پر نہ کر دے گا، اور وہ اس طرح کہ وہ سب کلمہ لا الہ
الا اللہ پڑھ لیں گے اور اس کے ذریعہ وہ آندھی آنکھوں کو بینا، بہرے کانوں کو
شنوا اور پرہودہ پڑے ہوئے دلوں کے پردوں کو کھول دے گا۔ اس کی متابعت
عبدالغیز بن ابی سلمہ نے ہلال کے واسطے سے کی ہے اور سعید نے بیان کیا،
ان سے ہلال نے، ان سے عطاء نے کہ غلف = ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو پردے میں ہو، سیف = غلف = قوس غلفاء (اسی سے ہے) اور رجل = غلف =

اس شخص کو کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

بَابُ الْكَفْلِ عَلَى الْبَائِعِ الْمَطْعِيُّ يَقُولُ اللَّهُ
تَعَالَى وَإِذَا كَانُوا لَهُمْ أَوْ تُرُوهُمْ يَخْسَرُونَ
يَعْنِي كَانُوا لَهُمْ وَتَرَاوُ لَهُمْ كَقَوْلِهِ
يَسْمَعُونَ لَكُمْ يَسْمَعُونَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَحْسَى
يَسْتَوْفُوا وَيُذَكَّرُونَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدَا إِذَا بَعْتَ
فِعْلًا وَإِذَا ابْتَعْتَ فَالْكَفْلُ

۱۳۲۶۔ ناپنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر کیونکہ اللہ تعالیٰ
کا ارشاد ہے کہ ”جب وہ انھیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے
ہیں“ مطلب یہ ہے کہ وہ (بیچنے والے خریدنے والوں کے لئے ناپتے
اور وزن کرتے ہیں، جیسے کلمہ ”یسمعونکم“ سے مراد ”یسمعونکم“
ہوتا ہے) ویسے ہی آیت میں کالوہم سے مراد کالو الہم ہے (نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تلواؤ تو پوری طرح تلوا لیا کرو، عثمان
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
فرمایا، جب کوئی چیز بیچا کرو تو تول کے دیا کرو اور جب کوئی چیز
خریدو تو اسے بھی تلوا لویہ

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
عَلِيٌّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاَعَ طَعَامًا فَلَا
يَسْبِغُهُ حَتَّى يَسْتَوِي فِيهِ
۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا خَرِيزٌ عَنْ

۱۹۸۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
بخاری، انھیں نافع نے، انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص کسی قسم کا غلہ خریدے تو جب تک
اس پر پوری طرح قبضہ نہ کرے، اسے نہ بیچے۔

۱۹۸۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں بخاری نے بخاری

نہ اس موقع پر یہ بھی ذہن نشین کریں کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہونے کے ساتھ توراۃ کے بھی عالم تھے اور اس پر
بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔

فَعَيَّرَ عَنِ الشُّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُوفِيَ سُبُلُ اللَّهِ
بَنِي عَمْرِو بْنِ حَزَامٍ وَعَلَيْهِ دِينَ قَا سَتَعَسَتْ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَرَفَاتِهِ أَنْ يَقْضُوا مِنْ
فَيْنِهِ قَطَبَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ
فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَذْهَبَ فَتَصَيِّفْ ثَمَرَاتِ أَصْنَا قَا أَلْعَبُوقَةَ عَلَى حَدِيثٍ
وَعَنْدِي تَرِيدُ عَلَى حَدِيثٍ ثُمَّ أُرْسِلَ لِي فَقَعَلْتُ
ثُمَّ أُرْسِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْفَى وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ
لِنَعْمٍ فَكَلَّمَهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمْ الَّذِي لَهُمْ وَ
بَقِيَ ثَمَرِي كَمَا أَنَّهُ لَمْ يَقْضَ مِنْهُ شَيْءٌ وَقَالَ
فِرَاسٌ عَنِ الشُّعْبِيِّ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى
أَذَاهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهَبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدِّ لَكَ
قَافِي لَكَ ۝

باب ۱۳۱ مَا سَتَّحَتْ مِنَ الْكَيْلِ ۝

۱۹۱۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهٍ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَنِ الْقَدَامِ
بَنِي مَعْدَى كَرَبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ
لَكُمْ ۝

باب ۱۳۲ بَرَكَتُهُ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِدِّ فِيهِ عَاكِشَةُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۹۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْسَى حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْمٍ الْإِصْطَخِي
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَارِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْرَاهِيمَ حَكْرَمَ مَكَّةَ وَدَعَا

انہیں بیع کرنے، انہیں شعبی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ جب عبد اللہ بن عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان کے ذمے (کچھ
لوگوں کا) قرض تھا، اس لئے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کو قرض
کی کہ قرض خواہ کچھ اپنے قرضوں میں کمی کر دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
کہا (قرض میں کمی کرنے کے لئے) لیکن وہ نہیں مانتے۔ آپ آنحضرت نے مجھ سے
فرمایا کہ جاؤ اور اپنی تمام کھجور کی تصویوں کو الگ الگ کرو۔ مجھ ایک خاص قسم کی
کھجور (کو الگ اور مدنی نید) کھجور کی ایک قسم (کو الگ کر کے میرے پاس بھیج دو۔
میں نے ایسا ہی کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آنحضرت
اس کے سرب پر یا بیچ میں بیچ گئے اور فرمایا کہ اب ان قرض خواہوں کو ناپ ناپ
کے دو۔ میں نے ناپنا شروع کیا۔ جتنا قرض ان لوگوں کا تھا میں نے ادا کر دیا، پھر بھی
میری نام کھجور جوں کی توں تھی، جیسے اس میں سے ایک جہ برابر کی بھی کمی نہیں ہوئی
تھی۔ فرس نے بیان کیا، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ «برابر ان کے لئے تو تھے سبے نا انکھ پورا
قرض آوا ہو گیا»۔ اور پشام نے کہا، ان سے وہیب نے اور ان سے جابر رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھجور پور کر اپنا
قرض ادا کر دو»۔

۱۳۲ - ناپ تول کا استحباب۔

۱۹۸۵ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید
نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معاذ نے اور ان
سے مقدام بن معدی کہ رب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، اپنے غلے کو ناپ لیا کرو، اس میں تمہیں برکت ہوگی۔

۱۳۲۸ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت اس

میں ایک روایت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

۱۹۸۶ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث

بیان کی، ان سے عمرو بن بکبی نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تیمم انصاری
نے اور ان سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت قرار دی تھی اور اس کے لئے

صاف فرماتی تھی۔ میں بھی مدینہ کو اسی طرح باعومت قرار دیتا ہوں جس طرح ہر ایہم علیہ السلام نے مکہ کو باعومت قرار دیا تھا اور اس کے لئے اس کے ملوک صالح (غلام ناپنے کے دوپیانے) کی برکت کی اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔

۱۹۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! انہیں ان کے پیانوں میں برکت دے، اے اللہ! انہیں ان کے صلح اور مدرس برکت دے۔ آپ کی مراد اہل مدینہ سے تھی۔

۱۳۲۹ غلہ بیچنے اور اس کی ذخیرہ افروزی کرنے کے متعلق احادیث۔

۱۹۸۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ولید بن سلم نے خبر دی، انہیں اوزاعی نے، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا جو تنجینے سے غلہ خریدتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہیں اس بات پر سزا دی جاتی کہ اس غلہ کو اپنی قیام گاہ تک لانے سے پہلے (وہیں جہاں وہ اسے خریدتے) بیچ دیں۔

۱۹۸۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ پر پوری طرح قبضہ سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو درہم کا درہم کے بدلہ بیچنا ہوا حبیب کہ ابھی غلہ ادا بھی پر چل رہا ہے۔

۱۹۹۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی کوئی غلہ

لَهَا وَكَرُمَتِ الْمَدِينَةِ كَمَا كَرُمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَكَرُمَتِ لَهَا فِي مَدِيْنَةِ هَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَّةَ

۱۹۸۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَيْحَاتِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَالِحِهِمْ وَمُدَّتِهِمْ يَغْنَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ

۱۹۸۸ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مَجَاعَةً ثُمَّ يَصْنَعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوا حَتَّى يُؤَدُّوا إِلَى رَحَائِلِهِمْ

۱۹۸۹ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ ذَرَاهُمْ يَدَاهُمْ وَالطَّعَامُ مُرْجَاؤُهُ

۱۹۹۰ حَدَّثَنِي ابُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

لہ۔ اس زمانہ میں غلے کی خرید و فروخت عموماً کسی پیمانے سے ناپ کر ہوتی تھی۔ تول کر بیچنے کا رواج کم تھا۔ ناپنے کے لئے صاع اور مدو و مشہور پیمانے تھے، ان کی تشریح اس سے پہلے آچکی ہے۔

اِبْتَاْعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ ۝

۱۹۹۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ

عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ يَحْمَدُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَوْسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عِنْدَهُ مَوْتُ فَقَالَ خَلَعَهُ أَنَا
حَتّٰى يَبْعِيَّيْ خَيْرٌ لِّمَنْ مِنَ الْعَابَةِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ الَّذِي
خَفِضْنَا عَنْهُ الزُّهْرِيُّ لَيْسَ فِيهِ نَوَإِدَةٌ فَقَالَ أَخْبَرَنِي
مَالِكُ بْنُ أَبِي سَمِيعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُخْبِرُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ
بِالذَّهَبِ بَأْيًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ بَأْيًا
إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّمْرُ بِالشَّمْرِ بَأْيًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ
وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ بَأْيًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ۝

خریدے تو اس پر قبضہ سے پہلے اسے نہ بیچے ،
۱۹۹۱- ہم سے علی نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی کہ عمرو بن دینار ان سے حدیث بیان کرنے غصے اور ان سے زہری ، ان سے
بن اوس کہ انہوں نے پوچھا ، آپ لوگوں میں کوئی بیع صرف (دینار ، اُختری
درہم وغیرہ جھٹانا) کرتا ہے طلحہ نے فرمایا کہ میں کرتا ہوں لیکن اس وقت کہ
سکون کا جب سارا خزانہ غابہ سے اُچھائے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ زہری سے
ہم نے اسی طرح حدیث یاد کی تھی۔ اس میں کوئی مزید بات نہیں تھی۔ پھر
انہوں نے کہا کہ مجھے مالک بن اوس نے خبر دی کہ انہوں نے عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کرتے
تھے کہ آپ نے فرمایا ، سونا سونے کے بدلے میں (خریدنا) سود میں داخل ہے
الایہ کہ نقد ہو۔ گہو گہو کے بدلے میں (خریدنا یا بیچنا) سود میں داخل ہے
الایہ کہ نقد ہو۔ گہو گہو کے بدلے میں سود ہے الایہ کہ نقد ہو (رباعی سود کی بحث اُشدہ تفصیل سے
آئے گی ، وہیں اس کی شرائط ذکر کی جائیں گی۔

بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ

وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ۝

۱۹۹۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي خَفِضْنَا عَنْهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ رُوِيَ
سَمِيعٌ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَّ
الَّذِي فِيهِ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَهْوُ
الطَّعَامِ أَنْ يَبَاعَ حَتّٰى يَقْبِضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذِكْرِ
أَحْسِبْ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ ۝

۱۳۳۰۔ غلے کو اپنے قبضے میں لینے سے پہلے بیچنا اور ایسی
چیز بیچنا جو بیچنے والے کے پاس موجود نہ ہو۔

۱۹۹۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی ، کہا کہ جو کچھ ہم نے عمرو بن دینار سے (سکر) محفوظ رکھا ہے
(وہ یہ ہے کہ) انہوں نے طاووس سے سنا ، وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز سے
منع فرمایا تھا وہ اس غلہ کی بیع تھی جس پر ابھی قبضہ نہ کیا گیا ہو۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمام چیزوں کو اسی کے حکم میں سمجھتا ہوں کہ کوئی

چیز بھی جب خریدی جائے تو قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچا جائے ۝

۱۹۹۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاْعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى
يَسْتَوْفِيَهُ ۝ تَرَادُّ اسْمُعِيلُ مِنَ ابْتَاْعَ طَعَامًا فَلَا
يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ ۝

۱۹۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ، ان سے لیث

نے حدیث بیان کی ، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے نافع نے ،
ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو
شخص بھی حب غلہ خریدے تو جب تک اسے پوری طرح اپنے قبضہ میں
نہ لے لے ، نہ بیچے ، اسماعیل نے یہ زیادتی کی ہے کہ جو شخص کوئی غلہ
خریدے تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔

۱۳۳۱۔ جس کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غلہ

بَابُ مَنْ شَرَا مِنْ شَرِيٍّ إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا

جَدَا أَنَا وَبَيْنَهُ حَتَّى يُؤَدِّيَهُ إِلَى تَعْلِيمِهِ
وَالْأَدَبِ فِي ذَلِكَ

تھینہ سے خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اپنی
قیام گاہ پر منتقل نہ کر لے، اور خلاف ورزی کرنے والے
کی سزا۔

۱۹۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجَةَ عَنْ
الْكَثِيبِ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ
فِي مَقْعَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْتَاعُونَ جَدَا فَمَا يُعْنِي الطَّعَامُ لَوْ كَانَ يُبْنِيهِ
فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤَدَّوْا إِلَى رِجَالِهِمْ

۱۹۹۴ - ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیف نے
حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے
سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیکھا کہ لوگ تھینے سے
خرید رہے ہیں۔ آپ کی مراد غلہ سے مٹی، پھر اگر وہ اس غلہ کو اپنی قیام گاہ
تک لایے بغیر وہیں رہاں انہوں نے خرید لیا (بو) بیچتے تو اس پر انہیں سزا
دی جاتی تھی۔

بَابُ ۱۳۳۲ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا وَدَا بَنَدَ
فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ
يُقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُثْمَرَ مَا أَدْرَاكَتُ الصَّفَقَةَ
حَتَّى مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ

۱۳۳۲ - جب کوئی سامان یا جانور خریدے پھر اسے بیچنے والے
ہی کے پاس رکھ دے یا قبضہ کرنے سے پہلے مر جائے۔
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جانین کی طرف سے
ایجاب و قبول کے بعد وہ چیز رجوع یا نذر تھی اور جس کی خرید و

فروخت ہوتی تھی / مٹی بھی اپنی اصلی حالت میں کہ زندہ تھی اور صحیح سالم تھی تو وہ خریدنے والے کی ہوتی ہے۔

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ أَبِي الْمَغْدَلَاءِ
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ تَوَزَّعَ نَيَّافِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتُ أَبِي بَكْرٍ
أَحَدَ طَرَفِي النَّهَارِ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ فِي الْخُزْرِجِ إِلَى
الْمَدِينَةِ لَمْ يَرِغْنَا لَاقَدْ أَتَانَا ظَهْرُ أَفْخِي
بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لَمْ يَرِغْنَا فَلَمَّا
دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لَا يَبْكُرُ أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِكَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِي عَائِشَةَ
وَاسْمَاءَ قَالَ أَشْعَرْتَ أَشْهَ قَدْ أَدْرَكَتَنِي فِي الْخُرُوجِ
قَالَ الصُّعْبَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ
أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فُحِّدْ أَخِذْ بِهِمَا قَالَ قَدْ
أَخَذْتُهَا بِالشَّيْءِ

۱۹۹۵ - ہم سے فروہ بن ابی مغرالہ نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن
مسہر نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایسے دن بہت کم آئے جن میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم صبح و شام میں سے کسی نہ کسی وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف
نہ لائے ہوں، پھر جب آپ کو مدینہ ہجرت کی اجازت ہوئی تو اچانک جاری ہو گئے
کا سبب یہ ہوا کہ آپ (صبح و شام آنے کے معمول کے خلاف) ظہر کے وقت
ہمارے گھر تشریف لائے۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی آمد کی اطلاع دی گئی
تو آپ نے بھی جی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے یہاں کوئی
نئی بات پیش آنے ہی کی وجہ سے تشریف لائے ہیں جب آپ حضور ابو بکر کے
پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت جو لوگ تمہارے پاس ہوں انہیں
بٹھا دو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہاں تو صرف میری بیوی
دو بیٹیاں ہیں یعنی عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں علم
بھی ہے مجھے تو یہاں سے جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں بھی ساتھ رہوں گا، فرمایا ہاں تم بھی ساتھ رہو

گئے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جنہیں میں ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا تھا، آپ ان میں سے ایک نے بیچ لیا۔
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیمت کے بدلے میں، میں نے ایک اونٹنی لے لی۔

۱۳۳۳۔ کسی اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے اور کسی اپنے بھائی کے بھاؤ لگاتے وقت اس کے بھاؤ کو نہ بگاڑے البتہ اس کی اجازت سے یا جب وہ چھوڑ دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

بَابُ ۱۳۳۳ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسْوِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَشْرِكَ بِهِ

ہے۔

۱۹۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کی خرید و فروخت میں مداخلت نہ کرے (یعنی اس کے بھاؤ کو نہ بگاڑے)

۱۹۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

۱۹۹۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سہب بن مستہب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا تھا کہ کوئی شہری کسی بدوی (وہابی) کا مال (اسباب) بیچے اور یہ کہ کوئی (سامان) خریدنے کی نیت کے بغیر دوسرے اصل خریداروں سے (بڑھ کر) بولی نہ دے، اسی طرح کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے، کوئی شخص (کسی عورت کو) دوسرے کے پیغام نکاح کے ہوتے ہوئے اپنا پیغام نہ بھیجے اور کوئی عورت، اپنی کسی دینی بہن اس نیت سے طلاق نہ دلاوے کہ اس کے حصہ کو خود حاصل کر لے۔

۱۹۹۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَافِرٌ لِبَايِدٍ وَلَا تَسْأَلُوا وَلَا يَبِيعَ التَّجَلُّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَحْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقًا أَخْتَهَا لَوْ كَفَا مَا فِي إِنْتَاهَا

۱۔ اس عنوان میں دو جملے ہیں پہلے جملہ میں بیچنے والوں کی رہ نمائی ہے اور دوسرے میں خریدنے والوں کی۔ مثلاً دو شخص خرید و فروخت کر رہے تھے وہی چیز ایک اور صاحب بھی بیچ رہے تھے، اس نے انہوں نے چاہا کہ چیز میری بک جائے اور بیچ میں جا کے کہنے لگے کہ یہی چیز میرے پاس ہے تم مجھ سے خرید لو، قیمت کم ہو جائے گی وغیرہ۔ اس طرز عمل سے چونکہ بیچنے والے کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے شریعت نے اس کی ممانعت کی کہ جب دو آدمی خرید و فروخت میں مشغول ہوں تو تم اپنی کسی چیز کو بیچنے کے لئے اس میں مداخلت نہ کرو۔ دوسرے جملہ کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص ایک چیز کہیں خرید رہا تھا۔ فرض میں بھاؤ ہو رہا تھا کہ ایک شخص نے دیکھا کہ یہی چیز تو میں بھی خریدنا چاہتا ہوں لاؤ یہیں کچھ قیمت بڑھا کے کیوں نہ خرید لوں۔ شریعت اس سے بھی منع کرتی ہے کہ جب تمہارا کوئی بھائی کسی چیز کی قیمت لگا رہا ہو اور بیچنے والے سے اس کی بات چیت چل رہی ہو تو کسی تیسرے کے لئے مناسب نہیں کہ جھٹ و ہاں پہنچ کر خود خریدنے کے لئے اس چیز کا بھاؤ بڑھا دے اور اپنے کسی بھائی کے بھاؤ میں مداخلت کرے البتہ اگر فریقین کی اجازت ہو اور اس میں انھیں کوئی ناگوری نہ ہو سکتی ہو یا وہ بیع کو چھوڑ دیں تو پھر جو چاہے آئے اور بھاؤ لگائے۔

۲۔ گاؤں کے لوگ، شہر کے بازاروں اور اس کی قیمت کے اتار چڑھاؤ سے کم واقف ہوتے ہیں۔ مال و اسباب دو دروازہ علاقوں سے قہر لائے اور

باب ۳۳۲ بَيْعُ الْمَذَايِدِ وَقَالَ عَطَاءُ
أَوْتَرَكْتُ النَّاسَ لَا يَكُونُونَ بَأْسًا بَيْنِي
وَالْمَعَانِي فِيمَنْ يَزِيدُ

۱۹۹۸۔ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا الْمُصَنِّعُ الْمُكْتَبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَاحٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا أَخْتَقَى غُلَامًا لَهُ عَنْ وَبَدٍ
فَأَخْتَأَمَهُ فَأَخَذَهُ الشَّيْطَانُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ فَبِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بِكَذَا
وَعَدَا أَفْذَقَهُ إِبْنُهُ

باب ۳۳۳ النَّبَشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوزُ
ذَلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى الشَّائِشُ أَحِلُّ
رَبًّا تَحَائِي وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا يَجِزُ قَالَ
الشَّيْطَانُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدِيعَةُ فِي
النَّاسِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا
فَهُوَ رَدٌّ

۱۳۳۲۔ عطائے نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ علماء مال غنیمت کے
کے نیلام میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

۱۹۹۸۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر
دی، انھیں حسین مکتب نے خبر دی، انھیں عطائے بن ابی رباح نے اور انھیں جابر
بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام اپنے مرنے کے
بعد کی شرط کے ساتھ آزاد کیا۔ لیکن اتفاق سے وہ شخص مفلس ہو گیا تو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے غلام کو لے کر فرمایا کہ اسے مجھ سے کون خرید
گا، اس پر نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے اتنی اتنی قیمت پر خرید لیا اور
آنحضورؐ نے غلام ان کے حوالہ کر دیا

۱۳۳۵۔ بخش اور جنہوں نے کہا ہے کہ اس طرح بیع ہی جائز
نہیں ہوگی۔ ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ ”ناجش“ سود خوار اور عاشق ہے
یہ ایک باطل و حوکہ ہے جو قطعاً جائز نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ حوکہ کی قیمت میں جہنم ہے اور جو شخص ایسا کام کرتا ہے
جو ہمارے حکم کے خلاف ہے وہ قابلِ رد ہے۔

گذشتہ ماثیہ :- بیع کرچے گئے عرب میں یہ ہوا کرتا تھا اور کسی نہ کسی صورت میں ہر سی مرابہ دارانہ نظام کے تحت حاکم میں یہ صورت موجود ہوتی ہے۔
کہ وہ بہات کے لوگ شہر میں اپنی چیزیں بیچنے لائے، بازار بند ہوا تو کسی ہمالک شہری کاروباری نے انھیں یہ پوچھا کہ تم اپنا مال میرے پاس رکھ دو میں سب
قیمت پر بیچ کے تمہیں اس کی قیمت دیدوں گا۔ پھر جب قیمت چڑھتی تو وہ مال بکتا اس صورت میں چونکہ عام خریداروں کو نقصان ہوتا تھا اس لئے شریعت
نے اس سے منع کر دیا تاکہ گاؤں کے لوگ جو سامان لائیں اس کا نفع کسی ایک ہی شخص کے ہاتھ نہ لگے بلکہ سب ہی لوگ یعنی عوام بھی اس سے فائدہ اٹھائیں
اللہ تعالیٰ پر چاہتا ہے کہ بازار میں ذخیرہ اندوزی کے رجحانات نہ پیدا ہوں اور بازار کے منہ ہونے یا پڑھنے کا نفع یا نقصان کسی ایک طبقہ کو نہ اٹھنا
پڑے۔

۱۔ نیلام کو عربی میں ”بیع مزادہ“ کہتے ہیں۔ شریعت میں اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کی بولی پر بولی دینا دہی جو آج ہی نیلام کا مقبوم سمجھا جاتا ہے چونکہ
اس میں نیلام کرنے والے اور تمام بولی دینے والوں کی رضامندی ہوتی ہے اس لئے کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ اس سے پہلے اس کی وضاحت کر دی گئی
ہے البتہ آج کل نیلام میں بعض ایسی تفصیل بھی داخل ہو گئی ہیں جو ناجائز اور حرام تک ہیں اس لئے شریعت کے حدود میں تو نیلام کی اجازت ہو گئی، لیکن
اس سے باہر اجازت نہیں ہوگی۔

۲۔ اس حدیث میں جس شرط کے ساتھ غلام آزاد کرنے کے لئے اس سے کہا تھا شریعت میں ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں۔ شوافع اس حدیث سے مدبر کی بیع
کے حوازی کو ثابت کرتے ہیں۔ احناف کہتے ہیں کہ مدبر مفید تھا اس لئے بیچا جاسکتا تھا۔

۱۹۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ قَاتِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجَشِيِّ

بِأَنَّ (۱۳۳۶) بَيْعَ الْغَدِيرِ وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ ۲۰۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَكَانَ بَيْعًا ثَلَاثًا عَنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزْوَ رَأَى أَنْ تَنْتَهِيَ الثَّانِيَةُ ثُمَّ تَنْتَهِيَ الثَّالِثَةُ فِي بَطْنِهَا ۶

بِأَنَّ (۱۳۳۷) بَيْعَ الْمَلَامَةِ وَقَالَ أَسَى نَحْنُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۰۰۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّيْتِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْبُ بْنُ ابْنِ شَرِيكَ قَالَ قَالَ الْخُبَرِيُّ عَامِرُ بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَى عَنِ الْمُنَابِتِ وَهِيَ حَزْمُ الرَّجُلِ كُوبَةً بِأَلْبِينِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقْلِبَهُ أَوْ يُنْظَرَ إِلَيْهِ وَتَخَى عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمَلَامَةِ لِمَسِّ الثُّوبِ لَا يُنْظَرُ إِلَيْهِ ۶

۴ مخصوصہ نے ملائمہ سے بھی منع فرمایا، اس کا یہ طریقہ تھا کہ (خریدنے والا) کپڑے کے بغیر دیکھ کر صرف اسے چھو دیتا تھا۔ (اور اسی سے بیع نافذ ہو جاتی تھی۔

۱۹۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے قاتع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "بخش سے منع فرمایا تھا۔ ۱۳۳۶۔ دھوکے کی بیع اور حل کے حل کی بیع

۲۰۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ابن مالک نے قبری، ابن مالک نے اور ابن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حل کے حل کی بیع سے منع فرمایا تھا۔ اس بیع کا طریقہ جاہلیت میں رائج تھا، اس شرط کے ساتھ لوگ اونٹنی خریدتے تھے کہ وہ اونٹنی بچھو جائے، پھر (اس کا بچھو) جو اس وقت اس کے پیٹ میں ہے بچھو۔

۱۳۳۷۔ بیع ملائمہ، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عامر بن سعید نے قبری اور ابن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے قبری کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذ سے منع فرمایا تھا اس کا طریقہ یہ تھا کہ ایک آدمی بیچنے کے لئے اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف (جو خرید رہا تھا) پھینکتا تھا اور قبل اس کے کہ وہ اسے اٹھے پلٹے یا اس کی طرف دیکھے (صرف پھینک دینے کی وجہ سے بیع نافذ بھی جاتی تھی) اسی

مخصوصہ نے ملائمہ سے بھی منع فرمایا، اس کا یہ طریقہ تھا کہ (خریدنے والا) کپڑے کے بغیر دیکھ کر صرف اسے چھو دیتا تھا۔ (اور اسی سے بیع نافذ ہو جاتی تھی۔

۱۔ بخش، عربی میں خاص طور سے شکار کو بھڑکانے کے معنی میں آتا ہے۔ یہاں ایک خاص اصطلاح شرعی کے طور پر اس کا استعمال ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ بیچنے والے کی طرف سے کوئی شخص اس کام پر لگا ہوا ہو کہ جب کوئی گاہک آئے تو غور سے اسے توقف کے بعد دوکان پر وہ بھی پہنچ جائے پھر گاہک نے جو قیمت لگائی تھی، اس سے قیمت یہ بڑھا کر لگائے تاکہ گاہک زیادہ قیمت پر اس سامان کو خریدے یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے۔ چونکہ گاہک کو حقیقت کا علم نہیں ہوتا اس لئے وہ دھوکا کھا جاتا ہے۔

۲۔ جاہلیت میں یہ طریقہ تھا کہ بعض اوقات کسی جانور کے حل کے متعلق یہ کہا جاتا کہ اس حل کے جو حل ٹھہرے گا اسے اتنی قیمت پر خرید لو۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حل کے حل کی بیع نہیں ہوتی تھی بلکہ کسی فرض وغیرہ کی مدت اس سے متعلق کی جاتی تھی۔ شریعت نے دونوں سے منع کیا ہے کیونکہ ان طریقوں

۲۰۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَحْيُ عَنْ لَيْسَتَيْنِ أَنْ يَخْتَصِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَلِيدَ ثُمَّ يَرْفَعُهُ عَلَى مَنْكِبِهِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْيَمَاسِ وَالْيَبَازِ

بَابُ بَيْعِ الْمَتَابَدَةِ وَقَالَ النَّسَائِيُّ نَحْيُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۰۰۳ حَدَّثَنَا شَارِبُ السَّعِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَهِىَ عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمَتَابَدَةِ ۲۰۰۴ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ نَحْيُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْسَتَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْمَلَامَةِ وَالْمَتَابَدَةِ

بَابُ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا يَحْفِلَ الْإِمْسِلَ وَالْبَقْرَةَ وَالْغَنَمَ وَحَدَّ مَعْقَلَةً وَالْمَصَرَّ الَّذِي صَوَّرَ لَيْتَهَا وَحَفِيقَ فِيهِ وَجَمِيعَ فَلَمَّ يَحْلُبُ أَيَّامًا أَوْ ضَلَّ الضَّرِيَّةَ حَبَسَ الْمَاءَ يُقَالُ مِينَةٌ صَوَّرَتْ الْمَاءَ

۲۰۰۲ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابویوب نے حدیث بیان کی، ان سے ہریرہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کپڑا پہننے سے منع فرمایا تھا کہ کوئی آدمی ایک کپڑے میں استنجا کرے پھر اسے مونڈے پر اٹھا کر ڈال لے اور دوطرح کی بیع سے منع کیا تھا۔ بیع ملامتہ اور بیع منابذہ سے (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)

۱۳۳۸ - بیع منابذہ، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بن یحییٰ بن حبان اور ابو زناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامتہ اور بیع منابذہ سے منع کیا تھا۔

۲۰۰۴ - ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطایہ بن زید نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوطرح کے پہناوے سے منع کیا تھا۔ اور دوطرح کی بیع، ملامتہ اور منابذہ سے منع کیا تھا۔

۱۳۳۹ - بیچنے والے کو تنبیہ کہ اسے اونٹ گائے اور بکری کے دودھ کو (ان جانوروں کو بیچتے وقت) تھن میں جمع نہ کرنا چاہیے۔ یہی حکم ہر محفلہ اور مصراۃ کا ہے کہ جس کا دودھ تھن میں روک لیا گیا ہو۔ اس میں جمع کرنے کے لئے اور کئی دن تک نہ دوایا گیا ہو۔ تصریہ اصل میں پانی روکنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی سے یہ استعمال ہے تصریث الماء کہ میں نے پانی کو روک لیا۔

گذشتہ حاشیہ میں کچھ ہوئے مفاسد میں۔

۱۔ بعض لوگ خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے یہ کرتے تھے کہ جب انھیں اپنا کوئی جانور بیچنا ہوتا اور وہ دودھ دیتا ہوتا تو کبھی دن تک اس کے دودھ کو نہیں دوچھتے تھے، تاکہ جب خریدار آئے تو تھن کو بڑھا ہوا دیکھ کر سمجھے کہ بہت دودھ دینے والا جانور ہے۔ بہت سے خریدار دھوکے میں آجاتے لیکن دوسرے ہی دن اصل حقیقت کا پتہ چل جاتا کہ واقعی دودھ کتنا ہے۔ پہلے اسلام اس سے منع کرتا ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں

۳۰۰۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ قُرْبَةُ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ مِمَّنْ ابْتِاعَهَا بَعْدَ نَيْاسَةٍ يَحْمِلُ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَخْتَلِفَ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَكَانَ تَمْرٌ يُدْكَرُ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ وَابْنِ مُجَاهِدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سَبَّاحٍ وَمُوسَى بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تَمْرٌ قَالَ يَنْفَضُّهُمُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مَا تَأْمَنُ مَطَاعِمُهُ وَهُوَ يَأْتِي بِثَلَاثَةِ قَالٍ

۳۰۰۵۔ ہم سے ابن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابیہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیع نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیچنے کے لئے) اونٹنی اور بکری کے قصوں میں دو دو کو جمع نہ کرو لیکن اگر کسی نے (دھوکہ میں آکر) کوئی ایسا جانور خرید لیا تو اسے دو دو دہنے کے بعد دونوں اختیارات میں چاہے تو جانور کو روک لے (اسی قیمت پر جو طے ہوئی تھی) اور اگر چاہے تو واپس کر دے مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ، ابو صالح، مجاہد، ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ایک صاع کھجور ہی کی ہے۔ بعض راویوں نے ابن سیرین کے واسطے سے ایک صاع غلہ کی روایت کی ہے اور یہ کہ خریدار کو (صورت مذکورہ میں) نہیں دن کا اختیار

مذکورہ حاشیہ کہ اس طرح کے غلط حربے اپنے کسی بجائی کو دھوکا دینے کے لئے اختیار کرے۔ لیکن اگر کوئی شخص باز نہیں آتا تو خریدنے والے کو قانونی اختیار دیتی ہے کہ وہ اپنے نقصان کی تلافی کرے۔ جب کوئی شخص اس طرح کے کسی جانور کو خرید چکا تو اب دوسری صورتیں باقی رہ جاتی ہیں۔ اول یہ کہ حقیقت حال کے علم کے باوجود وہ اپنے معاملہ پر مطمئن ہے اور اپنے کو نقصان میں نہیں سمجھتا۔ اگر صورت حال یہ ہو تو اسے اس کا حق ہے کہ جانور کو واپس نہ کرے بلکہ اپنے استعمال میں لائے، بیچ اس صورت میں نافذ بھی جائے گی لیکن اگر وہ اپنے معاملہ سے مطمئن نہیں ہے تو شریعت اختیار دیتی ہے کہ وہ معاملہ کو فسخ کر دے اور خرید لیا ہوا جانور واپس کر کے اپنی قیمت لے لے۔ اس باب میں اسی مسئلہ سے متعلق احادیث بیان ہوئی ہیں۔ الحمد للہ کے درمیان اس مسئلہ کا اختلاف بہت مشہور ہے۔ ایسے جانور کو "مصراتہ" کہتے ہیں اسی باب کی لحاظ میں یہ ہے کہ مصراتہ دراصل مالک کو واپس کرنے کی صورت میں ایک صاع کھجور بھی مزید دینی پڑے گی۔ بعض راویوں میں ایک صاع غلہ کا ذکر آیا ہے۔ شوافع کا مسلک بھی یہی ہے۔ یہ مزید ایک صاع کھجور دینا اس لئے ضروری ہے کہ اس جانور کے دو دو کو خرید لیا استعمال کر چکا ہے اس لئے جب بیچ ہی سرے سے فسخ ہوگئی تو اس استعمال کے تاوان کے طور پر جو خریدار نے بیچنے والے کے مال سے کیا ہے، اسے ایک صاع کھجور یا ایک صاع غلہ دینا پڑے گا لیکن احناف کا یہ مسلک نہیں، وہ کہتے ہیں کہ دھوکہ خود بیچنے والے نے دیا، خریدار نے تو صرف اتنا کیا کہ جب اسے اصل واقعہ علم ہو گیا تو جانور اس نے واپس کر دیا۔ اب اصل ذمہ داری تو بیچنے والی کی ہے خریدار سے کوئی تاوان کیوں وصول کیا جائے؟ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر تاوان ہی دینا پڑے تو جتنا نقصان ہوا ہے، اسی کے مطابق تاوان دینا چاہیے پہلے ہی سے ایک خاص مقدار کی تصبیہ کیونکر کیا جاسکتی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے خفیبہ کی طرف سے ایک الگ ہی جواب دیا ہے۔ اپنے خاص طرز پر لیکھی بہر حال حدیث صاف ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی حمایت میں بہت واضح۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور دل کو لگتی بات لکھ گئے ہیں کہ حدیث دیانت پر محمول ہوگی۔ یعنی خفیبہ جو کہتے ہیں وہ اس صورت میں ہے جب معاملہ عدالت میں پہنچ جائے کیونکہ عدالت کے تمام فیصلے ظاہر اور واقعہ کی سطح پر ہوتے ہیں اس لئے وہاں جب اصل واقعہ اور خریدار کی مجبوری کو دیکھ اہلئے کا پھر بیچنے والے کے دھوکے کو، تو فیصلہ یہی ہوگا کہ تاوان نہ ہو، البتہ کئی حدود میں بہتر یہی ہے کہ خریدار تاوان میں ایک متعین مقدار کھجور یا غلہ کی دے دے کیونکہ بہر حال اس نے بیچنے والے کی ایک چیز استعمال کر لی ہے یہ تقویٰ اور دیانت کے حدود ہیں اور حدیث میں صرف اسی پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ فیصلہ علامہ کشمیری نے ایک اصول کے تحت کیا ہے جو فقہاء احناف کا قیام کیا ہوا ہے۔

ہوگا۔ اگرچہ بعض دوسرے راویوں نے ابن سیرین ہی سے ایک صاع کھجور کی روایت کی ہے لیکن تیسری روایت کے اختیار کا ذکر نہیں کیا ہے۔ کھجور (ٹالوں میں دینے) کی روایات ہی زیادہ ہیں۔

۲۰۰۶- ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے معتزل نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مطلقاً بکری خریدے اور واپس کرنا چاہے (اصل مالک کو) تو اس کے ساتھ ایک صاع بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدنے میں پیشوا کی سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو زناد نے انھیں اعرج نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (تجارتی) قافلوں کی پیشوا (ان کا سامان شہر پہنچنے سے پہلے ہی خرید لینے کی غرض سے نہ کرو۔ ایک شخص کسی دوسرے کے بیچنے میں مداخلت نہ کرے، کوئی بخش نہ کرے، کوئی شہری، بدوی کا مال نہ چپے اور بکری کے تھن میں دو دودھ جمع نہ کر لے لیکن اگر کوئی اس (آخری) صورت میں جانور خریدے تو اسے دودھ دہنے کے بعد دونوں اعتبارات ہوتے ہیں، اگر وہ اس بیع پر راضی ہے تو جانور کو روک سکتا ہے (یعنی بیع کو نافذ کر سکتا ہے) اور اگر وہ ماضی نہیں تو مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔

۱۳۴۰- اگرچہ یہ تو مصراۃ کو واپس کر سکتا ہے لیکن اس کے دودھ

کے بدلہ میں (جو خریدار نے استعمال کیا ہے) ایک صاع کھجور وینی پڑے گی۔

۲۰۰۸- ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے کی نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی کہ عبدالرحمن بن زید کے مولیٰ ثابت نے انھیں خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نے مصراۃ بکری خریدی اور اسے دو ہاتھ تو اگر وہ اس معاملہ پر راضی ہے تو اسے اپنے لئے روک لے اور اگر راضی نہیں ہے تو واپس کر دے اور (اس کے

بَعْدَهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَكَمْ يَدُكُرُ ثَلَاثًا وَالْثَمْرَ أَكْثَرُ

۲۰۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ مَعْقِلٍ

قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاؤَ مُحَقَّلَةً فَزَوْهَا مَقَهَا صَاعًا نَحَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَلْقَى الْبَيْتُومَ

۲۰۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ بَفَضِّكُمْ عَلَى بَيْعِ بَفَضِّ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَ لَا تَصُرُوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ الظُّلُمِ بَعْدَ أَنْ يَغْتَسِبَهَا إِنْ تَرَفَّيْتَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

روک سکتا ہے (یعنی بیع کو نافذ کر سکتا ہے) اور اگر وہ ماضی نہیں تو مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔
بَابُ (۱۳۴۰) إِنْ شَاءَ تَرَدُّ الْمَصْرَاةِ وَ فِي خَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

۲۰۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو

الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي شَامَةَ أَنَّ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَكَ أَنَّ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا فَزَوْهَا فَخَلْبَتَهَا فَإِنْ تَرَفَّيْتَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا

لے اس میں کئی طرح کی خرید و فروخت کی ایک ساتھ ممانعت کی گئی ہے۔ قافلوں کی پیشوا کی صورت اور اس سے ممانعت کی وجہ آئندہ آئے گی۔ باقی مباحث اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔

دودھ کے بدلہ میں ایک صاع کھجور دینا چاہیے
۱۳۴۱۔ زانی غلام کی بیع شرع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر چاہے
تو زنا کے عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے۔

۲۰۰۹۔ ہم نے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے بیعت نے
حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعید مقبری نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے اور
انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی باندی زنا کرے اور اس کی زنا کا ثبوت (شرعی) مل جائے تو اسے
کوڑے لگوانے چاہئیں لیکن لعنت ملامت، نہ کرنا چاہیے۔ اس لئے (در پھر
اگر وہ زنا کرے تو کوڑے لگوانے چاہئیں، لیکن لعنت ملامت اب بھی نہ کرنا چاہیے۔
پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ دینا چاہیے چاہے بال کی ایک تکی کے بدلے میں ہی کیوں نہ
۲۰۱۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے زید بن خالد رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی غیر شدہ باندی زنا کرے (تو اس کا کیا حکم ہوگا)
آپ نے فرمایا کہ اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر زنا کرے تو کوڑے
لگاؤ، پھر بھی اگر زنا کرے تو اسے بیچ دو، ایک تکی ہی کے بدلے میں ہی۔ ابن
شہاب نے فرمایا کہ مجھ پر معلوم نہیں کہ (بیچنے کے لئے) آپ نے تیسری مرتبہ
فرمایا تھا یا چوتھی مرتبہ۔

۱۳۴۲۔ عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت۔

۲۰۱۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعب نے خبر دی انہیں
زہری نے ان سے عروہ بن زہیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے (ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا) ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم خرید کر آزاد کر دو،
و لا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف
لائے اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ (خرید و فروخت میں) ایسی شرطیں لگاتے
ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے تو وہ باطل ہے، خواہ شوشرطیں

فَفِي حَلَّتْهَا مَا عَمَّ مِنْ تَمْرِ
بِأَنَّ بَيْعَ الْعَبْدِ الذَّائِقِ وَقَالَ شَرِ
إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزَّانَا

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
الْأَشْجَبُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعِيدَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَرَأْتِ الْأَمَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا
فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يَتْرَبْ ثُمَّ إِنْ تَرَأْتِ فَلْيَجْلِدْهَا
وَلَا يَتْرَبْ ثُمَّ إِنْ تَرَأْتِ الثَّلَاثَةَ فَلْيَبْعِهَا وَلَا
يَجْبِرْ مِنْ شَعْرٍ

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَرِيدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا تَرَأْتِ وَلَمْ تَحْصِ
قَالَ إِنْ تَرَأْتِ فَلْيَجْلِدْهَا ثُمَّ إِنْ تَرَأْتِ فَلْيَجْلِدْهَا
ثُمَّ إِنْ تَرَأْتِ فَبَيْعُهَا وَلَا يَجْبِرُ وَقَالَ ابْنُ
شِهَابٍ لَا أَوْسَرُ بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

بِأَنَّ الْبَيْعَ وَالْإِسْرَاعَ مَعَ الْوَسَاءِ

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ
وَعَلَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَذَبَتْ
كَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْفَرِي
وَأَعْتَقِي فَإِنَّ أَوْلَى لِي بِمَا عَشَقْتُ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِشِيِّ فَأَشْفَرَنِي عَلَى ابْنِ مَرْثَدَةَ أَهْلَهُ
ثُمَّ قَالَ مَا بَالَ الْمَأْكُوسُ يَشْرِي طُفُولَ شُرْطَا لَيْسَ فِي كِتَابِ

۱۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زانیہ باندی کا بیچنا جائز ہے۔ فقہ حنفیہ نے لکھا ہے کہ زنا باندی میں عیب ہے اس لئے بیچنے وقت اس کی تشریح
بھی ضروری اگر اس عیب کو بتائے بغیر کسی نے بیچ دیا تو معلوم ہونے پر خریدار واپس کر سکتا ہے۔

کیوں نہ لگائے کیونکہ اللہ ہی کی شرط حق اور مضبوط ہے۔

اللَّهُ مِنَ الشَّرْطِ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَقْهُوٌّ
بِأَهْلٍ وَلَا إِنْ اشْتَرَطَ يَأْتِي شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ
وَأَوْثَقُ ۝

۲۰۱۲۔ ہم سے حسان بن ابی عبدلہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے سنا۔ وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے روایت کرتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا، بریرہ رضی اللہ عنہا کی (جو باندی تھیں) قیمت لگا رہی تھیں رتا کہ انھیں خرید کر آزاد کر دیں (کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے (مسجد میں) تشریف لے گئے۔ پھر جب آپ تشریف تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (بریرہ کے مالکوں نے تو) اپنے لئے ولادہ کی شرط کے بغیر، انھیں بیچنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولادہ تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ بریرہ کے خرید آؤ مٹھے یا غلام تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔

۲۰۱۲ حَدَّثَنَا أَحْسَانُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَخُذَّشَا
خُذَّشَا قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ بَرِيرَةَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا
جَاءَ قَالَتْ إِنَّهُمْ أَبُو أَنْ يَمِيعُوا هَآؤُلَاءِ أَنْ يَشْتَرَوْهُ
أَتُولَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا
الْوَلَاءُ لِمَنْ أَفْتَقَ قُلْتُ لِمَا فَعَزَّاهُ كَانَ ثُمَّ وَجَّهَهَا
أَوْ عُبْدًا فَقَالَ مَا يَجْدُرُ بِهَا ۝

۱۳۴۳۔ کیا شہری، بدوی کا سامان کسی اجرت کے بغیر بیچ سکتا ہے؟ اور کیا اس کی مدد یا اس کی خیر خواہی کر سکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے خیر خواہی چاہے تو اس سے خیر خواہانہ معاملہ کرنا چاہیے۔ عطا رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی اجازت دی ہے۔

بَابُ (۱۳۴۳) حَلِّ يَدِيعِ خَاصِّ لِبَاوِ يَغْدِرُ
أَجْرًا وَحَلِّ يَدِيعِهِ أَوْ يَنْصَحُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنْصَحَ لَعَلَّكُمْ
أَخَاءُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَحْصَرِيهِ عَطَاؤُهُ ۝

۲۰۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے انھوں نے جو بریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے، (اپنے امیر کی بات) سننے اور اس کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت کی تھی۔

۲۰۱۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيرًا
يَاْعُثُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَرَفٍ
أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالشَّمْعَ وَالطَّلَاقَ
وَالنَّصِيحَ لِعَلِيٍّ مَسْلُوبًا ۝

۱۔ اس حدیث میں موجود روایتوں سے باب میں مذکور ہے، وہ لحول الذیل ملے ہیں۔ جن کا ذکر آئندہ مستقل آئے گا۔ یہاں تو صرف مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت جائز ہے۔

۲۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ شہری کو بدوی کا سامان نہ بیچنا چاہیے تو یہ ممانعت خاص صورت میں سے یعنی جب شہری کی نیت معاملہ میں بری ہو، لیکن اگر خیر خواہی کے ارادہ سے وہ ایسا کر رہا ہو اور کوئی اجرت مجھ نہ لیتا ہو تو اس میں کوئی تحریر نہیں کیونکہ ہر مسلمان کو ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنی چاہیے جہاں تک بھی ہو سکے۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ مَعْقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُهُمْ حَاضِرٌ لَبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُهُمْ حَاضِرٌ لَبَادٍ قَالَ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ مِسْأَلَةٌ

کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے کہ اس کا مطلب یہ ہے تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

بَابُ ۱۲۴ مَنِ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ

لَبَادٍ بِأَجَرٍ

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا

أَبُو حَتَّىٍّ الْأَحْمَقِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَّابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لَبَادٍ دَرَاهِمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

بَابُ ۱۲۵ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ بِالسُّنْبُرِ

وَكَيْفَ ابْنِ سَبْرٍ وَابْنِ هَبْلٍ لِلْبَائِعِ

وَالْمُسْتَرَى وَالْأَبْرَاهِيمُ إِنَّ الْعَرَبَ

تَقُولُ بَعْدَ ثَلَاثِ نَوْبَاتٍ وَهِيَ تَقْفُ السُّنْبُرَ

عرب اس جملہ بَعْدَ ثَلَاثِ نَوْبَاتٍ کو بول کر خریدنا لیتے تھے۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ مَعْقِدٍ حَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِهِ

أَخِيهِ وَلَا تَبْتَاعُوا وَلَا يَبِيعُهُمْ حَاضِرٌ

۲۰۱۴۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن عبد اللہ بن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تجارتی) قافلوں کی پیشوائی نہ کیا کرو اور شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ارشاد کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۲۰۱۵۔ جنہوں نے اسے مکروہ سمجھا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا

مال اجرت لے کر بیچے۔

۲۰۱۵۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حنیفہ

نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال نہ بیچے۔ یہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا تھا۔

۱۲۴۔ کوئی شہری کسی دیہاتی کی دلالی نہ کرے ابی سیرین اور

ابراہیم نخعی رحمہما اللہ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کے

لئے اسے مکروہ قرار دیا ہے (کہ کسی دیہاتی کی دلالی کوئی شہری

نہ خریدنے میں کرے اور نہ بیچنے میں) ابراہیم فرماتے تھے کہ اہل

۲۰۱۶۔ ہم سے ابی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابی حریج نے

نیروی، احنبن ابن شہاب نے، احنبن سعید بن مسیب نے، انہوں نے ابی ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے

کسی بھائی کے بیچنے میں مداخلت نہ کرے کوئی "نمیش" نہ کرے اور نہ کوئی

شہری کسی دیہاتی کا سامان بیچے۔

۱۔ دیہاتی کا دلال بن کر کسی شہری کے اس کے سامان کو بیچنے کی اسی کے قریب صورتیں فقہاء نے لکھی ہیں جسکا ذکر ہم نے اجمالاً اس سے پہلے کیا ہے۔

۲۔ یعنی حدیث میں ممانعت "بیع" کے لفظ کے ساتھ آئی ہے۔ عام مفہوم اس کا اگرچہ بیچنا ہی ہے لیکن عرب میں بیچنے اور خریدنے دونوں کے لئے استعمال

ہوتا ہے۔ اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ تانا چاہتے ہیں کہ اکابر نے دونوں ہی معنی حدیث میں بھی مراد لیے ہیں۔

۲۰۱۷ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَسَّسَ ابْنُ مَالِكٍ هُنَيْنًا
أَنْ يَبْنِيَهُ حَاضِرًا لِبَادٍ

بَابُ ۱۳۶ (۱۳۶) النَّهْيُ عَنِ تُلْقِي الرُّكْبَانِ وَأَنْ
يَبْنِيَهُ مَرْفُوعًا لِأَنْ صَاحِبَهُ عَامٍ النِّمْرُ إِذَا
كَانَ بِهِ عَالِمًا فَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَ

النَّعْدَا ۶ لَا يَجُوزُ ۲۰۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْتَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلْقِي وَ أَنْ يَبْنِيَهُ حَاضِرًا لِبَادٍ

۲۰۱۹ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبْدِ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَعْنِي قَوْلَهُ لَا يَبْنِيَهُ حَاضِرًا
لِبَادٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِنَسَانَا

سامان نہ بیچے، تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۲۰۲۰ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَّائِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ مَنِ اشْتَرَى مُحَقَّلَةً فَلْيُرِدْ مَعَهَا صَاعًا

۲۰۱۷۔ ہم سے محمد بن شمس نے حدیث بیان کی، ان سے معا بن جندبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس کی منعت تھی کہ کوئی شہری کسی
دیہاتی کا سامان تجارت بیچے۔

۱۳۶۔ تجارتی قافلوں کی پیشوائی کی ممانعت یہ بیع روکر
دی جائے گی کیونکہ ایسا کرنے والا اگر جان بوجھ کر کرتا ہے
تو گنہگار و خطا کار ہے یہ بیع میں ایک دھوکہ ہے جو جائز نہیں
ہے۔

۲۰۱۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن
ابی سعید نے اودان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے (تجارتی قافلوں کی) پیشوائی سے منع کیا تھا اور اس سے بھی کہ کوئی
شہری کسی دیہاتی کا سامان بیچے۔

۲۰۱۹۔ ہم سے عیاش بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ
نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے، ان
سے ابن کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا

۲۰۲۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث
بیان کی، کہا کہ ہم سے تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اودان سے
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس کسی نے محقلہ (مصراۃ) کو خرید لیا ہو

لے تجارتی قافلوں کی پیشوائی کے لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ "تلقی الركبان" کی ترکیب لائے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ مثلاً شہر میں گرائی کسی وجہ سے بہت
بڑھی ہوئی ہے، اب کسی تاجر نے تاکہ کوئی تجارتی قافلہ آ رہا ہے اس لئے وہ آگے بڑھ گیا اور شہر میں پہنچنے سے پہلے ہی ان کا مال و اسباب خرید لیا۔ اس
میں ایک نقصان تو خود اس شہر کے باشندوں کا ہے کہ اگر قافلے والے خود اپنا سامان نیچتے تو عام قیمت سے کچھ نہ کچھ سستا انھیں مل جاتا۔ دوسرا
نقصان اس قافلہ کا ہوا کہ لاعلمی میں یقیناً کم قیمت پر اس نے اپنا سامان بیچ دیا ہوگا۔ اس لئے احناف نے کہا کہ ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن مصنف رحمۃ
اللہ علیہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ قطعاً باطل ہے اس طرح کی بیع میں بہر حال معاملہ کی اصل سنگینی سے اضافی بھی انکار نہیں کرتے لیکن قانونی
حدود میں اسے بالکل رد بھی نہیں کرتے۔ یہ ملحوظ رہے کہ اگر اس طرز عمل سے کسی کو نقصان پہنچے گا خطرہ نہ ہو بلکہ حالات سب کو معلوم ہوں تو اس
میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ وَكَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُلْفِئِ
الْبَيْعِ ۖ

اور اسے واپس کرنا چاہتا ہوتا تو اس کے ساتھ ایک صاع بھی واپس کرنا چاہیے
انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلوں کی پیشوائی سے منع
فرمایا تھا۔

۲۰۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَفَضِكُمْ
عَنْ بَيْعِ بَفَضٍ وَلَا تَلْقُوا السِّلْعَ حَتَّى يُحْبَطَ بِهَا
إِلَى السُّوقِ ۖ

۲۰۲۱ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص کسی دوسرے کی بیع میں مداخلت
نہ کرے اور کوئی (بچکے والے قافلوں کے) سامان کی طرف نہ بڑھے تاکہ
وہ بازار میں آجائیں۔

۱۳۲۷ - مقام پیشوائی کی حد۔

۲۰۲۲ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ
نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ ہم قافلوں کے پاس خود ہی پہنچ جایا کرتے تھے اور رہبر میں پہنچنے
سے پہلے ہی ان سے غلہ خرید لیا کرتے تھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم اسے غلہ کی منڈی میں پہنچنے سے پہلے
خریدیں۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ یہ منڈی (مدینے)

۱۳۲۸ بِأَيِّ شَيْءٍ تَشْتَرِي الثَّلْثُونَ ۖ
۲۰۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ
أَبِي بَرِيسَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا كُنَّا أَكْثَرُ
الرُّكْبَانِ فَتَشْتَرِي مِنْهُمْ الطَّعَامَ فَتَهْتَا الشَّيْءُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَبِيدَهُ حَتَّى يَبْلُغَ
بِهِ سَوَاقِ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا فِي أَغْلِ
السُّوقِ يُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُثَيْدٍ ۖ

کے بازار کے آخری سرے پر تھی، اس کی وضاحت عبد اللہ کی حدیث کرتی ہے۔

۲۰۲۳ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی، ان سے عبید اللہ نے، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ بازار کے سرے پر غلہ خریدتے اور
وہیں پہنچے لگتے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا
کہ (خریدے ہوئے غلہ کو) منتقل کرنے سے پہلے کوئی وہیں بیچنا
نہ شروع کرے۔

۲۰۲۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا
عَنْ عُثَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَغْلِ السُّوقِ
فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ فَزَلَّ لَهُمْ سَأُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَبِيعُوا فِي مَكَانِهِ
حَتَّى يَتَقَلَّوْا ۖ

۱۳۲۸ بِأَيِّ شَيْءٍ إِذَا اشْتَرَطَ شُرُوطًا فِي
الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ ۖ

۲۰۲۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ نَبِيُّ بَرَزَةَ فَقَالَتْ كَأَنَّهُ
أَهْلِي عَلَى تَبَعِ أَدَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْ قِيَّةً فَأَعْيَنَنِي
فَقُلْتُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلِي أَنْ أَعْتَدَ هَا لَهُمْ وَيَكُونُوا

۱۳۲۸ - جب کسی نے بیع میں ایسی شرطیں لگائیں جو جائز نہیں
تھیں۔

۲۰۲۴ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس میری بیوی رضی اللہ عنہا (جو اس وقت
مکہ باندی تھیں) آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے اپنے مالکوں سے نوا و قیہ چاندی
پر مکاتبت کر لی ہے شرط یہ مقرر ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی انھیں دیا کروں

وَلَا تُؤْمِلُ فِي فَعَلَتْ قَدْ هَبْتَ بَرِيْرَةَ اِلَى اَهْلِهَا فَعَلَتْ
لَهُمْ مَا بَوَّأَ عَلَيْهَا فَبَعَاوَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَمَا سَوَّلَ الْمَلِكُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ تَقَالَتْ اِفِي قَدْ عَرَضَتْ
لِوَلَدِهِ عَلَيْهِمْ مَا بَوَّأَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَكْعَةُ لَهُمْ فَسَمِعَ
الشَّيْءُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْخَبَتْ عَائِشَةُ
الشَّيْءُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَشَتْرِيْ
لَهُمْ الْوَكْعَةُ فَمَلَّسْنَا الْوَلَدَ يَمَنْ اَخْتَقَ فَعَلَتْ عَلَيْهِ
ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ اَشْثَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَا بَعْدُ
مَا يَأْتِي رَجَالٌ يَشْتَرِيْ طَوَقَ شُرْطٍ هَآلَيْسَتْ فِيْ
كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ
اللّٰهِ فَهَوَّ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مَا شَرَطَ فَمَسَاءُ
اللّٰهُ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَكْعَةُ
لِمَنْ اَخْتَقَ

گی، اب آپ بھی میری کچھ مدد کیجئے۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ اگر تمہارا
مالک یہ پسند کریں کہ تعینہ مقدار میں ان کے لئے (ابھی) مہیا کر دوں اور
تمہاری ولادت میرے ساتھ قائم ہو جائے تو میں ایسا بھی کر سکتی ہوں۔ بریرہ
رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی تجویز
ان کے سامنے رکھی۔ لیکن انہوں نے اس سے انکار کیا پھر بریرہ رضی اللہ
عنہا ان کے یہاں سے واپس آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عائشہ
رضی اللہ عنہا کے یہاں) بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ میں نے تو میری
آپ کی ان کے سامنے رکھی تھی لیکن وہ نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ ولادت تو
میرے ہی ساتھ رہے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بات سنی اور
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کو حقیقت صلی کی خبر کی تو آپ نے فرمایا
کہ بریرہ کو تم لے لو اور انہیں ولادت کی شرط لگانے دو۔ ولادت اسی کی ہوتی
ہے جو آزاد کرے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو لوگوں کے مجمع میں تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد
فرمایا کہ اب بعد، ایسے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ (خیر و فروع میں)

ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کتاب اللہ میں کوئی اصل نہیں ہے، جو بھی شرط ایسی لگائی جائے گی جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ پھر یہ
گی، خواہ ایسی سو شرطیں کیوں نہ لگاو۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بہت صحیح اور حق ہے اور اللہ کی شرط بہت مضبوط ہے، ولادت اسی کی ہوتی
ہے جو آزاد کرے۔

۱۔ مکاتبت کے متعلق پہلے بھی آچکا ہے کہ غلام، اپنے آقا سے ملے کرے کہ اتنی مدت میں وہ اس قدر سامان یا روپیہ وغیرہ اسے دے گا اور اس
شرط کو پوری کرنے کی صورت میں آزاد ہو جائے گا۔ تو اگر اس نے شرط پوری کر دی تو وہ قانوناً اب غلام نہیں بلکہ آزاد ہو جاتا ہے بریرہ رضی اللہ
عنہا نے بھی اپنے مالکوں سے اسی طرح کی صورت کی تھی جس کا ذکر انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا ہے۔
۲۔ غلام اور آقا کے درمیان ایک تعلق اقامت اور غلامی کا ہوتا ہے۔ لیکن اگر غلام آزاد ہو جائے تو اسلام اس تعلق کو کوئی غلط اور بری شکل اختیار
کرنے سے بچانے کے لئے یہ ہدایت کرتا ہے کہ غلام اور آقا اپنے تعلقات بالکل نہ ختم کر لیں بلکہ بھائی چارہ کا تعلق قائم رکھیں یہ اگرچہ رشتہ اور خون کے
تعلق کی طرح نہیں ہے لیکن اس میں بھی ایک کے دوسرے پر کچھ حقوق ہوتے ہیں جن کی رعایت جانبدار کو کرنی پڑتی ہے اسی کا نام ولادت ہے، اسلام نے غلامی
کی صورتوں میں بھی اصلاح کر کے، اس میں کسی قسم کے بھی ظلم و زیادتی کی بڑی سختی کے ساتھ ممانعت کر دی ہے۔ غلامی اور اقامت کے تصور کو مٹا کر ایک
کو دوسرے سے قریب کرنے کی کوشش کی ہے اور غلام کو آزاد بنانے کی زیادہ سے زیادہ ہمت افزائی کی ہے غلام عموماً گھر سے بے گھر ہونے میں
اس لئے مجب وہ آزاد ہوں تو اب ان کے بھائی بند ان کے قدیم مالک ہی ہونگے عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو صورت رکھی تھی اس کی رو سے پہلے وہ بریرہ
رضی اللہ عنہا کو خرید رہی تھیں اور پھر انہیں آزاد کر دینا چاہتی تھیں۔ گویا اب مکاتبت کی پہلی شکل نہیں رہی کہ اس میں تو نو سال کی مدت رکھ رکھتی
اب ان کی آزادی کے لئے، بلکہ اب تو معاملہ یہ تھا کہ اصل مالکوں سے عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں خرید کر آزاد کرنا چاہتی تھیں اس نے ناگوئی (پیر)

۲۰۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ آمَرَتْ أَنْ تُشْتَرَى جَارِيَةٌ فَتُعْتَقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا يَبِيعُكِهَا عَطَاءٌ أَنْ وَكَلَهُمَا لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَكَلَاءُ مِمَّنْ أَعْتَقَ

باب بیع الثمرۃ

۲۰۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ تَابِعٍ بْنِ أَدِيسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرِّ بِالنِّبِّ مَبْنًى إِلَّا هَاءُ وَالشُّعْرِ بِرَبَا إِلَّا هَاءُ وَهَاءُ وَالثَّمَرِ بِبَا إِلَّا هَاءُ وَهَاءُ

باب بیع الزَّيْبِ بِالزَّيْبِ وَالْهَقِّ بِالْهَقِّ

۲۰۲۷ حَدَّثَنَا إسماعیلُ حَدَّثَنَا مَا يَكُ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۰۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک باندی کو خرید کر آزاد کر دیں، لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ ہم انھیں اس شرط پر آپ کو بیچ سکتے ہیں کہ ان کی دلا، ہمارے ساتھ رہے۔ اس کا ذکر حبیب عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس شرط کی وجہ سے تم قطعاً نہ کرکو، دلا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۳۴۹۔ کھجور کی بیع کھجور کے بدلہ۔

۲۰۲۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن اوس نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بگہوں کو گہیوں کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔ جو کو جو کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔ اور کھجور کو کھجور کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔

۱۳۵۰۔ زبیب کی بیع زبیب کے بدلہ میں اور غلہ کی بیع غلہ کے بدلہ میں۔

۲۰۲۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

۱۔ انھیں کے ساتھ قائم ہونی چاہیے تھی۔

۲۔ یعنی صورت تو انھیں منظور تھی لیکن یہ شرط منظور نہیں تھی کہ دلا عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ قائم ہو، جیسا کہ اس سے پہلے کی روایتوں میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

۳۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر بیع کے ساتھ فاسد اور ایسی شرطیں لگا دی جائیں جو تنہا فروخت کے شرعی اصول کے خلاف ہوں، تو سرے سے بیع ہی نہیں ہوتی لیکن اس میں ایک شرط اور لگاتے ہیں کہ متعاقدین یا نحو و بیع کو اس شرط سے کوئی فائدہ پہنچتا ہو۔ کیونکہ اگر بے فائدہ اور مہل شرط لگا دی جائے تو اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیع تو ہو جائے گی اور شرط فاسد پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ ایک جزوی واقعہ ہے۔ حدیث میں ضابطہ یہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع کے ساتھ شرط لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے احناف اسی حدیث پر جو اصول کے درجہ میں ہے عمل کرتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ پر مزید بحث آئندہ آئے گی جس سے صورت حال کی پوری طرح وضاحت ہو جائے گی۔

۴۔ دوم جنس چیزوں کی اولاد کی بدلی کے لئے یہ ضروری ہے کہ نقد ہو، ادھار ہونے کی صورت میں صحیح نہیں ہوگی بلکہ ایک طرح کا سود ہو جائے گا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزائنہ سے منع فرمایا تھا، مزائنہ کجھور کو کجھور کے بدلہ میں ناپ کر اور زبیب (خشک گندیا انجیر) کو زبیب کے بدلے میں ناپ کر بیچے کو کہتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَزَابَةِ وَبَيْعِ الزَّبِيبِ بِالْكَرَمِ كَيْلًا؛

۲۰۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

بْنُ ثَمَادٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَزَابَةِ وَأَنَّ يَبِيعَ التَّمْرَ بِكَيْلٍ إِنْ نَزَلَ قُلٌّ وَإِنْ نَفَصَ فَعَلَى قَالٍ وَحَدَّثَنِي ثَمَادُ بْنُ شَابِثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَخَّصَ فِي الْعَزَايَا بِخَرْصِهَا؛

۲۰۲۸ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے اور ان سے تافیع نے، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزائنہ سے منع فرمایا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ مزائنہ یہ ہے کہ کجھور کو ناپ کر اس شرط پر بیچے کہ زرہیلہ نکلی (تو تنہی زیادہ ہوگی) وہ میری ہے اور اگر نکلی تو میں اسے جھروں گا۔ بیان کیا کہ مجھ سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عرابی کی اجازت دے دی تھی جو انڈاز سے بیع کی ایک صورت ہے۔

۱۳۵۱ - بخوکے بدلے بخوکے بیع۔

بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

۲۰۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

عَلِيٌّ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمَلَةَ بْنِ أَوْسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ اشْتَرَى مَرْقًا بِمِائَةِ دِينَارٍ قَدَّ عَنَّا فَلَمَحَهُ بَنُو عَمَلَةَ فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اضْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ يَقْلِبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ تَخَانُرِي مِنْ الْغَابَةِ وَعُمَرَ يَسْمَعُ ذُلِّي فَقَالَ وَاللَّهِ لَا تَفْعَلْهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ تَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ عَرَبًا أَلَا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ عَرَبًا أَلَا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ عَرَبًا أَلَا هَاءَ وَلَنْتُرَ بِالشَّعِيرِ عَرَبًا أَلَا هَاءَ وَهَاءَ؛

۲۰۲۹ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، اور انہیں مالک بن اوس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہیں سو دینار بھنانے تھے (انہوں نے بیان کیا کہ) پھر مجھے طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بلایا اور ہم نے (اپنے معاملہ کی) بات چیت کی اور ان سے میرا معاملہ ہو گیا۔ وہ سونے (دینار) کو اپنے ہاتھ میں لے کر اٹھنے پلٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ذرا میرے خزانچی کو غایہ سے آئیے دو (تو میں تمہارے یہ دینار بھنادوں گا) عمر رضی اللہ عنہ بھی ہماری باتیں سن رہے تھے، آپ نے فرمایا، جب تک تم ان سے (اپنے دینار کے عوض درم یا اور کوئی چیز جس کا معاملہ ہوا ہوگا۔ نے نہ لو، ان سے جدا نہ ہونا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سونا سونے کے بدلہ میں، اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے، گیہوں، گیہوں کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے۔ بخوکے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے۔ بخوکے بدلے بخوکے بیع۔

۱۳۵۲ - دینار کو دینار کے بدلہ میں ادھار بیچنا۔

بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

۲۰۳۰ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً لَيْسُوا أَمْ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً لَيْسُوا أَمْ وَبِشَعِيرٍ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ؛

۲۰۳۰ - ہم سے صدوق بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن علی نے خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن ابی احقاف نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونا سونے کے بدلے میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک (دونوں طرف سے) برابر برابر نہ ہو، اسی طرح چاندی چاندی کے بدلے میں اس وقت نہ بیچو جب تک (دونوں طرف سے) برابر برابر نہ ہو البتہ سونا چاندی کے بدلے میں اور چاندی سونے کے بدلے میں جس طرح چاہو بیچ سکتے ہو۔

باب ۱۳۵۳ بیع الغنصۃ بالغنصۃ

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا لَكَ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فِي الْقَوْنِ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ
وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ ۝

ہم نے آپ سے سنا قاضی تھے کہ سونا سونے کے بدلے میں برابر ہی بیجا جاسکتا ہے اور چاندی چاندی کے بدلے میں برابر ہی بیچی جاسکتی ہے۔
۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْتَرُوا بَعْضَهُمَا
عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا
تَشْتَرُوا بَعْضَهُمَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِمَّا بَيْنَا بَيْنَا جِزٍ ۝

باب ۱۳۵۴ بیع الدینار بالدینار نسیئة
۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ
وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
يَقُولُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتُهُ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ
الْمَدِينَةِ قَالَ هَلْ دَلِيلٌ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَى وَلَئِنْ كُنْتُمْ أَخْبَرْتُمْ فَاسْمَعُوا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الْإِنْسَانُ

باب ۱۳۵۵ بیع النورق بالذهب نسیئة

۱۳۵۳۔ چاندی کی بیع چاندی کے بدلے میں

۲۰۳۱۔ ہم سے عبید اللہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے حدیث
بیان کی، ان سے ان کے چچے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے حدیث
بیان کی کہ محمد سے مسلم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے کہ
ابو سعید خدری نے اسی طرح ایک حدیث آپ کے حوالے سے بیان کی تھی۔ ایک مرتبہ
عبد اللہ بن عمر کی ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا اے ابو سعید! آپ رسول
کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے ہیں؟ ابو سعید نے فرمایا کہ حدیث بیع صرف سے متعلق

۲۰۳۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر
دی، انہیں ثابت نے اور انہیں ابو سعید خدری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک دونوں
طرف سے برابر برابر نہ ہو، دونوں طرف سے کمی یا زیادتی کو روانہ رکھو اور نہ
ادھار کو نقد کے بدلے میں نہ بیچو۔

۱۳۵۴۔ دینار کو دینار کے بدلے میں ادھار بیچنا۔

۲۰۳۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عیاض بن
خلد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمر بن
دینار نے خبر دی۔ انہیں ابوصالح زیات نے خبر دی اور انہوں نے ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ دینار دینار کے بدلے میں اور درہم درہم کے بدلے
میں (بیچا جاسکتا ہے) اس پر میں نے ان سے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تو اس
کی اجازت نہیں دیتے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا کہ آپ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا تھا یا کتاب اللہ میں آپ نے اسے پایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ان میں سے
کسی بات کا میں مدعی نہیں ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو آپ
لوگ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں البتہ مجھے اس امر رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی
کہ رسول اللہ نے فرمایا (کہ نہ کوہہ صورتوں میں) سود صرف ادھار کی صورت میں ہوتا ہے۔

۱۳۵۵۔ سونے کی بیع، سونے کے بدلے میں۔

یعنی سونا، سونے کے بدلے یا چاندی، چاندی کے بدلے۔ جب لین دین برابر برابر ہو اور کسی طرف سے زیادتی یا کمی نہ لگتی ہو تو جائز ہے البتہ اگر متعاقدین
میں سے کسی نے ان صورتوں میں ادھار کیا تو یہ سود ہو جاتا ہے اس کی چلتی ہوئی صورت آجکل بھی اور خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مشرکین میں یہ
رائج تھی کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض چاہیے اور مقروض کو ایک اشعلی مدت میں قرض چکانا ہے۔ اتفاق سے وہ ایسا نہیں کر سکا، قرض خواہ نے کہا کہ مدت اور بڑھا
دیتا ہوں لیکن روپے اتنے زیادہ دیئے پڑیں گے گویا اس لئے اس طرح روپے کی بیع زیادتی کے ساتھ ادھار پر کر لی، اس میں چونکہ ایک فریق کا بیع ناقصاً
ہوتا ہے۔ اس لئے شریعت نے منع کر دیا۔ اصل یہ ہے لیکن شریعت نے نقد کی صورت میں بھی درہم، درہم کے بدلے یا دینار، دینار کے بدلے میں بیچنے

۳۰۳۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّيْنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي تَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُهَالِبِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ عَنِ الصَّوِّفِ كُلُّ وَاحِدٍ مِمَّن يَقُولُ هَذَا خَيْرٌ مِنِّي فَيُلَا هَا يَقُولُ نَحْيُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرَقِ دَيْنًا ۝

باب ۱۳۵۶ بَيْعُ الذَّهَبِ بِالْوَرَقِ يَدَّارِي

۲۰۳۵ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَامِرِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِطَّةِ بِالْفِطَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَنَوَاقِثُ وَنَوَاقِثُ أَنْ تَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِطَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِطَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا ۝

باب ۱۳۵۷ بَيْعُ الْمَرْابَةِ وَهِيَ بَيْعُ الْقَرِ بِالْتَمْرِ وَبَيْعُ الذَّنْبِ بِالْتَمْرِ وَبَيْعُ الْقَرِ قَالَ أَسْرَحَهُ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْابَةِ وَالْمَعْقَلَةِ ۝

۳۰۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُوا التَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ وَصْلَتُهُ وَلَا يَبِيعُوا التَّمْرَ بِالْتَمْرِ قَالَ سَالِمٌ قَدْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ تَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعِدِيَّةِ بِالرُّطْبِ أَوْ بِالْتَمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ ۝

۲۰۳۴ - ہم سے صفی بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی کہ اکرم نے ابوالمہالہ سے سنا انہوں نے بیان کیا میں نے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے یہ حدیث کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور نے منع فرمایا کہ یہ بہترین پھر دونوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔

۱۳۵۶ - سونا چاندی کے بدلے میں نقد بیچنا

۲۰۳۵ - ہم سے عمران بن ميسرة نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی بن ابی اسحاق نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی، سونا، چاندی کے بدلے میں اور سونا سونے کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا تھا الا یہ کہ برابر برابر ہو (تو اس کی اجازت تھی) اور جس حکم تھا کہ سونا، چاندی کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں اسی طرح چاندی، سونے کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں۔

۱۳۵۷ - بیع مزابنہ نہ خشک کھجور کی بیع درخت پر لگی ہوئی کھجور کے بدلے میں اور خشک کھجور کی بیع تازہ انگور کے بدلے میں ہے۔ اور بیع عربیہ - انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزابنہ اور معاملہ سے منع فرمایا تھا۔

۳۰۳۶ - ہم سے یحیی بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے احبت بن سالم بن عبد اللہ سے خبر دی اور احبت بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل درخت پر (جس تک قابل انتفاع نہ ہو جائیں، انہیں نہ بیچو۔ درخت پر لگی ہوئی کھجور کو، خشک کھجور کے بدلے میں نہ بیچو۔ سالم نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربیہ کی، تو یا خشک کھجور کے بدلے میں، اجازت دے دی تھی لیکن اس کے سوا کسی صورت کی اجازت نہیں دی تھی۔

۲۰۳۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے، انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزانہ سے منع فرمایا تھا، مزانہ، درخت پر لگی ہوئی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر اور درخت کے انگوڑ کو خشک انگوڑ کے بدلے میں ناپ کر بیچنے کو کہتے تھے۔

۲۰۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں داؤد بن حصیب نے، انھیں ابن ابی احمد کے مولیٰ ابوسمیان نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزانہ اور محافلہ سے منع کیا تھا۔ مزانہ درخت کی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے میں خریدنے کو کہتے تھے۔

۲۰۳۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ اور مزانہ سے منع کیا تھا۔

۲۰۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی وہ ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب عرب کو اس کی اجازت دی تھی کہ تخمیں سے بیچے۔

۱۲۵۸۔ درخت پر پھل، سونے اور چاندی کے بدلے بیچنا۔

۲۰۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی انھیں عطاء اور ابوہریرہ نے اور

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَحَافِلَةِ اشْتِرَاءَ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَيَبْعُ الْكُحْمَ بِالزَّيْبِ كَيْلًا ۝

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصْبِيِّ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَحَافِلَةِ وَالْمَزَانَةُ اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ تَرَوْهُ مِنَ النَّخْلِ ۝

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَجْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَحَافِلَةِ وَالْمَزَانَةِ ۝

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ تَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ تَخَصُّصَ لِقَاءِ الْعَرَبِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَصِصِهَا ۝

پاؤں (۱۲۵۸) بے بیعہ التمر علی تر و من التخل بالذهب والفضة ۝

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو تَغْلِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ

گزشتہ حاشیہ۔ کھجور عموماً ناپ کر کٹی تھی اس لئے مالکان باغ اس صورت میں جو کھجور دیتے تھے وہ ناپ ہی کر دیتے لیکن ظاہر ہے کہ درخت کی کھجوروں کو ناپا نہیں جاسکتا تھا۔ اسلام نے اس صورت کی صرف اس خیال سے اجازت دی کہ اس میں فقیر اور محتاج کا بھی فائدہ تھا کہ زیادہ دنوں تک انھیں انتظار نہیں کرنا پڑتا تھا اور باغ کا مالک بھی باغ کی طرف سے مطمئن ہو جاتا تھا۔ پھر یہ کوئی بیع بھی نہیں تھی، صرف مہر کی ایک صورت تھی۔ دوسرے ائمہ سے اقوال کچھ اس سے مختلف منقول ہیں لیکن لغت سے حنفیہ کی یہ تائید ہوتی ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک اثر میں بھی بعینہ احناف ہی کا مسلک مذکور ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ اس باب میں اس لئے زیادہ اہمیت ہے کہ وہ انصاری تھے اور اس لئے اس طرح کے معاملات سے زیادہ باخبر تھے کیونکہ کھجور کے باغات کا رواج مدینہ میں زیادہ تھا اور انصاری ہی یہ کام کرتے تھے۔

اجنب جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کھنے سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا اور یہ کہ اس میں سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز کے بدلے نہ بیچی جائے البتہ عرب کا اس سے استثناء کیا تھا۔

۲۰۴۲۔ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک سے سنا، ان سے عبید اللہ بن ربیع نے پوچھا تھا کہ کیا آپ سے دائو نے سفیان کے واسطے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ کے واسطے یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم میں بیع عرب کی اجازت دی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

الرَّبِيعُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعَرَبِيِّ يَطِيبُ وَيَبَاءُ مِثْلُ مَنْهُ إِلَّا بِالْأَنْثَى وَالَّذِي هُمْ إِلَّا الْعَرَبِيَّةُ

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَنَالَهُ عُبَيْدُ بْنُ رَبِيعٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّعَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ فِي خُمْسَةِ أَذْفُونٍ خُمْسَةَ أَذْفُونٍ خُمْسَةَ أَذْفُونٍ قَالَ لَعَنَهُ

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ مَرْثَدٍ سَمِعَ بَنِيَّ ابْنِ خُثَيْمَةَ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ عَنْ بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ بِالثَّمَرِ وَرَخَّعَ فِي الْعَرَبِيَّةِ أَنْ تَبْتَ بَخْرَمِهَا يَأْكُلَهَا أَهْلُهَا رَضًا وَقَالَ سُفْيَانُ عَمْرُو بْنُ أُخْرَى إِنَّهُ رَخَّعَ فِي الْعَرَبِيَّةِ بِبَيْعِهِمْ خَمْدًا بَخْرَمِهَا يَأْكُلُونَهَا مَرُطًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقَدْ رَخَّعَ يَحْيَى وَآمَنَّا غُلَامًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّعَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكُمْ أَهْلُ مَكَّةَ قُلْتُ لَأَتَّبِعُهُمْ يَزُودُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا آتَوْهُ أَنْ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَكَانَ فِيهِ نَحْنُ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَسْلُبَ وَصْلًا حَتَّى قَالَ كَافٍ

۲۰۴۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع کیا تھا، البتہ عرب کی آپ نے اجازت دی تھی کہ تخمینے سے یہ بیع کی جاسکتی ہے اور اس کے کرنے والے کو کھجور ہی ملے گی سفیان نے دوسری مرتبہ یہ روایت بیان کی تھی، لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی اجازت دے دی تھی کہ اندازہ سے یہ بیع کی جاسکتی ہے کھجور ہی کے بدلے میں، دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا، اس وقت میں ابھی کم عمر تھا کہ مکہ کے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی اجازت دی تھی، تو انہوں نے پوچھا کہ اہل مکہ یہ کس طرح معلوم ہوا؟ میں نے کہا کہ وہ لوگ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس پر وہ خاموش ہو گئے، سفیان نے کہا کہ میری مراد اس سے یہ تھی کہ جابر رضی اللہ عنہ مدینہ ہی کے باشندے تھے اس لئے ان باتوں کو خوب جانتے رہے ہوں گے سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا

۱۳۵۹۔ عربیہ کی تفسیر مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عرب یہ ہے کہ کوئی شخص (کسی باغ کا مالک اپنے باغ میں) دوسرے شخص کو کھجور کا درہم دے (یہ کہ طہر پر) پھر اس شخص کا باغ میں آنا اسے اچھا نہ معلوم ہو، تو اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی کہ وہ شخص ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے میں اپنا درخت (بچے) وہ بہرہ

بَابُ تَفْسِيرِ الْعَرَبِيَّةِ قَالَ مَالِكٌ الْعَرَبِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّحْبَلُ النَّحْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرَخَّعَ لَهُ أَنْ يُشْتَرِيَ بِهَا مِنْهُ ثَمَرٌ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ الْعَرَبِيَّةُ كَمَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَائِلِ مِنَ الثَّمَرِ

يَذَابِيْدُ لَا يَكُوْنُ بِالْجَرَانِ فَعَمِيَّا يَقُوْبِيْسُ
قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ بِالْأَوْسَقِ الْمَوْثِقَةِ
وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ثَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عَدْرِيَا أَنْ يُعْرِضَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ
الْفَحْلَةَ وَالْمُتَلَبِّيْنَ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَفِيَّانَ
بْنِ حُسَيْنٍ الْعَدْرِيَا أَنْ خُلَّ هَاكَذَا تَوَحَّجَ
لِمَسَاكِينٍ فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ أَنْ يَنْتَفِزُوْا
بِهَا تَرْتَفِضَ لَهُمْ أَنْ يَسْبِعُوْهَا بِمَا شَاوُوا
مِنْ الشَّرِّ

کہ چکا تھا) خرید سکتا ہے۔ ابن ادريس (امام شافعی) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عربی اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب کھونا پ کر بائوں ہاتھ دے دی جائے اور اٹکل سے نہ دی جائے۔ اس کی تفسیر سہل بن ابی حاتم کے قول سے بھی ہوئی کہ وسق سے ناپ کر (کھور دی جائے گی) ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں نافع کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ عربیہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں کھور کے ایک یا دو درخت کسی کو بہ کر دے یزید نے سفیان بن حسین کے واسطے سے بیان کیا کہ عربیہ اس کھور کے درخت کو کہتے تھے جو مسکینوں کو بطور مہر دیا جاتا تھا لیکن وہ تو انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی کہ جس قدر کھور کے عوض چاہیں اسے بیع کر سکتے ہیں۔

۲۰۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَوْسَى بْنُ عُمَرَ عَنْ ثَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخِصَ فِي الْعَدْرِيَا أَنْ تَبَاعَ بِمَخْرُصِهَا كَيْلًا قَالَ مَوْسَى بْنُ عُمَرَ وَالْعَدْرِيَا تَهْلِكُ مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَنَشْرِيبُهَا

بَابُ ۱۳۶ (بَابُ بَيْعِ الْبُتَارِ كَيْلًا أَنْ يَبْدَ وَمَكْمَهَا
وَقَالَ الْإِسْنَادُ عَنْ أَبِي الزَّكَايِكِ عَنْ عَزَّةَ ابْنِ الزَّيْنِ
يَعْنِي عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ
بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ هَذِهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ لِلْبُتَارِ قَوَادِ اجْتَا النَّاسُ وَ
حَقَرُوا تَقَانِيَهُمْ قَالَ الْبُتَارُ لَانَّهُ إِذَا أَصَابَ الشَّجَرُ
الدَّمَانَ أَصَابَهُ مَرَاثُ أَصَابَهُ فَنُشَارُ عَاهَاتُ
يَنْتَحِزُونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۴۴ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، انہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ کی اجازت دی تھی کہ اٹکل سے بھی جاسکتی ہے موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عربیہ، کھور کے متعلق درختوں کو کہتے ہیں جنہیں خریدنا جانا ہے۔

۱۳۶۰ - بچوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا ایسا ہے ابو زنا کے واسطے سے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر، بخاری کے سہل بن ابی حاتم انصاری سے حدیث نقل کرتے تھے اور وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ بچوں کی خرید و فروخت کرتے تھے (یعنی درختوں پر پکنے سے پہلے) پھر جب بچل توڑنے کا وقت آتا اور مالک (قیمت کا) تقاضا کرنے آتے تو خریدار یہ عذر دیکھنے لگتے کہ پہلے ہی خوشوں میں بیماری لگ گئی تھی (وہاں) اس نے بچل بھی خرید ہو گئے (مراض) اور انشام بھی ہو گیا (یعنی ایسی بیماری لگی کہ بچل بہت کم آئے) اسی طرح

۱۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک تفسیر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح منقول ہے جیسا کہ اس ترجمہ سے بھی واضح ہے مرقیہ یہ ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں یہ ایک بیع و قرار ہی کی صورت ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس کی حیثیت صرف ہبہ کی ہے۔

وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُوفُ فِي ذِيْقَةٍ
فَمَا لَا قَلِيلَ تَتَابَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ
الشَّمْسِ عَالِمُ شَوْرَةٍ تَشِيرُ بِهَا إِلَيْكَ شَرِيحَةُ
حُصُوفٍ مَبِيهِمْ وَأَخْبَرَنِي عَنْ جَاهِ بْنِ ثَالِبٍ
بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ثَالِبَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ
يَبِيعُ ثِيَابًا أَرْضَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الشَّرِبَا
فَيَتَيَّنُ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَخْرَجَةَ عَنْ حَقَّابٍ عَنْ
عَنْبَسَةَ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ
عَزْرَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ تَمِيمٍ ۝

ذکر بیان، ان سے ابو الزناد نے ان سے عروہ نے اور ان سے سہل بن سعد نے۔

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ
حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَحَى الْبَايْعُ وَالْمُبْتَاعُ ۝
۲۰۴۶ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ وَالتَّوَيْلِيُّ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتَّى
تُزْهِقَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَغْنَى حَتَّى تَحْمَرَ ۝

۲۰۴۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَبْرِ
سَعِيدٌ عَنْ سَلِيمِ بْنِ خَيْثَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ
مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
نَحَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى
تُشَقَّ فَقِيلَ مَا تُشَقُّ قَالَ تَحْمَرُ وَتُصْفَرُ ۝

مختلف آفتوں کو بیان کر کے مالکوں کے ساتھ جھگڑتے تھے تاکہ
قیمت میں کمی کرالیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس
طرح کے مقدمات بکثرت پہنچنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جب اس
طرح کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے تو تم لوگ بھی قابل انتفاع ہونے
سے پہلے پھلوں کو نہ بیچا کرو۔ گویا خدمات کی کثرت کی وجہ سے یہ
آپ نے مشورہ دیا تھا۔ جابر بن زید بن ثابت نے مجھے خبر دی کہ زید
بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے بارگاہ کے پھل اس وقت تک نہیں بیچتے
تھے جب تک ثمرات نہ طلوع ہو جاتا اور زردی اور سرخی ظاہر نہ ہو جاتی
ابو عبد اللہ نے کہا کہ اس کی روایت علی بن بحر نے بھی کی ہے کہ ہم سے
حکام نے حدیث بیان کی، ان سے عنبہ نے حدیث بیان کی، ان سے

۲۰۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی، انھیں نافع نے، انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع کیا تھا
آپ کی ممانعت بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو تھی۔

۲۰۴۶۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی
انھیں حبیہ طویل نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پکھنے سے پہلے درخت پر کھجور کو بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ ابو عبد
اللہ نے کہا کہ (حتیٰ ترحوسے) مرلویہ ہے کہ جب تک سرخ نہ ہو جائیں۔

۲۰۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیم بن خیان نے، ان سے سعید بن مینا نے حدیث بیان کی،
کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو د تشق سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا۔ پوچھا
گیا کہ تشق کسے کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مائل بر سرخی یا مائل بزر دی ہونے کو

۱۔ عرب ایسے مواقع پر جب کسی ستارہ کے طلوع کا ذکر کرتے ہیں تو اس نے ان کی مراد صبح کے وقت طلوع سے ہوتی ہے علامہ افند شاہ صاحب کشمیری رحمہ نے لکھا ہے
کہ ثریا کا طلوع اس وقت ہوتا تھا کہ کتے تھے کہ جب ثریا طلوع ہو جاتا ہے تو پھلوں پر آفتیں وہ اس میں یہاں تک کہتے تھے کہ دنیا کے تمام
مقامات میں پھلوں پر آفات کا سلسلہ طلوع ثریا کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ بہر حال عرب میں یہ وہ موسم ہے جب کھجور اچھی طرح پک جاتی تھی اور پھلوں پر جو
آفات آتی ہیں اور جن ریاحوں سے وہ درخت پر خراب ہو جاتے ہیں ان کا سلسلہ قطعاً بند ہو جاتا تھا۔

وَيُؤَدُّ مِّنْهَا

بَابُ بَيْعِ التَّمْلِيقِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ
صَلَاحُهَا

۲۰۴۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
مَعْلَى بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدَسٍ
بِهِ مَالِكٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
فُتِيَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ وَصَلَاحُهَا وَعَنِ
التَّمْلِيقِ حَتَّى يَرَوْهُ قِيلَ وَمَا يَرَوْهُ رَأَى يَحْمَارُهُ
أَوْ يُصْفَرُهُ

بَابُ إِذَا بَاعَ الْقِمَارَ قَبْلَ أَنْ
يَبْدُوَ وَصَلَاحُهَا لَمْ أَصَابْهُ عَاهَةٌ
فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

۲۰۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
أَخْبَرَنَا قَالَ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِيَ عَنْ
بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تَرَى قَيْلَ لَهُ وَمَا تَرَاهُ قَالَ
حَتَّى تَحْمَرَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَتَعَ اللَّهُ التَّمْرَ
بِمَا أَحَدٌ أَحَدَكُمْ قَالَ أَخِيهِ قَالَ اللَّيْلُ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ تَوَاتَرَتْ جُلُودُ
إِسْتِثْنَاءِ قَبْلِ أَنْ يَبْدُوَ وَصَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ
عَاهَةٌ كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى تَرْتِيبِهِ أَخْبَرَنِي
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَشَابَعُوا التَّمْرَ حَتَّى
يَبْدُوَ وَصَلَاحُهَا وَلَا تَبِيعُوا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ
يُجَوِّدُهُ دَرَجَتُ كُجُورِهِ كُثْرَتُهُ يَوْمَ كُجُورِهِ كُفْرُهُ

بَابُ شَرْاءِ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ

۲۰۵۰ حَدَّثَنَا حُمَيْرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ
غِيَاثِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ
وَكُنَّا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الرَّهْنِ فِي السَّلَفِ فَقَالَ

کہتے ہیں کہ اسے کھایا جا سکے

۱۳۶۱۔ کھجور کے باغ، قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا۔

۲۰۴۸۔ ہم سے علی بن ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے معل نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں حمید نے خبر دی اور ان
سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا تھا اور کھجور کے
باغ، زہو سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ زہو کیسے
کہتے ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ مائل برخی یا مائل بزردی ہونے کو کہتے ہیں۔

۱۳۶۲۔ اگر کسی نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے ہی پھل بیچے
اور ان پر کوئی آفت آئی تو نقصان بیچنے والے کو بھرنے پڑے گا۔

۲۰۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک
نے خبر دی، انھیں حمید نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو زہو سے پہلے بیچنے سے
منع کیا تھا، ان سے پوچھا گیا کہ زہو کسے کہتے ہیں تو جواب دیا کہ سرخ ہونے
کو۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ تمہیں بتاؤ، دیکھنے سے پہلے ہی اگر باغ بیچ دیے
جایا کریں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھلوں پر کوئی آفت آجائے تو تم اپنے بھائی
کا مال آخر کی چیز کے بدلے لو گے؟ بیٹ لے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے اگر
قابل انتفاع ہونے سے پہلے ہی پھل خریدے (درخت پر) پھران پر کوئی
آفت آگئی تو جتنا نقصان ہوا ہے وہ سب اصل مالک کو بھرنے پڑے گا۔ مجھے
سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو نہ

۱۳۶۳۔ ایک مدت متعین کے قرض پر غلہ خریدنا۔

۲۰۵۰۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے
والد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابیہم
کے سامنے قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج

نہیں ہے۔ پھر ہم سے اسود کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین مدت کے فرض پر ایک یہودی سے غلہ خریدا تھا اور اپنی زرہ اس کے یہاں گرو دی رکھی تھی۔ ۱۳۶۴۔ اگر کوئی کجور، اس سے اچھی کجور کے بدلے میں بیچنا

چاہے۔

۲۰۵۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبد المجید بن سہل بن عبد الرحمان نے، ان سے سعید بن مسیب نے، ان سے سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں ایک شخص کو عامل بنایا (زکوٰۃ و صدقات وصول کرنے کے لئے) وہ صاحب زکوٰۃ وغیرہ وصول کر کے (مدہ قسم کی کجوریں لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کجور اسی طرح کی تھیں، انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، بخدا یا رسول اللہ! ہم تو اسی طرح کی ایک صاع کجور (اس سے گھٹیا درجہ کی) دو صاع دے کر لیتے ہیں اور دو صاع، تین صاع کے بدلہ میں لیتے ہیں، آنحضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو البتہ کجور کو دو راہم کے بدلہ میں بیچ کر، ان دو راہم سے اچھی قسم کی کجور خرید سکتے ہو۔

۱۳۶۵۔ جس نے تاہیر کئے ہوئے کجور کے درخت بیچے اور فصل لگی ہوئی زمین بیچی یا اجارہ پر دیا ابو عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ فحش سے ابراہیم نے بیان کیا، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن ابی ملیک سے سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ نافع کے واسطے سے خبر دیتے تھے کہ جو بھی کجور کا درخت تاہیر کے بعد بیچا جائے اور بیچتے وقت پھلوں کا کوئی ذکر نہ ہو تو پھل اسی کے ہونگے جس نے تاہیر کی ہے (یعنی سابقہ مالک کے) غلام اور کھیت کا بھی یہی حال ہے۔ نافع نے ان تینوں چیزوں کا نام لیا تھا۔

لَبَّاسٍ بِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ اسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِّنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ قَرَنَهُ دُرَاهِمًا ۖ

بَابُ ۱۳۶۴ إِذَا ارَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٌ مِنْهُ

۲۰۵۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ وَجَاءَ بِالْتَمْرِ حَنِيبٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ النَّصَاءَ مِنْ هَذَا إِلَّا النَّصَاءَيْنِ وَالنَّصَاءَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَةِ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَغِ بِالدَّرَاهِمِ حَنِيبًا ۖ

بَابُ ۱۳۶۵ مَنِ بَاعَ تَجْلًا قَدْ ابْتُرِيَ أَوْ أَمْرًا مَزْمُونًا أَوْ بِأَجَارَةٍ قَالُوا
عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ يَخْبُرُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ آيْمَانَ نَحْلٍ بَيْعَتْ قَدْ ابْتُرِيَ كَمْ يُذَكَّرُ التَّمْرُ قَالَ لَمْ يَسْمُرْ لَكِنْ ابْنُ ابْتَرَهَا وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ وَالْحُرُّ سَمِعْتُ لَوْ تَفَاعَلُوا لَمْ يَكُنْ ثَلَاثًا ۖ

۱۔ کجور کے درخت بعض اپنے اقسام میں نہ ہوتے تھے اور بعض مادہ۔ مدبر میں یہ عام رواج تھا کہ مادہ کجور کا خوشہ کھول کر اس میں نہ کجور کا پیوند لگاتے تھے۔ اسی کو تاہیر کہتے ہیں ان کا خیال یہ تھا کہ اس سے پھل زیادہ آئے۔

۲۔ یعنی اگر کوئی شخص پانچ تو بیچتے وقت جتنا مال اس کے پاس تھا وہ سب بیچنے والے کا ہو گا کیونکہ اس وقت تک غلام اس کی ملکیت میں تھا۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے بھی کسی کھجور کے درخت ہی کو بیع نہ تو
(اس موسم کا) بھل اسی کا ہوتا ہے جس نے تابہر کی بوئیں گزیر خریدنے پھلوں
کی بھی شرط لگا دی (تو پھل بھی اسی کے ہوجائیں گے۔

۱۳۶۸۔ بیع غاضرہ۔

۲۰۵۵۔ ہم سے اسحاق بن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن
یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی
کہا کہ مجھ سے اسحاق بن ابی طلحہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
معاقلہ، غاضرہ، ملاسہ، منابذہ، اور مزابذہ سے منع فرمایا تھا۔

بَابُ بَيْعِ الْمُحَاصِرَةِ

۲۰۵۵ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اسْحَاقُ
بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُحَاصِرَةِ وَالْمَلَا سَةِ
وَالْمَنَابِذَةِ وَالْمَزَابِذَةِ

۲۰۵۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالشَّرْخِ حَتَّى تَنْهَوَ
فَقُلْنَا لَا نَسِ قَاتَرَهُ هَا قَالَ تَعْمَرُ وَتَضْفَرُ أَرَأَيْتَ
إِنْ مَتَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِهَ سَتَجِدَ قَالَ أَهْلِيَّةٌ
بِجَلِّ بِرَكُوْنِي أَتَى أَكْثَرُ كُوسٍ حِزْبِي بَدَنِي تَمْبَارِي بِجَانِي (خریدار) کا مال تمبارے لئے حلال ہوگا

بَابُ بَيْعِ الْجُمُعَةِ وَآكِلِهِ

۲۰۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عُمَرَ قَالَ كُنْتُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَأْكُلُ جُمُعًا أَتَى مِنْ الشَّجَرِ شَجَرَةً
كَالزُّجْلِ الْمُؤْمِنِ قَاتَرْتُ أَنْ أَتَوَّلَ حَتَّى تَخْلُتَ
فَإِذَا آتَا أَخَذْتُهَا قَالَ حَتَّى تَخْلُتَ

۲۰۵۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر
نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کی کھجور کو زھوسے پہنے ٹوٹی ہوئی کھجور
کے بدلے بیچنے سے منع کیا تھا۔ ہم سے ابو جحاف کہ زھو کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا
یہ ہے کہ سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے تبہیں تاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے

۱۳۶۹۔ جملہ کی بیع اور اس کا کھانا۔

۲۰۵۷۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشمر نے ان سے مجاہد نے اور ان سے
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر تھا۔ آپ جمار تناؤ فرما رہے تھے اسی دوران آپ نے فرمایا
کہ درختوں میں ایک درخت مردوموں کی طرح ہے، میرے دل میں آیا کہ
کہوں کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن حاضرین میں میں ہی سب سے جھوٹی عمر کا تھا
اس لئے بڑوں کی مجلس میں بولنا خلاف ادب سمجھ کر خاموش رہا پھر انھوں نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

۱۳۷۰۔ جن کے نزدیک ہر شہر کی خرید و فروخت، اجمارہ اور زب

بَابُ مَنْ أَجْزَى أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلَى مَا

لہ غاضرہ، پکنے سے پہلے فصل کو کھیت ہی میں بیچنے کا نام ہے۔ معاقلہ، ملاسہ، منابذہ اور مزابذہ کی صورتوں کی تفصیل اس سے پہلے لکھ چکی ہے۔
تہ جمار کھجور کے درخت پر گوند جیسی کوئی چیز نکل آتی تھی جو چسپرن کی طرح سفید پوتی تھی یہ کھائی بھی جاتی تھی لیکن اس کے بعد پھر اس درخت
پر پھل نہیں آتے تھے۔

يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبَيْعِ وَالْإِلَاحِ مَا تَوَدَّ
وَالْمَكِيلَ وَالْوَسِيلَ وَاسْتَنْهَمُ عَلَى نَيْتَاتِهِمْ
وَمَدَّ أَهْلَهُمُ الْمَشْهُورَاتِ وَقَالَ شَرِيْعٌ
لِلْعَزَائِلِ سَنَتُكُمْ بَيْنَكُمْ بِرِيحَا
وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مَعْنٍ
لَا بَأْسَ أَنْفُسِيَّةً بِأَحَدٍ عَشْرَةَ يَأْخُذُ
لِلتَّفَقَةِ بِرِيحَاذٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَهْنِدٍ تُحْذِي مَا يَكْفِيكَ وَقُلْتُ
بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا
فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ وَكَتَبَ الْحَسَنُ
مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْوَانَ جَمَاعًا فَقَالَ
بِكُمْ قَالَ يَدَا أَنْفُسِيَّةً فَرَكِبَتْ ثُمَّ جَاءَ
مَرْءٌ أُخْرَى فَقَالَ الْجَمَاعَةُ الْجَمَاعَةُ فَرَكِبَتْ
وَلَمْ يَشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَنْصِفُ
وَمَرْهَمٌ

مرتبہ شریف لائے اور کہا کہ گدھا چابیے مجھے۔ اس مرتبہ آپ اس پر کرایہ طے کئے بغیر سوار ہو گئے اور ان کے پاس آدھا درہم بھیج

دیا۔

۲۰۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
عَلِيٌّ عَنْ حَمِيدٍ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
حَجَّ مَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو حَنِيفَةَ
فَأَمَرَكَ مَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ
مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَتَحَقَّقُوا عَنْهُ مِنْ
خَرَاجِهِ

۲۰۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هُنْدُ أُمُّ

تول میں اسی شہر کے متعارف طریقوں پر عمل کیا جائے گا اور ان کی نیتوں
نیتوں کا فیصلہ، وہیں کے رسم و رواج اور تعامل کے مطابق ہوگا
شریح رحمة اللہ علیہ نے موت کا تنہا والوں (کے ایک ایک جگہ
میں ان سے کہا تھا کہ قلع کے سلسلے میں تمہارے اپنے طریقے تم
پر نافذ ہوں گے، عبدالوہاب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے
اور ان سے محمد نے کہ دس کی چیز اگر گیارہ میں بیچے تو کوئی خرچہ
نہیں اور لاگت پر نفع ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، بند
الوسعیان رضی اللہ عنہ کی بیوی جنہوں نے اپنے شوہر کی شکایت
کی تھی کہ تان و نغفہ پورا نہیں دیتے (م سے فرمایا تھا کہ نیک نیتی
کے ساتھ تم اتنا الوسعیان کے مال سے لے سکتی ہو جو تمہارے لئے
اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو
کوئی محتاج ہو وہ نیک نیتی کے ساتھ کھا سکتا ہے۔ حسن رحمۃ اللہ
علیہ نے عبداللہ بن مرواس سے گدھا کر لئے پر لیا تو ان سے اس
کا کرایہ پوچھا، انہوں نے کہا کہ دیکھو دانق ہے (ایک دانق) درہم کا
چھٹا حصہ ہوتا ہے) اس کے بعد وہ گدھے پر سوار ہوئے۔ پھر دیکھو
مرتبہ شریف لائے اور کہا کہ گدھا چابیے مجھے۔ اس مرتبہ آپ اس پر کرایہ طے کئے بغیر سوار ہو گئے اور ان کے پاس آدھا درہم بھیج

۲۰۵۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی، انھیں حمید طویل نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو حنیفہ نے پکھنا لگایا تو آنحضور نے انہیں
ایک صاع کھجور (بطور اجرت) دینے کا حکم دیا اور ان کے مولیٰ سے فرمایا کہ
ان کے وظیفہ میں (جو وہ روزانہ کے سب سے ان سے وصول کرتے تھے)
کمی کر دو۔ (یہ حدیث اس سے پہلے گند مچی ہے۔

۲۰۵۹ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسعود نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

۱۔ یعنی جس جگہ ناپ، تول اور خرید و فروخت میں جو طریقے رائج ہیں وہ اگر شرعی اصول و ضوابط کے خلاف نہیں ہیں تو تمام معاملات میں انھیں
متعارف طریقوں پر عمل ہوگا۔ اور کسی معاملہ میں اگر اختلاف وغیرہ ہو جائے تو فیصلہ کے وقت وہاں کے رسم و رواج وغیرہ کو سامنے رکھنا ہوگا۔
اس کی جزئیات و تفصیلات فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں خود مصنف نے بھی اس کی بعض جزئیات لکھی ہیں۔

مُعْوِيَةَ بْنِ رَسُولٍ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ مَالَهُ بِمَنْعَةٍ فَهُوَ كَمَنْ بَاعَ نَفْسَهُ بِمَنْعَةٍ وَمَنْ بَاعَ مَالَهُ بِمَنْعَةٍ فَهُوَ كَمَنْ بَاعَ نَفْسَهُ بِمَنْعَةٍ وَمَنْ بَاعَ مَالَهُ بِمَنْعَةٍ فَهُوَ كَمَنْ بَاعَ نَفْسَهُ بِمَنْعَةٍ

۲۰۶۰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَعْمَدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ فَرْقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ وَمَنْ كَانَ عَيْنِيَا فَلَيْسَ تَعْفُفٌ وَمَنْ كَانَ تَقْفِيرُ نَيْبٍ كُلِّ بِالْمَعْرُوفِ أُنْزِلَتْ فِي وَ إِلَى الْيَتِيمِ الَّذِي يَتِيمُهُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ تَقْفِيرًا كَمَنْ مَالَهُ بِالْمَعْرُوفِ

متعلق نازل ہوئی مضمون کی اور ان کے مال کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتے ہوں کہ اگر وہ فقیر ہیں تو اس نگرانی کے عوض (نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے لے سکتے ہیں۔

بَابُ بَيْعِ الشَّرَبِ مِنْ شَرَبِكُمْ

۲۰۶۱ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْمَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَأَذَا وَقَعَتِ الْخُذُودُ قُصُوفُ الطُّرُقِ فَلَا شُفْعَةَ

بَابُ بَيْعِ الْأَرْضِ وَالْأُفْرِ

وَالْمَرْؤُوسُ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُومٍ

۲۰۶۲ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْمَدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَأَذَا وَقَعَتِ الْخُذُودُ قُصُوفُ الطُّرُقِ فَلَا شُفْعَةَ مَعْدًا مَسَدًا وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا وَقَالَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ تَابِعَهُ هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي كُلِّ مَالٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

عنه بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، تو کیا اگر میں ان کے مال میں سے چھپا کر کچھ لے لیا کروں تو کوئی حرج ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تم اپنے لئے اور اپنے بیٹوں کیلئے نیک نیتی کے ساتھ اتنا لے سکتی ہو جو تم لوگوں کیلئے کافی ہو جایا کرے۔

۲۰۶۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غیر نے حدیث بیان

کی، انھیں ہشام نے خبر دی۔ ح اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عثمان بن فرقہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے ہشام بن عروہ سے سنا وہ اپنے والد کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرماتی تھیں کہ (قرآن کی آیت) ”جو شخص والد ہو اسے (اپنی زیر پرورش یتیم کے مال لینے سے) اپنے کو بچانا چاہیے اور جو فقیر ہو وہ نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے کھا سکتا ہے۔“ یہ یتیم کے ان سرپرستوں کے متعلق نازل ہوئی مضمون کی اور ان کے مال کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتے ہوں کہ اگر وہ فقیر ہیں تو اس نگرانی کے عوض (نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے لے سکتے ہیں۔

۱۳۷۱۔ کسی کاروبار کے شرکا کی باہم بیکدوسرے کیساتھ خرید و فروخت

۱۵۶۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث

بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں ابوسلمہ نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر اس مال میں قرار دیا تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو لیکن جب اس کی حد بندی ہو جائے اور راستے بھی مختلف ہو جائیں تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

۱۳۷۲۔ ایسی مشترک زمین، گھر اور سامان کی بیع جو ابھی تقسیم

نہ ہوئے ہوں

۲۰۶۲۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد

نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایسے مال میں شفعہ کا حق دیا تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو لیکن جب اس کی حدود قائم ہو جائیں اور راستہ بھی بدل تو اب شفعہ کا حق نہیں رہتا، ہم سے مسدد نے اور ان سے عبد الواحد نے اسی طرح حدیث بیان کی اور کہا کہ ہر اس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ اس کی متابعت ہشام نے معمر کے واسطے کی ہے اور عبد الرزاق نے یہ بیان کیا

بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الزَّهْرِيِّ :

کہ ہر مال میں ۱۰ اس کی روایت: عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

بَابُ ۱۳۶ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا بِغَيْرِ بَعِيرٍ

۱۳۶۔ کس نے کوئی چیز دوسرے کے لئے اس کی اجازت کے بغیر خریدی اور بھر دہ راضی ہو گیا۔

أَوْ بِنِ قَرْضَى :

۲۰۶۔ لَقْتُ أَبَا يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

۲۰۶۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے روایت بیان کی ان سے ابو عامر

أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

نے حدیث بیان کی انھیں ابن جریر سے نے خبر دی کہ ابی جریج نے موسیٰ بن عقبہ سے

عُقَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ يَشْهَدُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ

خبر دی انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تین شخص کہیں جارہے تھے کہ بارش ہونے لگی (بارش سے بچنے کے لئے) انھوں نے ایک پہاڑ

فَدَخَلُوا فِي غَائِي فِي جَبَلٍ فَأَخْطَتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ

کے غار میں جگہ لی، اتفاق سے ایک پتھر اڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں پناہ لئے ہوئے تھے) ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب

قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اذْهَبُوا اللَّهُ بِأَنْفُسِ عَسَلٍ

سے اچھے عمل کا جو تم نے کبھی کیا ہو، واسطہ دے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اس پر ان میں سے ایک نے یہ دعا کی اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بڑے

عَمِلْتُمُوهُ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنِّي كَأَن لِي

تھے۔ میں باہر لے جا کر (اپنے بولشی) چلا تھا، پھر جب واپس ہوتا تو ان کا دوسرا دوست اور برتن میں اپنے والدین کو (پہلے) پیش کرتا، جب میرے والدین پلچکے

أَبُو إِنْ شَيْئَانِ كَيْفَ تَرَانِ كُنْتُ أَخْرَجُ فَأَمَرَنِي ثُمَّ أَحْمَرُ

فوج بچوں کو گھروالوں کو اور اپنی بیوی کو بلانا، اتفاق سے ایک رات دیر ہو گئی اور جب میں گھر واپس ہوا تو میرے والدین سوچنے لگے۔ اس نے کہا کہ بھڑ میں نے

فَأَخْلَبَ فَأَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَأَتَيْتُ بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرِيَانِ

پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں۔ بچے میرے قدموں میں پڑے رو رہے تھے۔ (بھوک کی وجہ سے) میں برابر دودھ کا پیالہ لے کر سامنے اسی طرح کھڑا

لَمْ أَقْنِي الْقَبِيئَةَ وَأَخْلَى وَأَمَرَنِي فَأَخْتَبَسْتُ لَيْلَةً

رہا اور صبح ہو گئی اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے (راز کے منہ سے پتھر کی

فَجِئْتُ فَأَوَاهَهُ أَتَانِيَابَ قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُدْقَهُمَا

پٹان ہٹا کر راستہ مارے تاکہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ چنانچہ پتھر (تھوڑا سا) ہٹ گیا دوسرے شخص نے دعا کی اے اللہ! تیرے

وَالْقَبِيئَةُ يَتَصَاغُونَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ وَأَبُو

مذکر شدہ حارثہ شفعہ اس حق کو کہتے ہیں جو کسی پڑوسی یا شریک وغیرہ کو اپنے دوسرے پڑوسی یا شریک کے گھر جاؤاد وغیرہ میں اس وقت ہوتا ہے جب دوسرا

وَدَأْبُهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي

شریک یا پڑوسی اپنا الیاء وغیرہ بچنا چاہے جس میں کوئی اس کا شریک یا اس کا پڑوسی ہے شریعت یہ کہتی ہے کہ شریک یا پڑوسی ہونے کی حیثیت سے گھر یا جائداد کے منافع اور مضرتوں سے وہ بالکل صرف نظر نہیں کر سکتا۔ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے کہ کن کن صورتوں میں یہ حق

كَفَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجِيءًا فَمِنْ عَنَّا فَرَجَةً نَرَى مِنْهَا

حاصل ہوتا۔ بہر حال ایسی خرید و فروخت میں حق شفعہ رکھنے والا اس کا مجاز ہے کہ جائداد اگر کسی اجنبی نے خرید لی ہو تو وہ اس پر دعویٰ کرے اور اس جائداد کو خود خریدے۔ ایسے معاملات میں اولیت اسی کو حاصل ہوگی جسے حق شفعہ حاصل ہے۔

يَذَرُ رَجُلٌهَا قَالَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا وَلَا تَسْخَرُ النَّاسَ أَكْثَرُ
بِحَقِّهِمْ قَوْمٌ وَتَرَكَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أُنْفِقْتُ
ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَخْرَجَ عَنَّا فَرْجَةَ قَالَ
فَقَرِجْ عَنْهُمْ الثَّلَاثِينَ وَقَالَ الْاُخْرَى اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أُنْفِقْتُ أَجِيرًا يَقْرِي مَن ذُرِّيَّةً فَاعْطِنِي
وَأَبَى ذَاكَ أَنْ يَأْخُذَ فَعَمَدَتْ إِلَى ذَاكَ الْفَرْقِ
فَدَرَّ عُنْتُ حَتَّى اسْتَرْيَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَةً لَنَا
جَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ اعْطِنِي خَفِي فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلَى
تِلْكَ الْبُقْعَةِ وَرَاعِيَهَا فَإِنَّهَا لَكَ فَقَالَ أَتَشْتَرِيهِ
بِذَلِكَ فَقُلْتُ مَا أَشْتَرِيهِ بِكَ وَلَكِنَّهَا لَكَ اللَّهُمَّ
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أُنْفِقْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ
فَأَخْرَجَ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ

علم میں یہ بات ہے کہ مجھے اپنے چچا کی ایک لڑائی نے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی
ایک مرد کو کسی عورت سے ہو سکتی ہے، اس نے کہا کہ تم مجھ سے اپنا مقصد
اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو بیگز نہ دے دو۔ میں نے
اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر اتنے دینار جمع کر جی لئے۔ پھر جب
میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا، اللہ کے درود اور
مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑو، اس میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے تھوڑے بیدار
اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری ہی خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہمارے
لئے راستہ بنا دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ دو نہائی راستہ کھل
گیا۔ تیسرے نے دعا کی کہ اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک
فرق جو اد پر کام لیا تھا، جب میں نے اس کی مزدوری دی تو اس نے لینے سے انکار
کر دیا۔ میں نے اس جوار کو لے کر بو دیا (کھیتی جب کئی تو اس میں اتنی جوار پیدا
ہوئی کہ اس سے میں نے ایک بیل اور چھروا خرید لیا۔ اتفاق سے پھر اس مزدور نے
اگر مطالبہ کر دیا کہ خدا کے بندے! مجھے میرا حق دے دو۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس کے چھروا بے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہارے ہی میں۔ اس نے کہا کہ مجھ
سے مذاق کرتے ہو! میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کرتا، واقعی یہ تمہارے ہی ہیں، تو اسے اللہ! اگر تیرے نزدیک (میرا کہ میری نیت بھی تھی) یہ کام میں نے صرف
تیری رضا و خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو یہاں ہمارے لئے (چٹان کو مٹا کر) راستہ پیدا کر دے۔ چنانچہ غار کھل گیا۔

۱۲۷۴ھ - مشرکوں اور دارالحرب کے باشندوں کے ساتھ

خرید و فروخت۔

۲۰۶۴ھ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن سلیمان
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو عبد الرحمن بن ابی بکر نے
بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک مشرک
طویل القامت مشرک بکریاں پالتا آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت
فرمایا کہ یہ بیچنے کے لئے ہیں یا عطیہ میں؟ یا آپ نے یہ دریافت فرمایا کہ بیچنے کے

بَابُ ۱۳۴ (۱۳۴) اللَّهُ زَاوٍ وَالْبَيْعُ مَعَ

الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلُ الْحَرْبِ

۲۰۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا

مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ قَالَ كُنَّا مَعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ

مُشْعَانٌ طَوِيلٌ يَقَعُ يَسْأَلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لہ بظاہر اس دعا کے کرنے والے کا یہ عمل غیر صالح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ یہ بچوں پر صریح ظلم و زیادتی ہے کہ وہ بھوک سے تڑپ رہے ہیں اور آپ دودھ لئے
کھڑے ہیں لیکن انہیں پلاتے نہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ ظلم ہے لیکن اس کی نیت کے نیک
اور صالح ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا اور اسی نیت پر اسے اجر ملا ہے ورنہ اس میں کوئی استبعاد نہیں کہ اگر اسی طرح کا کوئی عمل کسی اہل علم سے
ہو تو باوجود موخرہ و عذاب بن جائے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نیت نیک ہو تو مہاجل کے عمل فاسدہ کا بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں
اغبار ہو جائے شخص اس کے جہل اور نادانی کی وجہ سے، اس کی خالص شریعت میں بہت ہیں اور یہ ایک مستقل باب ہے کہ حسن نیت کا خیال کر کے
عمل مقبول ہو جاتا ہے حالانکہ صورت عمل بالکل فاسد ہوتی ہے یہ ایک نیک بے وقوف کی مثال ہے۔

وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَيْعَ
بَيْعٌ قَاشْتَرَى مِنْهُ شَيْئًا

باب ۱۲۱) شَرَاؤُ الْمَوْلَى مِنَ الْخُرَيْجِ
وَهَبْتِهِ وَعَنْقِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكُمْ كَاتِبٌ وَكَانَ خُرًا
فَقُلْتُ مَوْءُودٌ وَبَاعُوهُ وَبُيْعِي عَمَّارٌ وَمُهَلَّبٌ وَ
بِلَالٌ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ
عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّثْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا
بِرَّ أَوْ رِثْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِلَاغِ الْفِتْنَةِ اللَّهُ
يَجْزِلُ ذُنُوبَهُ

۲۰۶۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ جَرَّ
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةٍ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً
فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمَوْلَى أَوْ جَعَلَهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ
وَاحِدٌ إِبْرَاهِيمُ مِنْ هَذِهِ الْأَيِّ مَعَكَ قَالَ اخْتَنِي
ثُمَّ رَجَعْ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تَكْذِبِي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّهُ
اخْتَنَى وَاللَّهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ غَيْرِي وَغَيْرُ
فَأَمْسَكَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ
فَصَلَّتْ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمْنْتُ بِكَ وَ
بِرَسُولِكَ وَاحْصَنْتُ قَرْجِي إِلَّا عَلَى نَرُوحِي فَلَا
تَسْلُطْ عَلَى الْكَافِرِ فَعُطِخَتْ رَأْسَهُ بِرَجْلِهِ قَالَ
الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ
أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتْ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُنْتُ بِمَا يَقُولُ حَتَّى
تَمْلِكَنِي فَأَمْسِكِي ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ
فَصَلَّتْ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمْنْتُ بِكَ وَ
بِرَسُولِكَ وَاحْصَنْتُ قَرْجِي إِلَّا عَلَى نَرُوحِي فَلَا تَسْلُطْ

تھے ہیں) یا بیہ کے لئے؟ اس نے کہا کہ نہیں بلکہ بیچنے کے لئے ہیں۔ چنانچہ
آنحضور نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

۱۲۱۔۱۔ حربی سے غلام خریدنا، حربی کا غلام کو آزاد کرنا اور مسکینا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا
تھا کہ اپنے (یہودی) مالک سے "مکاتبت" کرو جو حالانکہ آپ پہلے
سے آزاد تھے، ان کے ہمسفروں نے ان پر ظلم کیا کیونچہ دیا تھا (اور
اس طرح وہ غلام ہو گئے تھے) اسی طرح عمار، صہیب اور بلال رضی
اللہ عنہم بھی قید کر کے (غلام بنا لئے گئے تھے اور ان کے مالک مشرک
تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے تم میں بعض کو
بعض پر فضیلت دی ہے بنق میں، سو جن کو بڑائی دی وہ نہیں
پہنچا دیتے اپنی روزی ان کو جن کے وہ مالک ہیں کہ سب اس میں برابر
ہو جائیں کیا اللہ کی نعمت کے منکر ہیں۔

۲۰۶۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی

ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام
سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ
رہتا تھا یا یہ فرمایا کہ (ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا اس سے ابراہیم علیہ السلام کے
متعلق کہا گیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں بادشاہ
نے آپ سے پچھا بھیجا کہ ابراہیم! یہ خاتون جو تمہارے ساتھ ہیں، تمہاری کیا بیوی
ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میری بہن ہیں (یعنی دینی رشتہ کے اعتبار سے) پھر جب
ابراہیم علیہ السلام (بادشاہ کے یہاں سے) سارہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے
تو ان سے کہا کہ (بادشاہ کے سامنے) میری بات نہ جھٹلانا، میں تمہیں اپنی بہن کہہ
آیا ہوں۔ بخدا، اس روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی دشمن نہیں ہے
چنانچہ آپ نے حضرت سارہ کو بادشاہ کے یہاں بھیجا، بادشاہ حضرت سارہ رضی
اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اس وقت حضرت سارہ روضہ کے نماز پڑھنے کھڑی
ہو گئیں جتنی انہوں نے اللہ کے حضور تیری دعا کی اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور
تیرے رسول (ابراہیم علیہ السلام) پر ایمان رکھتی ہوں اور اگر میں نے اپنے شوہر
کے سوا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو، تو مجھ پر ایک کافر کو نہ مسلط کر" اتنے
میں وہ بادشاہ بسلا لیا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔ آج نے بیان کیا کہ

ابو سلمہ بن عبدالرحمان نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جن ساتہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور میں عرض کیا، اے اللہ! اگر میرا گناہ تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے، چنانچہ وہ پھر جھوٹ گیا یعنی اس کے پاؤں زمین سے باہر نکل آئے) حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا، حضرت سارہ پھر وضو کر کے پھر غار پر پڑھنے لگی تھیں اور یہ دعا کرتی جاتی تھیں: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور میرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے شوہر (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے خواہ اور ہر موقع پر میں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تو مجھ پر اس کافر کو

سلطہ نہ کر۔ چنانچہ وہ پھر پھلپلا اور اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ عبدالرحمان نے بیان کیا کہ ابواسلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت سارہ نے پھر دبی دعا کی کہ: اے اللہ! اگر میرا گناہ تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے، اب دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ بھی وہ بادشاہ چھوڑ دیا (اللہ کی پکڑ سے) آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے تو میرے یہاں ایک شیطان بھیج دیا، اسے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس سے بھاڑ اور انہیں آخر (حضرت حاجرہ) کو بھی دے دو۔ پھر حضرت سارہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے کہا کہ دیکھتے نہیں، اللہ تعالیٰ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک جھوٹ کر دی۔

۲۰۶۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب و س، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہما کا ایک بچے کے بارے میں نزاع ہوا، سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی غنیم بن ابی وقاص کا بیٹا ہے، اس نے وصیت کی تھی کہ اس کا بیٹا ہے آپ خود میرے بھائی سے اس کی مشابہت کو دیکھ لیجئے۔ لیکن عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ تو میرا بھائی ہے، میرے باپ کے "فراش" پر پیدا ہوا ہے اور اس کی باندی کے پیٹ کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کی صورت دیکھی تو مشابہت صاف غنیم سے تھی لیکن آپ نے فرمایا: یہی کہ اے عبد! یہ بچہ تمہارے ہی ساتھ رہے گا کیونکہ بچہ فراش کے تابع ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں صرف پتھر ہے۔ اور اے سودہ بنت زمرہ! اس لڑکے سے تم پردہ کیا کرو۔ چنانچہ سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر اسے کبھی نہیں دیکھا۔ (حدیث اور نوٹ گذر چکا ہے۔)

۲۰۶۷۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنے کو منسوب نہ کرو۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مجھے بہت بڑی دولت

عَلَى هَذَا الْكَفْرِ قَطَعْتَ حَتَّى تَرَكْتَهُ بِرَجُلٍ مَالِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ أَنْ يَمُوتَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ قَتَلْتَهُ وَأَنْ تَرَسِلَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَنْزَلْتُ سَلَامًا إِلَّا وَأَنَا فِيهَا وَأَنَا رَجَعْتُهَا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَعْطَوَهَا أَجْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَسَعَرْتَ أَنْ أَمْسَكَتِ الْكَافِرَ وَأَخَذْتَهُ وَلَيْدًا؟

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْرَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُثَيْبَةَ نَبِيٍّ وَلَهُ مِنْ عَهْدِ أَبِي آدَةَ ابْنِهِ الْفُزَارِيِّ شَبَّهَهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْرَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِدَةٌ عَلَى فِرَاشِي مِنْ وَلِيدَةٍ نَبِيٍّ فَتَنْظُرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَّهَهُ فَرَأَى شَبَّهًا بَيِّنًا يَعْتَبَتْ فَقَالَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ الْفِرَاشُ وَالْخَاضِرُ الْخَبَرُ وَاخْتَجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْرَةَ فَلَمْ تَزِرْهُ سَوْدَةً قَطْرًا؟

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الرَّحْمَنُ بْنُ عَوْفٍ لَصْهَبِ بْنِ أَبِي اللَّهِ وَكَانَتْ دَعَا إِلَى غَيْرِ ابْنَيْكَ فَقَالَ صْهَبُ بْنُ أَبِيهِ أَنَّ ابْنِي كَذَا أَوْ كَذَا أَوْ ابْنِي قُلْتُ ذَلِكَ وَلَكِنِّي سَرِفْتُ وَأَخَا صَبِي؟

بھی مل جائے تو بھی میں یہ کہنا پسند نہ کروں گا میں تو بچپن ہی میں ہوا لیا گیا تھا۔

۲۰۶۸ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھے وہ بن زبیر نے خبر دی انھیں حلیہ بن ہزام رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ان اعمال کے آپ نے کیا حکم ہے جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ میں، صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے، اور صدقہ دینے کے طور پر کرتا تھا۔ کیا ان اعمال پر بھی مجھے اجر ملے گا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی نیکیاں تم پہلے کر چکے ہو، ان سب نے ساتھ اسلام لائے ہو۔

۱۳۷۶ - و باعت سے پہلے مردار کی کھال۔

۲۰۶۹ - ہم سے زبیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ہرام ہم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدڑ ایک مردہ بکری پر سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے چمڑے سے تم لوگوں نے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ وہ تو مردار ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ مردار کا صرف کھانا منع ہے۔

۱۳۷۷ - سور کا مار ڈالنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سور کی خرید و فروخت حرام قرار دی تھی۔

۲۰۷۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن میثم نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ زمانہ آئے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے آئیں گے وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار

۲۰۶۸ حَدَّثَنَا أَبُو الَيْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ جَزَاءٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَخَتُّ أَوْ أَتَخَتُّ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَلَاةٍ وَ عِتَاقَةٍ وَ صَدَقَةٍ هَلْ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَلَّمْتَ عَلَى مَا سَلَفَكَ مِنْ خَيْرٍ بَالِغًا ۖ جُلُودَ الْمَيْتَةِ قَبْرٌ أَنْ تُدْبَعَ

۲۰۶۹ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُهَيْرٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي نَجْوَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْعَلْتُمْ بِأَهَائِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّا خَضَرْنَا أَهْلُهَا

عَنْهَا لَعْنَةُ اللَّهِ وَ هُوَ مُرْدَرٌ ۖ آنحضور نے فرمایا کہ مردار کا صرف کھانا منع ہے۔

۲۰۷۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ بَنُو مُزَيْمٍ حَكَمًا مُقْسِطًا يَمْسُرُ الْهَلِيلِيَّ وَيَقْتُلُ الْخِزْرِيَّ وَيَصْعَقُ الْيَزْرِيَّةَ وَيَفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَكَ

نہ صہیب رضی اللہ عنہ اپنا نب سنان بن ملک کے ساتھ بوڑھے تھے اور کہتے تھے کہ ان کی والدہ بنی تمیم میں سے تھیں لیکن چونکہ آپ رویوں کے غلام تھے اس لئے لوگ کہتے تھے کہ عربی النسل کس طرح ہو سکتے ہیں آپ اسی کے منطلق فرما رہے ہیں کہ مجھے تو بچپن کے رویوں نے غلام بنا لیا تھا۔ اور بچپن میں ہی یہ واقعہ پیش آیا تھا اسی لئے میری زبان بھی بدل گئی تھی۔

ڈالیں گے اور بزیہ کو ختم کر دیں گے، اس وقت مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوئی کہ کوئی پینے والا نہ رہے گا۔

۱۳۷۸۔ نہ مروار کی چربی پکھنڈ کی جائے اور نہ اس کا قوٹک بیچا

جائے اس کی روایت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

بَابُ لَا يُذَابُ سَخْمَةُ النَّمِثَةِ

وَلَا يَبَاعُ وَذَكُّهُ مَرَاةٌ جَائِزٌ غَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۰۷۱

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسُ أَنَّ

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَنَعَ عُمَرَاءُ فَلَاحَ بَاعَ

عُمَرَاءُ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ فَلَاحًا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ وَحَرَمَتْ

عَلَيْهِمْ الشُّحُومَ وَفَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا ۲۰۷۲

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَوِيدَ ابْنَ

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ وَحَرَمَتْ عَلَيْهِمُ

الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَآكَلُوا أَمْثَلَهَا ۲۰۷۳

بَابُ بَيْعِ النَّسَاءِ وَبَيْعِ الْبَنَاتِ لَيْسَ فِيهِمَا

مَرْؤُومٌ وَمَا يَخْرُجُ مِنْ ذَلِكَ ۲۰۷۴

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْثَدٍ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ عَنْ سَوِيدِ

ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ

رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيَ شَيْءٌ

مِنْ صُغَيْرَةِ يَدِي وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَادِيرَ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ أَحَدُ ثَلَاثٍ إِذَا مَا سَمِعْتَ رَسُولَ

۲۰۷۱۔ ہم سے حمید بنی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے طاووس نے خبر

دی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ عمر رضی

اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ فلاں شخص نے شراب فروخت کی ہے، تو آپ نے فرمایا کہ

اسے اللہ تعالیٰ تنہا و برباد کر دے، کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے کہ چربی ان پر

حرام کی گئی تھی لیکن ان لوگوں نے اسے بھلا کر فروخت کیا۔

۲۰۷۲۔ ہم سے یحییٰ بن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی

انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے کریم نے سعید بن مسیب سے

سنا۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ اللہ یہودیوں کو تنہا کرے ظالموں پر چربی حرام کر دی گئی تھی لیکن

انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

۱۳۷۹۔ غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بچنا اور اس میں کیا پائیدگی

ہے۔

۲۰۷۳۔ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زبیر نے

حدیث بیان کی، انہیں نے عوف نے خبر دی، انہیں سعید بن ابی حسن نے کہا کہ

میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس

آیا اور کہا کہ اے ابو عباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کی معیشت اپنے

ہاتھ کی صنعت پر مقوف ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ ابن عباس رضی

اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نہیں صرف وہی بات بتاؤں گا جو میں نے

۱۔ دیک اس چکناسٹ یا چربی کو کہتے ہیں جو گوشت کے اندر ہوتی ہے اور جو گوشت کے باہر ہوتی ہے گوشت سے الگ ۱۰ سے شحم کہتے ہیں اور ہم نے

اسی کا ترجمہ چربی کیا ہے۔

۲۔ یعنی اسی طرح تم شراب حرام قرار دی گئی لیکن تم اسے پیچھے دو۔ اس کا واقفہ یہ ہوا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل نے کسی ذمی سے شراب پر ٹیکس

وصول کر لیا تھا۔ گویا انہوں نے خود بھی نہیں تھی بلکہ ایک کافر ذمی بیچنے لے جا رہا تھا اور اسے میں انہوں نے صرف ٹیکس وصول کیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت کو یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جس نے بھی کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب و تیار سے کا جب تک وہ شخص اپنی تصویر میں جان نہ ڈال دے اور (یہ ظاہر ہے کہ) وہ بھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا (یہ سن کر م) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم تصویریں بنائی ہی چاہتے ہو تو ان دشتوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے تصویریں بنا سکتے ہو، ابو عبد اللہ نے کہا کہ سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس سے صرف یہی ایک حدیث سنی ہے۔

۱۳۸۰ - شراب کی تجارت کی حرمت: اور جابر رضی اللہ عنہ نے

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی خرید و فروخت حرام قرار دی تھی۔

۲۰۴۴ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ضحیٰ نے، ان سے مسروق نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب سورہ بقرہ کی تمام آیتیں نازل ہو چکیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ شراب تجارت حرام قرار دی گئی۔

۱۳۸۱ - اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیچا۔

۲۰۴۵ - مجھ سے بشر بن مرعم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل بن امیر نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہونگے جن کا قیامت کے دن میں فریق ہوں گا، ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عبد کیا اور پھر توڑ دیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی (اور اس طرح ایک آزاد کو غلام بنانے کا سبب بنا)۔ اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور آجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا لیکن اس کی مزدوری نہیں دی گئی۔

۱۳۸۲ - یہودیوں کو جلا وطن کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا انہیں اپنی زمین بیچ دینے کا حکم اس سلسلے میں مقبری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہے (یہ وہاب الجہاد میں آئے گی)

۱۳۸۲ - غلام کی، اور کسی جانور کی جانور کے بدلے ادھار بیع

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ
مَنْ مَوَّرَ صَوْرَةً فَإِنَّ اللَّهَ مَعَهُ بِمِثْلِهَا يَنْفَعُ
فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ يَنَافِعُ فِيهَا أَبَدًا أَقْرَبًا الرَّجُلُ
رَبُوعٌ شَدِيدٌ وَاصْفَرُّ وَجْهَهُ فَقَالَ وَيْحَكَ
إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ
مَعْلٍ شَيْءٌ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ أَبِي عُرْوَةَ مِنَ الثَّغْرَيْنِ
أَنَّ هَذَا الْوَاحِدُ

بَابُ تَحْرِيمِ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ
وَقَالَ جَابِرٌ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ

۲۰۴۴ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّحَّيْ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
لَمَّا تَرَتْ آيَاتِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ أَخِيهَا خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَرَجَتْ
التَّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

بَابُ الْبَيْعِ مِنَ بَاعِ حُرٍّ

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصَمُهُمْ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَجُلٌ أُعْطِيَ ثَمَنٌ عَدَمًا وَرَجُلٌ
بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اشْتَا جَرًا لِعَبْدٍ
فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ

بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَلَيْهَهُمْ وَبَيْعِ أَرْضِهِمْ حِينَ أَجْلَاهُمْ
فِيهِ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بَابُ بَيْعِ الْعَبِيدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْغَبَا

نَسِيئَةً وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَمْزِ بَعْتِ
أَبْعَرَةَ مَعْمُومَةً عَلَيْهِ يَوْمُفِيهَا صَاحِبُهَا
بِالرَّيْبَةِ وَقَالَ ابْنُ عَتَّاسٍ قَدْ يَكُونُ
الْبُعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبُعِيرَيْنِ وَاشْتَرَى تَرْفِعُ
بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبُعَيْرَيْنِ فَأَعْطَاهُ
أَحَدَهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَتَّاسٍ بِالْخَرِغْدِ أَثَرُ هَوَا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا يَرَبَا
فِي الْخَيْلِ وَالْبُعَيْرِ بِالْبُعَيْرَيْنِ وَالشَّاةُ
بِالْشَّاتَيْنِ رَأَى أَجَدٌ وَقَالَ ابْنُ سِينِينَ لَا
بِاسٍ بِبُعَيْرٍ بِبُعَيْرَيْنِ نَسِيئَةً

۲۰۷۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةٌ فَصَارَتْ إِلَى وَخِيئَةَ
الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

بَابُ بَيْعِ الرَّقِيقِ

۲۰۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُعِينٍ رَضِيَ
أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ بَيْعَ مَا هُوَ
جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَوَيْبُ سَبِيًّا فَتَجِبَ الْإِثْمَانُ
فَكَيفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ أَوْ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ
ذَلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكَ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ
نَسَمَةً كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَرْحَمَهُ إِلَّا هِيَ خَالِجَةٌ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ چار اونٹوں کے بدلے
خریدا تھا جن کے متعلق یہ لے ہوا تھا کہ مقام رندہ میں انھیں
دیدیں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ کبھی ایک اونٹ
دو اونٹوں کے مقابلے میں بھی بہتر ہوتا ہے، رافع بن خدیج
رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے میں خریدا
تھا، ایک تو (جس سے یہ معاملہ ہوا تھا اسے) وے دیا تھا۔
اور دوسرے کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ کل انشاء اللہ کسی تاخیر
کے بغیر تھارے حوالے کروں گا سعید بن مسیب نے فرمایا کہ جانو
میں سو وہ نہیں چلتا، ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے اور ایک کمری
بکریوں کے بدلے ادھار بھی جاسکتی، ابن سیرین نے فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں

۲۰۷۸ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حاد بن
ترید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ فیدہ یوں میں صغیر رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ پہلے تو وہ وجیہ کلی رضی
اللہ عنہ کو ملیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔

۱۳۸۳ - غلام کی بیع -

۲۰۷۹ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر
دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابن عمر نے خبر دی اور انھیں ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر تھے (ایک انصاری صحابی آئے اور) انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم لونڈیوں کے پاس جاتے ہیں (مہ بستی کے
ادارہ سے) پھر اراوہ انہیں بچے کا بھی ہوتا ہے تو آپ عزل کر لینے کے متعلق
کیا فرماتے ہیں؟ اس پر آپ نے پوچھا، اچھا تم لوگ ایسا کرتے ہو؟ اگر تم نہ
کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں اس لئے کہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ

لے جانور چونکہ ان اموال میں نہیں شامل ہوتا ہے اس لئے ایک جانور متعدد جانوروں کے بدلے میں چھاپا جاسکتا ہے البتہ ادھار نہ ہونا چاہیے
کیونکہ جب تک جانور سامنے نہ ہو اس کی تعیین و تحدید پوری طرح نہیں کی جاسکتی۔ باہم جانوروں میں ایک عمر، ایک رنگ اور ایک نسل کے
ہونے کے باوجود قیمت کے اعتبار سے بہت فرق ہو سکتا ہے اس لئے ایسے موقع پر جو چیز بیچی جا رہی ہے اور جو چیز خریدی جا رہی ہے وہ
سب موجود ہونی چاہیے

نے مقدم میں لکھ دی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

۱۲۸۴ - مدبر کی بیع -

۲۰۷۸ - ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ بن کبیل نے، ان سے عطار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام بیچا تھا۔

۲۰۷۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا تھا کہ مدبر غلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا تھا۔

۲۰۸۰ - محمد زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے بیان کیا کہ ابن شہاب نے حدیث بیان کی انھیں عبید اللہ نے خبر دی اور انھیں زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے غیر شادی شدہ باندی کے متعلق جو زنا کا ارتکاب کرے سوال کیا گیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ اور پھر اسے بیچ دو (آخری جملہ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بعد فرمایا تھا)۔

۲۰۸۱ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے لیث نے خبر دی، انھیں سعید نے، ان ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے خود سنا ہے کہ جب کسی کی باندی زنا کا ارتکاب کرے اور اس کے دلائل مہیا ہو جائیں تو اس پر حد زنا جاری کی جائے۔ البتہ اسے لعنت ملا مت نہ کی جائے۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو اس پر اس مرتبہ بھی حد جاری کی جائے لیکن کسی قسم کی لعنت ملا مت نہ کی جائے تیسری مرتبہ بھی اگر زنا کرے اور زنا کا ثبوت فراہم

باب ۱۲۸۵ بَيْعُ الدَّائِرَةِ

۲۰۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۸۰ - حَدَّثَنِي تَرْجِيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ عَبِيدَ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَابَاهُ زَيْدٌ أَخْبَرَا أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ كَزَنِيٍّ وَلَمْ يُخَصَّنْ قَالَ أَهْلِدُوا حَائِمَةً إِنْ تَرَأْتِ فَاجْلِدِيهَا ثَلَاثًا بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي الثَّيْتِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَرَأْتِ الثَّلَاثَةَ فَتَبَيَّنْ زَنَاهَا فَلْيُجْعَلَا وَتُؤَيَّحِلْ مِنْ شَعْبِهِ

۱۲۸۵ - مدبر کے متعلق ہم نے لکھا تھا کہ ایسے غلام کو کہتے ہیں جس نے مالک نے اس سے یہ کہا ہو کہ جب میرا انتقال ہو جائے گا تو تم آزاد ہو۔ ایسا غلام مالک کی وفات کے بعد آزاد ہو جاتا ہے اور مالک کے لئے پھر جائز نہیں رہتا کہ اسے بیچے۔ اس سے پہلے گذر چکا کہ ایک شخص جو مفسد ہو گیا تھا اس کے مدبر غلام کو آپ نے بیچا تھا۔ ان روایتوں میں بھی وہی واقعہ اختصار کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ درحقیقت اس موقع پر آنحضرتؐ نے تعزیراً اس غلام کو بیچا تھا۔ بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ حدیث میں بیع سے مراد، مزدوری پر کسی کو دینا ہے۔ ورنہ اس کی ممانعت خود آپ سے منقول ہے۔

ہو جائے تو اسے (مجبوری کرنے کے بعد) بیع دینا چاہیے، خواہ مال کی ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔

باب ۱۳۸۵ عَنْ يَسَافِرٍ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ
يَسْتَبْرِئَهَا وَكَذَلِكَ بِرَ الْحَسَنِ بَأْسًا أَنْ يَقْتُلَهَا
أَوْ يَبْتَاعَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمرَادٍ وَهَبَتْ
الْوَلِيدَةُ الثَّوْبَ الَّذِي تَوَاطَا أَوْ بَيْعَتْ أَوْ عَتِقتْ
فَلَمْ يَسْتَبْرِأْ رَحِمَهَا بِحَيْضَتِهِ وَكَذَلِكَ
الْعَدْرُ أَوْ قَالَ عَطَاءٌ لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ
مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا حُفِظَ الْفَرْجُ وَقَالَ
اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا عَلَى أَرْوَاحِهِمْ أَوْ فَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُمْ

۲۰۸۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ وَهَّابِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ قَدِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ قَلَمًا قَدِمَ اللَّهُ عَلَيْهِ
الْحُسَيْنُ وَكَرَّ لَهُ جَمَالٌ صَفِيَّةٌ بِنْتُ حُجْرٍ
أَخْطَبَ وَتَدَقَّقْتُ لَهَا وَنَحَبَهَا وَحَاتَتْ عَرُوسًا
فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغَنَا سَدَّ الرَّوَاحِ عَظَمَتْ
فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ خَيْسَافِي نَطَعٌ صَغِيرٌ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْ تَذُنَ مِنْ حَوْلِكَ
فَوَحَاكَ ذَلِكَ وَلَيْسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةٍ ثُمَّ خَدَجْنَا إِلَى السَّيِّدَةِ فَقَالَ
قَدْ آتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْوِي
لَهَا وَرَأَى كَيْبَعًا عَرُوسًا يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرٍ
فَبَضَعُ مَرَّ كَبْتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةٌ رَأْسَهَا عَلَى
مُرْكَبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبُ

۱۳۸۵ - کیا باندی کے ساتھ استبراء رحم سے پہلے سفر کیا جاسکتا ہے
حسن رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایسی باندی
کا (اس کا مالک) بوسے یا اسے اپنے جسم سے لگائے۔ ابن
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ایسی باندی جس سے وطی کی حاجت ہے۔
بیمہ کی جائے یا بیچی جائے یا آزاد کی جائے تو ایک میض سے اس
کا استبراء رحم ہونا چاہیئے۔ البتہ کنواری کے استبراء رحم کی ضرورت
نہیں ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ اپنی حاملہ باندی سے اشرم گاہ کے سوا
استنار کیا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ لیکس اپنی
بیویوں یا باندیوں سے (وطی کی جاسکتی ہے)

۲۰۸۲ - ۲۰۸۳ - ۲۰۸۴ - ۲۰۸۵ - ۲۰۸۶ - ۲۰۸۷ - ۲۰۸۸ - ۲۰۸۹ - ۲۰۹۰ - ۲۰۹۱ - ۲۰۹۲ - ۲۰۹۳ - ۲۰۹۴ - ۲۰۹۵ - ۲۰۹۶ - ۲۰۹۷ - ۲۰۹۸ - ۲۰۹۹ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ - ۲۱۰۲ - ۲۱۰۳ - ۲۱۰۴ - ۲۱۰۵ - ۲۱۰۶ - ۲۱۰۷ - ۲۱۰۸ - ۲۱۰۹ - ۲۱۱۰ - ۲۱۱۱ - ۲۱۱۲ - ۲۱۱۳ - ۲۱۱۴ - ۲۱۱۵ - ۲۱۱۶ - ۲۱۱۷ - ۲۱۱۸ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۰ - ۲۱۲۱ - ۲۱۲۲ - ۲۱۲۳ - ۲۱۲۴ - ۲۱۲۵ - ۲۱۲۶ - ۲۱۲۷ - ۲۱۲۸ - ۲۱۲۹ - ۲۱۳۰ - ۲۱۳۱ - ۲۱۳۲ - ۲۱۳۳ - ۲۱۳۴ - ۲۱۳۵ - ۲۱۳۶ - ۲۱۳۷ - ۲۱۳۸ - ۲۱۳۹ - ۲۱۴۰ - ۲۱۴۱ - ۲۱۴۲ - ۲۱۴۳ - ۲۱۴۴ - ۲۱۴۵ - ۲۱۴۶ - ۲۱۴۷ - ۲۱۴۸ - ۲۱۴۹ - ۲۱۵۰ - ۲۱۵۱ - ۲۱۵۲ - ۲۱۵۳ - ۲۱۵۴ - ۲۱۵۵ - ۲۱۵۶ - ۲۱۵۷ - ۲۱۵۸ - ۲۱۵۹ - ۲۱۶۰ - ۲۱۶۱ - ۲۱۶۲ - ۲۱۶۳ - ۲۱۶۴ - ۲۱۶۵ - ۲۱۶۶ - ۲۱۶۷ - ۲۱۶۸ - ۲۱۶۹ - ۲۱۷۰ - ۲۱۷۱ - ۲۱۷۲ - ۲۱۷۳ - ۲۱۷۴ - ۲۱۷۵ - ۲۱۷۶ - ۲۱۷۷ - ۲۱۷۸ - ۲۱۷۹ - ۲۱۸۰ - ۲۱۸۱ - ۲۱۸۲ - ۲۱۸۳ - ۲۱۸۴ - ۲۱۸۵ - ۲۱۸۶ - ۲۱۸۷ - ۲۱۸۸ - ۲۱۸۹ - ۲۱۹۰ - ۲۱۹۱ - ۲۱۹۲ - ۲۱۹۳ - ۲۱۹۴ - ۲۱۹۵ - ۲۱۹۶ - ۲۱۹۷ - ۲۱۹۸ - ۲۱۹۹ - ۲۲۰۰ - ۲۲۰۱ - ۲۲۰۲ - ۲۲۰۳ - ۲۲۰۴ - ۲۲۰۵ - ۲۲۰۶ - ۲۲۰۷ - ۲۲۰۸ - ۲۲۰۹ - ۲۲۱۰ - ۲۲۱۱ - ۲۲۱۲ - ۲۲۱۳ - ۲۲۱۴ - ۲۲۱۵ - ۲۲۱۶ - ۲۲۱۷ - ۲۲۱۸ - ۲۲۱۹ - ۲۲۲۰ - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۲ - ۲۲۲۳ - ۲۲۲۴ - ۲۲۲۵ - ۲۲۲۶ - ۲۲۲۷ - ۲۲۲۸ - ۲۲۲۹ - ۲۲۳۰ - ۲۲۳۱ - ۲۲۳۲ - ۲۲۳۳ - ۲۲۳۴ - ۲۲۳۵ - ۲۲۳۶ - ۲۲۳۷ - ۲۲۳۸ - ۲۲۳۹ - ۲۲۴۰ - ۲۲۴۱ - ۲۲۴۲ - ۲۲۴۳ - ۲۲۴۴ - ۲۲۴۵ - ۲۲۴۶ - ۲۲۴۷ - ۲۲۴۸ - ۲۲۴۹ - ۲۲۵۰ - ۲۲۵۱ - ۲۲۵۲ - ۲۲۵۳ - ۲۲۵۴ - ۲۲۵۵ - ۲۲۵۶ - ۲۲۵۷ - ۲۲۵۸ - ۲۲۵۹ - ۲۲۶۰ - ۲۲۶۱ - ۲۲۶۲ - ۲۲۶۳ - ۲۲۶۴ - ۲۲۶۵ - ۲۲۶۶ - ۲۲۶۷ - ۲۲۶۸ - ۲۲۶۹ - ۲۲۷۰ - ۲۲۷۱ - ۲۲۷۲ - ۲۲۷۳ - ۲۲۷۴ - ۲۲۷۵ - ۲۲۷۶ - ۲۲۷۷ - ۲۲۷۸ - ۲۲۷۹ - ۲۲۸۰ - ۲۲۸۱ - ۲۲۸۲ - ۲۲۸۳ - ۲۲۸۴ - ۲۲۸۵ - ۲۲۸۶ - ۲۲۸۷ - ۲۲۸۸ - ۲۲۸۹ - ۲۲۹۰ - ۲۲۹۱ - ۲۲۹۲ - ۲۲۹۳ - ۲۲۹۴ - ۲۲۹۵ - ۲۲۹۶ - ۲۲۹۷ - ۲۲۹۸ - ۲۲۹۹ - ۲۳۰۰ - ۲۳۰۱ - ۲۳۰۲ - ۲۳۰۳ - ۲۳۰۴ - ۲۳۰۵ - ۲۳۰۶ - ۲۳۰۷ - ۲۳۰۸ - ۲۳۰۹ - ۲۳۱۰ - ۲۳۱۱ - ۲۳۱۲ - ۲۳۱۳ - ۲۳۱۴ - ۲۳۱۵ - ۲۳۱۶ - ۲۳۱۷ - ۲۳۱۸ - ۲۳۱۹ - ۲۳۲۰ - ۲۳۲۱ - ۲۳۲۲ - ۲۳۲۳ - ۲۳۲۴ - ۲۳۲۵ - ۲۳۲۶ - ۲۳۲۷ - ۲۳۲۸ - ۲۳۲۹ - ۲۳۳۰ - ۲۳۳۱ - ۲۳۳۲ - ۲۳۳۳ - ۲۳۳۴ - ۲۳۳۵ - ۲۳۳۶ - ۲۳۳۷ - ۲۳۳۸ - ۲۳۳۹ - ۲۳۴۰ - ۲۳۴۱ - ۲۳۴۲ - ۲۳۴۳ - ۲۳۴۴ - ۲۳۴۵ - ۲۳۴۶ - ۲۳۴۷ - ۲۳۴۸ - ۲۳۴۹ - ۲۳۵۰ - ۲۳۵۱ - ۲۳۵۲ - ۲۳۵۳ - ۲۳۵۴ - ۲۳۵۵ - ۲۳۵۶ - ۲۳۵۷ - ۲۳۵۸ - ۲۳۵۹ - ۲۳۶۰ - ۲۳۶۱ - ۲۳۶۲ - ۲۳۶۳ - ۲۳۶۴ - ۲۳۶۵ - ۲۳۶۶ - ۲۳۶۷ - ۲۳۶۸ - ۲۳۶۹ - ۲۳۷۰ - ۲۳۷۱ - ۲۳۷۲ - ۲۳۷۳ - ۲۳۷۴ - ۲۳۷۵ - ۲۳۷۶ - ۲۳۷۷ - ۲۳۷۸ - ۲۳۷۹ - ۲۳۸۰ - ۲۳۸۱ - ۲۳۸۲ - ۲۳۸۳ - ۲۳۸۴ - ۲۳۸۵ - ۲۳۸۶ - ۲۳۸۷ - ۲۳۸۸ - ۲۳۸۹ - ۲۳۹۰ - ۲۳۹۱ - ۲۳۹۲ - ۲۳۹۳ - ۲۳۹۴ - ۲۳۹۵ - ۲۳۹۶ - ۲۳۹۷ - ۲۳۹۸ - ۲۳۹۹ - ۲۴۰۰ - ۲۴۰۱ - ۲۴۰۲ - ۲۴۰۳ - ۲۴۰۴ - ۲۴۰۵ - ۲۴۰۶ - ۲۴۰۷ - ۲۴۰۸ - ۲۴۰۹ - ۲۴۱۰ - ۲۴۱۱ - ۲۴۱۲ - ۲۴۱۳ - ۲۴۱۴ - ۲۴۱۵ - ۲۴۱۶ - ۲۴۱۷ - ۲۴۱۸ - ۲۴۱۹ - ۲۴۲۰ - ۲۴۲۱ - ۲۴۲۲ - ۲۴۲۳ - ۲۴۲۴ - ۲۴۲۵ - ۲۴۲۶ - ۲۴۲۷ - ۲۴۲۸ - ۲۴۲۹ - ۲۴۳۰ - ۲۴۳۱ - ۲۴۳۲ - ۲۴۳۳ - ۲۴۳۴ - ۲۴۳۵ - ۲۴۳۶ - ۲۴۳۷ - ۲۴۳۸ - ۲۴۳۹ - ۲۴۴۰ - ۲۴۴۱ - ۲۴۴۲ - ۲۴۴۳ - ۲۴۴۴ - ۲۴۴۵ - ۲۴۴۶ - ۲۴۴۷ - ۲۴۴۸ - ۲۴۴۹ - ۲۴۵۰ - ۲۴۵۱ - ۲۴۵۲ - ۲۴۵۳ - ۲۴۵۴ - ۲۴۵۵ - ۲۴۵۶ - ۲۴۵۷ - ۲۴۵۸ - ۲۴۵۹ - ۲۴۶۰ - ۲۴۶۱ - ۲۴۶۲ - ۲۴۶۳ - ۲۴۶۴ - ۲۴۶۵ - ۲۴۶۶ - ۲۴۶۷ - ۲۴۶۸ - ۲۴۶۹ - ۲۴۷۰ - ۲۴۷۱ - ۲۴۷۲ - ۲۴۷۳ - ۲۴۷۴ - ۲۴۷۵ - ۲۴۷۶ - ۲۴۷۷ - ۲۴۷۸ - ۲۴۷۹ - ۲۴۸۰ - ۲۴۸۱ - ۲۴۸۲ - ۲۴۸۳ - ۲۴۸۴ - ۲۴۸۵ - ۲۴۸۶ - ۲۴۸۷ - ۲۴۸۸ - ۲۴۸۹ - ۲۴۹۰ - ۲۴۹۱ - ۲۴۹۲ - ۲۴۹۳ - ۲۴۹۴ - ۲۴۹۵ - ۲۴۹۶ - ۲۴۹۷ - ۲۴۹۸ - ۲۴۹۹ - ۲۵۰۰ - ۲۵۰۱ - ۲۵۰۲ - ۲۵۰۳ - ۲۵۰۴ - ۲۵۰۵ - ۲۵۰۶ - ۲۵۰۷ - ۲۵۰۸ - ۲۵۰۹ - ۲۵۱۰ - ۲۵۱۱ - ۲۵۱۲ - ۲۵۱۳ - ۲۵۱۴ - ۲۵۱۵ - ۲۵۱۶ - ۲۵۱۷ - ۲۵۱۸ - ۲۵۱۹ - ۲۵۲۰ - ۲۵۲۱ - ۲۵۲۲ - ۲۵۲۳ - ۲۵۲۴ - ۲۵۲۵ - ۲۵۲۶ - ۲۵۲۷ - ۲۵۲۸ - ۲۵۲۹ - ۲۵۳۰ - ۲۵۳۱ - ۲۵۳۲ - ۲۵۳۳ - ۲۵۳۴ - ۲۵۳۵ - ۲۵۳۶ - ۲۵۳۷ - ۲۵۳۸ - ۲۵۳۹ - ۲۵۴۰ - ۲۵۴۱ - ۲۵۴۲ - ۲۵۴۳ - ۲۵۴۴ - ۲۵۴۵ - ۲۵۴۶ - ۲۵۴۷ - ۲۵۴۸ - ۲۵۴۹ - ۲۵۵۰ - ۲۵۵۱ - ۲۵۵۲ - ۲۵۵۳ - ۲۵۵۴ - ۲۵۵۵ - ۲۵۵۶ - ۲۵۵۷ - ۲۵۵۸ - ۲۵۵۹ - ۲۵۶۰ - ۲۵۶۱ - ۲۵۶۲ - ۲۵۶۳ - ۲۵۶۴ - ۲۵۶۵ - ۲۵۶۶ - ۲۵۶۷ - ۲۵۶۸ - ۲۵۶۹ - ۲۵۷۰ - ۲۵۷۱ - ۲۵۷۲ - ۲۵۷۳ - ۲۵۷۴ - ۲۵۷۵ - ۲۵۷۶ - ۲۵۷۷ - ۲۵۷۸ - ۲۵۷۹ - ۲۵۸۰ - ۲۵۸۱ - ۲۵۸۲ - ۲۵۸۳ - ۲۵۸۴ - ۲۵۸۵ - ۲۵۸۶ - ۲۵۸۷ - ۲۵۸۸ - ۲۵۸۹ - ۲۵۹۰ - ۲۵۹۱ - ۲۵۹۲ - ۲۵۹۳ - ۲۵۹۴ - ۲۵۹۵ - ۲۵۹۶ - ۲۵۹۷ - ۲۵۹۸ - ۲۵۹۹ - ۲۶۰۰ - ۲۶۰۱ - ۲۶۰۲ - ۲۶۰۳ - ۲۶۰۴ - ۲۶۰۵ - ۲۶۰۶ - ۲۶۰۷ - ۲۶۰۸ - ۲۶۰۹ - ۲۶۱۰ - ۲۶۱۱ - ۲۶۱۲ - ۲۶۱۳ - ۲۶۱۴ - ۲۶۱۵ - ۲۶۱۶ - ۲۶۱۷ - ۲۶۱۸ - ۲۶۱۹ - ۲۶۲۰ - ۲۶۲۱ - ۲۶۲۲ - ۲۶۲۳ - ۲۶۲۴ - ۲۶۲۵ - ۲۶۲۶ - ۲۶۲۷ - ۲۶۲۸ - ۲۶۲۹ - ۲۶۳۰ - ۲۶۳۱ - ۲۶۳۲ - ۲۶۳۳ - ۲۶۳۴ - ۲۶۳۵ - ۲۶۳۶ - ۲۶۳۷ - ۲۶۳۸ - ۲۶۳۹ - ۲۶۴۰ - ۲۶۴۱ - ۲۶۴۲ - ۲۶۴۳ - ۲۶۴۴ - ۲۶۴۵ - ۲۶۴۶ - ۲۶۴۷ - ۲۶۴۸ - ۲۶۴۹ - ۲۶۵۰ - ۲۶۵۱ - ۲۶۵۲ - ۲۶۵۳ - ۲۶۵۴ - ۲۶۵۵ - ۲۶۵۶ - ۲۶۵۷ - ۲۶۵۸ - ۲۶۵۹ - ۲۶۶۰ - ۲۶۶۱ - ۲۶۶۲ - ۲۶۶۳ - ۲۶۶۴ - ۲۶۶۵ - ۲۶۶۶ - ۲۶۶۷ - ۲۶۶۸ - ۲۶۶۹ - ۲۶۷۰ - ۲۶۷۱ - ۲۶۷۲ - ۲۶۷۳ - ۲۶۷۴ - ۲۶۷۵ - ۲۶۷۶ - ۲۶۷۷ - ۲۶۷۸ - ۲۶۷۹ - ۲۶۸۰ - ۲۶۸۱ - ۲۶۸۲ - ۲۶۸۳ - ۲۶۸۴ - ۲۶۸۵ - ۲۶۸۶ - ۲۶۸۷ - ۲۶۸۸ - ۲۶۸۹ - ۲۶۹۰ - ۲۶۹۱ - ۲۶۹۲ - ۲۶۹۳ - ۲۶۹۴ - ۲۶۹۵ - ۲۶۹۶ - ۲۶۹۷ - ۲۶۹۸ - ۲۶۹۹ - ۲۷۰۰ - ۲۷۰۱ - ۲۷۰۲ - ۲۷۰۳ - ۲۷۰۴ - ۲۷۰۵ - ۲۷۰۶ - ۲۷۰۷ - ۲۷۰۸ - ۲۷۰۹ - ۲۷۱۰ - ۲۷۱۱ - ۲۷۱۲ - ۲۷۱۳ - ۲۷۱۴ - ۲۷۱۵ - ۲۷۱۶ - ۲۷۱۷ - ۲۷۱۸ - ۲۷۱۹ - ۲۷۲۰ - ۲۷۲۱ - ۲۷۲۲ - ۲۷۲۳ - ۲۷۲۴ - ۲۷۲۵ - ۲۷۲۶ - ۲۷۲۷ - ۲۷۲۸ - ۲۷۲۹ - ۲۷۳۰ - ۲۷۳۱ - ۲۷۳۲ - ۲۷۳۳ - ۲۷۳۴ - ۲۷۳۵ - ۲۷۳۶ - ۲۷۳۷ - ۲۷۳۸ - ۲۷۳۹ - ۲۷۴۰ - ۲۷۴۱ - ۲۷۴۲ - ۲۷۴۳ - ۲۷۴۴ - ۲۷۴۵ - ۲۷۴۶ - ۲۷۴۷ - ۲۷۴۸ - ۲۷۴۹ - ۲۷۵۰ - ۲۷۵۱ - ۲۷۵۲ - ۲۷۵۳ - ۲۷۵۴ - ۲۷۵۵ - ۲۷۵۶ - ۲۷۵۷ - ۲۷۵۸ - ۲۷۵۹ - ۲۷۶۰ - ۲۷۶۱ - ۲۷۶۲ - ۲۷۶۳ - ۲۷۶۴ - ۲۷۶۵ - ۲۷۶۶ - ۲۷۶۷ - ۲۷۶۸ - ۲۷۶۹ - ۲۷۷۰ - ۲۷۷۱ - ۲۷۷۲ - ۲۷۷۳ - ۲۷۷۴ - ۲۷۷۵ - ۲۷۷۶ - ۲۷۷۷ - ۲۷۷۸ - ۲۷۷۹ - ۲۷۸۰ - ۲۷۸۱ - ۲۷۸۲ - ۲۷۸۳ - ۲۷۸۴ - ۲۷۸۵ - ۲۷۸۶ - ۲۷۸۷ - ۲۷۸۸ - ۲۷۸۹ - ۲۷۹۰ - ۲۷۹۱ - ۲۷۹۲ - ۲۷۹۳ - ۲۷۹۴ - ۲۷۹۵ - ۲۷۹۶ - ۲۷۹۷ - ۲۷۹۸ - ۲۷۹۹ - ۲۸۰۰ - ۲۸۰۱ - ۲۸۰۲ - ۲۸۰۳ - ۲۸۰۴ - ۲۸۰۵ - ۲۸۰۶ - ۲۸۰۷ - ۲۸۰۸ - ۲۸۰۹ - ۲۸۱۰ - ۲۸۱۱ - ۲۸۱۲ - ۲۸۱۳ - ۲۸۱۴ - ۲۸۱۵ - ۲۸۱۶ - ۲۸۱۷ - ۲۸۱۸ - ۲۸۱۹ - ۲۸۲۰ - ۲۸۲۱ - ۲۸۲۲ - ۲۸۲۳ - ۲۸۲۴ - ۲۸۲۵ - ۲۸۲۶ - ۲۸۲۷ - ۲۸۲۸ - ۲۸۲۹ - ۲۸۳۰ - ۲۸۳۱ - ۲۸۳۲ - ۲۸۳۳ - ۲۸۳۴ - ۲۸۳۵ - ۲۸۳۶ - ۲۸۳۷ - ۲۸۳۸ - ۲۸۳۹ - ۲۸۴۰ - ۲۸۴۱ - ۲۸۴۲ - ۲۸۴۳ - ۲۸۴۴ - ۲۸۴۵ - ۲۸۴۶ - ۲۸۴۷ - ۲۸۴۸ - ۲۸۴۹ - ۲۸۵۰ - ۲۸۵۱ - ۲۸۵۲ - ۲۸۵۳ - ۲۸۵۴ - ۲۸۵۵ - ۲۸۵۶ - ۲۸۵۷ - ۲۸۵۸ - ۲۸۵۹ - ۲۸۶۰ - ۲۸۶۱ - ۲۸۶۲ - ۲۸۶۳ - ۲۸۶۴ - ۲۸۶۵ - ۲۸۶۶ - ۲۸۶۷ - ۲۸۶۸ - ۲۸۶۹ - ۲۸۷۰ - ۲۸۷۱ - ۲۸۷۲ - ۲۸۷۳ - ۲۸۷۴ - ۲۸۷۵ - ۲۸۷۶ - ۲۸۷۷ - ۲۸۷۸ - ۲۸۷۹ - ۲۸۸۰ - ۲۸۸۱ - ۲۸۸۲ - ۲۸۸۳ - ۲۸۸۴ - ۲۸۸۵ - ۲۸۸۶ - ۲۸۸۷ - ۲۸۸۸ - ۲۸۸۹ - ۲۸۹۰ - ۲۸۹۱ - ۲۸۹۲ - ۲۸۹۳ - ۲۸۹۴ - ۲۸۹۵ - ۲۸۹۶ - ۲۸۹۷ - ۲۸۹۸ - ۲۸۹۹ - ۲۹۰۰ - ۲۹۰۱ - ۲۹۰۲ - ۲۹۰۳ - ۲۹۰۴ - ۲۹۰۵ - ۲۹۰۶ - ۲۹۰۷ - ۲۹۰۸ - ۲۹۰۹ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۱ - ۲۹۱۲ - ۲۹۱۳ - ۲۹۱۴ - ۲۹۱۵ - ۲۹۱۶ - ۲۹۱۷ - ۲۹۱۸ - ۲۹۱۹ - ۲۹۲۰ - ۲۹۲۱ - ۲۹۲۲ - ۲۹۲۳ - ۲۹۲۴ - ۲۹۲۵ - ۲۹۲۶ - ۲۹۲۷ - ۲۹۲۸ - ۲۹۲۹ - ۲۹۳۰ - ۲۹۳۱ - ۲۹۳۲ - ۲۹۳۳ - ۲۹۳۴ - ۲۹۳۵ - ۲۹۳۶ - ۲۹۳۷ - ۲۹۳۸ - ۲۹۳۹ - ۲۹۴۰ - ۲۹۴۱ - ۲۹۴۲ - ۲۹۴۳ - ۲۹۴۴ - ۲۹۴۵ - ۲۹۴۶ - ۲۹۴۷ - ۲۹۴۸ - ۲۹۴۹ - ۲۹۵۰ - ۲۹۵۱ - ۲۹۵۲ - ۲۹۵۳ - ۲۹۵۴ - ۲۹۵۵ - ۲۹۵۶ - ۲۹۵۷ - ۲۹۵۸ - ۲۹۵۹ - ۲۹۶۰ - ۲۹۶۱ - ۲۹۶۲ - ۲۹۶۳ - ۲۹۶۴ - ۲۹۶۵ - ۲۹۶۶ - ۲۹۶۷ - ۲۹۶۸ - ۲۹۶۹ - ۲۹۷۰ - ۲۹۷۱ - ۲۹۷۲ - ۲۹۷۳ - ۲۹۷۴ - ۲۹۷۵ - ۲۹۷۶ - ۲۹۷۷ - ۲۹۷۸ - ۲۹۷۹ - ۲۹۸۰ - ۲۹۸۱ - ۲۹۸۲ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۴ - ۲۹۸۵ - ۲۹۸۶ - ۲۹۸۷ - ۲۹۸۸ - ۲۹۸۹ - ۲۹۹۰ - ۲۹۹۱ - ۲۹۹۲ - ۲۹۹۳ - ۲۹۹۴ - ۲۹۹۵ - ۲۹۹۶ - ۲۹۹۷ - ۲۹۹۸ - ۲۹۹۹ - ۳۰۰۰ - ۳۰۰۱ - ۳۰۰۲ - ۳۰۰۳ - ۳۰۰۴ - ۳۰۰۵ - ۳۰۰۶ - ۳۰۰۷ - ۳۰۰۸ - ۳۰۰۹ - ۳۰۱۰ - ۳۰۱۱ - ۳۰۱۲ - ۳۰۱۳ - ۳۰۱۴ - ۳۰۱۵ - ۳۰۱۶ - ۳۰۱۷ - ۳۰۱۸ - ۳۰۱۹ - ۳۰۲۰ - ۳۰۲۱ - ۳۰۲۲ - ۳۰۲۳ - ۳۰۲۴ - ۳۰۲۵ - ۳۰۲۶ - ۳۰۲۷ - ۳۰۲۸ - ۳۰۲۹ - ۳۰۳۰ - ۳۰۳۱ - ۳۰۳۲ - ۳۰۳۳ - ۳۰۳۴ - ۳۰۳۵ - ۳۰۳۶ - ۳۰۳۷ - ۳۰۳۸ - ۳۰۳۹ - ۳۰۴۰ - ۳۰۴۱ - ۳۰۴۲ - ۳۰۴۳ - ۳۰۴۴ - ۳۰۴۵ - ۳۰۴۶ - ۳۰۴۷ - ۳۰۴۸ - ۳۰۴۹ - ۳۰۵۰ - ۳۰۵۱ - ۳۰۵۲ - ۳۰۵۳ - ۳۰۵۴ - ۳۰۵۵ - ۳۰۵۶ - ۳۰۵۷ - ۳۰۵۸ - ۳۰۵۹ - ۳۰۶۰ - ۳۰۶۱ - ۳۰۶۲ - ۳۰۶۳ - ۳۰۶۴ - ۳۰۶۵ - ۳۰۶۶ - ۳۰۶۷ - ۳۰۶۸ - ۳۰۶۹ - ۳۰۷۰ - ۳۰۷۱ - ۳۰۷۲ - ۳۰۷۳ - ۳۰۷۴ - ۳۰۷۵ - ۳۰۷۶ - ۳۰۷۷ - ۳۰۷۸ - ۳۰۷۹ - ۳۰۸۰ - ۳۰۸۱ - ۳۰۸۲ - ۳۰۸۳ - ۳۰۸۴ - ۳۰۸۵ - ۳۰۸۶ - ۳۰۸۷ - ۳۰۸۸ - ۳۰۸۹ - ۳۰۹۰ - ۳۰۹۱ - ۳۰۹۲ - ۳۰۹۳ - ۳۰۹۴ - ۳۰۹۵ - ۳۰۹۶ - ۳۰۹۷ - ۳۰۹۸ - ۳۰۹۹ - ۳۱۰۰ - ۳۱۰۱ - ۳۱۰۲ - ۳۱۰۳ - ۳۱۰۴ - ۳۱۰۵ - ۳۱۰۶ - ۳۱۰۷ - ۳۱۰۸ - ۳۱۰۹ - ۳۱۱۰ - ۳۱۱۱ - ۳۱۱۲ - ۳۱۱۳ - ۳۱۱۴ - ۳۱۱۵ - ۳۱۱۶ - ۳۱۱۷ - ۳۱۱۸ - ۳۱۱۹ - ۳۱۲۰ - ۳۱۲۱ - ۳۱۲۲ - ۳۱۲۳ - ۳۱۲۴ - ۳۱۲۵ - ۳۱۲۶ - ۳۱۲۷ - ۳۱۲۸ - ۳۱۲۹ - ۳۱۳۰ - ۳۱۳۱ - ۳۱۳۲ - ۳۱۳۳ - ۳۱۳۴ - ۳۱۳۵ - ۳۱۳۶ - ۳۱۳۷ - ۳۱۳۸ - ۳۱۳۹ - ۳۱۴۰ - ۳۱۴۱ - ۳۱۴۲ - ۳۱۴۳ - ۳۱۴۴ - ۳۱۴۵ - ۳۱۴۶ - ۳۱۴۷ - ۳۱۴۸ - ۳۱۴۹ - ۳۱۵۰ - ۳۱۵۱ - ۳۱۵۲ - ۳۱۵۳ - ۳۱۵۴ - ۳۱۵۵ - ۳۱۵۶ - ۳۱۵۷ - ۳۱۵۸ - ۳۱۵۹ - ۳۱۶۰ - ۳۱۶۱ - ۳۱۶۲ - ۳۱۶۳ - ۳۱۶۴ - ۳۱۶۵ - ۳۱۶۶ - ۳۱۶۷ - ۳۱۶۸ - ۳۱۶۹ - ۳۱۷۰ - ۳۱۷۱ - ۳۱۷۲ - ۳۱۷۳ - ۳۱۷۴ - ۳۱۷۵ - ۳۱۷۶ - ۳۱۷۷ - ۳۱۷۸ - ۳۱۷۹ - ۳۱۸۰ - ۳۱۸۱ - ۳۱۸۲ - ۳۱۸۳ - ۳۱۸۴ - ۳۱۸۵ - ۳۱۸۶ - ۳۱۸۷ - ۳۱۸۸ - ۳۱۸۹ - ۳۱۹۰ - ۳۱۹۱ - ۳۱۹۲ - ۳۱۹۳ - ۳۱۹۴ - ۳۱۹۵ - ۳۱۹۶ - ۳۱۹۷ - ۳۱۹۸ - ۳۱۹۹ - ۳۲۰۰ - ۳۲۰۱ -

بَابُ ۱۸۶ یَمِيعُ الْمَيْتَةِ وَالْأَضْمَارُ

۲۰۸۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَدْنَةَ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ

يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَخْرُجُ مِنَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْغُلُوبِ وَالْأَضْمَارِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شَحْوَمَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا الشَّقْنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَنْصَفُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ خَدَامُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ أَبَاهُ هُوَذَا إِنَّ اللَّهَ كَذَلِكَ خَرَّمَ شَحْوَمَهَا جَمَلُوهَا بَأَعْوَجَ فَأَكَلُوا لَمَنَّهُ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَمِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءُ سَمِعْتُ جَابِرَ أَعْنِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۸۷ لَمِنَ الْكَلْبِ

۲۰۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

أَخْبَرَنَا مَا لَيْقَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَمَرَ

۱۲۸۶ - مردار، اور بتوں کی بیع -

۲۰۸۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فتح مکہ کے سال آپ نے فرمایا آپ کا قیام ابھی مکہ ہی میں تھا، کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سوراہوں کا بیچنا حرام قرار دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسے کشتیوں پر ہم لٹے ہیں کھالوں پر اس سے تیل کا کام لیتے ہیں اور لوگ اس سے اپنے چراغ بھی جلاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ حرام ہے۔ اسی موقع پر آنحضور نے فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو برباد کرے، اللہ تعالیٰ نے جب چربی ان پر حرام کی تو ان لوگوں نے پگھلا کر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔ ابو عامر نے کہا کہ ہم عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی انھیں عطاء نے لکھا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۳۸۷ - کتے کی قیمت -

۲۰۸۴ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک

نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابی بکر بن عبد الرحمن نے اور انھیں ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

گذشتہ حاشیہ: ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ چاندیری گوہ میں ہے۔ یہ خواب جب اپنے شوہر سے بیان کیا تو اس نے آپ کو ڈانٹا اور کہا کہ اس صابی (یعنی آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم) سے نکاح کرنا چاہتی ہو۔ اپنے بچپن کا ایک واقعہ خود بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ کے والد اور چچا آنحضور کو دیکھنے آئے، یہودیوں میں نبی آخر الزمان کی بعثت کی عام شہرت تھی، جب دیکھ کر گھر واپس ہوئے تو آپ کے والد نے اپنے بھائی سے کہا کیا یہ وہی ہے؟ (یعنی نبی آخر الزمان) بھائی نے کہا کہ ہاں۔ آپ کے والد نے اس پر پوچھا کہ میں کیا کرنا چاہیے تو بھائی نے جواب دیا کہ ایمان ہم ہرگز نہیں لائیں گے بلکہ سخت مخالفت کریں گے والد نے کہا کہ میرا بھی یہی ارادہ ہے دونوں بہت غمگین تھے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا ابھی کچھ زیادہ بڑی نہیں تھیں لیکن سب باتیں سن رہی تھیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام نکاح تقدیری اسباب کے تحت ہوئے تھے اور سب میں امت مسلمہ کے لئے مصالح مقدر تھیں۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ کے نکاح کے سلسلے کے جو واقعات بیان لکھے گئے ہیں ان سے ان مصلحتوں کا تصور بہت اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ ضروری بھی نہیں کہ خداوند تعالیٰ کی تمام مصالح بندوں کے علم میں بھی لائی جائیں۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ
الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبُعْثَى وَحُلْوَانِ الْحَاكِينِ
۳۸۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ
رَأَيْتُ أَبِي إِشْتَرَى حَبًّا مَا سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْ ثَمَنِ الدَّامِثَيْنِ الْكَلْبِ وَكَنْبِ الْأَمَةِ
وَلَعْنِ الْوَأَشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَأَهْلِ الرِّبَا
وَمَوْحِلِهِ وَلَعْنِ الْمُصَوِّرَ

نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاکھن کی اجرت سے منع فرمایا تھا
۳۸۵۔ م سے جامع بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے عمرون بن ابی جحیفہ نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد کو
دیکھا کہ ایک کھنا لگانے والے (غلام) کو خرید رہے ہیں، اس پر میں نے
اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت، باندی کی کمائی (حرام دلتے سنے) سے منع کیا
تھا اور گوندنے والیوں، سود لینے والوں اور دینے والوں پر لعنت کی تھی
اور تصویر بنانے والے پر بھی لعنت کی تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب السلم بیع السلم

بَابُ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ

۳۸۶ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي رَجِيحٍ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي رَجِيحٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْيَمْنَنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ وَالشَّامُ يَسْلُكُونَ فِي الشَّامِ الْعَامَ
وَالْعَامِينَ أَوْ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةَ شَعْبِ
إِسْمَاعِيلَ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِي تَمْرِ فَلْيَسْلِفْ فِي كَيْلٍ
مَعْلُومٍ وَفِي مَعْلُومٍ

۱۳۸۸۔ بیع سلم، متعین پیمانے کے ساتھ۔
۳۸۶۔ م سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن علیہ
نے خبر دی، انھیں ابن یحییٰ نے خبر دی انھیں عبد اللہ بن کثیر نے، انھیں ابو
منہال نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو (مدینہ کے) لوگ پھلوں میں ایک سال
اور دو سال کے لئے بیع سلم کرتے تھے یا انہوں نے یہ کیا کہ دو سال اور تین
سال (کے لئے کرتے تھے) شک اسماعیل کو ہوا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی کھجوریں بیع سلم کرے اسے متعین پیمانے یا تعین
وزن کے ساتھ کرنی چاہیے۔

لے بیع سلم، ایسی بیع ہے جس میں قیمت پہلے دے دی جاتی ہے اور وہ سامان جو فروخت کیا گیا بعد میں حوالہ کیا جاتا ہے یعنی اصل مال کی غیر موجودگی
میں خرید و فروخت ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ مقدار، جنس، اصل مال، اور جس نگر و مقام پر وہ مال خرید و فروخت کیا جائے
گیا سب کی تعینیں پوری طرح کروائی جائیں تاکہ اصل اس طرح تعین ہو جائے کہ گویا وہ سامنے ہے اور اس کی طرف اشارہ کر کے تعینیں کر دی گئی ہیں
اسی لئے تمام اموال میں یہ بیع نہیں چلتی، صرف انھیں چیزوں میں چلتی ہے جو تالی یا سبکیں یا انھیں شمار کیا جاسکے اور باہم ان محدودات
میں کوئی خاص فرق نہ ہوتا ہو۔ اصل مقصد یہ ہے کہ چونکہ اصل مال موجود نہیں ہے اس لئے انھیں صورتوں میں یہ بیع کی جائے جنہیں بعد میں اصل مال
خریدار کو دیتے وقت کوئی نزاع نہ پیدا ہو سکے۔

۲۰۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَرْنٍ
مَعْلُومٍ:

بَابُ (۱۲۸۹) السَّلَامِ فِي وَرْنٍ مَعْلُومٍ:

۲۰۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ
يُسَلِّقُونَ بِالشَّوْرِ السَّائِينَ وَالشَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ
أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَنِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَرْنٍ مَعْلُومٍ
إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ:

۲۰۸۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ تِلْكَ سَلَفٌ فِي كَيْلٍ
مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ:

۲۰۹۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
الْمُهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَرْنٍ
مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ:

۲۰۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ ابْنِ أَبِي الْمُهَالِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُهَالِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي الْمُهَالِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَاوٍ
بْنُ الْمُهَالِ وَابْنُ بَرْدَةَ فِي السَّلَامِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ
أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُسَلِّفُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
عُمَرَ فِي الْخَطِّ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالشُّرِ

۲۰۸۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل نے خبر دی
ان سے ابن نجیح نے یہی بیان کیا کہ متین پہلے اور متین وزن میں ہونی
چاہیے۔

۱۲۸۹۔ بیع سلم متین وزن کے ساتھ۔

۲۰۸۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی
انھیں ابن نجیح نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن کثیر نے، انھیں ابو مہال نے
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو لوگ کھجور میں دو اور تین
سال تک کے بیع سلم کرتے تھے آپ نے انھیں یہ ہدایت فرمائی کہ جسے
کسی چیز کی بیع سلم کرنی ہے، اسے متین پہلے، متین وزن اور متین مدت
کے لئے کرنی چاہیے۔

۲۰۸۹۔ ہم سے علی بن حذاف نے حدیث بیان کی، اسے سعیدان نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، اس روایت میں
کہ آپ نے فرمایا متین پہلے میں اور مدت تک کے لئے کرنی چاہیے۔

۲۰۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعیدان نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن نجیح نے، ان سے عبداللہ بن کثیر نے اور ان سے ابو مہال
نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ) تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ متین
پہلے، متین وزن اور متین مدت تک کے لئے بیع سلم ہونی چاہیے

۲۰۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن ابی مہال نے، اور ہم سے بھی نے حدیث بیان کی، ان
سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن ابی جالد نے
اور ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی، کہا کہ مجھے محمد اور عبداللہ بن ابی جالد نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا
کہ عبداللہ بن شداد بن ابیاد اور ابو بردہ میں باہم بیع سلم کے متعلق اختلاف
ہوا تو ان حضرات نے مجھے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا،
چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں گہوں بھونٹتی اور کھجور کی

الثَّمَرَةُ سَأَلَتْ ابْنَ أَبِي نَعْلٍ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ؛

بَابُ ۱۳۹۰ السَّلَامُ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ؛

۲۰۹۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ إِلَى أَبِي بَرْزَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَقَالَ سَلِّمْ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْظَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَسْلِفُ بِسَيْفٍ فِي أَهْلِ الشَّامِ فِي الْخَنْظَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَبٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلٌ عِنْدَهُ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي نَعْلٍ فَقَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْأَلُهُمْ أَلَهُمْ حَرْبٌ أَمْ لَا؛

۲۰۹۳ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَجَالِدِ بِهَذَا وَقَالَ فَسْلِفُكُمْ فِي الْخَنْظَةِ وَالشَّعِيرِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ فِي الْخَنْظَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ؛

۲۰۹۴ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا

بیع سلم کرتے تھے۔ پھر میں نے ابن ابی ابزی رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

۱۳۹۰۔ اس شخص کی بیع سلم جس کے اصل مال موجود نہ ہو

۲۰۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی مجالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے، عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے یہاں بھیجا اور یدایت کی کہ ان سے پوچھو کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، آنحضور کے عہد میں گہروں کی بیع سلم کرتے تھے۔ عبداللہ رضی عنہ نے جواب دیا کہ ہم شام کے انباط (ایک کاشتکار قوم) کے ساتھ، گہروں، حواریتوں، متنبیں پھانے اور متنبیں مدت کے بیع کیا کرتے تھے میں نے پوچھا کیا صرف اسی شخص سے آپ لوگ یہ بیع کیا کرتے تھے جس کے پاس اصل مال موجود ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے متعلق پوچھتے ہی نہیں تھے۔ اس کے بعد ان دونوں حضرات نے مجھے عبدالرحمن بن ابزی کی خدمت میں بھیجا میں نے ان سے بھی پوچھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، آپ کے عہد مبارک میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور ہم یہ بھی نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے کھیتی بھی ہے یا نہیں۔

۲۰۹۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے محمد بن ابی مجالد نے یہی حدیث۔ اس روایت میں یہ بیان کیا کہ ہم ان سے گہروں اور حواریتوں میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور عبداللہ بن ولید نے بیان کیا ان سے سفیان نے، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی اس میں انہوں نے زیتون کا بھی نام لیا۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے اور اس میں بیان کیا کہ گہروں، حواریتوں میں (بیع سلم کرتے تھے)

۲۰۹۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

۱۔ بیع سلم میں یہ شرط نہیں ہے کہ جس مال کی بیع کی جا رہی ہے وہ بیچنے والے کے گھریا اس کی ملکیت میں موجود بھی ہو۔ بلکہ صرف اتنا کافی ہے کہ بیچنے والا اسے دینے کی قدرت رکھتا ہو خواہ ہاتھ سے خرید کر یا کسی بھی جائز طریقے سے۔

باب ۱۳۹۲ الفیل فی السلم

۲۰۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
مِنْ يَهُودِيٍّ بِبَيْعَةٍ وَتَرَاهُ وَرَأَاهُ مِنْ
خَدِيدٍ

باب ۱۳۹۳ الرهن فی السلم

۲۰۹۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ تَدَاكَرْنَا عِنْدَ
إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنِ فِي السَّلَامِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْأَسودُ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى
مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَتَرَاهُ مِنْهُ
وَرَأَاهُ مِنْ خَدِيدٍ

باب ۱۳۹۴ السلم إلى أجل معلوم

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ وَالْأَسودُ وَ
الْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ
الْمَوْصُوفِ بِسَعْرِ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ
مَا لَمْ يَكُنْ فِي تَرْغِيمٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ

۲۰۹۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيانُ

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
الْمِنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّقُونَ فِي الثَّمَارِ
السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ اسْلِقُوا فِي الثَّمَارِ فِي
حِلٍّ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ
فِي كِتَابِ مَعْلُومٍ وَتَرَاهُ مِنْ مَعْلُومٍ

۱۳۹۲۔ بیع سلم میں ضمانت دینے والا۔

۲۰۹۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے
اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی ایک لوبہ کی زرہ اس
کے پاس گروی رکھی۔

۱۳۹۳۔ بیع سلم میں رہن۔

۲۰۹۸۔ ہم سے محمد بن معبود، محبوب نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد
نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا
کہ ہم نے ابراہیم کے سامنے بیع سلم میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو انہوں
نے بیان کیا کہ ہم سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے
ایک متعین مدت تک کے لئے غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی لوبہ کی
زرہ رہن رکھی۔

۱۳۹۴۔ بیع سلم متعین مدت تک کے لیے ابن عباس اور ابو سعید

رضی اللہ عنہما اور اسود و حسن رحمہما اللہ نے ہی کہا ہے۔ اور ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے غلہ میں جس کے اوصاف بیان کر دیئے
گئے ہوں، اگر اس کی قیمت متعین ہو اور متعین مدت تک کے لئے بیع
سلم ہو اور ناجتہ کھیتی کی شکل میں نہ ہو تو اس میں کوئی حرج
نہیں ہے۔

۲۰۹۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عبد اللہ بن کثیر نے، ان سے ابوالمنہال
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں دو اور تین سال تک کے
لئے بیع سلم کیا کرتے تھے آنحضورؐ نے انہیں اس کی ہدایت کی کہ پھلوں
میں بیع سلم متعین پیمانے اور متعین مدت کے لئے ہونی چاہیے، عبد اللہ
بن ولید نے کہا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح
نے حدیث بیان کی، اس روایت میں ہے کہ، پیمانے اور وزن کی تعین
کے ساتھ بیع سلم ہونی چاہیئے۔

۲۱۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقَلٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الثَّيْبِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَجَالِدٍ قَالَ أَمَّا سَلَّى أَبُو بَرْدٍ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَامِ فَقَالَ
كَأَنِّي صِيبُ الْمَغَانِمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنَ أَنْبَاطِ
الشَّامِ فَنَسْأَلُهُمْ فِي الْخِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذَّيْبِ
إِلَى أَجْلِ مُسْتَمْتَنٍ قَالَ قُلْتُ أَكُنْ لَهُمْ تَرْغُمُ أَوْ لَمْ
يَكُنْ لَهُمْ تَرْغُمُ قَالَا مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ

بَابُ ۱۲۹۵ السَّلَامُ إِلَى أَنْ تُنْجِجَ النَّاقَةُ

۲۱۰۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا
جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانُوا
يَتَّبِعُونَ الْحَذَوَاتِ إِلَى حَبْلِ الْحَبْلَةِ فَنَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَرَّهٗ نَافِعٌ أَنْ
تُتَبَّحَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۱۲۹۶ الشُّفْعَةُ فِي مَا لَمْ يُقْسَمْ

فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ

۲۱۰۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ
فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتْ
الطَّرِيقُ فَلَا شُفْعَةَ

۲۱۰۰۔ ہم سے محمد بن معقل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں سلیمان ثیبی نے، انھیں محمد بن ابی مالجد نے، کہا کہ مجھے ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے عبدالرحمان بن ابی ابری اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا، میں نے ان دونوں حضرات سے بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں غنیمت مال پانے، پھر شام نے انباط (ایک کاشتکار قوم) ہمارے یہاں آتے تو ہم ان سے گہوں، بوقت اور منقہ کی بیع سلم، ایک مدت متعین کر کے کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے پوچھا کہ ان کے پاس اس وقت یہ چیزیں (جن کی بیع ہوتی تھی) موجود بھی ہوتی تھیں یا نہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے متعلق ان سے کچھ پوچھتے ہی نہیں تھے۔

۱۲۹۵۔ اونٹنی کے پچر جتنے تک کے لئے بیع سلم۔

۲۱۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں جویریہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ اونٹ وغیرہ، حمل کے حمل ہونے کی مدت تک کے لئے بیچتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا، نافع جبل الجبلہ کی تفسیر یہ کی کہ یہاں تک کہ اونٹنی کے پیٹ میں جو کچھ ہے وہ اسے

۱۲۹۶۔ شفعہ کا حق ان چیزوں میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہوں

تحدید ہو جائے تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا ہے

۲۱۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث

بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حق دیا تھا جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو، لیکن جب حدود مقرر ہو گئیں اور راستے بدل دیئے گئے تو پھر حق شفعہ حاصل نہیں ہوتا۔

۱۔ حق شفعہ کے متعلق ایک نوٹ اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ احناف کے یہاں حق شفعہ اس شخص کو بھی ہوتا ہے جو بیچ جانے والے مال میں بیچنے والے کا شریک ہو، اس شخص کو بھی ہوتا ہے جو صرف اسکے حقوق میں شریک ہو اور جوار (پڑوس) کی وجہ سے بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

بَابُ ۱۳۹۷ عَرْضُ الشُّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا
قَبْلَ الْبَيْعِ وَقَالَ الْحَكَمُ إِذَا أَدَّكَ لَهُ قَبْلَ
الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بَيْعَتْ
شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يَغْنِيهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهُ

۱۳۹۷۔ شفیعہ کا حق رکھنے والے کے سامنے بیچنے سے پہلے شفیعہ کی پیشکش حکم نے فرمایا اگر بیچنے سے پہلے شفیعہ کا حق رکھنے والے نے بیچنے کی اجازت دیدی تو پھر اس کا حق شفیعہ ختم ہو جاتا ہے بشی نے فرمایا کہ حق شفیعہ رکھنے والے کے سامنے جب مال بیچا گیا اور اس نے اس

بیع پر کوئی اعتراض نہیں کیا تو اس کا حق شفیعہ باقی نہیں رہتا۔

۲۱۰۳ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ وَكُفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَبَاءَ الْيُسُورُ بْنُ مَعْرُومَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى أَحَدِي مَنكِبَيْهَا أَبُو زُرَّاعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَغِ مِنِّي فِي فَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْيُسُورُ وَاللَّهِ لَتَبْتَاعَهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ الْأَلِفِ مِثْقَلَةٍ أَوْ مُقَطَّعَةٍ قَالَ أَبُو زُرَّاعٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ وَكُوفَةُ أَقْبَى سِعْفَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَاءُ أَحَقُّ بِسَفِيهِ مَا أُعْطِيتُكُمَا يَا أَرْبَعَةَ الْأَلِفِ وَأَنَا أُعْطِيتُ بِهِمَا خَمْسِمِائَةَ دِينَارٍ فَأَعْطَاهُمَا إِنِّي أَكُفُّ

۲۱۰۳۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں ابراہیم بن میسرہ نے خبر دی، انھیں عمرو بن شرید نے، کہا کہ میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا تھا کہ مسور بن معرور رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ میرے ایک شانے پر رکھا، اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی ابو زراع رضی اللہ عنہ بھی آگئے اور فرمایا کہ اے سعد! تمہارے قبیلہ میں جو میرے دو گھر میں انھیں تم خرید لو۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا، میں تو انھیں نہیں خرید دوں گا۔ اس پر مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی نہیں، تمہیں خریدنا ہوگا، سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں چار ہزار سے زیادہ نہیں دے سکتا اور وہ بھی قسط وار۔ ابو زراع نے فرمایا کہ مجھے پانچ سو دینار ان کے مل رہے ہیں، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق ہوتا ہے تو میں ان گھروں کو چار ہزار پر نہیں ہرگز نہ دیتا، جب کہ مجھے پانچ سو دینار اس کے مل رہے ہیں چنانچہ وہ دونوں گھر ابو زراع رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو دیدیئے :

بَابُ ۱۳۹۸ أَيُّ الْيَحْوَايَا أَقْرَبُ ؟

۲۱۰۴ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَهْبِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ كَالْيَاقُوتِ أَيْهِمَا أَقْرَبُ قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا :

۱۳۹۸۔ کون پڑوسی زیادہ قریب ہے ؟

۲۱۰۴۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ح۔ اور مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان دونوں میں سے کس کے پاس حدیہ بھیجوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

بسم اللہ تفہیم البخاری کا آمٹواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نوال پارہ

۱۳۹۹- اجارہ مرو صالح کو مزدوری پر لگانا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ جس سے تم مزدوری پر کام لو، ان میں اچھا وہ ہے جو قوی بھی ہو اور امانت دار بھی اور امانت دار خزانچی، جس نے حامل بننے کے خواہشمند کو حامل نہ بنایا۔

باب ۱۳۹۹۔ فی الاجارۃ مِمَّنْ یُسْتَجَارُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنْ خِیرُ مِنْ اَنْتَا جَدْتَ اَنْفَوْا الْاَمِیْنُ وَالْخَازِنُ الْاَمِیْنُ وَمَنْ لَمْ

۲۱۰۵ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُغِیْلٌ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَدِّیْ اَبُو بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ اُمِّیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُکَوِّیْ مَا اَمَرَ بِهٖ کَلْبَةً فَنَفْسُهُ اَعْدَا الْمُتَصَدِّقِیْنَ .

۲۱۰۵- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے، کہا کہ میرے دادا، ابو بردہ نے مجھے خبر دی اور انہیں ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امانت دار خزانچی جو (مالک کے) حکم کے مطابق دل کی فراخی کے ساتھ (صدقہ دے) وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں ہی سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ قُرَّةَ بِنِیْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُو بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعِیْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ اَنْہُمَا یَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَوْ اَوْ لَا سَنَعْمَلُ عَلٰی عَمَلِنَا مِنْ اَمْرٍ اَدَّكَ .

۲۱۰۶- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن خالد نے، کہا کہ مجھ سے حمید بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ (میرے قبیلہ) کے دو صاحب اور تھے میں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ دونوں صاحبان عامل بننے کے

لے اجارہ، عام طور سے مزدوری کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ فقہ کی اصطلاح میں کسی شخص کو کوئی انسان اپنی ذات کے منافع کا ایک متین اہرت پر مالک بنا دے تو اسے اجارہ کہتے ہیں۔ اجیر کی دو قسمیں فقہاء نے لکھی ہیں۔ ایک اجیر مشترک، کہ جب تک وہ کام نہیں کر لیتا جس پر اس کے ساتھ اجارہ کا معاملہ ہوا تھا، اس وقت تک وہ اجرت اور مزدوری کا مستحق نہیں ہوتا، دوسرے اجیر خاص، کہ وہ محض اپنی ذات کو ایک متین مدت تک کسی شخص کی پردگی میں دے دینے سے اجرت کا مستحق ہو جاتا ہے، خواہ کام کرے یا نہ کرے۔

نواہش مند ہیں، اس پر آنحضور نے فرمایا کہ جو شخص عامل بنے گا خواہ ہشند ہوگا، ہم اسے ہرگز عامل نہیں بنائیں گے۔

۱۴۰۰۔ چند قیراط کی اجرت پر بکریاں چرانا

۲۱۰۷۔ ہم سے احمد بن محکی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے ولولے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ اس پر آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم نے پوچھا اور آپ نے بھی فرمایا کہ ہاں، میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی اجرت پر چرایا کرتا تھا۔

۱۴۰۱۔ ضرورت کے وقت یا جب کوئی مسلمان نہ ملے تو مشرکوں سے مزدور لی یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے یہودیوں سے کام لیا تھا۔

۲۱۰۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں شام نے عبوری انہیں مہر نے، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زہیر نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (ہجرت کرتے وقت) بنو وہیل کے پھر بنو عبد بن عدی کے ایک شخص کو بطور ماہر راہبر، اجرت پر رکھا تھا (حدیث میں لفظ غریب کے معنی راہبری میں ماہر کے ہیں۔ اس کا آل عاص بن وائل سے معاہدہ تھا اور وہ کفار قریش ہی کے دین پر قائم تھا۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس پر اعتماد تھا۔ اس لئے اپنی سواریاں انہوں نے اسے دے دیں اور غار ثور پر تین رات کے بعد اس سے ملنے کی تاکید کی تھی چنانچہ وہ شخص تین راتوں کے گزرتے ہی صبح کو دونوں حضرات کی سواریاں لے کر حاضر ہو گیا۔ (غار ثور پر) اس کے بعد یہ حضرات وہاں سے عامر بن فہیرہ اور اس دیلی راہبر کو ساتھ لے کر چلے یہ شخص ساحل کی طرف سے انہیں لے چلا تھا۔

بَابُ الرَّحْمَنِ الْعَلَمُ عَلَى قِرَاطٍ

۲۱۰۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا تَرَعَى الْعَلَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهُ عَلَى قِرَاطٍ لَا يَطْلُ مَكَّةَ

بَابُ الْإِسْتِجَارَةِ لِلْمُسْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ أَوْ إِذَا لَمْ يَكُنْ قَدْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَعَامَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ يَحْيِيَةً

۲۱۰۸ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَ بَكْرٍ تَرْجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ هَادٍ بِأَخْبَرَنَا الْفَرَزْدَقُ الْمَاهِرُ بِالْأَهْدِ آيَةً قَدْ غَسَسَ يَمِينِ حَلِيفٍ فِي آلِ الْعَامِرِ بْنِ ذَكْوَانَ دَهْوً عَلَى دِينِ كَفَّارٍ مَكْرِيٍّ فَأَمَّا مَا قَدْ فَعَلَ إِلَيْهِ رَاحِلَتِيمَا وَقَعَدَا عَنْ غَارِ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَأَمَّا هُمَا إِذْ رَاحِلَتِيمَا صَبِيحَةَ يَلَالٍ ثَلَاثَ فَأَمَّا تَعَدَّ وَأَطْلَقَ مَعَهُمَا مَكْرُونٌ ذَوِي عَوَا وَالذَّكَايِلُ اللَّيَالِي فَأَخَذَ بِهِمَا وَهُوَ حَرِيفُ السَّاحِلِ

لہ عقد اجارہ میں مذہب و ملت کا اتحاد و شرط نہیں ہے اسی لئے ضرورت وغیرہ کی شرط بھی ضروری نہیں عقد اجارہ، عام حالات میں مسلمان کی طرح کافر و مشرک کے ساتھ بھی صحیح ہے۔

لہ عرب میں چونکہ راستے بہت دشوار گزار ہوتے تھے اور ذرا سی بھول چوک بھی اس سلسلے میں بڑی خطرناک ثابت ہوتی تھی اس لئے عام طور سے قافلے وغیرہ جب نکلتے تو ان کے ساتھ ان راستوں کا کوئی نہ کوئی ماہر بھی ضرور ہوتا تھا جو راستے کے تمام خطرات سے پوری طرح واقف ہوتا تھا ایسے ماہرین عرب میں کرائے پر عام طور سے مل جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک

۳۰۲۔ اِذَا اسْتَأْجَرَ اَجِيرًا يَجْعَلُ لَهُ
بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوْ بَعْدَ شَهْرٍ اَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَارًا
وَهُمَا عَلَى شَرْطِهَا الَّذِي اشْتَرَطَا ۖ اِذَا
جَاءَ الْاَجَلَ ۖ

۱۴۰۲۔ اگر کسی مزدور سے مزدوری اس شرط پر ملے گی کہ کام تین دن، ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد کرنا ہوگا تو جائز ہے، جب وہ متعینہ وقت آجائے گا تو دونوں اپنی شرط پر قائم سمجھ جائیں گے۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَقِيلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ بَنُو
الْزُبَيْرِ اِنْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي النَّضْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ هَادِيًا غَرِيبًا وَهُوَ عَلَى
دِينِ كُفَّارٍ قُرَيْشٍ قَدْ قَعَا إِلَيْهِ رَا حِلَّتِي مَا وَقَعْدَا ۖ
عَمَّا تَوْبًا بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بَرَا حِلَّتِي مَا صَبَحَ ثَلَاثَ ۖ

۲۱۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن یکریم نے حدیث بیان کی، ان سے بیہقی نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بنو دیل کے ایک ماہر راہبر سے اجرت ملے کر لی تھی وہ شخص کفار قریش کے دین پر قائم تھا، ان دونوں حضرات نے اپنی سواریاں اس کے حوالہ کر دی تھیں اور تین راتوں کے بعد صبح ہو کر ہی سواریوں کے ساتھ غار ثور پر ملنے کی تاکید کی تھی۔

۱۴۰۳۔ بِالْاَجِيرِ فِي الْغُرَى

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَتْ بَنُو
عَطَا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْقِلٍ عَنْ ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ
مِنْ أَذْنَابِ أَعْمَالِي فِي فَهْشِي فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا
فَقَعَسَ أَحَدَهُمَا أَصْبَعٌ صَاحِبِهِ فَأَنْتَزَعُ أَصْبَعَهُ فَأَنْدَرَا
ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَأَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَهْدَرَا ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَيْدِيَّ أَصْبَعُهُ فِي يَدِكَ
تَقْضُمُهَا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَمَا يَقْضُمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ
جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هَذِهِ
الْوُصْفَةِ أَنَّ رَجُلًا قَعَسَ يَدَ رَجُلٍ فَأَنْدَرَا ثَنِيَّتَهُ فَأَهْدَرَا هَاؤُلَاءِ

۲۱۱۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن علیہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطائے خبری، انہیں صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جیش عسرت (غزوہ تبوک) میں شریک تھا میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ قابل اعتماد عمل تھا۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا وہ ایک شخص سے جھگڑا اور ان میں سے ایک نے فریق مقابل کی انگلی چبالی، دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو پہلے کے آگے کے دانت بھی ساتھ چلے آئے۔ اگر گر گئے، اس پر وہ شخص اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، لیکن آنحضرت نے اس کے دانت (ٹوٹنے) کا کوئی تاوان نہیں دلوایا، بلکہ فرمایا کہ کیا وہ اپنی انگلی تمہارے منہ میں چبانے کے لئے چھوڑ دیتا، کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا جس طرح اونٹ چبایا کرتا ہے۔ ابن جریر نے کہا اور مجھ سے عبد اللہ بن ملیک نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے دادا نے، بعینہ اسی طرح کا واقعہ، کہ ایک شخص نے ایک دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا (دوسرے نے اپنا ہاتھ کھینچا تو) اس کا دانت ٹوٹ گیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی تاوان نہیں لیا۔

(بقیہ ماضیہ سابقہ صفحہ) راتوں کے ماہ کو اپنے ساتھ کرا پڑ رکھا تھا۔ حدیث زیادہ تفصیل کے ساتھ کتاب الہجرت میں آئے گی۔

باب ۱۲۰۴ مَنْ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَبَيَّنَ لَهُ
الْجَلُّ وَلَمْ يَكُنْ الْعَمَلُ لِقَوْلِهِ إِتَىٰ أَمْرًا
مِّنْكَ حَتَّىٰ أَخَذَ ابْتِغَاءَ ثَمَنِهِ
قَوْلَهُ عَلَىٰ مَا تَقُولُ وَكَفَّلَ يَأْجُرُ
فَلَا تَأْخُذْ بِهِ أَجْرًا وَمِنْهُ فِي
التَّعْزِيَةِ أَخْرَجَكَ اللَّهُ

باب ۱۲۰۵ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَىٰ أَنْ
يَقِيمَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ أَنْ يَنْقُضَ بَعْدَ

۲۱۱۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي
يَعْقُبُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
بِرِيْدٍ أَخَذَهُمَا عَلَىٰ صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ
بُخَيْرٌ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي بَنُو عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبِي بَرَاءٌ
كَتَبَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ طَلْفًا فَوَجَدَ أَحَدًا أَمْرًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ قَالَ سَعِيدٌ
بِيَدِهِ هَكَذَا أَوْ رَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْقُبُ حَسِبْتُ أَنَّ
سَعِيدًا قَالَ قَسَمْتُ بِبِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ تَوَشَّعْتُ لَأَتَّخِذَ
عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا كُتُبُهُ

تھی، سعید نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ اٹھائے (درست کرنے کی کیفیت بتانے کے لئے) خضر علیہ السلام نے دیوار
کھڑی کر دی یعنی نے کہا میرا خیال ہے کہ سعید نے فرمایا، خضر علیہ السلام نے دیوار کو ہاتھ سے چھوا اور وہ سیدھی ہو گئی اس پر نبوی علیہ السلام کو لگے
کہ اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے، سعید نے فرمایا کہ (حضرت نبوی علیہ السلام کی مراد یہ تھی کہ) کوئی ایسی مزدوری (آپ کو
لے لینی چاہیے تھی) جسے ہم کھا سکتے (کیونکہ بستی والوں نے انہیں اپنا مہمان نہیں بنایا تھا۔

باب ۱۲۰۶ - الْجَبَّارَةُ إِلَىٰ يَضْفِ التَّهَامِ
۲۱۱۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكَلْبَيْنِ كَمَثَلِ
رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ مَجْرُوءًا فَقَالَ مَنْ يَتَعَمَّقُ مِنِّي مِنْ عُدَّةٍ إِلَىٰ
يَضْفِ التَّهَامِ عَلَىٰ قَبْرِ رَاحٍ فَعَمَلْتُ إِلَيْهِ هُوَ وَمَنْ قَالَ مَنْ

۱۲۰۴۔ کسی نے کوئی مزدور کیا اور مدت بھی طے کر لی لیکن کام
کام کی کوئی تعین نہیں کی اس مسئلہ کی وضاحت اللہ تعالیٰ کے
اس ارشاد میں ہے کہ ”میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو لڑکیوں میں
سے کسی ایک کی تم سے شادی کر دوں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد
”عَلَىٰ مَا تَقُولُ وَكَفَّلَ“ تک۔ ”يَأْجُرُ فَلَا تَأْخُذْ بِهِ“ بول کر مراد ہوتا ہے فلاں
اسے بدلہ (مزدوری) دیتا ہے، اسی سے تعزیت کے موفعہ پر
کہتے ہیں کہ ”أَجْرَكَ اللَّهُ“ (اللہ تمہیں بدلہ دے)

۱۲۰۵۔ اگر کوئی شخص اس کام کے لئے مزدور کرے کہ کوئی بولی
دیوار کو وہ ٹھیک کر دے تو جائز ہے۔

۲۱۱۱۔ ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف
نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یحییٰ بن سلم اور عمرو بن
دینار نے سعید کے واسطے سے خبر دی، یہ دونوں حضرات (سعید بن جبیر
سے اپنی روایتوں میں) ایک دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ
روایت کرتے تھے اور ان کے علاوہ بھی (بعض روایوں نے کہا کہ)
میں نے یہ حدیث سعید سے سنی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ان سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث
بیان فرمائی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں) کہ پھر دونوں حضرات (موسیٰ
اور خضر علیہما السلام) چلے تو انہیں ایک دیوار ملی جو آب گرنے ہی والی
اور خضر علیہما السلام نے (درست کرنے کی کیفیت بتانے کے لئے) خضر علیہ السلام نے دیوار
کھڑی کر دی یعنی نے کہا میرا خیال ہے کہ سعید نے فرمایا، خضر علیہ السلام نے دیوار کو ہاتھ سے چھوا اور وہ سیدھی ہو گئی اس پر نبوی علیہ السلام کو لگے
کہ اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے، سعید نے فرمایا کہ (حضرت نبوی علیہ السلام کی مراد یہ تھی کہ) کوئی ایسی مزدوری (آپ کو
لے لینی چاہیے تھی) جسے ہم کھا سکتے (کیونکہ بستی والوں نے انہیں اپنا مہمان نہیں بنایا تھا۔

۱۲۰۶۔ آدھے دن کی مزدوری۔

۲۱۱۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن
عمرو رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور
دوسرے اہل کتاب کی مثال، ایسی ہے کہ کسی شخص نے کئی مزدور کام
پر لگائے ہوں اور کہا ہو کہ میرا کام، آدھے دن سے عصر تک، ایک قیلو

پر کون صبح سے دوپہر تک کرے گا؟ اس پر یہودیوں نے (صبح سے نصف نہارتک) اس کا کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ آدھے دن سے عصر تک، ایک قیراط پر میرا کام کون کرے گا؟ چنانچہ یہ کام نصاریٰ نے کیا اور پھر اس نے کہا کہ عصر کے وقت سے سورج ڈوبنے تک میرا کام دو قیراط پر کون کرے گا اور تم (امت محمدیہ) ہی وہ لوگ ہو۔ اس پر یہودی نصاریٰ نے برا مانا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہم کام تو زیادہ کریں اور مزدوری ہمیں کو کم ملے! اور پھر اس شخص نے رخص نے مزدور کیے تھے، کہا کہ اچھا یہ بتاؤ کیا تمہارا حق تمہیں پورا نہیں ملا؟ سب نے کہا کہ نہیں بلکہ ہمیں حق تو پورا مل گیا ہے) اس شخص نے کہا کہ پھر یہ میرا فضل ہے، میں جسے چاہوں دوں۔

۲۱۰۷- عصر تک کی مزدوری۔

۲۱۱۳- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر کے مولا، عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند مزدور کام پر لگائے ہوں اور کہا ہو کہ ایک ایک قیراط پر آدھے دن تک میری کون مزدوری کرے گا؟ اور یہودیوں نے ایک ایک قیراط پر یہ مزدوری کی ہو۔ پھر نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر کام کیا ہو اور پھر تم لوگوں نے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر کام کیا ہو اس پر یہود و نصاریٰ غصہ ہو گئے کہ ہم نے کام تو زیادہ کیا اور مزدوری جیسے کو کم ملی! اس پر اس شخص نے کہا ہو کہ کیا تمہارا حق ذرہ برابر بھی مارا گیا ہے تو انہوں نے کہا ہو کہ نہیں۔ پھر اس شخص نے کہا ہو کہ یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دیتا ہوں۔

۲۱۰۸- مزدور کو اس کی مزدوری نہ دینے والے کا گناہ

۲۱۱۴- ہم سے یوسف بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن امیہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جن کی قیامت میں میں غریق بنوں گا وہ شخص جس نے میرے نام پر وعدہ کیا اور پھر وعدہ غلامی کی۔ وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت

مِنْ تَسْفِيفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قَيْرَاطٍ
فَعَمِلَتْ النَّصَارَى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلْ لِي مِنَ الْعَصْرِ
إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قَيْرَاطٍ لِي نَأْتِمُّهُمْ
فَقَضَيْتُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا مَا لَنَا أَكْثَرُ
عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَنَنْتُمْ مِنْ حَقِّكُمْ
قَالُوا لَا قَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْ تَبِيتُ مِنْ
أَشَاءُ

۲۱۱۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مِثْلُكُمْ
وَالْيَهُودَ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا فَقَالَ
مَنْ يَعْمَلْ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ
فَعَمِلَتْ الْيَهُودُ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتْ النَّصَارَى
عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ
الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ
فَقَضَيْتُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا
وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَنَنْتُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا
لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْ تَبِيتُ مِنْ أَشَاءُ

۲۱۰۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصَمُهُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أُعْطِيَ ثُمَّ عَدَّرَ رَجُلٌ بَاءَ عَدْرًا فَأَكَلَتْ
ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَحِبْرًا فَأَسْتَوْفَى مِنْهُ وَكَمْ

کھائی ہو (اور اس طرح اس کی غلامی کا باعث بنا ہو)۔ اور وہ شخص جس نے مزدور کیا ہو۔ پھر کام تو اس سے پوری طرح لیا لیکن اس کی مزدوری نہ دی ہو۔

باب ۱۴۹۔ الْجَارِجَةُ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔

۲۱۱۵ حَدَّثَنَا مُعْتَدٌ بْنُ الْعَلَاءِ وَعَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ جُوَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى اسْتِجَارَةً فَوَاقَعَتْهُ قَالَةٌ عَنْ يَمَانِهِ كَوْمًا مِنَ اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بِأَجْلٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوا أَتُحِبُّونَ بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَتُحَذِّرُونَ أَجْرَكُمْ كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوا إِذَا اسْتِجَارَ تَحِيْرِينَ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَكُمْ أَكْبَلُ بَقِيَّةَ يَوْمٍ مِثْلَ هَذَا أَوَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَوةِ الْعَصْرِ قَالَ لَكُمْ لَقَدْ مَاعَمِلْنَا بِأَجْلٍ وَذَلِكَ الْأَجْرُ الَّذِي بَعَلْتُ لَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُمْ أَتُحِبُّونَ بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَأَبَوْا وَاسْتِجَارَ فَوَاقَعَتْهُ بَقِيَّةُ الْبَقِيَّةِ يَوْمَهُمْ فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرًا فَرَفَعْنِيهِ عَلَيْهِمَا قَدْ رَكَّ مَشْلُومٌ وَمَثَلُ مَا قِيلَ مِنْ هَذَا الْكُذِبِ

۱۴۹۔ عصر سے رات تک کی مزدوری۔
۲۱۱۵۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند آدمیوں کو مزدور کیا ہو کہ سب اس کا ایک کام صبح سے رات تک متعین اجرت پر کریں چنانچہ کچھ لوگوں نے یہ کام آدھے دن تک کیا ہو پھر کہا ہو کہ ہمیں تمہاری اس مزدوری کی ضرورت نہیں ہے جو تم نے ہم سے طے کی ہے بلکہ جو کام ہم نے کر دیا ہے وہ بھی غلط تھا۔ اس پر اس شخص نے کہا ہو کہ ایسا نہ کرو اپنا بقیہ کام پورا کرو اور اپنی پوری مزدوری لے جاؤ۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہوا اور چھوڑ کر چلے آئے ہوں۔ اس کے بعد وہ مزدوروں نے بقیہ کام کیا ہوا اور اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ یہ دن پورا کرو تو میں نہیں وہی اجرت دوں گا جو پہلے مزدوروں سے طے کی تھی چنانچہ انہوں نے کام شروع کیا لیکن عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے جو تمہارا کام کر دیا ہے وہ بالکل بیکار تھا، وہ مزدوری بھی تم اپنے پاس ہی رکھو جو تم نے ہم سے طے کی تھی اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ اپنا بقیہ کام پورا کرو، دن بھی اب بہت تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے لیکن وہ نہ مانے ہوں۔ پھر اس شخص نے ایک دوسری قوم کو مزدور رکھا ہو کہ یہ دن کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس میں یہ کام کر دیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے سو بج غروب ہونے تک، دن کے بقیہ حصہ میں کام کیا اور دونوں فرقوں کی پوری مزدوری حاصل کر لی پس یہی ان اہل کتاب کی اور ان کی مثال ہے جنہوں نے اس نوکر کو قبول کر لیا ہے۔

۱۔ اس تفسیل میں اللہ کے دین سے یہود و نصاریٰ کے انحراف اور پھر مسلمانوں کے اس کام کو پورا کرنے کی پیشین گوئی موجود ہے۔ کام اللہ تعالیٰ کا ہے پہلے اس نے یہودیوں سے کام کے لئے کہا لیکن وہ بیچ میں کام چھوڑ کر چلے گئے، پھر نصاریٰ کو کام پر لگایا گیا لیکن انہوں نے بھی انحراف کیا۔ آخر میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت متعین کی گئی جو اس کام کو پورا کر سکی۔ یہ حدیث متحد روایتوں سے آئی ہے اور اگر بعض مواقع پر اس سے مسائل فقہ میں استدلال بھی کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشین گوئی بھی اس حدیث میں موجود ہے کہ آپ م کی امت اپنا کام پورا کرے گی۔ چنانچہ مخالفین اور موافقیں سب ہی یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ شریعت محمدیہ میں تغیر و تبدل نہ ہو سکا، قرآن جس حالت میں پہلے تھا اسی حالت میں اب بھی ہے اور مسلمان بہر حال اس پر کسی نہ کسی وجہ سے عمل کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی تسلیم

بَابُ ۱۱۰ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا أَفْكَرَ أَجْرُهُ
فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجَرُ فَرَادَوْ مِنْ عَيْدٍ لِي
مَالٍ غَيْرِهِ فَمَا سَتَفَضَّلَ

۲۱۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ انْطَلِقْ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكَمْ حَقِّي أَوْ
الْمَيْيَتِ إِلَى غَيْرِ قَدْ خَلَوْهُ فَانْحَدِرْ مَنَ صَخْرَةٍ مِنْ
الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يَجْعِلُكَ مِنْ
هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَذْخُوا اللَّهُ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ
رَجُلٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ كَانَ لِي ابْنَانِ شَيْخَانِ كِبَرَانِ وَكُنْتُ
لَا أُحِبُّ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَمَا لَأَنَا لِي فِي ظَلَبِ شَيْءٍ يُؤْمَأَفَلُهُمَا
عَلَيْمَا حَتَّى مَا مَحَلَبْتُ لَهُمَا عُبُوهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَاكِسَيْنِ
وَكُفَرْتُ أَنْ أُحِبُّ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَا لَا فَلَمَشْتُ وَالْقَدْرُ عَلَى
يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتَيْقَظَهُمَا حَتَّى تَبْرُقَ الْقُبُورُ فَاسْتَيْقَظَا
فَشَرِبَا عُبُوهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءً وَجْهًا
فَقَرِّبْ عَنَانًا نَحْنُ بَيْنَهُ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا
لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بَيْتٌ عَمْرٍ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ
فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِي فَأَمْسَنْتُ مِنْهَا حَتَّى أَلَمْتُهَا سَنَةً مِنْ
السَّنِينَ فَبَجَاءَ ثَنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةً وَبَنَاهُ عَلَى أَنْ
يُحَلِّيَ بَنِيَّ وَيَمِيزَ نَفْسِيهَا فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهِمَا أَنْ يَكُنَّ
لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تُلْصِقَ الْبَدَنَ إِلَّا بِعَقِبِهِ فَتَحَوَّضْتُ مِنْ أَوْجُو
عِهِمَا فَأَلْصَقْتُ عَنْهُمَا وَهُوَ أَشَدُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَوَكَّلْتُ اللَّهُ
الَّذِي أَعْطَانِيهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءً وَجْهًا

۱۱۰۔ کسی نے کوئی مزدور کیا اور وہ مزدور اپنی مزدوری چھوڑ
کر چلا گیا پھر (مزدور کی اس چھوڑی ہوئی مزدوری سے) مزدوری
لینے والے نے کام کیا، اس طرح اصل مال بڑھ گیا اور وہ شخص
جس نے کسی دوسرے کے مال سے کام کیا اور اس میں نفع ہوا۔

۲۱۱۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں زہری نے، ان سے
سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا
کہ کھلی امت کے تین آدمی کہیں جا رہے تھے، رات گزارنے کے لئے انہوں
نے ایک غار کی پناہ لی اور اس کے اندر داخل ہوئے اتنے میں پہاڑ سے
ایک پٹان لڑھکی اور اس سے غار کا منہ بند ہو گیا سب نے کہا کہ اب
اس پٹان سے تمہیں کوئی چیز نجات دینے والی نہیں سوا اس کے کہ
سب، اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے
دعا کریں، ان میں سے ایک شخص نے اپنی دعا شروع کی، اے اللہ! میرے
والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہیں پلاتا
تھا، نہ اپنے بال بچوں کو اور نہ اپنے ملوک (غلام وغیرہ) کو ایک دن
مجھے ایک چیز کی تلاش میں دیر ہو گئی اور جب میں گھر واپس ہوا تو وہ سوچے
تھے۔ پھر میں نے ان کے لئے شام کا دودھ نکالا، لیکن ان کے پاس
لایا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ مجھے یہ بات ہرگز اچھی معلوم نہیں ہوئی کہ ان
سے پہلے اپنے بال بچوں یا اپنے کسی ملوک کو دودھ پلاؤں اس لئے میں
وہیں کھڑا رہا دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے
کا انتظار کر رہا تھا۔ اور صبح بھی ہو گئی! اب میرے والدین بیدار ہوئے اور
اپنا شام کا دودھ اس وقت پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری
خوشنودی اور رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو اس پٹان کی مصیبت
میرے لئے ہٹا دے۔ اس دعا کے نتیجہ میں صرف اتنا راستہ بن سکا کہ کلنا
اس سے اب بھی ممکن نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
پھر دوسرے نے دعا کی اے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی، سب

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) تسلیم ہے۔ جو یہود و نصاریٰ کو، کہ ان کی کتاب میں اس طرح محفوظ نہیں ہیں جس طرح ان کے انبیاء پر نازل ہوئی تھیں یہ ملحوظ
رہے کہ کام کا بنیادی نقطہ اس امانت کی حفاظت ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی امت کے لئے نازل فرمائی ہو۔

کہ اتنے میں اسے بچ لاؤ جتنا نفع ہوگا وہ تمہارا ہے۔ یاد رہے کہ (میرے اور تمہارے درمیان تقسیم ہو جائے گا، تو اس میں کوئی حرج نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرائط کے حدود میں رہیں۔

۲۱۱۸۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاہوس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی پیشوائی سے منع کیا تھا وہ یہ کہ شہری، دیہاتی یا مال نہ بچیں میں نے پوچھا، اے ابن عباس! شہری دیہاتی یا مال نہ بچیں، کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ ان کے دلال نہ بنیں (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے۔

۲۱۱۳۔ کیا کوئی مسلمان دارالحرب میں کسی مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے؟

۲۱۱۹۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اسعش نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے، ان سے جناب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا جب میری بہت سی مزدوری اس کے ذمے ہو گئی تو میں اس کے پاس آیا، تقاضا کرنے۔ وہ کہنے لگا کہ بخدا، میں تمہاری مزدوری اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا، بخدا کی قسم! یہ تو اس وقت بھی نہیں ہوگا جب تم مر کے دوبارہ زندہ ہو گے اس نے کہا، کیا میں مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا! میں نے کہا کہ ہاں

اس پر وہ بولا کہ پھر وہیں میرے پاس مال اور اولاد ہوگی اور وہیں تمہاری مزدوری و بدو لگا۔ اسی پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا آپ نے

فَمَا كَانَ مِنْ تَرْجُمٍ فَهَؤُلَاءِ أَوْبَعُ
بَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ۔

۲۱۱۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا
مُعَمَّرٌ عَنْ بَنِي حَاوِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَلَقَى
الرَّكْبَانُ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَايَةٍ قُلْتُ يَا أَبَتِ
عَبَّاسٍ مَا قَوْلُكَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَايَةٍ قَالَ لَا
يَكُونُ لَهُ سِمَسًا ۝

باب ۱۴۱۳۔ هَلْ يُؤْمَرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ
مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ۔

۲۱۱۹ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْرُوقٍ حَدَّثَنَا خُبَابٌ قَالَ
كُنْتُ رَجُلًا قَتَلْنَا فَعَمَلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ
بِي عِنْدَ كَافَاتَيْبٍ أَنْفَاصًا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَفْضِيكَ
حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ حَتَّى تَمُوتَ
ثُمَّ تَبْعَثَ فَلَا قَالَ قَرَأَنِي لَيْتَ لَمْ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي لَمْ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَفْضِيكَ فَكَفَرْتُ
اللَّهُ تَعَالَى أَفْرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بَايَتِنَا وَقَالَ لَا وَتَيْنَ
مَالًا وَوَلَدًا ۝

(خاصہ سابقہ صفحہ) خرید و فروخت کے لئے کسی کو دلال بنانا جائز ہے، خواہ بیچنے والے کی طرف سے ہو یا خریدنے والے کی طرف سے! البتہ اجرت کی تعیین ضروری ہے۔ اسی لئے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا جو قول نقل کیا ہے اسے علی الاطلاق نافذ نہیں کیا جائے گا کیوں کہ اس میں اجرت کی تعیین نہیں ہے۔ صرف اصل قیمت کی تعیین ہے۔ اگر قیمت کے بعد اجرت بھی متعین ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بخوان کے ضمن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمان نقل کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے جو اصول شریعت سے متصادم نہ ہوں اور شریعت انہیں برداشت کر سکے۔

اس شخص کو دیکھا، جس نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال و اولاد دی جائے گی۔“

باب ١٢١ - مَا يُعْطَى فِي الرِّقَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ أَبُو عُبَيْسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ مَا أَخَذَ لَكُمْ عَلَيْهِ أَحَدُ كِتَابِ
اللَّهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْرَطُ الْمَعْلُومُ إِلَّا أَنْ
يُعْطَى شَيْئًا فَيَقْبَلَهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ
أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمَعْلُومِ وَأَعْطَى الْخَسِرَ
وَرَأَاهُمْ عَشْرَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنَ سِيرِينَ بِأَجْرِ
النِّسَامِ بِأَسَا وَقَالَ كَانَ يُقَالُ
السَّيْحَتِ الرِّشْوَةِ فِي الْحُكْمِ وَكَالْوَأ
يُعْطُونَ عَلَى الْخُرُصِ.

۱۴۱۴ھ - قبائل عرب میں سورہ فاتحہ کے ذریعہ جہاز بھجوانک
پر جو دیا جاتا ہے۔ ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالے سے بیان کیا کہ کتاب اللہ سب سے زیادہ
اس کی مستحق ہے کہ اس پر اجرت لی جائے۔ شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا
کہ معلم کو پہلے سے لے نہ کرنا چاہیے (کہ پڑھانے پر مجھے اتنی
تتخواہ ملنی چاہیے) البتہ جو کچھ اسے دیا جائے لے لینا چاہیے
حکم نے فرمایا کہ میں نے کسی شخص سے یہ نہیں سنا کہ معلم کی
اجرت کو اس نے ناپسند کیا ہو۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ لپٹنے
معلم کو) دس درہم دیتے تھے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ قسماً
(بیت المال کا ملازم جو تقسیم پر مہمور ہو) کی اجرت میں کوئی
حرج نہیں سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ (قرآن کی آیت میں)

سخت، فیصلہ میں ثبوت لینے کے معنی میں ہے۔ اور لوگ (اندازہ لگانے والوں کو) اندازہ لگانے کی اجرت دیتے تھے لہٰذا

۲۱۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُسَوِّمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَطْلَقَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَأَلُوهُمَا حَتَّى تَرَوْا عَلَى الْحِجْيِ مِنَ الْأَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَصَاثُوهُمْ فَأَجَابَانِ تَضَامُؤُهُمْ فَلَمَّا غَرَسْتُ لِيكَ الْغَيْ نَسَعُوا إِلَيَّ بِكُلِّ شَيْءٍ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوِ اتَيْنَا هَؤُلَاءِ الزَّهَطِ الَّذِينَ

۱۔ متعدد مسئلے مصنف نے ایک ساتھ جمع کر دیے ہیں۔ ایک ہے جہاد و صوفیوں کی باتوں کا فرقہ واریت کی اجرت لینا۔ یہ اگر حدود و شریعت کے اندر ہوں تو اس کی اجرت جائز اور حلال ہے کیونکہ اس میں کسی قسم کی عبادت کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔ دوسری چیز ہے قرآن مجید کی تعلیم، اذان یا اقامت کی اجرت۔ اس مسئلہ میں قاضی خاں نے لکھا ہے کہ چونکہ قدیم میں بیت المال سے وظائف ملتے تھے اور اس طرح اہل علم کو فارغ البالی حاصل ہوتی تھی اس لئے اس دور میں عوام سے ان پر کسی طرح کی اجرت لینے سے منع کر دیا گیا تھا، اب اس طرح کی تمام چیزوں کا بار عوام پر آ پڑا ہے اور بیت المال علماء کی کفالت نہیں کرتا۔ اس لئے اب فتنہ واری عوام پر آگئی کہ قرآن و حدیث کی تعلیم دینے والوں، ائمہ و موزونوں کی کفالت کیلئے بہر حال دونوں مسئلوں کی نوعیت الگ ہے۔

۷۔ ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم میں عرب میں ہوٹل وغیرہ کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا تھا، پھرنے اور کھانے کے لئے کسی قسم کا انتظام اس کے سوا کوئی اور نہیں تھا کہ مسافر کسی کا مہمان بن جائے۔ اس لئے صحابہ نے اس کی درخواست کی۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی دھڑ سے اجنبیت کی حالت میں مہمان بنانے کی خاص طور سے تاکید فرمائی ہے ویسے عام حالات میں بھی میزبانی کے فضائل اسلام میں بہت

نے دیکھا، قبیلہ والوں نے اپنی والی ہر طرح کی کوشش کر ڈالی، لیکن ان کا سرور اچھا نہ ہو سکا، ان کے کسی آدمی نے کہا کہ ان لوگوں کے یہاں بھی دیکھنا چاہیے جو ہمارے قبیلہ میں قیام کئے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ کوئی چیز ان کے پاس نکل آئے جتنا سچہ قبیلہ والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ بھائیو! ہمارے سرور کو سانپ نے ڈس لیا ہے، اس کے لئے ہم نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی لیکن فائدہ کچھ بھی نہ ہوا کیا تمہارے پاس کوئی چیرے۔ ایک صحابی نے فرمایا بھائیو! اسے جھاڑ دوں گا، لیکن ہم نے تم سے میزبانی کے لئے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا تھا، اس لئے اب میں بھی اجرت کے بغیر نہیں جھاڑ سکتا۔ آخر کبریوں کے ایک ریوڑ پر ان کا معاملہ طے ہوا (صحابی وہاں تشریف لے گئے) اور الحمد للہ رب العالمین پڑھ پڑھ کر چھو چھو کیا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو، وہ اٹھ کر پلٹے لگا، تکلیف دور ہو گئی، نشان بھی نہیں باقی تھا بیان کیا کہ پھر انہوں نے طے شدہ اجرت صحابہ کو دے دی۔ کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا وہ بولے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے کوئی تصرف نہ کرنا چاہیے، پہلے ہم آپ سے اس کا ذکر کر لیں۔ اس کے بعد دیکھیں کہ

فَرَزُوا الْعُقَدَ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لَمْ يَمُرْ وَسَعْنَانَا لَمْ يَمُرْ شَيْءٌ لَا يَنْفَعُنَا فَقَالَ أَحَدُكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَرَى فِي دِلِّي شَيْءًا وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تَهْتِفُوا فَمَا أَتَانَا بِإِذْنِكُمْ رَحْمَتِي تَجْعَلُونَا لَنَا جَعْلًا فَصَالَحُوا هُمْ عَلَى طَعِيمٍ مِنَ الْغَنَمِ مَا لَطَقَ يَنْفَعُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ الْعَمْدُ بِاللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَمَا لَمْ تَنْشَطْ مِنْ عِقَالٍ فَأَلْطَقَ تَمَشِي وَفَمَا بِي قَلْبَةٍ قَالَ فَأَوْهَمَهُمْ جَعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوا هُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَقْسِمُ فَقَالَ الَّذِي رَفَى لَا تَفْعَلُوا اخْشَى نَاقِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لِلَّذِي كَانَ فَتَنْظَرُ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ قَمَا يُدْرِيكَ أَلَمْ تَأْمُرْنِي أَنْ قَدْ أَصَبْتُمْ أَقْسِمُوا وَأَضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ يَهْذَأُ !

آپ کی حکم دیتے ہیں (تاکہ اس کے مطابق عمل کریں) جتنا کہ سب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ اس حضور نے فرمایا، یہ تم کیسے کہتے ہو کہ سورۃ فاتحہ بھی ایک منتر ہے (بلکہ یہ تو خدا کا کلام اور حق ہے) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا، اسے تقسیم کر لو اور ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ شعبہ نے کہا کہ ابو البشر نے ہم سے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو المتوکل سے یہی حدیث سنا۔

بَاب ۱۴۵ - فِي نَيْبَةِ الْعُقَدِ وَتَقَاةِ
ضَرَائِبِ الْإِمَاءِ .

۱۴۵ - غلام کا خراج اور باندیوں کا خراج، مختاطا غلام کے ساتھ۔

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) زیادہ ہیں اور مینافنت کی تاکید بھی پوری طرح موجود ہے۔

لہ۔ اسی بخاری میں متعدد مقامات اس نوعیت کے ملیں گے کہ جب کبھی اس طرح کے مسائل میں صحابہ کو تردد ہوا تو ۱۱، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کو پوری طرح دور کرنے کے لئے اور تاکہ ان کی دلدلی بھی ہو جائے فرمایا کہ میرا ہی اس میں حصہ لگاؤ۔ ابھی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے شکار کا قصہ گزر چکا ہے جو بالکل اسی نوعیت کا ہے۔

سلہ آقا اپنے غلام پر یا باندی سے جو ٹیکس لیتا ہے کہ روزانہ یا ہفتہ وار تمہیں اتنی رقم دینی پڑے گی، اس کے لئے حدیث میں خراج غلام، اجرا اور ضربیۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے یہاں بھی یہی مراد ہے

۲۱۲۱- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنا لگایا تو آپ نے انہیں ایک صاع یا دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے گفتگو کی، جس کے نتیجے میں ان کا نواج کم کر دیا گیا تھا۔

۱۴۱۶- پچھنا لگانے والے کی اجرت۔

۲۱۲۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے دمیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگایا تھا اور پچھنا لگانے والے کو اجرت بھی دی تھی۔

۲۱۲۳- ہم سے صدر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگایا تھا اور پچھنا لگانے والے کو اس کی اجرت بھی دی تھی، اگر اس میں کوئی کراہت ہوتی تو آپ اجرت نہ دیتے۔

۲۱۲۴- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عامر نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگایا تھا اور آپ کسی کی اجرت کے معاملے میں کسی بھی غلام کو ہرگز روا نہیں رکھتے تھے (اس لئے آپ نے پچھنا لگانے کی اجرت بھی پوری دی تھی)۔

۱۴۱۷- جس نے کسی غلام کے مالکوں سے غلام کے محمول (خراج) میں کمی کے لئے گفتگو کی

۲۱۲۵- ہم سے اکرم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پچھنا لگانے والے غلام (ابو طیبہ) کو بلایا، انہوں نے اس حضور کے پچھنا لگایا اور اس نے انہیں ایک یا دو صاع یا ایک یا دو مد (راوی حدیث شعبہ کو شبہ تھا) دینے کے لئے (بطور اجرت) حکم دیا آپ نے (ان کے مالکوں سے بھی) ان کے بارے میں گفتگو فرمائی تو انہوں نے ان کا محمول کم کر دیا تھا۔

۱۴۱۸- زانیہ کی کائی اور باندی کی کائی، ابراہیم نے نوٹہ کرتے والے کو

۲۱۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَيْنِ بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّهَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوْلَاهُ فَخَفَّفَ عَنْ عَلَيْهِ أَوْ خَفَّفَ يَتِيمًا.

باب ۱۴۱۶ خَدَّاجُ الْحَجَّامِ.

۲۱۲۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَمِيثٌ

حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اخْتَجَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَمَسَ الْغُلَامَ وَكَانَ يَنْزِعُ عَنْ

۲۱۲۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ

خَالِدِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اخْتَجَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَكَوْنَهُ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ.

۲۱۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حَبْرَ بْنِ

عَامِرٍ تَلَا سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعِجُهُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُهُمْ أَحَدًا أَجْرَهُ.

اور آپ کسی کی اجرت کے معاملے میں کسی بھی غلام کو ہرگز روا نہیں رکھتے تھے (اس لئے آپ نے پچھنا لگانے کی اجرت بھی پوری دی تھی)۔

باب ۱۴۱۷ مَنْ كَلَّمَ مَوْلَاهُ إِلَى الْعَبْدِ أَنْ

يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَدَّاجِهِ.

۲۱۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَخَجَمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ أَوْ مِدَّةٍ أَوْ مِدَّتَيْنِ كَلَّمَ فِيهِ فَخَفَّفَ مِنْ خَدَّاجَتِهِ.

اس حضور نے انہیں ایک یا دو صاع یا ایک یا دو مد (راوی حدیث شعبہ کو شبہ تھا) دینے کے لئے (بطور اجرت) حکم دیا آپ نے (ان کے مالکوں سے بھی) ان کے بارے میں گفتگو فرمائی تو انہوں نے ان کا محمول کم کر دیا تھا۔

باب ۱۴۱۸ كَسْبُ النَّبِيِّ وَالْمَلِكِ وَكَسْبُ

ادراگانے والیوں کی اجرت کو زوسہ کرنے اور گانے پر نہایت
قرار دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ اپنی باندیوں کو جسکے وہ
پاکدامنی بھی چاہتی ہوں، زنا کے لئے مجبور نہ کرو تا کہ اس طرح
دنیا کی زندگی کے سامان ہم پہنچا سکو۔ لیکن اگر کوئی شخص نہیں
مجبور کرتا ہے تو اللہ ان پر جبر کئے جانے کے بعد (انہیں معاف

إِبْرَاهِيمَ أَجْرَ النَّاسِ وَالْمَغْنَمَةَ وَقَوْلَ اللَّهِ
تَعَالَى وَلَا تَكْرِهُوا قَتْلَ نَفْسِكُمْ عَلَى الْبُعَاثِ إِنَّ أَرَادَتْ
تَحَقُّقًا لَتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ
يُكْرِهْهُمْ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ الْإِذْهِاقِ عَفْوَ
مَرْحِيمٌ قَتْلَ نَفْسِكُمْ إِذَا آتَىٰ عَمَلٌ

کرنے والا، ان پر جبر کرنے والا ہے۔ (قرآن کی آیت میں) قتلِ ناکم کے معنی میں ہے (یعنی تمہاری باندیاں)

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

ابن شهاب عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن
هشام عن أبي مسعود بن النضر عن أبي بصير عن
عطاء الله عليه وسلم أنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الكلب ومهمل
البقي وعملوا الكاهن.

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَادَةَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
كَسْبِ الْإِمَاءِ.

باب ۱۴۱۹ جنس الفحل.

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَادَةَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
كَسْبِ الْفَحْلِ.

باب ۱۴۲۰۔ إِذَا اشْتَجَرَ أَرْثًا فَانْتَ

أَحَدُهُمَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ
يُخْرِجُوهُ إِلَى تَسْمِيرِ الْأَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْعَصْرُ
قَرَأَ يَأْسُ ابْنِ مُعَاوِيَةَ تَمْضِي الْأَجَارَةِ إِلَى
أَهْلِهَا وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو آخِذَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذَلِكَ
عَنْ عُمَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي
بَكْرٍ وَصَدْرًا مِمَّنْ خَلَفَ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ عُمَرَ جَدَّ الْأَجَارَةِ بَعْدَ مَا قَضَىٰ

۲۱۲۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن
بن حارث بن ہشام نے، اور ان سے ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ (کے زنا) کی اجرت
ادراگانے کی اجرت سے منع فرمایا تھا۔

۲۱۲۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے محمد بن حمادہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے باندیوں کی (زنا جائز) گناہی سے منع کیا تھا۔

۱۴۱۹۔ نہ کی جفتی (پر اجرت)

۲۱۲۸۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث اور
اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن حکم نے، ان سے
نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ کی جفتی (پر اجرت لینے) سے منع کیا تھا۔

۱۴۲۰۔ کسی شخص نے زمین اجارہ پر لی، پھر فریقین میں سے ایک
کا انتقال ہو گیا؟ ابن سیرین نے فرمایا کہ مدت متعینہ پوری ہونے
تک میت کے ورثہ کے لئے یہ جائز نہیں کہ مستاجر کو بے دخل
کریں حکم، حسن اور ایاس بن معاویہ نے فرمایا کہ اجارہ اپنی مدت
متعینہ تک باقی رہتا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی آراضی (یہودیوں کو) آدمی
پیداوار پر دی تھی، یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد
مبارک میں بھی نافذ رہا، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی
اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں بھی۔ یہ کوئی

نہیں بیان کرتا کہ ابو بکر اور رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے کئے ہوئے

معاملہ اجارہ کی تحدید کی ہو۔

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَنْ يَكْمُلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْمَزَارِعَ كَأَنَّكَ تَكْرَى عَلَى شَيْءٍ سَمَاءٌ نَافِعٌ كَذَلِكَ أَخْضَطَهُ وَأَنَّ نَافِعَ بْنَ خَدِجٍ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كَزَاةِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرَ رَضَ.

کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ (خبر کے یہودیوں کے ساتھ وہاں کی زمین کا معاملہ برابر چلتا رہا) تا آنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلا وطن کر دیا۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

کتاب الحوالات

بَاب ۱۲۲۱۔ فِي الْخَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْخَوَالَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مِلْثًا جَانًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ الشَّرِيكَانِ وَأَهْلُ الْمِيْرَاتِ فَيَأْخُذُ هَذَا غَيْرَنَا وَهَذَا دِينَانِ فَإِنْ

۱۲۲۱۔ حوالہ کے مسائل قرض کو کسی دوسرے کی طرف منتقل کرنے کی تفصیلات، اور کیا اس عقد انتقال کو فسخ بھی کیا جاسکتا ہے؟ حسن اور قتادہ نے فرمایا کہ جب کسی کی طرف قرض منتقل کیا جاتا ہے تو اگر اس وقت وہ خوشحال تھا تو جائز ہے (یعنی اس انتقال کو فسخ نہیں کر سکتے) ابن عباس رضی اللہ عنہ

لہ احکامات کے یہاں عقد اجارہ، متعاقدین میں سے کسی کی بھی موت سے فسخ ہو جاتا ہے۔ حضرت حسن وغیرہ رحمہم اللہ کا فتویٰ احناف کے مسلک کے خلاف ہے۔ امام بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال لیا ہے کہ خبر کی زمین کا معاملہ عقد اجارہ تھا۔ بعض محدثین نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس فیصلہ پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ تو مخرج مقاسمہ تھا۔ جزیہ، اہل غیر سے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی لیا، نہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے، ظاہر ہے کہ وہ اسلام کے بدترین دشمن تھے۔ جزیہ کی معافی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ اور ان سے جزیہ اسی صورت میں لیا جاتا تھا جس کا ذکر حدیث میں ہے اسی میں کسی تجدید کی ضرورت ہی نہیں، جب تک سلطنت باقی رہے یہ باقی رہے گا۔

تَوَيَّمَا لِحَدِّ هَذَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ -
 نے فرمایا کہ دو شرکا نے یاد نہ کرنے میں صلح کر لی (کہ جو چیز آپس میں تقسیم کی جانے والی ہے) اس میں سے نقد مال تو فلاں لے اور قرض (جو دو مردوں کے درمیان ہے وہ) فلاں کا حصہ رہے تو (اس تقسیم کے بعد) اگر دونوں شدکار میں سے کسی ایک کا حصہ ضائع ہو گیا تو اپنے دوسرے شریک پر کسم پوسم نہ ہو، ورنہ نہیں ڈال سکتا۔

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتِيعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِثْلٍ فَلْيَتَّبِعْ كَسْرَ الْمَالِ فِي طَرَفٍ مُنْتَقِلٍ كَمَا جَاءَتْهُ تَوَاسُطًا جَابِيَةً (یعنی) (کیونکہ عام حالات میں اس سے قرض وصول کرنے میں زیادہ آسانی رہتی ہے)

۱۴۲۲۔ جب قرض کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے تو اسے رد نہ کرنا چاہیئے۔

۲۱۳۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مالدار کی طرف سے (قرض ادا کرنے میں) مثال مٹول ظلم ہے۔ اور کسی کا قرض کسی مالدار کے حوالہ کیا جائے تو اسے قبول کرنا چاہیئے۔

۱۴۲۳۔ اگر کسی میت کا قرض کسی (زندہ) شخص کی طرف منتقل کیا جائے تو بھارت ہے۔

۲۱۳۲۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک جنازہ آیا لوگوں نے آنکھوں سے عرض کیا کہ آپ اس کی نماز پڑھا دیجئے۔ اس پر آنکھوں سے پوچھا، کیا اس پر کوئی قرض تھا؟ صحابہ نے بتایا کہ ہمیں کوئی قرض نہیں تھا۔ اس حضور نے دریافت فرمایا، تو میت نے کچھ ترک بھی چھوڑا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ کوئی ترک بھی نہیں چھوڑا۔ پھر آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھا اس کے بعد ایک دوسرا جنازہ لایا گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ان کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے۔ اس حضور نے دریافت فرمایا، کسی کا قرض بھی میت پر تھا؟ عرض کیا گیا کہ تھا۔ اس حضور نے پھر میت

بَاب ۱۴۲۲۔ إِذَا حَالَ عَلَى مِثْلٍ فَلْيَسْ لَمْ يَرْدْ -

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتِيعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِثْلٍ فَلْيَتَّبِعْ

بَاب ۱۴۲۳۔ إِنْ حَالَ دَيْنُ الْمَيِّتِ عَلَى رَجُلٍ جَانِبٍ -

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّي بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا أَصَلِّ عَلَيْهِمَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلِّ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا فَقَالُوا ثَلَاثَةٌ وَتَابِعُوا فَصَلِّ عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِثَلَاثَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةٌ وَتَابِعُوا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِهِمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَىٰ ذِيْنَتِهِ فُتِحَتْ عَلَيْهِ .

فرمایا کچھ ترکہ بھی چھوڑا ہے، لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑا ہے، لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ م نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھائی پھر تیسرا جنازہ لایا گیا، صحابہ نے آنحضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس کی نماز پڑھا دیجیے۔ اس حضورؐ نے ان کے متعلق بھی وہی دریافت فرمایا، کیا کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، اور ان پر کسی کا قرض بھی تھا؟ صحابہ نے کہا کہ ہاں تین دینار تھا۔ آنحضورؐ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ پھر اپنے ساتھی کی تمہیں لوگ نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی کو اس فضیلت سے محروم ہوتے دیکھ کر (بوئے، یا رسول اللہ! آپ ان کی نماز پڑھا دیجیے، قرض ان کا میں ادا کر دوں گا۔ تب اس حضورؐ نے ان کی نماز پڑھائی۔

باب ۱۲۳ - الْغَفْلَةُ فِي الْقَرْضِ وَالذُّكُورِ بِالْأَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ أَبُو الزَّوَادِ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ حَمْرَةَ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ مَصْدِقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةٍ مِنْ أَمْرَأَتِهِ فَأَخَذَ حَمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيلًا حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ بِأَمْرَةِ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَدَّ سَاكَةً بِالْحَجَةِ هَلَاةً وَقَالَ جَدِيٌّ وَالْأَشْعَثُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمَرْتَدِّينَ وَكَفَلَهُمْ مَتَا أَبُؤَا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرَهُمْ وَقَالَ حَمَّادُ أَدَاكَ الْكُفْلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَكَمُ يَحْمَنُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ

۱۲۳ - قرض، اور دین کے معاملہ میں کسی کی شخصی ذمہ داری (ملا) ضمانت، ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے محمد بن حمزہ بن عمرو السلمی نے اور ان سے ان کے والد (حمزہ) نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) انہیں مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) بنا کر بھیجا۔ (جہاں وہ صدقہ وصول کر رہے تھے وہاں کے) ایک شخص نے اپنی بیوی کی باندی سے ہمبستی کر لی تھی۔ حمزہ نے اس کی ایک شخص سے پہلے ضمانت لی، یہاں تک کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عمر رضی اللہ عنہ اس سے پہلے ہی اس شخص کو تھوکوں پر کی مرادے چکے تھے۔ اس لئے آپ نے ان کو گواہ کی تصدیق کی۔ (مسئلہ) نہ جاننے کی وجہ سے آپ نے ان کو مقرر کیا، اگر لیاتھا جبریر اور اشعث نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرتدوں کے بارے میں کہا کہ ان سے توبہ کر لیے اور ان کی ضمانت طلب کیجئے۔ چنانچہ انہوں نے توبہ کر لی تھی اور ضمانت خود انہیں کے قبیلہ والوں نے دی تھی۔ حماد نے فرمایا کہ اگر کسی نے شخصی ضمانت دی، پھر اس کا انتقال ہو

۱۔ مسئلہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے مال کا مالک نہیں ہوتا، لیکن ان صاحب نے یہ سمجھا کہ بیوی کی باندی سے بھی اس طرح متعلق ہو سکتے ہیں جس طرح اپنی باندی سے انہیں متعلق ہے۔ اس غلط فہمی میں وہ زمانہ مرکب ہوئے تھے۔ ادھر حدود بعض اوقات شبہات سے سا قط ہو جاتی ہیں عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب صورت حال بیان کی گئی تو آپ نے ان کی حد تو سا قط کر دی جو شادی شدہ ہونے کی وجہ سے رحم ہونا چاہیے تھی۔ لیکن تعزیراً سو کوڑے لگوائے پھر جب حضرت حمزہ صدقہ وصول کرنے گئے تو کسی طرح ان کے علم میں بھی

أَتَيْتَنِي بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ هُمْ فَقَالَ كُفَى بِالْمَلِكِ
فَقَرِئَتْ أَمَّا أَتَيْتَنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ كُفَى بِاللَّهِ خَيْلًا
قَالَ صَدَقْتَ فَنَدَّ نَعْمًا أَلَمْ أَجَلْ مُسْتَقِيمٌ فَخَرَجَ
فِي الْبَحْرِ فَتَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ انْتَسَى مَرْكَبًا لَمْ يَكُنْ
يَعْرِضُ عَلَيْهِ إِلَّا جِلْدُ الْبَدْيِ أَجَلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَلَمَّ
مُخَشِبَةً فَتَقَرَّهَا فَأَدْعَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً
مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ رَجَعَ مُوَضِّعًا أَلْفَ إِلَى بَيْتِهَا إِلَى
الْبَحْرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي نَكْتُ سَلَفْتُ لَهَا
أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلْتَنِي فَيَلَدْتُ فَقُلْتُ كُفَى بِاللَّهِ كَيْلًا فَتَضَى
بِلَهَا دَسَأَلْتَنِي شَرِيئًا أَفَقُلْتُ كُفَى بِاللَّهِ شَرِيئًا فَتَضَى
بِكُفَى وَآلِي جَهْدَتْ أَنْ أَحِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثَ إِلَيْهِ الَّذِي
لَهُ فَلَمْ أَتْرِدْ إِلَى اسْتَوْدِعْتُهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ
حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ
مَرْكَبًا يُخْرِجُهُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّحْلُ الَّذِي كَانَ
أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَأَدْبَارًا لِمُخَشِبَةٍ
الَّتِي فِيهَا أَلْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِ خَطْبَانَا فَلَمَّا
نَشَرُهَا وَجَدَ أَلْمَالُ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ
الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللَّهِ
مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِأَتِيكَ بِمَالِكَ
فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي آتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ
كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَى بَشِيءٍ قَالَ أَخْبَرْتُكَ لَمْ أَحِدْ
مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ
فَأَتَى اللَّهُ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي
بَعَثْتَ فِي النَحْشِبَةِ فَانْصَرَفَ بِالْأَلْفِ
الَّذِي بَارَا مَا أَشْهَدُ ۱-

گیا تو اس کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے (انتقال کی وجہ سے)
لیکن حکم نے کہا کہ ذمہ داری اب بھی اس پر باقی رہے گی،
ابو عبد اللہ نے کہا کہ لیث نے بیان کیا، ان سے جعفر بن یحییٰ
نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ہریر نے اور ان
سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ فرمایا کہ انہوں نے
بنی اسرائیل کے ایک دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار
قرض مانگا، انہوں نے کہا کہ پہلے ایسے گواہ لاؤ جو کی گواہی پر
مجھے اعتبار ہو۔ قرض مانگنے والے بولے کہ گواہ کی حیثیت سے
تو بس اللہ کافی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اچھا کوئی ضامن لاؤ
قرض مانگنے والے بولے کہ ضامن کی حیثیت سے بھی بس
اللہ ہی کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سچی بات کہی تم نے چنانچہ
ایک متعین مدت تک کے لئے انہیں قرض دے دیا یہ ضامن
قرض لے کر دریائی سفر پر روانہ ہوئے اور پھر اپنی ضرورت
پوری کر کے کسی سواری (کشتی وغیرہ کی تلاش کی تاکہ اس سے
دریا پار کر کے اس متعین مدت تک قرض دینے والے کے
پاس پہنچ سکیں جو ان سے لے پائی تھی) اور ان کا قرض ادا کر
دیں (نسیک کوئی سواری نہیں ملی، آخر انہوں نے ایک
لکوی لی اور اس میں ایک سوراخ بنایا، پھر ایک ہزار دینار
اور ایک خط (اس مضمون کا کہ) ان کی طرف اسے قرض دینے
والے کی طرف یہ دینا بھیجے جا رہے ہیں) اور اس کا منہ
بند کر دیا اور اسے دریا پر لے کر آئے، پھر کہا، اے اللہ!
تو خوب جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار
قرض لئے تھے، اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے
کہہ دیا تھا کہ ضامن کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ - بات آئی انہوں نے سمجھا کہ کوئی نیا واقعہ ہے لیکن لوگوں نے بتایا کہ اس کا فیصلہ تو خود عمر رضی اللہ عنہ کبھی کا رکھ چکے ہیں۔
انہیں پوری طرح اعتبار نہ آیا۔ اس لئے قبیلہ والوں میں سے کسی نے اپنی ضمانت پیش کی کہ آپ عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تصدیق کر لیجئے
چنانچہ انہوں نے یہ ضمانت قبول کی اور عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تصدیق چاہی۔

وہ بھی کچھ پر راضی تھا، اس نے مجھ سے گواہ مانگا تو اس کا بھی جواب میں نے یہی دیا کہ گواہ کی حیثیت سے کافی ہے تو وہ کچھ پر راضی ہو گیا تھا اور (تو حقائق یہ کہ) میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری مل جائے جس کے ذریعہ میں اس کا قرض اس تک (مدت متعینہ پر) پہنچا سکوں لیکن مجھے اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے اب میں اس کو تیرے ہی پر راضی ہوں۔ (کہ تو اس تک پہنچا دے) چنانچہ اس نے وہ لکڑی جس میں رقم تھی، دریا میں بہا دی۔ اب وہ دریا میں تھی اور وہ صاحب دالیں ہو چکے تھے۔ اگرچہ فکر اب بھی یہی تھا کہ کسی طرح کوئی جہاز ملے جس کے ذریعہ اپنے شہر جا سکیں۔ دوسری طرف وہ صاحب جنہوں نے قرض دیا تھا، اسی تلاش میں (مندگاہ) آئے کہ ممکن ہے کوئی جہاز ان کا مال لے کر آیا ہو لیکن وہاں انہیں ایک لکڑی ملی، وہی جس میں مال تھا (تو قرض لینے والے نے ان کے نام بھیجا تھا۔ انہوں نے وہ لکڑی اپنے گھر کے اندھن کے لئے لے لی، پھر جب اسے چیرا تو اس میں سے دینار نکلے اور ایک خط بھی! (کچھ دنوں بعد وہ صاحب جب اپنے وطن پہنچے) تو قرض خواہ کے یہاں آئے اور (دوبارہ) ایک ہزار دینار ان کی خدمت میں پیش کر دیئے اور کہا کہ بخدا، میں تو برابر اسی کوشش میں رہا کہ کوئی جہاز ملے تو تمہارے پاس تمہارا مال لے کر پہنچوں، لیکن اس دن سے پہلے جبکہ میں یہاں پہنچنے کے لئے سوار ہوا مجھے اپنی کوششوں میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ پھر انہوں نے پوچھا، اچھا یہ تو بتاؤ، کوئی چیز بھی میرے نام آپ نے بھیجی تھی؟ مقروض نے جواب دیا، بتاؤ رہا ہوں آپ کو، کہ جہاز مجھے اس جہاز سے پہلے نہیں ملا جس سے میں آج پہنچا ہوں۔ اس پر قرض خواہ نے کہا کہ پھر اللہ نے بھی آپ کا وہ قرض ادا کر دیا جسے آپ نے لکڑی میں بھیجا تھا چنانچہ وہ صاحب اپنا ہزار دینار لے کر خوش خوش دالیں ہو گئے۔

باب ۱۲۲۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ

عَاقَدْتَ أَيْمَانَكُمْ فَأَتَوْهُمْ نَصِيحَةً

۲۱۳۳ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَمَةَ عَنْ أَبِي لَيْسَ عَنِ طَلْحَةَ بْنِ مَصْرِفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ أَيْمَانَكُمْ قَالَ كَانَ اللَّهُ مَا جُرُونَ لَنَا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ بَرِثَ اللَّهُ مَا جُرُونَ الْأَنْصَارِ مِي دُونَ ذَوِي سَاحِمٍ لِلْأَخَوَةِ النَّبِيِّ أَخِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا أَنْزَلْتُ وَلِي كَلَّ جَعَلْنَا مَوَالِي تَسَخَّتْ لَمْ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ أَيْمَانَكُمْ إِلَّا الْأَنْصَارَ وَالزَّكَاةَ وَالنَّصِيحَةَ وَتَدَدَ وَهَبَ الْبَيْتَاتِ وَيَكُونُ حَالَهُ

۱۲۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ جن لوگوں سے تم نے قسم

کھا کر عہد کیا ہے، ان کا حصہ ادا کرو۔

۲۱۳۳۔ تم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ

نے حدیث بیان کی، ان سے ادیس نے، ان سے طلحہ بن مصرف نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ (قرآن مجید کی آیت) لکل جعلنا موالی کے متعلق ابن عباس رضی فرمایا کہ (موالی کے معنی) درث کے ہیں اور والد بن عاقدت ایماکم کا حصہ یہ ہے کہ (مہاجرین جب مدینہ آئے تو مہاجرین کے ورثہ انصار ہی ہوتے تھے ان کے رشتہ وار نہیں ہوتے تھے، یہ اس اخوت کی وجہ سے تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم کی ہوئی تھی۔ پھر جب آیت لکل جعلنا موالی نازل ہوئی (مہاجرین کے ورثہ کے آجانے کے بعد) تو ابی آیت والذین عاقدت ایماکم منسوخ ہو گئی (اب پہلی مواخات منسوخ

قرار پائی) سوا امداد، تعاون اور خیر خواہی کے (کہ یہ ہر مسلمان پر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے ضروری ہے) البتہ میراث کا حکم (انصاف و مہاجرین کے درمیان مواخات کی وجہ سے) منسوخ قرار پایا۔ اور وصیت جتنی چاہے کی جاسکتی ہے۔

۲۱۳۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر

۲۱۳۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْلَعِيلُ نُبُ

نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے امدان - یہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مواخات سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کر لائی تھی۔

۲۱۳۵- ہم سے محمد بن صباح - نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، اسلام میں عہد و پیمان نہیں معتبر ہوں گے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود انصار اور غزیش کے درمیان، میرے گھر میں عہد و پیمان کر لیا تھا۔

۱۴۲۶- جو شخص کسی بڑے کے قرض کا خاص بنے تو اس کے بعد اس سے جو عہد نہیں کر سکتا محن رحمتہ اللہ علیہ نے بھی یہی فرمایا۔

۲۱۳۶- ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حمید نے، ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کسی کا جنازہ آیا، نماز پڑھنے کے لئے آنکھوں نے دریافت فرمایا، کیا میت پر کسی کا قرض تھا؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں آپ نے ان کا نماز جنازہ پڑھا دی۔ پھر ایک جنازہ آیا، اس حضور نے دریافت فرمایا، میت پر کسی کا قرض تھا؟ تو انہوں نے کہا ہاں، تھا۔ یہ سن کر اس حضور نے فرمایا کہ پھر اپنے سامنے ہی نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بول اٹھے، یا رسول اللہ! ان کا قرض میں ادا کر دوں گا تب اس حضور نے ان کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

۱۱۳۷- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن علی سے سنا اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بحیرن سے (جزیرہ کا) مال آیا تو میں نہیں اس طرح دوں گا لیکن بحیرن سے مال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تک نہیں آیا۔ پھر جب اس کے بعد وہاں سے مال آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہوا آپ پر کسی کا قرض ہو تو وہ ہمارے یہاں آجائے چنانچہ میں حاضر ہوا

جَعْفَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَأَخْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ؛

۲۱۳۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لَأَنَسٍ رَضِيَ أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَابِئِهِ؛

بَاب ۱۴۲۶ مَنْ تَقَدَّرَ عَنْ مَيْتٍ دَيْنًا لَهُ أَوْ يُرْجَعُ وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ

۲۱۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِجَنَازَةٍ لَيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوا لَا فَقُلْنَا عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوا لَعَنَهُمْ قَالَ مَلَّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى دَيْنِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلَيْهِ؛

کہ پھر اپنے سامنے ہی نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بول اٹھے، یا رسول اللہ! ان کا قرض میں ادا کر دوں گا تب اس حضور نے ان کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

۲۱۳۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ وَتَمِيمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّعْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أُعْطِيَتْ هَكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قَصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَّامًا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَدَ أَبُو بَكْرٍ فَأَدَّى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دُونَ قَلِيلًا إِنَّا قَاتَيْنَاهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَتَى لِي حَتِيَّةً فَعَدَّ دَعَا

اور عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ باتیں فرمائی تھیں
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک لب بھر کر دیا، میں نے اسے شام کیا تو وہ پانچ سو کا رقم تھی، پھر فرمایا کہ اس کے دو گنا اور لے لو۔
باب ۱۴۳۷۔ جَوَارِ ابْنُ بَكْرٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهِ

معادہ۔

۱۴۳۸۔ تم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں
عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین
کو اسی دین اسلام کا متبع پایا۔ اور اصرار کرنے پر بیان کیا کہ مجھ سے قبل اللہ
نے حدیث بیان کرنا، ان سے یونس نے اور ان سے زہری نے بیان
کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا
بیان کیا کہ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا
متبع پایا، لوئی دن ایسا نہیں گذرنا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے یہاں صبح دشام، دونوں وقت تشریف نہ لاتے تو پھر
جب مسلمانوں کو بہت زیادہ (رک میں) پریشان کیا جانے لگا تو ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی نیت سے حبشہ کا قصد کیا جب آپ
برکات الغدا پہنچے تو وہاں آپ کی ملاقات قارہ کے سردار ابن الدغنه
(جو مشرک تھا) سے ہوئی، اس نے پوچھا، ابو بکر، کہاں کا ارادہ ہے؟
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا
ہے۔ اور اب تو یہی ارادہ ہے کہ دنیا بے پھروں اور اپنے رب کی عبادت
کے واسطے ہوں۔ اس پر ابن الدغنه نے کہ اگر آپ جیسا انسان اپنے وطن
سے نہیں نکل سکتا اور نہ اسے نکالا جاسکتا ہے، کہ آپ تو مختار ہوں
کے لئے کاتے ہیں۔ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ مجبوروں کا بوجھ اپنے سر لیتے
ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پرانے
والی مسیبت کا دفاع کرتے ہیں، آپ کو میں امان دیتا ہوں، آپ چلیے
اور اپنے ہی شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ ابن الدغنه
اپنے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لایا اور (مکہ پہنچ کر) ان کا فریش کے
تمام اشراف کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابو بکر جیسا فرد اپنے وطن

۲۱۳۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ
عَقِيلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ
رَوَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَغْفِلْ لَوْ لِيَ إِلَّا
وَهُمَا يَدَيَا ابْنِ الدِّينِ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ أَغْفِلْ لَوْ لِيَ إِلَّا وَهُمَا يَدَيَا ابْنِ
الدِّينِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْنَا لَوْمَةُ إِلَّا بَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَفَنِي التَّهَكُّبُ بِكُرَّةٍ وَعَشِيَّةٍ فَلَسَا
أَبْنَى الْمُسْلِمُونَ حَرَمَ أَبُو بَكْرٍ مَهْجَرًا قَبْلَ الْخَبَرِ
حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرَكَةُ الْغَمَاءِ لَقِيَتهُ ابْنُ الدِّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ
الْقَاهِرَةِ فَقَالَ ابْنُ كُرَيْدٍ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنِي
قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ
ابْنُ الدِّغْنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَحْرُمُ وَلَا يُحْرَمُ فَإِنَّكَ
تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحِلُّ الْكَلَّ
تَقْرَى الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ
فَارْجِعْ فَأَعْبُدْ رَبَّكَ بِلَادِكَ فَإِن نَحَلَّ ابْنُ الدِّغْنَةِ
فَرَجِعْ مَعَ ابْنِ بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارٍ قَرُنَشٍ
فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَحْرُمُ مِثْلَهُ وَلَا يَحْرُمُ أَنْ يَخْرُجَ
رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحِلُّ الْكَلَّ
يَقْرَى الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَقْبَدَ
قُرُنَشٌ جَوَارِ ابْنِ الدِّغْنَةِ وَآمَنُوا أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوا ابْنُ
الدِّغْنَةِ مَرَّ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيَصِلْ وَلْيَقْرَأْ
مَا شَاءَ وَلَا يَدْعُ بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنَ بِهِ فَإِنَّا قَدْ
نَحْشِينَا أَنْ يَفْتِنَ ابْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا قَالَ ذَلِكَ ابْنُ

الدُّعْنَةُ لَا يَبْكُ فَطَفِقَ ابْنُ بَكْرِ يُعْبِدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا
يَسْتَعِينُ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَأَ إِلَى
بَكْرِ فَأَبْتَنَى مَسْجِدًا بِنَاءً دَارِهِ وَكَثُرَ زَكَانُ يَصْنَعُ فِيهِ نَقْدًا
الْقُرْآنَ فَيَنْتَقِصُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمَشْرِكِينَ وَأَبْنَاءُ هُمُ
يَعْبُدُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ ابْنُ بَكْرٍ رَجُلًا كَلَاءً لَا يَمْلِكُ
وَمَعَهُ حِيلَنٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَفْرَغَ ذَلِكَ اشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ
الْمَشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدُّعْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَكَ
إِنَّا لَنَا بَعْثًا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يُعْبِدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَإِنَّا بِنَا
فَإِنَّكَ قَابَتْنِي مَسْجِدًا بِنَاءً دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ
وَقَدْ عَشِينَا أَنْ يُفَيْتَنَ أَبْنَاءُ قَادِيسَاءَ قَاتِمَةً فَإِنْ أَهْتَا
أَنْ يُقْتَصَرَ عَلَى أَنْ يُعْبِدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَّ قَاتِمٌ إِلَى الْإِثْمِ
أَنْ يُفَيْتَنَ ذَلِكَ حُسْنُهُ أَنْ يَبْرُدَ إِلَيْكَ فَمَتَنَ قَاتِمًا
كَرِهْنَاهُ أَنْ نَخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقَرَّبِينَ لَا يَبْكُ إِلَّا سِتْعَلَانِ
قَالَتْ عَالِشَةُ قَاتِمُ ابْنُ الدُّعْنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ
عَقَدْتَ لَكَ عَلَيْهِ قَاتِمًا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِنَّا أَنْ تَرُدَّ
إِلَى دَمَتِي قَاتِمِي لَا أَحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ إِلَى الْخُفَرَةِ فِي
رَجُلٍ عَقَدْتَ لَهُ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ إِنْ أَمَرْتُ إِلَيْكَ جَوَامِرُكَ وَأَطْعَمْتُ
بِحَوَارِ اللَّهِ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُمِرْتُ وَأَسْرَ
هَجْرَتُكُمْ رَأَيْتُ سَبْعَةً ذَاتَ نَحْلٍ بَيْنَ لَا بَيْنَ وَهُمَا
الْعَرَقَانِ فَهَاجَرَ مِنْ هَاجَرَ فَبَلَ الْمَدِينَةَ حِينَ ذَكَرُوا
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ
بَعْضُ مَوَكَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّرَ ابْنُ بَكْرٍ مُهَلْجًا
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ سَلَاةٍ فَإِنِّي أَجُودُ
أَنْ يَوْفَى ذَنْ لِي قَالَ ابْنُ بَكْرٍ لَنْ يَجُودَ إِلَيْكَ بَأْسِي أَنْتَ قَالَ لَعَنَ نَفْسِي
ابْنُ بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَ
عَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَ كَوْفَرِي السَّحَرَاءُ بَعَّةً أَشْهَرِي -

سے) نہیں نکل سکتا اور نہ اسے نکالاجاسکتا ہے، کیا ایسے شخص کو بھی
نکال دوئے جو محتاجوں کے لئے کما تھا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے، مجبوروں
اور کمزوروں کو ہرجہ اپنے سر لیتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے اور حق پر قائم
رہنے کی وجہ سے کسی انسان پر آنے والی مصیبت کا دفاع کرتا ہے۔
چنانچہ قریش نے ابن الدغنے کی امان کو مان لیا اور ابو بکر کو امان دے
دی۔ پھر ابن الدغنے سے کہا کہ ابو بکر کو اس کی تاکید کر دینا کہ اپنے رب کی
عبادت اپنے گھری میں کریں۔ وہاں جس طرح چاہیں نماز پڑھیں اور
تلاوت کریں لیکن ہمیں ان چیزوں کی وجہ سے کسی تکلیف میں نہ ڈالیں
اور نہ اس میں کسی قسم کا اظہار و اعلان کریں، کیونکہ ہمیں اس کا ڈر نہ
رہتا ہے کہ کہیں ہماری اولاد اور ہماری عورتیں فتنہ میں نہ پڑ جائیں
ابن الدغنے۔ نہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ گفتگو سنائی تو آپ اپنے
رب کی عبادت گھر کے اندر ہی کرتے لگے۔ نہ نماز میں کسی قسم کا اظہار و
اعلان کرتے اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ تلاوت کرتے۔ پھر
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں ایک بات آئی اور انہوں نے اپنے گھر
کے سامنے نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ چھوڑ دیا (منتخب کر لیا)۔ اب آپ
سب کے سامنے آگئے وہیں نماز پڑھنے لگے اور اس پر تلاوت قرآن
کرنے لگے پھر کیا تھا مشرکین کی عورتیں اور بچوں کا مجموعہ لگے لگا سب
حیرت اور پذیرائی کی نظروں سے انہیں دیکھتے رہتے۔ ابو بکر پڑھتے
روئے والے انسان تھے جب قرآن پڑھنے لگے تو آنسو ہر قابو نہ
رہتا۔ اس صورت حال سے مشرک اشتراف قریش بہت گھبرائے اور سب
نے ابن الدغنے کو بلا بھیجا۔ ابن الدغنے ان کے پاس آیا تو ان سب نے اس
سے کہا کہ ہم نے تو ابو بکر کو اس لئے امان دی تھی کہ وہ اپنے رب کی عبادت
گھر کے اندر کریں گے لیکن وہ تو زیادتی پر اتر آئے۔ اب گھر کے سامنے
نماز پڑھنے کی ایک جگہ (چھوڑ دینا)۔ نماز پڑھیں سب کے سامنے پڑھنے
لگے اور تلاوت بھی سب کے سامنے کرنے لگے، ڈر ہمیں اپنی اولاد اور
عورتوں کا ہے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائیں اس لئے اب تم ان کے
پاس جاؤ (اور انہیں سمجھاؤ) اگر وہ اس پر تیار ہو جائیں کہ اپنے رب کی
عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کریں پھر تو کوئی بات نہیں۔ لیکن اگر انہیں اس سے انکار ہو تو تم اس سے کہو کہ وہ تمہاری امان نہیں
واپس کر دیں (یعنی تم اپنی امان ان سے اٹھا لو) کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری امان کو ہم توڑیں لیکن اس طرح انہیں اظہار اور

اعلان بھی کرنے نہیں دیں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد ابن ابی الدنہ، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو معلوم ہے وہ شرط جس پر میرا آپ سے عہد ہوا تھا۔ اب یا آپ اس شرط کی حدود میں رہیں یا میری امان مجھے واپس کر دیجئے کیونکہ یہ میں پسند نہیں کرتا کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک شخص کو امان دی تھی لیکن (میری خواہش علی الرغم) وہ امان توڑ دی گئی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہاری امان تمہیں واپس کرتا ہوں۔ میں تو بس اپنے اللہ کی امان سے خوش ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ ہی میں قیام فرماتے، اس حضور نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کا مقام دکھا دیا گیا ہے۔ میں نے آیا۔ کھاری زمین دیکھی ہے (خواب میں) جہاں کجور کے درخت ہیں اور وہ دو پتھر بڑے میدانوں کے درمیان میں پڑتی ہے۔ (مراد مدینہ منورہ سے تھی) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اظہار کر دیا تھا تو جن مسلمانوں نے ہجرت کرنی چاہی وہ مدینہ ہی ہجرت کر کے چلے گئے، بلکہ بعض وہ صحابہ بھی جو حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے، مدینہ آگئے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جلدی نہ کرو، امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، میرے باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپ کو اس کی توقع ہے آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگے تاکہ آپ کے ساتھ ہجرت کریں۔ ان کے پاس دو اونٹ تھے۔ انہیں چار مہینے تک سحر کے پتے کھلاتے رہے۔

۱۴۲۸- قرض

باب ۱۴۲۸- الذین

۲۱۳۹- ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے بیٹ نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسی میت کو (غرضتہ کے لئے) لایا جاتا جس پر کسی کا قرض ہوتا تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کیلئے بھی کچھ چھوڑا ہے (جس سے وہ ادا کیا جاسکے) پھر اگر کوئی آپ کو بتا دیتا کہ ہاں اتنا ترکہ ہے جس سے قرض ادا کیا جاسکتا ہے تو آپ اس کی نماز پڑھاتے ورنہ آپ مسلمانوں ہی سے فرما دیتے کہ اپنے ساتھی کی نماز پڑھو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتح کے دروازے کھول دیئے تو آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں، اس لئے اب جو مسلمان بھی وفات پا جائے اور قرض رہا ہو تو اسے بھرنا میرے ذمے ہے لیکن جو مسلمان مال چھوڑ جائے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے۔

۲۱۳۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا الشَّاذِلِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ فِي عَلَيْهِ الدَّيْنِ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِمْ قَعْلًا فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِمْ وَقَاءً صَلَّى وَالْآخِلَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلَّوْا عَلَى صَاحِبِهِمْ فَلَمَّا فُتِحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحُ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَكُنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَوْا قَعْلًا وَمَنْ تَرَكَ مَا لَا قَلْبَ لَهُ شَيْءٌ

۱۴۲۹- وکالت کے مسائل تقسیم وغیرہ کے کام میں ایک

باب ۱۴۲۹- وکالت الشریک الشریک

لے۔ تاکہ خوب فریب ہو جائیں اور سفر میں آسانی ہے۔ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا اور ایک اپنے لئے یہ حدیث آئندہ ہجرت کے بیان کے سلسلے میں مزید تفصیل سے آئے گی۔ یہاں اسے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک مشرک کی ضمانت قبول کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی علم میں یہ بات تھی۔

فِي الْقِسْمَةِ وَفِيهَا وَقَدْ اشْرَكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ
ثُمَّ امْرُؤٌ يَقْسِمُهَا -

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ
لُحَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ لَيْلَى
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ امْرُؤٌ سَأَلَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ
أَنْتَ صَدَقَ بِجَلَالِ الْبَدَنِ النَّبِيُّ نِعْمَتْ وَبِجَلْدِهَا -

کے جھول اور ان کے چوڑے کو میں صدقہ کر دو، جنہیں میں نے فروغ کیا تھا۔
۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْجَبُ
عَنْ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْخُبَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاكَ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ
فَقَبْلِي مَتَوَكِّفٌ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْهُ امْتِنَ -

کے بعد، ابھی تک گیا جب اس کا ذکر انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کر لو۔

باب ۱۴۴۔ إِذَا دَوَّكَلَ الْمُسْلِمُ مُحَرَّرًا فِي
دَارِ الْغَنَابَةِ أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَانًا -
۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُبَشَّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
يُوسُفُ بْنُ جَشْوَنَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ
عَنْكَ مَا تَبَيَّنَتْ أُمِّيَّةُ ابْنِ خَلْفٍ لَيْسَ بِأَبَانٍ فِي حَقِّطِي فِي
صَاعِيَّتِي بِمَكَّةَ وَآ حَفْطُهُ فِي صَاعِيَّتِي بِالْمَدِينَةِ كُلَّمَا
ذَكَرْتُ الرَّحْمَنَ قَالَ لَا أُغِيثُ الرَّحْمَنَ كَمَا تَبَنَّى بِأَسِيدِكَ
الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَتَبْتُ عَبْدُ اللَّهِ خَلْفًا وَكُلَّمَا كَانَ
فِي يَوْمٍ بَدَأَ بِمُحَرَّرَةٍ إِلَى جَبَلٍ لَا حَرَّ وَلَا جِلْدَ وَلَا مَنَاسِكَ
فَلَبَّصَ كَأَيْدِيهِ فَفَرَّجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى جَبَلٍ مِنْ
الْأَنْصَارِ فَقَالَ أُمِّيَّةُ بْنُ خَلْفٍ لَأَنْجُوْتِ ابْنَ جَاهِلِيَّةٍ

ایک شریک کا اپنے دوسرے شریک کو وکیل بنانا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی کے جانور میں شریک
کیا اور پھر انہیں اسکی تقسیم کا حکم دیا۔

۲۱۴۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن ابی نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے،
ان سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ ان قربانی کے جانوروں

۲۱۴۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابو الجیر نے اور ان سے عقبہ بن حار
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بکریاں ان کے حوالہ
کی تھیں تاکہ صحابہ میں ان کی تقسیم کر دی جائے ایک بکری کا کچھ تقسیم
کے بعد، ابھی تک گیا جب اس کا ذکر انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کر لو۔

۲۱۴۰۔ اگر کوئی مسلمان کسی دار الحرب کے باشندے کو دار الحرب

یا دار الاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔

۲۱۴۲۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
یوسف بن ماجشون نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن ابراہیم بن
عبد الرحمن بن عوف نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے صالح کے
دادا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے امیہ
بن خلف سے یہ معاہدہ اپنے اور اس کے ورعیان لکھوایا کہ وہ میری
جہاد کو جو کہ میں ہے حفاظت کرے اور میں اس کا جائزہ لکھو دینے سے
حفاظت کروں۔ (دیکھتے وقت) جب میں نے (اپنے کام کا ایک جز) (الرحمن
کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ میں رحمان کو کیا جانوں۔ تم اپنا ذمہ اٹھو اور جو
جہاد میں تھا پہنچنا مجھ میں نے عبد عمرو لکھو دیا۔ بدر کی لڑائی کے موقعہ
پر میں ایک پہاڑ کی طرف گیا تاکہ لوگوں کی آنکھ بچا کر اس کی حفاظت کر

(حاشیہ سابقہ صفحہ) وکالت سوچنے اور کرانی کرنے کے معنی میں آتا ہے شرعی نقطہ نظر سے وکالت کسی شخص کا دوسرے کسی شخص کو اپنا کسی
معاملہ میں قائم مقام بنادینے کا نام ہے۔ یہ وکالت مطلق یعنی کسی شرط کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اور مفید بھی، یعنی برائیں یا کسی ایک کی طرف
شرعی حدود میں رہتے ہوئے کوئی شرط لگادی جائے۔

سکوں لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا اور فوراً ہی انصار کی ایک مجلس میں آئے۔ انہوں نے اہل مجلس سے کہا کہ یہ دیکھو امیہ بن خلف موجود ہے اگر امیہ بچ نکلا تو میری ناکامی ہے۔ چنانچہ ان کے ساتھ انصار کی ایک جماعت ہمارے پیچھے ہوئی۔ جب مجھے خوف ہوا کہ اب یہ لوگ ہمیں گالیں دے گے تو میں نے اس کے ایک ٹوکے کو آگے کر دیا تاکہ اس کے ساتھ (آگے والی جماعت) مشغول رہے۔ لیکن لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور پھر ہماری ہی طرف بڑھنے لگے۔ امیہ بہت بھاری جسم کا تھا اس لئے اس زمین پر چڑھ کر انہوں نے اپنا جسم اس کے اوپر ڈال دیا تاکہ لوگوں کو (اس کے قتل کرنے سے) روک سکوں۔ لیکن لوگوں نے میرے پیچھے سے اس کے جسم پر تلوار کی ضربات لگائیں اور اسے قتل کر کے ہی چھوڑا۔ ایک صاحب نے اپنی تلوار سے میرے پاؤں کو بھی زخمی کر دیا تھا۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اس کا نشان اپنے قدم کے اوپر ہی دکھاتے تھے۔

فَعَزَمَ مَعَهُ فَرَّقِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي أَتَانٍ فَأَقْلَمَا خَشَبَتِ
أَنْ يَلْحَقُونِ خَلَفْتُ لَهُمَا ابْنَهُ لَأَشْعَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ
أَكْوَأْتُ حَتَّى يَتَبَعُونَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا ذُرَاؤًا رَاكِبًا فَلَمَّتْ
لَهُ رَاكِبَتُهُ فَنَزَلَ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ قَفْصِي لِأَمْنَعَهُ تَتَخَلَّوْهُ
بِالشَّيْءِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ
رَجُلٌ بِسَيْفِهِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمَئِذٍ
فِي ذَلِكَ الْأَثَرِ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ

سے بھاگا نہیں جاتا تھا) آخر جب جماعت انصار نے (بلال رضی اللہ عنہ کی طعنائی میں) ہمیں آیا تو میں نے اس سے کہا کہ زمین پر چڑھاؤ جب وہ زمین پر چڑھے گا تو میں نے اپنا جسم اس کے اوپر ڈال دیا تاکہ لوگوں کو (اس کے قتل کرنے سے) روک سکوں۔ لیکن لوگوں نے میرے پیچھے سے اس کے جسم پر تلوار کی ضربات لگائیں اور اسے قتل کر کے ہی چھوڑا۔ ایک صاحب نے اپنی تلوار سے میرے پاؤں کو بھی زخمی کر دیا تھا۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اس کا نشان اپنے قدم کے اوپر ہی دکھاتے تھے۔

باب ۱۳۱ - الْوَكَالَةُ فِي الصَّرْفِ وَالْمَيْزَانِ

وَقَدْ وَفَّقَ اللَّهُ بَيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الصَّرْفِ

۱۳۱۳ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ شُعْبَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَدِّ بْنِ
أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْحُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ
فَجَاءَهُ هُمُ يَتَمَرَّجِينَ فَقَالَ أَكُلْ تَسْرَحِينَ هَكَذَا
فَقَالَ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّنَاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَ
الصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعِ
بِالدَّهْرِ هُمْ ثُمَّ اتَّبِعَ بِالدَّهْرِ هُمْ خَبِيرًا وَقَالَ
رَفِ الْمَيْزَانِ مِثْلَ ذَلِكَ

۱۳۱۳ - صرف اور وزن میں وکالت عمر اور ابن عمر

رضی اللہ عنہما نے یہ مع صرف کے لئے وکیل بنایا تھا۔

۱۳۱۴ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
خبر دی، انہیں عبد الحمید بن سہیل بن عبدالرحمن بن عوف نے انہیں
سعید بن مسیب نے اور انہیں، ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا مال
بنایا وہ عمدہ قسم کی کھجور (موصولہ) کے لئے، تو اس حضور صلی اللہ
سے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں۔ انہوں نے
کہا کہ ہم اس طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے گھٹیا قسم کی) دو صاع
کھجور کے برابر ہیں اور دو صاع، تین صاع کے بدلے میں لیتے ہیں، لیکن
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ ایسا نہ کیا کریں، البتہ (جو کھجور جو
کرد) انہیں وہاں کے بدلے پہنچ کر، ان درہم سے اچھی قسم کی کھجور خرید
سکتے ہو، جو چہرہ میں دزخ کر کے پیچی جاتی ہیں ان کا بھی آپ نے یہی حکم

ملے۔ امیہ بن خلف، اسلام کا شدید ترین دشمن، بلال رضی اللہ عنہ کا مکہ میں آنا اس نے بلال رضی اللہ عنہ کو جو انتہائی شدید اذیتیں اسلام
سے پھیرنے کے لئے دی تھیں اسے سب بھانتیں ہیں۔ لیکن اس سے بھی جب ایک صحابی عہد کر لیتے ہیں تو اسے یوں نہلتے ہیں۔ امام
بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اتحاد ملت و کالت میں شرط نہیں ہے، یہ تو زندگی کی ایک عام ضرورت ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم
سب کا تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے۔

بیان فرمایا۔

۱۴۳۲۔ چرنے والے نے یا دکیل نے بکری کو مرتے ہوئے
یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر (بکری کو) ذبح یا جس چیز کے
غلاب ہو جانے کا خطرہ تھا اسے ٹھیک کر دیا؟

۲۱۴۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے منقر
سے سنا، انہیں عبید اللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے انہوں نے ابن
کعب بن مالک سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطے حدیث بیان کرتے
تھے کہ ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سلج پہاڑی کے قریب
چرنے جاتا تھا انہوں نے بیان کیا کہ ہماری ایک باندی نے ہمارے
سی ریوڑ کی ایک بکری کو (جب کہ وہ چر رہی تھی) دیکھا کہ مرتے کے قریب
ہے، اس نے ایک پتھر توڑ کر اس بکری کو ذبح کر دیا پھر جب وہ بکری
گھر آئی تو انہوں نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ جب تک میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق نہ پوچھ لوں، اس کا گوشت نہ کھانا
یا یہ کہہ کر جب تک میں کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
اس کے متعلق پوچھنے کے لئے نہ بھیجوں اور وہ مسئلہ معلوم کر کے نہ آجائے

اس کا گوشت نہ کھانا) چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا یا یہ بیان کیا کہ کسی کو (پوچھنے کے لئے) بھیجا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھانے کے لئے ہی فرمایا عبید اللہ نے کہا کہ مجھے یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ باندی (عورت) ہونے کے باوجود اس نے ذبح کر دیا۔ اس روایت کی مناسبت عہدہ نے عبید اللہ کے واسطے سے کی ہے۔

۱۴۳۳۔ حاضر اور غیہ حاضر دونوں کو دکیل بنانا جائز ہے
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وکیل کو جو ان کے یہاں
موجود نہیں تھے، لکھا کہ چھوٹے بڑے ان کے تمام گھروالوں
کی طرف سے صدقہ فطر نکال دیں۔

۲۱۴۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے سلمہ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک

۱۴۳۲۔ إِذَا انْصَرَفَ الرَّعِي أَدَاوُ حَيْلٍ
شَاةٌ تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ دُمَحٌ وَأَصْلَمَ
مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادُ۔

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي هَرَمٍ سَمِعَ
الْمُعْتَمِرَ ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ
كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ
لَهُمْ غَنَمٌ تَرْمَلُ عَلَى بَسْلَجٍ قَابَصَرَتْ جَارِيَةً لَنَا لَسَاةٍ
مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا كَثُرَتْ حَبْرًا قَدْ بَحَثْنَا بِهِ فَقَالَ
لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْ أَسْأَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَسَالَةٍ
وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ أَوْ
أَسْأَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَيَعْجِبُنِي
أَنَّهُ أَمَرَ وَأَنَّهُ أَذْبَحَتْ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ :

۱۴۳۳۔ وَكَأَلَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ
جَائِزَةٌ وَكَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْمٍ إِلَى قَهْرَمَانٍ
وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يَرْكَبَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ
وَالْكَبِيرِ

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عِيْمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنَّ مِنَ الْإِبِلِ فَبَاعَهَا

ملہ۔ صاع، ایک پیانہ مخا۔ لہجور اس پیانے سے ناپ کر بھیجی جاتی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں کی خرید و فروخت تول کر ہوتی تھی، اس
مضمون صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بھی ہم حکم بیان فرمایا کہ یہ برابر برابر بھیج جائیں، ایسا نہ ہو کہ ہم جس ہونے کے باوجود، وزن کی کمی اور زیادتی
کے ساتھ انہیں بھیجا جائے۔

يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوهُ فَطَلَبُوْهُ اِسْنَةً فَلَمْ يَجِدُوْا
لَهُ اِلَّا سَنًا فَوَقَعَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفِي
اَللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ
خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ

خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص تقاضا کرنے آیا تو آنحضور نے فرمایا
(اپنے صحابہ سے) کہ ادا کر دو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس عمر کا اونٹ
تلاش کیا نہیں ملا، البتہ اس سے زیادہ عمر کا (مل سکا) آنحضور نے
فرمایا کہ یہی انہیں دے دو، اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا
پورا حق دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا بدلہ دے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو (دوسروں کے حقوق
کو) پوری طرح ادا کر دیتے ہوں۔

۱۴۳۴) اَوْكَالَةٌ فِي قَضَاءِ الدِّيُونِ.

۲۱۴۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ خُزَيْمٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَطَ فَهَمَّ بِرَءٍ
اَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعُوْهُ فَاِنْ لَصَحِبَ الْخَطِيْئَةَ فَلَا تَمُوتْ اَلَا اَعْطُوْهُ شَاْئِلًا سَنَةً
فَاَوْكَلِ رَسُوْلُ اَللّٰهُ اَلَا اَحْلِلْ مِنْ سَنَةٍ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَاِنْ مَنَعَكَ اَخْسَنُكَ قَضَاءً

۱۴۳۴)۔ قرض ادا کرنے کے لئے وکیل بنانا۔
۲۱۴۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی، انہوں نے
ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے قرض کا) تقاضہ کرنے
آیا اور سخت سست کہنے لگا۔ صحابہ (کو اس کے طرز عمل سے غصہ
آیا اور وہ) اس کی طرف بڑھے لیکن اس حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو
کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپ نے
فرمایا کہ اس کے جانور (جو قرض میں تھا) کی عمر کا جانور دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا
جانور تو موجود ہے (لیکن اس عمر کا نہیں) آنحضور نے فرمایا کہ اسے وہی دے دو کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو (دوسروں کا حق)
پوری طرح ادا کر دیتا ہو۔

۱۴۳۵) اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لَوَكِيْلٍ اَوْ شَفِيعٍ

فَوَيْجَارُ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ
هَوَّارَنَ حَلِيْنٍ سَأَلُوْهُ الْغَايَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبُنِيْ لَكُمْ.

۲۱۴۷ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَرَعِمَ
عَزْوُهُ اَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْاَحْكَمِ وَالْمُسَوْرَةَ ابْنَ مَخْرَمَةَ
اَخْبَرَا اَنَّ رَسُوْلَ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ
حِينَ جَاءَهُ فَدَعَا هَوَارَيْنِ مُسْلِمَيْنِ سَأَلُوْهُ اَنْ يَبْرُوْا
اَبِيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَيَسْبِيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اَللّٰهُ
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ
فَاَخْتَارُوْا اِنْ خَذِيَ الطَّاغُفَتَيْنِ اِمَّا النَّبِيُّ وَاِمَّا اَلْمَالَ

۱۴۳۵)۔ کوئی چیز کسی قوم کے وکیل یا غامدے کو مہبہ کی جائے
تو جبار نہ ہے۔ دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے :
قبیلہ ہوازن کے وفد سے، جب انہوں نے عنایت کا مال واپس
کرنے کے لئے کہا تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ "میرا حصہ تم لے سکتے ہو۔"

۲۱۴۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب
نے بیان کیا کہ عروہ یقین کے ساتھ بیان کرتے تھے اور انہیں مروان بن
حکم اور سعد بن خزیمہ نے خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں (عزودہ بنین میں فتح کے بعد) جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو
کر حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کے مال و دولت اور ان کے
قیدی انہیں واپس کر دیے جائیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَدْ كُنْتُ أَتَانِيَتْ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَظَرَهُمْ بَعْضَهُ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ فَقَلَ مِنْ الطَّائِفِ فَلَمَّا أَتَيْنَاهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَاوٍ إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا إِنَّا نَحْنُ نَحْنُ سَبِينَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ لَمْ يَقَالَ أَمَا بَعْدُ قَالُوا إِنَّا هُوَ لَا يَزِيدُ بَعْدَ عَزَائِكُمْ شَيْئًا وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَمْرًا إِلَيْكُمْ سَبِيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّ حَقِّي نَعْطِيهِ إِيَّاهُ مِنْ أَوْلَى مَا يُغْنِيهِ اللَّهُ عَيْنَانَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَذَرُ بِي مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّا نَحْنُ بِأَذَنٍ فَنَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا السِّبَا عُرُقًا أَوْ كُمْ أَمَرَ كُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَاكْتُمُوا عُرُقًا وَهُمْ لَمْ يَرْجِعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعُوا وَهُمْ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا أَوْ كُمْ

نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سچی بات، مجھے سب سے زیادہ پسند ہے تمہیں اپنے دو مطالبوں میں سے صرف کسی ایک ہی کو اختیار کرنا ہو گا، یا قیدی واپس لے لیا مال، میں اس پر غور و فکر کرنے کی وفد کو مہلت بھی دیتا ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے واپسی کے بعد ان کا (جعرانہ) میں تقریباً دس دن تک انتظار کیا۔ پھر جب قبیلہ ہوازن کے نمائندوں پر یہ بات واضح ہو گئی کہ آں حضور ان کے مطالبہ کا صرف ایک ہی جز تسلیم کر سکتے ہیں تو انہوں نے (دوبارہ ملاقات کر کے) کہا کہ ہم صرف اپنے ان لوگوں کو واپس لینا چاہتے ہیں جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کیا پیسے اللہ تعالیٰ کی، اس شان کے مطابق، شائبان کی بھر فرمایا، اما بعد یہ تمہارے بھائی تو بہ کے تمہارے پاس آئے تھے، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کے قیدیوں کو واپس کر دوں اب جو شخص اپنی خوشی سے ایسا کرنا چاہے (یعنی قبیلے والوں کے جو آدمی جس کے پاس ہوں وہ انہیں چھوڑ دے) تو اسے گزرنا چاہیے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی دے اور ہم اس کے اس حصہ کو اس وقت واپس کر دیں جب اللہ تعالیٰ (آج کے بعد) سب سے پہلا مال غنیمت کہیں سے دے تو اسے بھر کر گزرنا چاہیے (اور اس کا حصہ) ائدہ مال غنیمت حاصل ہونے تک محفوظ رکھیے گا) یہ سن کر سب لوگ بول پڑے کہ ہم بخوشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ان کے قیدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح ہم اس کی تمیز نہیں کر سکتے کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ اس لئے (اپنے اپنے خیموں میں) واپس جاؤ اور وہاں سے تمہارے نمائندے تمہارا فیصلہ ہمارے پاس لائیں چنانچہ سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے سرداروں نے (جو نمائندے تھے) ان سے صورت حال پر گفتگو کی، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ سب نے بخوشی و بطیب خاطر اجازت دی ہے۔

۱۴۳۶ھ - کسی شخص نے کچھ دینے کے لئے وکیل کیا، لیکن یہ نہیں بتایا کہ وکیل کتنا دے؟ اور وکیل نے دستور کے مطابق دے دیا؟

۲۱۴۸ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن ابی رباح وغیرہ نے ایک دوسرے کی روایت میں زیادتی کے ساتھ، سب راوی اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ ہی سے نہیں روایت کرتے۔ بلکہ ایک راوی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا، میں رسول

۲۱۴۸ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَرٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ وَغَيْرِهِمْ يُزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يَبْلُغَهُ مَعْلُومٌ مِنْ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فُكِّنْتُ عَلَى جَمَلٍ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ فِي أَحْرِ النَّوْمِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ

صَلَّى الْمَلِكُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَقْبَلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ إِنِّي عَلَى بَدَلٍ فَقَالَ قَالَ أَمَعْتُ قَضَيْتُ خَلْفَهُ
نَعَمْ قَالَ أَعْطَيْتَنِي فَأَعْطَيْتُهُ فَقَضَيْتُهُ فَوَجَّهْتُ وَأَمَرْتُ مِنْ ذَلِكَ
الْمَكَانِ مِنَ الْغُورِ قَالَ بَعْثَنِي فَقُلْتُ بَلْ هُوَ رَدِّي يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَعْثَنِي فَقَالَ أَخَذْتُهُ بِأَمْرِ بَعْتِهِ وَتَأْيِيدِهِ وَلَقَدْ
ظَهَرُوا إِلَيَّ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا دَخَلْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَمْرَهُمْ
قَالَ أَيْنَ تَوَيْدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَكَلَّا
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَمَّا دَخَلَ عَيْتُكَ قُلْتُ إِنَّ أَيْنَ تَوَيْدُكَ
بَنَاتٍ فَأَمَرْتُ أَنْ أُنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَزَيْتُ خَلَا مِنْهَا قَالَ
قَدْ أَلَيْتُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بَدَلُ أَخْضِبْ وَزَادَهُ
فَأَعْطَاهُ أَمْرَ بَعْتِهِ وَتَأْيِيدُ وَزَادَهُ فَيُرَاطُ قَالَ جَابِرُ
لَا تَفْكَارِ فَنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْفَيْزُ لِي يُفَارِقِي حَرَابَ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ میں ایک سست
اونٹ پر تھا اور وہ سب سے آخر میں رہتا تھا۔ اتفاق سے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا گزری میری طرف سے ہوا تو آپ نے فرمایا، یہ کون صاحب
میں؟ میں نے عرض کیا جابر بن عبد اللہ! آپ نے دریافت کیا، کیا بات ہوئی
(کہ اتنے پیچھے ہو) میں بولا کہ ایک نہایت سست اونٹ پر سوار ہوں آپ
نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کوئی چھڑی بھی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں
ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے دے دو۔ میں نے آپ کی خدمت میں پیش
کر دی۔ آپ نے اس چھڑی سے اونٹ کو جو مارا اور ڈانٹا تو اس کے بعد
وہ سب سے آگے رہنے لگا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے فروخت
کر دو۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ ہی کا ہے۔ لیکن آپ
نے فرمایا کہ اسے مجھے فروخت کر دو یہ بھی فرمایا کہ چار دینار میں اسے میں خریدتا
ہوں، ویسے تم مدینہ تک اسی پر سوار ہو کر جا سکتے ہو۔ پھر جب ہم مدینہ کے
قریب پہنچے تو میں (دوسری طرف) جانے لگا۔ آپ نے دریافت فرمایا
کہ کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ایک تیبہ خاتون سے شادی کر لی
ہو گی آپ نے فرمایا کہ کسی بکرہ سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلاتی میں نے عرض کیا کہ والد کا انتقال (شہادت)
ہو گیا ہے اور گھوس کئی بہنیں ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کسی ایسی خاتون سے شادی کروں جو تیبہ اور تجربہ کار ہو آپ نے فرمایا کہ پھر تو ٹھیک
ہے۔ پھر مدینہ پہنچنے کے بعد اس حضورؐ نے فرمایا کہ بلال! ان کی قیمت ادا کر دو، اضافہ کے ساتھ اپنا پنجہ انہوں نے چار دینار بھی دیئے اور
مزید ایک قیراط بھی جابر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انعام میں اپنے سے جدا نہیں کرتا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا وہ انعام جابر رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنی حراب میں محفوظ رکھتے تھے

۱۴۳۷ھ - محدث نکاح میں امام کو وکیل بنائی ہے۔

۲۱۳۹ھ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں ملک
نے خبر دی، انہیں ابو حازم نے، انہیں سہل بن سعد نے، انہوں نے بیان
کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں خود کو آپ کو مہبہ کرنی ہوں اس پر ایک

باب ۱۴۳۷ وَكَانَ الزُّمَرُ أَقْرَبَ الْعَامَةِ فِي النَّكَاحِ

۲۱۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ

أَخْبَرَنَا مَا لَكَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَخَالَ

لے کتاب الشروط میں یہ حدیث دوبارہ آئے گی۔ یہاں اس مفصل حدیث کو اس کے آخری حصہ کی وجہ سے ذکر کیا ہے جس میں ہے کہ آنحضورؐ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جابر رضی اللہ عنہ کو وہ قیمت کے ساتھ کچھ مزید بھی دے دیں اس حضورؐ نے بلال رضی
اللہ عنہ کو وکیل بنایا اور قیمت سے زیادہ دینے کے لئے کہا لیکن اس کی تعمین نہیں کی کہ کتنا زیادہ دیں پھر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک قیراط
زیادہ دیا۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر اس طرح کی صورت حال ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

صحابی رحمہ نے کہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ آپ میرا نکاح کر دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس مہر کے ساتھ کیا جو تمہیں قرآن کا علم ہے۔

۱۴۳۸ھ۔ کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا پھر وکیل نے معاملہ میں کوئی چیز چھوڑ دی اور (بعد میں) وکیل نے اس کی اجازت بھی دے دی تو بھانز رہا۔ اسی طرح اگر متعین مدت کے لئے قرض دے دیا تو یہ بھی جائز ہے۔ عثمان بن شیم ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت کے لئے وکیل بنایا۔ (میں حفاظت کر رہا تھا کہ) ایک شخص میرے پاس آیا اور غلہ میں سے (بیس کی میں حفاظت کر رہا تھا) اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ بخدا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ خدا کی قسم! میں بہت محتاج ہوں، ہاں بچے ہیں اور بڑی سخت ضرورت ہے انہوں نے بیان کیا کہ (اس کی اس گریہ و زاری پر) میں نے اسے چھوڑ دیا جمع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابو ہریرہؓ گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونار دیا تھا اس لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ وہ تو تم سے جھوٹ بول گیا، ابھی پھر آئے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ پھر آئے گا۔ اس لئے میں اس کی تاک میں لگا رہا، اور جب وہ آ کے غلہ اٹھانے لگا (دوسری رات) تو میں نے اسے (اس مرتبہ بھی) پکڑا اور کہا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرنا ضروری ہے لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی، مجھے چھوڑ دو، میں محتاج ہوں، بال بچوں کا بوجھ ہے، اب کبھی نہیں آؤں گا۔ مجھے رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جمع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ابو ہریرہؓ تمہارے قیدی

ترجلہ تَرْجَلُهَا قَالَا قَدْ تَرَجَّلْنَا كَهَاسَا
مَعَكَ مِنَ الْقَدَانِ ۝

۱۴۳۸ھ) اِذَا وَكَلَّ رَجُلًا قَرَأَ الْوَكِيلُ شَيْئًا
فَاجْتَرَهُ الْمُوَكَّلُ فَهُوَ جَائِرٌ اِنْ اَوْصَاهُ اِلَى اَجَلٍ
مُسَمًّى جَانَزَ قَالَ عُمَانُ بْنُ اَلْهَيْثَمِ ابُو عَمْرِو وَحَدَّثَنَا
عُوفُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
وَكَلَّنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ
رَمَضَانَ فَاَتَانِي اَبٌ يَجْعَلُ يَخْتَوِ اَمِنْ الطَّعَامِ
فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا تَرَفَعْنَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي مُخْتَارٌ وَغُلُوْتُ
بِغَالٍ وَفِي حَاجَةٍ شَدِيدَةٍ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ
فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ اَلَيْسَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا
هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ اَبَا رِيْحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ سَكَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَغِيَاةٌ فَرَحْنَتْهُ فَخَلَّيْتُ
سَبِيلَهُ قَالَ اَمَا اَنْتَ قَدْ كَذَبْتَ وَسَيَعُوذُ فَعَزَّيْتُ
اَنْتَ سَيَعُوذُ يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّهُ سَيَعُوذُ فَرَحْنَتْهُ فَجَاءَ يَخْتَوِ اَمِنْ الطَّعَامِ
فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ لَا تَرَفَعْنَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي يَا اَبَا مُخْتَارٍ وَغُلُوْتُ
بِغَالٍ لَا اَعُوذُ فَرَحْنَتْهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَاَصْبَحْتُ
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ
مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَتْ لِحَاجَةٍ
شَدِيدَةٍ وَغِيَاةٌ فَرَحْنَتْهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ اَمَا
اَنْتَ قَدْ كَذَبْتَ وَسَيَعُوذُ فَرَحْنَتْهُ فَجَاءَ
يَخْتَوِ اَمِنْ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ لَا تَرَفَعْنَا
اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهَذَا اَخْبَرُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِنَّكَ تَرَوْنَهُ لَا تَعُوذُ لَمْ تَعُوذْ قَالَ دَعْنِي
اَعَلَيْكَ بِمَلِكٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ

إِذَا أَقْبَبْتَ إِلَىٰ يَدَا شَيْطَانٍ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ أَمْلَأَهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مَعْنَى تَخْتِمُ الْآيَةَ
فَأَمْلَأَهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا
يَقْدِرُ عَلَيْكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصَيِّمَ تَغْلِيظُ سَبِيلَهُ
فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَكْرِيَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ نَعَمْ أَنْتَ يُعَلِّمُنِي كُلَّمَا حَاجَ تَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِمَا
تَغْلِيظُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَقْبَبْتَ
إِلَىٰ يَدَا شَيْطَانٍ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ آدِلِمَا
حَتَّى تُغْنِمَ اللَّهُ لَكَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ
قَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا
يَقْدِرُ عَلَيْكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصَيِّمَ وَكَأَنَّكَ أَهْوَى
شَيْءٌ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَا أَنْتَ قَدْ صَدَقْتَ وَهُوَ كَذُوبٌ
تَعْلَمُ مِنْ مُعَاظِبٍ مُنْذُ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَا أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ

ب ب ب ب ب ب ب ب ب ب

یا رسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع پہنچائے گا، اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا۔
آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا، جب بستر پر لیٹو تو آیت الکرسی پڑھ لو، شروع
سے آخر تک "اللہ لا الہ الا ہوا الحی القیوم"۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر (اس سورۃ کے پڑھنے کی برکت سے)
برابر ایک نگران مقرر ہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکے گا۔ صحابہ رضہ خیر کو سب سے آگے بڑھ کر
لے لینے کے مستحق تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا لیکن تم سے سچ
بول گیا ہے۔ ابو ہریرہ! یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا سابقہ کس سے تھا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں، آنحضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

باب ۱۳۹ اِذَا بَاغَ الْوَحِيدُ شَيْئًا
فَاسِدًا أَتْبَعَهُ مَذُودٌ

۲۱۵۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَالٍ
حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ بْنُ هُوَيْرَةَ عَنْ أَبِي خَيْثَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ
بْنَ عَبْدِ الْعَازِزِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ

۱۴۳۹ - جب وکیل نے کوئی خراب چیز بیچی تو اس کی بیع
رد کر دی جائے گی۔

۲۱۵۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث
بیان کی، ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی کہ میں نے عقبی بن عبد الغافر سے سنا اور انہوں نے

جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُرُ بِي فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ
هَذَا تَمْزِجًا فَبَغْتُ مِنْهُ مَا عَلَيَّ بِصَاحٍ لِنُطْعِمَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَذَى أَذَى عَيْنِ الزَّيْبَاعِلِ
الْوَيْلَ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا ارْتَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعْ
التَّشْرِيبُ بِمِجٍّ أَخَذْتُمْ شَرْبَهُ

کھجور خریدنے کا ارادہ ہو تو زخواب کھجور بیچ کر (اس کی قیمت سے) خرید لے کرو۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَتَقْضِيَّتِهِ وَأَنْ
يُطْعِمَهُ مِنْ بِلَالٍ وَيَا كُنْ بِالْمَعْرُوفِ -

٢١٥١ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُعْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ لَيْسَ عَلَى الْوَقْفِ جُنَاحٌ
أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكَلَ حِلٌّ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَأْتِلٍ مَا لَا تَكُنْ
بْنِ عُمَرَ وَهُوَ بَنِي صَدَقَةِ عُمَرَ يَحْدِي لِلنَّاسِ مِنْ
أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ -

عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے متولی تھے اور مکہ ان لوگوں کو حدیہ دیا کرتے تھے، جہاں آپ کا قیام ہوتا تھا۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْحَدُودِ -
٢١٥٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا
اللَّيْثُ عَنْ بَنِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَائِدِ بْنِ
خَالِدٍ وَابْنِ كُرَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَاعْتَدِ يَا أُوَيْسُ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ
فَأَمْرُ جُمُهَا -

٢١٥٣ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ

ابو سعید محمد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ
عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بری کھجور (کھجور کی ایک
خاص قسم) لے کر حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا
یہ کہاں سے لائے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس زخواب کھجور تھی، اس کے
دو صاع، اس کی ایک صاع کے بدلے میں دے کر ہم اسے لائے ہیں
تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں۔ اس وقت اس حضورؐ نے
فرمایا، تو بہ تو بہ، یہ تو سود ہے، بالکل سود! ایسا نہ کیا کرو، البتہ (اچھی

۱۴۴۰- وقف اور اس کی آمد و خرچ کے لئے وکیل بنانا اور
یہ کہ اپنے کسی دوست کو دے اور خود حسب دستور لے

۲۱۵۱- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان، ان سے سعیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے (ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے) عمر رضی
اللہ عنہ کے وقف کے متعلق بیان کیا کہ آپ نے اس کی ہدایات میں یہ
تفصیل کی تھی کہ (متولی اگر اس میں سے لے اور اپنے دوست کو دے
تو کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ مال جمع نہ کرنے لگے۔ چنانچہ ابن
عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے متولی تھے اور مکہ ان لوگوں کو حدیہ دیا کرتے تھے، جہاں آپ کا قیام ہوتا تھا۔

۱۴۴۱- حدود میں وکالت۔

۲۱۵۲- ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی
انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ نے، انہیں زید بن خالد اور
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے
اویس! اس خاتون کے یہاں جاؤ، اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم
کر دو

۲۱۵۳- ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الوہاب ثقفی نے
خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عتبہ

لے یہاں وکیل سے مراد، ناظر اور متولی ہے۔ اگر واقف کی اجازت ہو تو اس کا مال اپنے دوستوں کو صدقہ کر سکتا ہے اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ
جب متولی، وقف کے لئے کام کرے گا تو اپنی معیشت کے لئے اس میں سے لے گا۔

۱۴۴۰- یہ روایت کتاب الحدود کی ہے اور میں تفصیل کے ساتھ آئے گی۔ یہ ایک خاتون کے زنا کا واقعہ ہے۔ یہاں اختصار کے ساتھ صرف
حدیث کے اس حصے کو بیان کیا جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو اپنا وکیل بنا کر بھیجا تھا

عُفَّةُ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ
شَارِبًا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فَكُنْتُ أَتَأْتِيهِمْ
ضَرْبَةً فَضَرْبَةً بِالْعَالِ وَالْهَرِيدِ

بنی ساریت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نعمان یا ابنی نعمان کو اس حضور کی
خدمت میں حاضری کیا گیا، انہوں نے شراب پی لی تھی جو لوگ اس
وقت گھر میں موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سے
انہیں مارنے کے لئے کہا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں بھی مارنے والوں
میں تھا۔ ہم نے جوتوں اور چھڑیوں سے انہیں مارا تھا۔ (یہ حدیث بھی کتاب الحدود میں آئے گی)

باب ۱۲۲۲ (۱۲۲۲) الْوَكَالَةُ فِي الشُّدْنِ وَتَعَاهُدِهَا

۱۲۲۲۔ قرابانی کے اونٹوں اور ان کی نگرانی کے لئے وکیل بنانا۔

۲۱۵۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے انہیں
عمرہ بنت عبد الرحمن نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابانی کے
جانوروں کے قلاوے بٹے تھے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
جانوروں کو یہ قلاوے اپنے ہاتھ سے پہنائے تھے۔ اس حضور نے
وہ جانور میرے والد کے ساتھ (حرم میں قرابانی کے لئے) بھیجے تھے۔
ان کی قرابانی کی گئی، لیکن (اس بھیجے کی وجہ سے) آنحضور پر کوئی
ایسی چیز حرام نہیں ہوئی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کیا تھا۔ (جیسا کہ حج کے احرام کی وجہ سے بہت سی حلال چیزیں حرام
ہو جاتی ہیں)

۲۱۵۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
خَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ عَنْ
عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَلَّيْشَةُ
أَقَاتَكُمُ قَلَاوِدَ نَهْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدِي ثُمَّ قَلَدَهُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهِمَا مَعَ أَبِي قُلْمٍ يُحَرِّمُهُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَهْلَهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى
نُحْدَرَ النَّهْدِي

باب ۱۲۲۳ (۱۲۲۳) إِذَا قَالَ الرَّجُلُ يُوَكِّلُكُمْ فَعَفُوهُ
حِينَئِذٍ أَمَّا اللَّهُ وَقَالَ الْوَكِيلُ قَدْ سَمِعْتُ
مَا قُلْتُ

۱۲۲۳۔ کسی شخص نے اپنے وکیل سے کہا کہ جہاں مناسب
معلوم ہو اسے خرچ کرو، اور وکیل نے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا
ہے میں نے سن لیا ہے۔

۲۱۵۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ تَرَأَيْتُ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ
بِالْمَدِينَةِ مَا لَا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيَّ بِيَعَاءَ وَكَانَتْ
مُسْتَقْبَلَةُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرِبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ
لِي تَسْأَلُوا أَلَيْسَ تَحْتَى تُفَقُّوا مِمَّا كُنْتُمْ تَسْأَلُونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لَنْ تَسْأَلُوا أَلَيْسَ تَحْتَى تُفَقُّوا مِمَّا
تُحِبُّونَ وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِيَعَاءَ وَإِنَّمَا صَدَقَهُ

۲۱۵۵۔ مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک
کے سامنے قرأت کی، ابو اسطہ اسحق بن عبد اللہ کہ انہوں نے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ابو طلحہ رضی اللہ
عنہ مدینہ میں، انصار کے سب سے مالدار افراد میں تھے "پیر جاہ"
(ایک باغ) ان کا اپنا سب سے زیادہ پسندیدہ مال تھا، مسجد کے بالکل سامنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ اور اس کا
نہایت شیریں پانی پیتے تھے پھر جب قرآن کی آیت "لَنْ تَسْأَلُوا أَلَيْسَ تَحْتَى تُفَقُّوا
مِمَّا كُنْتُمْ تَسْأَلُونَ" تم پر گز نہیں حاصل کر سکتے۔ نیکی کو، تا وقتکہ نہ خرچ کرو اللہ کی
راہ میں وہ چیز جو تمہیں پسند ہو (ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ

اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُتَّقُوا عَمَّا تَحِبُّونَ۔ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہی میرا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے، اس کی نیکی اور ذخیرہ ثواب کی توقع صرف اللہ سے رکھتا ہوں۔ پس رسول اللہ: آپ جس طرح مناسب سمجھیں اسے استعمال میں لائیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا: شاباش! یہ تو بڑا کثیر الفائدہ مال ہے، بہت ہی مفید! اس کے بارے میں تم نے جو کچھ کہا ہے میں نے سن لیا، اور میں تو ہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کر دوں گا۔ چنانچہ یہ کنواں انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے مالک کے واسطے سے کی ہے، اور روح نے مالک کے واسطے سے (رائع کے بجائے) رائحہ نقل کیا ہے۔

۴۴۴۔ کسی امانت دار کو خزانہ وغیرہ کا وکیل بنانا۔

۲۱۵۶۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے، اسے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو یوسف اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امانت دار خزانچی جو خرچ کرتا ہے، بعض اوقات یہ کہا جوتا ہے۔ (مالک مال کے حکم کے مطابق، کامل اور پوری طرح اور جس چیز کے دینے کا اسے حکم ہو اسے دیتے وقت اس کا دل بھی خوش ہوتا ہے، تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَاجَاءُ فِي الْحَرْثِ وَالْمَزَارَعَةِ

۱۴۴۵۔ کھیت ہونے اور درخت لگانے کی فضیلت، جب اسے کھایا جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ: يَهْدِيكُمْ تَوْبَتَكُمْ، جو تم بولتے ہو، کیا تم اسے اگاتے ہو، یا اس کے اگانے والے ہم میں۔ اگر ہم چاہیں تو اسے کسی قابل نہ رہنے دیں۔

۲۱۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یوسف نے حدیث بیان کی، ح اور مجھ سے عبد الرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی

يَنْتَلِي أَرْجُوَ أَنْ يَرْكَبَهُ عَيْنُ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَعْ ذَلِكْ مَالٌ تَرَاهُ ذَلِكْ مَالٌ تَرَاهُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فَيَرْكَبُ وَأَرَى أَنْ نَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَفَعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَيْتِهِ تَابَعَهُ اسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ رَوَاهُ عَنْ مَالِكٍ تَرَاهُ

تو ہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کر دوں گا۔ چنانچہ یہ کنواں انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے مالک کے واسطے سے کی ہے، اور روح نے مالک کے واسطے سے (رائع کے بجائے) رائحہ نقل کیا ہے۔

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا حَدَّثَنَا أَبُو اسَافَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخَائِرُ الْأَمِيُّ الَّذِي يُبْقَى وَرَبُّنَا قَالَ الَّذِي يُعْطَى مَا أَمَرَ بِهِ كَامِلًا مَوْثَرًا طَيِّبًا نَفْسُهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَهُ بِالْغَصْدِ قَبْلَهُ

۱۴۴۶۔ فَضِّلِ الزَّرْعَ وَالْعَرْسَ إِذَا أُجِلَ مِنْهُ وَقَوْلُ تَعَالَى أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْمِلُونَ عَنَّا تَمْ تَزْمَعُونَ أَمْ تَهْنِ الذَّارِعُونَ كَوْ تَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ مَقْطَاعًا

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْرِضُ عَرْسًا أَوْ

مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگا تا ہے، یا کھیت میں بیج بوتا ہے، پھر اس سے پرند، انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ مسلم نے بیان کیا کہ ہم نے ابان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

يَذُرْ عَرَضًا مَّا يَأْكُلُ مِنْهُ مَخْلُوقٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ
الْكَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَقَالَ مُسْلِمٌ مَعْدَنًا
أَبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۴۶ - کھیتی باڑی میں (ضرورت سے زیادہ) اشتغال اور جس حد تک اس کا حکم ہوا ہے اس سے تجاوز کرنے کے انجام و عواقب۔

بَابُ ۱۴۴۶ تَأْيِيدُ مَنْ عَوَّقَ الْإِشْتَغَالَ
بِأَلَةِ الزَّرْعِ أَوْ مَجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِي أَمَرَ

بِهِ -
۲۱۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الْخَصِيقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ
أَلَا لَهَا بِي عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَأَى سِدَّةً
وَقَسَيْنَا مِنَ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هَذَا ابْنَتُ قَوْمٍ
إِلَّا أَدْخَلَهُ الدَّنُّ

۲۱۵۸ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سالم عسوی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد البہانی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آپ کی نظر بھالی اور کھیتی کے بعض دوسرے آلات پر پڑی تھی، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ جس قوم کے گھروں میں یہ چیز داخل ہو جاتی ہے تو اپنے ساتھ دلت بھی لاتی ہے۔

بَابُ ۱۴۴۷ اِثْتِمَاءُ الْكَلْبِ الْحَرْثِ -

۲۱۹۵ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث

۲۱۵۹ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

ملہ۔ معاشی زندگی میں زراعت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یہ ایسا پیشہ ہے کہ آدمی اگر اس میں ضرورت سے زیادہ انہماک اختیار کرے تو طبیعت پر بھروسہ پن اور دہقانیت کا غلبہ ہو جاتا ہے، اچھے خاھے لوگوں کو دیکھا گیا جو اپنی زندگی میں کافی مہذب اور شستہ تھے کہ جب کسی بھی وجہ سے انہوں نے زراعت اور کھیتی باڑی میں زیادہ اشتغال و انہماک اختیار کر لیا تو ان کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب آگیا، ان کا ہر انداز بدل گیا اور کسی بھی چیز میں گاؤں کے کسانوں اور کاشتکاروں سے وہ مختلف نہیں رہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسان زندگی کے جس شعبہ میں بھی رہے، متمدن اور مہذب رہے، اسلام نے معاشرہ کے متعلق ایک خاص تجلیم پیش کیا ہے جس میں بنیادی حیثیت تقویٰ، خوف خدا اور عام انصاف کے ساتھ حسب مراتب حسن معاملات پر ہے جب انسان کھیتی باڑی یا کسی بھی ایسے دنیاوی کام میں زیادہ انہماک اختیار کرے گا جس سے اسلام کے بنیادی نظریات کو سمجھنے اور برتنے سے بے توجہی اور بعد پیدا ہو تو یہ اس کی دینی اور دنیاوی دونوں زندگی کے لئے مسلک ثابت ہوگا۔ اس حدیث میں زراعت کی محدود مذمت اسی نقطہ نظر کی بنیاد پر ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث کے عنوان میں اس کی پوری طرح وضاحت کر دی ہے کہ حدیث سے مراد کیا ہے، ورنہ آپ اس سے پہلے باب کی حدیث میں درخت لگانے والے اور کھیتی کرنے والے کے لئے جو وعدہ ثواب پڑھ چکے ہیں اس سے زیادہ اس پیشے کی اور کیا بہمت افزائی کی جاسکتی تھی۔ اس طرح کی احادیث بکثرت ہیں۔ اسلام نے تنہا زراعت اور صنعت، سب بھی کی دل کھول کر بہمت افزائی کی ہے لیکن ہر موقد پر اس کا خیال رکھا ہے کہ یہ چیزیں انسان کو یا خدا سے نہ غافل کرنے پائیں، اور کہیں پیٹ کے دھندے ایک دوسرے پر ظلم، ایک دوسرے کا حق ناجائز طور پر چھیننے پر نہ آمادہ کریں۔ انسانی جو پیشہ بھی

هَذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْفُسُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَذَابٍ لِيَاكُلَ إِلَّا كَلَبَ حَتَّى أَوْفَى شَيْئَةً قَالَ بَنُو سَبْرٍ وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَلَبَ غَنِمًا فَحُرِّتْ أَوْ صَيْدٌ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَبَ صَيْدٍ أَوْ مَا شِئْتُمْ ۝

بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کوئی کتا لکھا، اس نے روزانہ اپنے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی کر لی۔ البتہ کھیتی یا مویشی (کی حفاظت کے لئے) کتنے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ابن سیرین اور ابو صالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا، بخوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ بکری کے ریوڑ، کھیتی اور شکار کے کتنے مستثنیٰ ہیں ابو حازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ سُبَّانَ بْنَ أَبِي مَرْثُودٍ رَجُلًا مِنْ أَسَدِ شَوْثٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَا يَغْنِي عَنْهُ تَرَاوَعًا وَلَا ضَرْفًا فَتَقَعُ كَلْبًا يَوْمَ مَرِّ عَذَابٍ نِيرَاطُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ ۝

۲۱۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یزید بن حصینہ نے، ان سے سائب بن یزید نے حدیث بیان کی کہ سفیان بن ابی زہیر نے ازدشنورہ کے ایک بزرگ سے سنا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ جس نے کتا پالا، جو نہ کھیتی کے لئے ہو اور نہ مویشی کے لئے، تو اس نے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا، کہ آپ نے بول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا، ہاں ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم (میں نے آپ سے سنا تھا)۔

۱۶۱۔ کھیتی کے لئے کتا استعمال۔
۲۱۶۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انسے سعید نے، انھوں نے ابوسلمہ سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص (یعنی اسرائیل میں سے) ایک بیل پر سوار جا رہا تھا کہ وہ بیل اس کی طرف متوجہ ہوا (اور غزو عادت کے طور پر گفتگو کی) اس نے کہا کہ میں اس کے لئے نہیں پیدا ہوا ہوں، میری تخلیق تو کھیت جوتے کے لئے ہوئی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ (بیل کے اس نطق پر) میں ایمان لایا اور ابو بکر و عمر بھی!۔ اور ایک بھیڑیے نے ایک بکری کو بولی تھی تو چرواہے نے اس کا بھیجا کیا۔ بھیڑیہ بولا، یوم سبع (قیامت کے قریب جب فتنہ و فساد کی وجہ سے ہر شخص پریشان حال

جَاءَ ابْنُ سَلَمَةَ الْبَقَرِ لِلْجِدَارَةِ.
۲۱۶۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا كَلَبٌ تَرَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْبَقَرِ فَقَالَتْ لَمْ أَخْلُقْ لِهَذَا خُلِفْتُ لِلْجِدَارَةِ قَالَ أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو أَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا عَلَيَّ قَالَ أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهَذَا يَوْمُ مَيْدٍ فِي الْقَوْمِ.

بکری بولی تھی تو چرواہے نے اس کا بھیجا کیا۔ بھیڑیہ بولا، یوم سبع (قیامت کے قریب جب فتنہ و فساد کی وجہ سے ہر شخص پریشان حال

ہوگا) میں اس کی نگرانی کون کرے گا، جب میرے سوا اس کا کوئی چہرہ نہ ہوگا۔ اس حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس پر (بھڑیے کے نطق پر ایمان لایا اور ابو بکرؓ دعر بھی۔ ابو سلمہ نے بیان کیا کہ ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما اس مجلس میں موجود نہیں تھے نہ

۱۴۴۹- مالک نے کسی سے کہا کہ کھجور یا اس کے علاوہ کسی

طرح کے بھی) باغ کا سارا کام کیا کرو پھل میں تم میرے

شریک رہو گے۔

بَابُ إِذَا قَالَ أَكْفَيْتُ مُؤْنَةَ النَّخْلِ

أَوْ غَيْرِهَا وَتَشْرِكُنِي فِي النَّخْلِ

۲۱۶۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي خَبْرَةَ

شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّقِيقِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي خَبْرَةَ قَالَ
قَالَتْ الْأَنْصَارِيُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَيْسُهُ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ الْيَهُودِ قَالَ لَا فَقَالُوا أَكْفَوْنَا الْمُؤْنَةَ
وَتَشْرِكُكُمْ فِي الشَّمْرِ قَالُوا سَعْيًا وَاحِدًا

انکار کیا تو انصار نے (مہاجرین سے) کہا کہ آپ لوگ باغ کا کام کر دیا کیجئے اور اس طرح پھل میں ہم اور آپ شریک رہا کریں گے۔ اس پر

مہاجرین نے کہا کہ ہم نے سنا اور یہ ہمیں تسلیم ہے۔

بَابُ قُلْعَةِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ

أَمْرٌ أَلَسْتُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ

۲۱۶۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
مُجَوِّزَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَدَّثَنِي نَحْلُ بْنُ النَّصِيرِ وَقُطْعَةُ وَهِيَ الْبُؤَيْرُ
وَلَهَا يَقُولُ مَسَانٌ وَهَانَ عَلَى مِثْرِ بَنِي دَوْسٍ بِجَزِيرَةٍ
بِالْبُؤَيْرِ مُسْتَهْطِرَةٌ

بنی دوسی (قریش) کے سرداروں پر (غلبہ) بویرہ کی آگ نے آسان بنا دیا ہے جو پھلتی ہی جا رہی ہے۔

بَابُ

۲۱۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَصْبَارِيِّ
سَمِعَ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ يَمٍّ قُلْنَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزَوَّرَةٌ
كُنَّا نَكْرِي الْأَرْضَ بِالنَّاجِيَةِ مِنْهَا مَسْحَى لَيْسَتِ الْأَرْضُ

۱۴۵۰- کھجور اور دوسری طرح کے درخت کا ٹانہ جس

اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے

درختوں کے متعلق حکم دیا اور وہ کاٹ دیئے گئے۔

۲۱۶۳- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویرہ
نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے، بنی نضیر
کے کھجور کے باغ جلا دیئے اور کاٹ دیئے گئے تھے۔ ان کے باغات
مقام بویرہ میں تھے۔ حسان رضی اللہ عنہ کا یہ شعر انھیں کے متعلق ہے

۱۴۵۱-

۲۱۶۴- ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی،
انہیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، انھیں حنظلہ بن قیس انصاری نے
انہوں نے نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے
کہ مدینہ کے دوسرے باشندوں کے مقابلہ میں ہمارے پاس کھیت زیادہ

لے یعنی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما پر اتنا اعتماد تھا کہ ایک شرق عادت واقعہ بیان کر کے آپ نے اپنے
ساتھ ان کے بھی اس پر ایمان کی شہادت دیدی۔

قَالَ فَمَتَى يَصَابُ ذَلِكَ وَكُنْتُمْ الْأَمْثَلُ وَمَتَى يَصَابُ
الْأَمْثَلُ وَكُنْتُمْ ذَلِكَ فَتَهْبِئْنَا وَآمَّا الذَّهَبُ وَالْفِزْيُ
قَلَمٌ يَكُونُ مَوْثِقًا ۝

تھے ہم کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ دوسروں کو جوتے بونے کے لئے
دیا کرتے تھے کہ کھیت کے ایک متعین حصے (کی پیداوار) مالک زمین
لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ خاص اس حصے کی پیداوار ماری جاتی
اور سالانہ کھیت محفوظ رہتا اور بعض اوقات سارے کھیت کی پیداوار ماری جاتی اور یہ خاص حصہ محفوظ رہ جاتا۔ اس لئے ہمیں اس
طرح معاملہ کرنے سے منع کر دیا گیا۔ سونا اور چاندی ان دونوں (اتنا) نہیں تھا (کہ اس سے مزدوری لی جاسکے، اس لئے عموماً یہ طریقہ امتیاز
کیا جاتا تھا)

باب ۱۲۵۲ الْمَرْأَةُ بِالشَّطْرِ وَخَوِّهِ وَقَالَ
ثَمِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا فِي الْبَدِينَةِ
أَهْلٌ بَيِّنَتْ هَجْرَةُ الْآيُونِ رُغُونٌ عَلَى الثَّلَاثِ وَ
الرُّبْعِ وَرَأَى عَمِّي وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ
وَالْعُرْوَةُ وَالْأَبِي بَكْرٍ وَالْأَسَدُ وَالْعَلِيُّ وَ
ابْنُ سِيرِينَ وَمَالُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ
كُنْتُ أَشَارَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الزُّبَيْرِ
وَعَامِلَ عَمْرِو النَّخَعِ عَلَى أَنْ يَجَاءَ عَمْرُو بِالْبَدِينِ
فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَمْثَلُ
لَا حُدُودَ مَا قَبْلُ نَفَقَانِ حَبِيبًا فَمَا خَرَجَ فَوَاقِيَهُمَا
وَرَأَى ذَلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ
يُجْتَنَى النُّقْطُ عَلَى الْيَصْفِ وَقَالَ أَبُو هَانِئٍ وَابْنُ
سِيرِينَ وَعَطَاءُ وَالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَادَةُ لَا
بَأْسَ أَنْ يُعْطَى الثَّوْبُ بِالثَّلَاثِ أَوِ الرُّبْعِ
وَوَخْوِجَةُ قَالَ مَعْمَرٌ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ
الْمَاثِيَّةُ عَلَى الثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ
إِلَى أَجْلِ مَسْنُونٍ ۝

۱۲۵۲۔ آدمی یا اس کے قریب پیداوار پر مزارعت تھیں
بن مسلم نے بیان کیا اور ان سے ابو جعفر نے بیان کیا کہ مدینہ
میں مہاجرین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جو (پیداوار کے) تہائی
یا چوتھائی حصہ پر کاشت نہ کرتا رہا ہو۔ علی، سعد بن مالک،
عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، حضرت ابوبکر
کی اولاد، حضرت عمر کی اولاد، حضرت علی کی اولاد اور ابن سیرین
رضی اللہ عنہم اجماعاً نے بٹائی پر کاشت کی تھی۔ عبدالرحمن
بن اسود نے بیان کیا کہ میں عبدالرحمن بن یزید کے ساتھ کھیتی
میں شریک رہا کرتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے (خليفة
ہونے کے بعد سرکاری زمین کی کاشت کا) معاملہ اس شرط کے
ساتھ کیا تھا کہ اگر بیج وہ خود مہیا کریں گے تو پیداوار کا آدھا
حصہ پس گے اور اگر کاشتکاری بیج مہیا کریں تو پیداوار کے اتنے
حصے کے وہ مالک ہوں گے جس رحمة اللہ علیہ نے فرمایا کہ
اس میں کوئی مضائقہ نہیں، اگر زمین کسی ایک شخص کی ہو اور
اس پر خرچ دونوں (مالک اور کاشت کرنے والا) مل کر کریں
پھر جو پیداوار آئے اسے دونوں تقسیم کر لیں۔ زہری رحمۃ اللہ
علیہ نے بھی ہی فتویٰ دیا تھا حسن نے فرمایا کہ روئی اگر آدمی
(لینے کی شرط) پر چنی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں،

ابراہیم، ابن سیرین، عطاء، حکم، زہری اور قتادہ رحمہم اللہ
نے کہا کہ دھاگا اگر تہائی یا چوتھائی یا اسی طرح کی شرائط پر (کپڑا بننے) کے لئے دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر
فرمایا کہ اگر مویشی تہائی یا چوتھائی پر مدت متعین کے لئے دیئے جائیں (چرنے کے لئے) تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۱۶۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس
بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي هَانِئٍ عَنْ ثَمِيمِ بْنِ مُسْلِمٍ

اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیر کے یہودیوں سے) وہاں (کی زمین میں) پھل کھیتی اور جو بھی پیداوار ہو اس کے آدھے پر معاملہ کیا تھا۔ آنحضور اس میں سے اپنی ازواج کو سودق دیتے تھے، جس میں سے اسی صدق کھجور ہوتی اور بیس صدق جو۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) جب خیبر کی اراضی تقسیم کی تو ازواج مطہرات کو آپ نے اس کا اعتیاد دیا تھا کہ (اگر وہ چاہیں تو) ہم انہیں بھی وہاں کا پانی اور نقطہ زمین دے دیا جائے یا وہی صورت باقی رکھی جائے (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھی) چنانچہ بعض ازواج نے زمین لینا پسند کیا تھا اور بعض نے صدق (پیداوار سے) لینا پسند کیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی زمین ہی لینا پسند کیا تھا۔

بَابُ ۱۲۵۳ اِذَا الْمَرْءُ يَشْرِي السَّيِّئِينَ فِي الْمَوَارِثِ
۲۱۶۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ ثَمَرٍ كَانَ يَغْطِي أَهْلَهُ مِائَةً وَسِتِّ مِائَتُونَ وَسِتُّ مِائَتُونَ وَسِتُّ مِائَتُونَ فَتَقَسَّمُ عُمَرُ خَيْرُ مَا يَخْرُجُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْطَعَهُ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ وَالْأَرْضِ أَوْ يَمْنَحَهُمْ لَهَا فَمِنْهُمْ مَنْ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ اخْتَارَ الثَّمَرُ وَكَانَتْ عَاقِبَتُهُ اخْتَارَ الْأَرْضَ

۱۲۵۳۔ اگر مزارعت میں سال کا تعین نہ کیا۔

۲۱۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے پھل اور اناج کی پیداوار پر وہاں کے باشندوں سے معاملہ کیا تھا۔

بَابُ ۱۲۵۴ اِذَا الْمَرْءُ يَشْرِي السَّيِّئِينَ فِي الْمَوَارِثِ
۲۱۶۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ ثَمَرٍ كَانَ يَغْطِي أَهْلَهُ مِائَةً وَسِتِّ مِائَتُونَ وَسِتُّ مِائَتُونَ وَسِتُّ مِائَتُونَ فَتَقَسَّمُ عُمَرُ خَيْرُ مَا يَخْرُجُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْطَعَهُ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ وَالْأَرْضِ أَوْ يَمْنَحَهُمْ لَهَا فَمِنْهُمْ مَنْ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ اخْتَارَ الثَّمَرُ وَكَانَتْ عَاقِبَتُهُ اخْتَارَ الْأَرْضَ

۱۲۵۴۔

۲۱۶۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمر نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے عرض کیا، کاش آپ محابره کا معاملہ چھوڑ دیتے! کیونکہ ان لوگوں کا درافخ بن خدیج اور سہاجر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا، میں تو انھیں (مالکان الارضی کو) دیتا ہوں اور دیے نیاز کر دیتا ہوں۔ ان سے بھی زیادہ جاننے والے

۲۱۶۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ ثَمَرٍ كَانَ يَغْطِي أَهْلَهُ مِائَةً وَسِتِّ مِائَتُونَ وَسِتُّ مِائَتُونَ وَسِتُّ مِائَتُونَ فَتَقَسَّمُ عُمَرُ خَيْرُ مَا يَخْرُجُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْطَعَهُ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ وَالْأَرْضِ أَوْ يَمْنَحَهُمْ لَهَا فَمِنْهُمْ مَنْ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ اخْتَارَ الثَّمَرُ وَكَانَتْ عَاقِبَتُهُ اخْتَارَ الْأَرْضَ

لہ۔ جب کوئی شخص اپنا کھیت کسی دوسرے کو بونے کیلئے دے تو اسے مزارعت کہتے ہیں۔ اس معاملہ کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ یہ متعین کر لیا جائے کہ اتنے سیگہ کی لگان اتنی وصول کی جائے گی۔ یہ صورت تو بہر حال جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک بڑا سا قطعہ ہے، کھیت کا مالک معاملہ اس طرح کرے کہ فلاں حصہ زمین سے جو پیداوار حاصل ہوگی وہ میری ہے تو یہ صورت قطعاً جائز نہیں اسی طرح اگر پہلے ہی سے یہ متعین کرے کہ بہر حال میں اتنا غلہ لوں گا، خواہ پیداوار کچھ بھی ہو۔ یہ بھی جائز نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں جو کچھ بھی نتیجہ سامنے آئے گا وہ آئندہ اسے گا۔ معاملہ کرتے وقت دونوں فریق اندھیرے میں ہیں۔ ایسا معاملہ مستقبل میں بعض اوقات بہت خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے اس لیے شریعت نے اس سے قطعاً روک دیا۔ حدیث میں اس سے پہلے اس طرح کے معاملہ کی ممانعت کا بیان ہو چکا ہے۔ دوسری صورت معاملہ کی یہ

آخَاكَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خُضْعًا مَغْلُومًا۔
 نے مجھے خبر دی ہے، آپ کی مراد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تھی کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہیں روکا تھا، بلکہ آپ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو (اپنی زمین) بخش دے، یہ اس سے بہتر
 ہے کہ اس کا ایک متعین محصول وصول کرے۔

باب ۱۲۵۵ المزارعة مع الیہود۔

۲۱۶۸ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْنَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ قَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى تَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى
 أَنْ يَتَعَمَّلُوها وَيُؤْتُوا عُثُها وَلَهُمْ شَرْطُ مَا خَرَجَ
 مِنْهَا۔

باب ۱۲۵۶ مَا يَكُونُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْمَزَارَعَةِ

۲۱۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا
 ابْنُ مَعْنَانَ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الذَّرَقِيَّ عَنْ رَافِعِ
 قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا كَانَ أَحَدُ تَائِيكِي
 أَمْرًا يَقُولُ هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ قَرِيبًا
 أَخْرَجَتْ وَكَانَتْ تَخْرُجُ وَكَانَتْ تَكُونُ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہا رہی رہے گی۔ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ایک حصہ کی پیداوار خوب ہوتی اور دوسرے کی نہ ہوتی، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے لوگوں کو اس سے منع فرمادیا۔

باب ۱۲۵۷ إِذَا تَرَاجَعَ بَيْنَ قَوْمٍ بَعِيرًا فَرَضَ بَيْنَهُمْ وَكَانَ

۱۲۵۷۔ جب کسی کے مال کی مدد سے، ان کی اجازت کے بغیر،

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) ہے کہ تہائی چوتھائی یا النصف پر معاملہ کیا جائے۔ یہ صورت جائز ہے اور یہاں اسی صورت کو بیان کرنا مقصود ہے۔

لے۔ غلہ۔ بٹائی پر کسی کے کھیت کو جوتے بونے کو کہتے ہیں، جب کہ یہ بھی کام کرنے والے ہی کا ہو۔ عام اصطلاح میں ہمارے یہاں اسے
 بٹائی کہتے ہیں۔

لے مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس زمین اتنی حاصل ہو کہ وہ دوسروں کو بٹائی پر دے سکیں، ان کے لئے زیادہ بہتر یہی ہے کہ بخشش کے
 طور پر جوتے بونے اور اس کی پیداوار سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے اسے دیں گویا اسلام نے بٹائی پر دینے کی اگرچہ قانونی اور شرعی اجازت تو
 دی ہے لیکن اس صورت کو کچھ اتنا زیادہ پسند نہیں کیا ہے۔ درحقیقت شریعت کی نظر میں ملکیت سے متعلق زمین کی وہ حیثیت نہیں ہے۔

جو عام منقولات کی ہے۔ اس لئے اس باب میں بہتر یہ ہے کہ جو کچھ ہے آدمی خود ہی اس میں کام کرے اور اگر ضرورت سے زیادہ ہے تو بٹائی پر
 دینے سے بہتر یہ ہے کہ مفت ہی دے دے، ویسے قانونی حیثیت میں تو ہر حال وہ اس کا مالک ہے اور بٹائی پر بھی دے سکتا ہے شریعت
 اس سے روکتی نہیں، البتہ اپنے پسندیدہ نقطہ نظر کو اس نے واضح ضرور کر دیا ہے۔

فِي ذَلِكَ صَلَاتِهِمْ لَهُمْ۔

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا فِي جَبَلٍ فَأَنْصَحْتُ عَلَى فَمٍّ غَارِهِمْ مَصْرَعَةً مِنَ الْجَبَلِ فَأَنْصَحْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا! أَعْمَلًا عَمِلْتُمْ صَالِحَةً لِلَّهِ فَأَدْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّكُمْ تَغْفِرُوهَا عَنْكُمْ قَالَ أَمَّهُمُ اللَّهُ وَأَنَّهُ كَانَ فِي الْوَالِدَيْنِ شَيْءٌ كَانَ وَلِيَّ حَبِيبَةٍ صَغِيرًا كُنْتُ أَسْأَلُ عَنْهُمْ فَإِذَا أَمَرْتُ عَلَيْهِمْ كَلِمَتٌ قَبْلَ أَنْ يَوَالِدِي أَسْأَلِيهِمَا قَبْلَ بَنِي وَآلِي أَسْأَلُهُ ذَاتُ يَوْمٍ فَلَمْ أَتِ حَقِّي أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُ لَهَا نَاكَهًا فَلَبِثْتُ كَمَا كُنْتُ أَهْلُ فَنُفِيتُ عِنْدَ رَسُولِهِمَا وَكَرِهَ أَنْ أَهْلُ فَلَهُمَا وَكَرِهَ أَنْ أَسْأَلِي الصَّبِيَّةَ وَالصَّبِيَّةَ بَعْضُهُمَا عِنْدَ عِنْدِي قَدْ مَيَّ قَتَلِي طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ إِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَنْزِمُ لَنَا قُرْبَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَقَرَأَ اللَّهُ فَرَأَى السَّمَاءَ وَقَالَ: اللَّهُمَّ رَفَعْنَا كَأْتِي رُسُلَ عَمْرٍ أَعْجَبْتُهَا كَأَشَدَّ مَا يَجِبُ الرَّجَالُ الرَّسَاءُ فَعَلَبْتُ مِنْهَا فَأَتَيْتُ حَقِّي أَجِبْتُهَا بِمَا كَفَى وَبَنِي فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا دَفَعْتُ بَلَيْنَ رَجُلَيْهَا قَالَتْ يَا مُنْذِرُ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْقَاتِمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ إِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَنْزِمُ لَنَا قُرْبَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَقَرَأَ اللَّهُ فَرَأَى السَّمَاءَ وَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا يَقْرِي أَرْبَعِي فَلَمَّا قَضَيْتُ عَلَيْهِ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي فَقَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَعِبَتْ عَنْهُ فَلَمْ أَرَلْ أَرْسَلْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَارْبَعِيهَا فَبَعَاءُ فِي فَقَالَ: أَتَى اللَّهُ فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقْرِ وَارْعَاهَا فَخَدَّ فَقَالَ: أَتَى اللَّهُ وَلَا تَسْتَرْهِي فِي فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَرْهِي بِكَ فَخَدَّ فَخَدَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ إِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَنْزِمُ

کاشت کی اور اس میں انکا ہی فائدہ رہا ہو۔

۲۱۷۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، اسی سے ابو صرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ بارش نے آیا تینوں نے ایک پہاڑ کی غاریں پناہ لی۔ اتفاق کی بات کہ اوپر سے ایک چٹان غار کے سامنے گری اور انھیں بالکل (غار کے اندر) بند کر دیا بعض نے کہا کہ تم لوگ اب اپنے ایسے اعمال یاد کرو، جنہیں خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کیا تھا۔ اور اسی کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، ممکن ہے اس طرح اللہ تعالیٰ تمہاری اس مصیبت کو مٹال دے، چنانچہ ایک شخص نے دعا شروع کی، اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں ان کے لئے (جانور) چرایا کرتا تھا۔ پھر جب واپس ہوتا تو دودھ دوہتا، سب سے پہلے، اپنی اولاد سے بھی والدین ہی کو دودھ پلاتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے ویر ہو گئی اور راست گئے تک واپس گھر آیا۔ اس وقت تک والدین سو چکے تھے۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ دوہا اور (دودھ کا پیالہ لے کر) ان کے سر پرانے کھڑا ہو گیا۔ میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں، لیکن اپنے بچوں کو بھی (والدین سے پہلے) پلانا مجھے پسند نہیں تھا۔ بچے صبح تک میرے ذریعہ میں بڑے تلپتے رہے (لیکن میں نے والدین سے پہلے انہیں پلانا پسند نہیں کیا) پس اگر تیرے نزدیک بھی میرا یہ عمل صرف تیری خوشنوی کے لئے تھا تو (غار سے اس چٹان کو ہٹا کر) ہمارے لئے اتنا راستہ بنامے کہ آسمان نظر آ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے راستہ بنادیا اور انہیں آسمان نظر آنے لگا دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی، مرو عورتوں سے جس طرح کی انتہائی وجہ میں محبت کر سکتے ہیں، مجھے اس سے اتنی ہی محبت تھی، میں نے اسے اپنے پاس بلانا چاہا، لیکن وہ صرف سو دینار مینے کی صورت میں راضی ہوئی۔ میں نے کوشش کی اور مطلوبہ رقم جمع کر لی، پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے مجھ سے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور اس کی مہر کو حق کے بغیر نہ تولد میں (یہ سنتے ہی) کھڑا ہو گیا۔ اگر یہ عمل تیرے علم میں

مَا بَقِيَ فَقَدَرَحَ اللَّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ قَافٍ قَسَعِيَتْ ۝

مجبوری رضا اور خوشنودی کے لئے تھا تو اس غار سے پھر کو باٹ دے، چنانچہ غار کا منہ کچھ اور کھلا۔ تیسرے نے کہا، اے اللہ! میں نے ایک مزدور، تین فرق چاول کی مزدوری پر کیا، جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو مجھ سے کہا کہ اب میرا حق مجھے دو۔ میں نے ہمیشہ کر دیا۔ لیکن اس وقت وہ انکار کر بیٹھا پھر میں برابر اس سے کاشت کرتا رہا اور اس کے تیبے میں بیل اور چرواہے میرے پاس جمع ہو گئے۔ اب وہ شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈرو۔ میں نے کہا کہ بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ اور اسے لے لو، اس نے کہا، اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کر رہا ہوں (یہ سب تمہارا ہی ہے) اب اسے لے لو، چنانچہ اس نے ان پر قبضہ کر لیا پس اگر تیرے علم میں بھی، میں نے یہ کام نیری رضا اور خوشنودی کے لئے کیا تھا تو غار کو کھول دے۔ اب وہ غار کھل چکا تھا۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابن عقبہ نے نافع کے واسطے سے (اپنی روایت میں بغیث کے بجائے) فسیت کہا تھا۔

۱۲۵۸۔ اَوْ قَافٍ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْضِ الْخَدَاجَ وَمُزَامِرَ عَتِيقِهِ وَمُعَاظِلَهُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِ قَصْدًا بِأَصْلِهِ لَا يَبَاغُ وَلَا يَنْفَقُ مَتَرًا قَتَصَدَّقِي بِهِ۔

کا پھل خرچ کیا جاتا رہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا۔

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ كُؤُ لَا أَهْرُ السُّلَيْمِينَ مَا فَتَحَتْ قَدِيرَةُ إِلَّا قَسَمَتْهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقِيقَةً۔

۱۲۵۹۔ مَا أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا وَرَأَى ذُرِّيَّتَ عَلَى أَرْضِ الْخَدَاجِ بِالْكُؤْفَةِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَبِهِ لَهْ وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَلَا يَنْتَ لِعِزِّ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ وَيُرْوَى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۔ اس میں ایک شرط اور بڑھانی چاہیے کہ کسی طرح کی بھی خیر زمین کو آباد کرنے کے بعد ملکیت کا حق اسی وقت متحقق ہوگا جب حکومت یا امیر المومنین کی اجازت سے ایسا کیا ہو۔ حکومت کے انتظامات میں کسی قسم کی دشواری نہ ہونے کے پیش نظر بھی اس شرط کا بڑھانا ضروری ہے۔

یہ کہ جس نے دوسرے کی زمین میں اجازت کے بغیر کوئی درخت

لگایا تو اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں جابر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہے۔

۲۱۷۲۔ ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی جعفر نے، ان سے محمد بن عبد الرحمن نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کوئی ایسی زمین آباد کی جس پر کسی کا حق نہیں تھا تو اس زمین کا وہی مستحق ہو جاتا ہے، عروہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہی فیصلہ کیا تھا۔

۱۲۶۰۔

۲۱۷۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے جب ذوالحلیفہ کی وادی عقیق میں رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ کیا تو آپ کو خواب میں بتایا گیا کہ آپ اس وقت ایک مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ سالم (ابن عبد اللہ بن عمر) رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ہمارے ساتھ وہیں پڑاؤ کیا تھا جہاں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پڑاؤ کیا کرتے تھے تا کہ اس مقام پر قیام کر سکیں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا یہ جگہ وادی عقیق کی مسجد سے نشیب میں ہے، وادی عقیق اور اسے کے درمیان میں تھا۔

۲۱۷۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب بن اسحاق نے خبر دی، ان سے اوزاعی نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ نے

۲۱۷۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا عُرْوَةُ قَطَعَتْ بِهَ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ.

باب ۱۳۶

۲۱۷۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ سَلَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِرَجَبٍ وَهُوَ فِي مَعْزَسٍ مِنْ دِيَارِ الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِنُطْحَاءٍ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ آتَاهُ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنَبِّئُهُ بِهِ بِنُطْحَاءٍ مَعْزَسٍ مَسْجِدٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَشْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بِمِثْنَةٍ وَبَيْنَ الْخَرِيقِ وَاسْطِ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ.

۲۱۷۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى

لہ یہ حدیث سے متعلق ہے۔ اس پر کوئی عنوان بھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لگایا بعض شارحین نے لکھا ہے کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ ذوالحلیفہ کو اگر کوئی آباد کرنا چاہے تو اس سے وہ اپنی ملکیت وہاں کی زمین پر ثابت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ حاجیوں اور دوسرے مسافروں کے قیام کی جگہ ہے اور عام استعمال کے لئے ہے۔ اگر کسی طرح بھی وہ زمین کسی شخص کی ملکیت میں دے دی جائے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی اور سفر وغیرہ میں دشواریاں پیدا ہو جائیں گی۔ لیکن یہ بات کچھ دل کو نہیں لگتی۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مصنف اس مسئلہ کو مزید واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی بنجر اور غیر آباد پر حمل چلانے اور کھیتی شروع کرنے والا، اس زمین کا مالک ہو جاتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی عقیق میں قیام فرمایا، یہ وادی کسی کی ملکیت میں نہیں تھی اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام اور وقت گزرنے کی جگہ نبی ۱۰ اسی طرح جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جس کا کوئی مالک نہیں تھا وہ اسی کی ہو جاتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ احناف کے

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْبَنَةُ أَتَانِي أَبْنُ مَيْمُونٍ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ يَخْلِي فِي هَذَا الْوَيْسِ الْبُنَّارِ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَجَّةٍ.

عقیق میں قیام کے ہوئے تھے، (اور اس نے یہ پیغام پہنچا دیا) اس مبارک وادی میں نماز پڑھ لو اور کہلو کہ حج کے ساتھ عمرہ بھی رہے گا۔

باب ۱۲ اِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ اِيَّكَ مَا أَقْرَبَكَ اللَّهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَعْلُومًا فَمَا عَلَى تَرَاخِيهِمَا.

۱۲۶۱۔ جب زمین کے مالک نے کہا کہ میں تمہیں (فلاں زمین پر) اس وقت تک باقی رکھوں گا جب تک خدا چاہے گا، اور کسی متعین مدت کا ذکر نہیں کیا تو یہ معاملہ دونوں کی رضامندی پر موقوف ہوگا۔

۲۱۷۵۔ ہم سے احمد بن محمد بن ابی حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب خیبر پر فتح حاصل کی تھی) اور عبدالرزاق نے کہا کہ انھیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو سرزمین حجاز سے منتقل کر دیا تھا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر فتح پائی تھی تو آپ نے بھی یہودیوں کو وہاں سے دوسری جگہ بھیجنا چاہا تھا۔ جب آپ کو وہاں فتح حاصل ہوئی تو اس کی زمین اللہ، اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہو گئی تھی۔ آل حضور کا ارادہ یہودیوں کو وہاں سے منتقل کرنے کا تھا۔ لیکن یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیں، ہم (خیبر کے شغلستانوں اور آرائشی کا) سدا کام خود کریں گے اور اس کی پیداوار کا نصف حصہ لے لیں گے (اور بقیہ نصف خراج مقاسمہ کے طور پر ادا کریں گے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا جب تک ہم چاہیں نہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے چنانچہ وہ لوگ وہیں مقیم رہے اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تنہا اور اریحاً بھیج دیا۔

سابقہ حاشیہ۔ یہاں اس میں پہلی شرط حکومت کی اجازت ہے۔

۱۔ یہاں بھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے خیبر کی آرائشی کا حکومت اسلامیہ ہی کو مالک قرار دیا ہے اور پھر اس سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ بشائی کا معاملہ مدت کی تعیین کے بغیر بھی، جب کہ فریقین اس پر رضامند ہوں، جائز ہو سکتا ہے حالانکہ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ مدت کے ابہام کی صورت میں نہ مزارعت (کھیت کا بشائی پر دینا) جائز ہے اور نہ ابراء۔ اس سے احناف کے اس مسلک کی تائید ہوتی

بَابُ مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُؤَسِّسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزَّرْعَةِ وَالْمَرْعَةِ -

۲۱۷۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
مِمَّنْ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
رَافِعٍ ظَهْرِيٍّ لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَمْرٍ كَانَ بَيْنَنَا مِنْ قَبْلُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ وَعَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا فَضَّلْتُمْ بَيْنَنَا قَلِمٌ قُلْتُمْ تَوَاجَعُوا عَلَى
الزُّبُعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ الشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِنْ
عَوَّهَا أَوْ رَعَّهَا أَوْ أَمْسِكُوا مَا قَالُوا نَفَعْتُ سَمْعًا وَطَاعَةً -

کے قریب کی زمین کی شرط پر دے دیتے ہیں (کہ کھیت کے اس حصے سے جو پیداوار ہوگی وہ ہم لے لیں گے اور باقی کا شتکار کا ہوگا) اسی طرح کھجور
اور جو کے متین و تن کی شرط پر بھی دیتے ہیں یہ سن کر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو یا خود اس میں کاشت کیا کرو یا دوسروں کو کرنے دو (اجرت
لیے بغیر) ورنہ اسے یوں ہی چھوڑ دو۔ رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا (آنحضورؐ کا یہ فرمان) میں نے سنا اور (حکم کو) بجالاؤں گا۔

۲۱۷۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا

الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ قَالَ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ عَوْنَهُمَا الثَّانِي
وَالثَّلَاثُ وَالتُّبُعُ وَالتَّصْفِيقُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ
فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ رَافِعٍ أَوْ تَوْبَةٌ
حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ
فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ -

۱۴۶۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب زراعت اور
پھلوں سے ایک دوسرے کی کس طرح مدد کرتے تھے۔

۲۱۷۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی
انھیں، و زاعمی نے خبر دی، انھیں رافع بن خدیج کے مولا ابو النجاشی نے
انہوں نے رافع بن خدیج بن رافع رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے اپنے
چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ سے ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کیا تھا جس میں ہمارا

(بظاہر انفرادی) فائدہ تھا۔ اس پر میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو کچھ بھی فرمایا ہوگا وہ سچ ہے۔ ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا اور دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کا
معاملہ کس طرح کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم اپنے کھیتوں کو (بوٹے کے لئے نہر
اور جو کے متین و تن کی شرط پر دے دیتے ہیں) اور باقی کا شتکار کا ہوگا) اسی طرح کھجور
اور جو کے متین و تن کی شرط پر بھی دیتے ہیں یہ سن کر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو یا خود اس میں کاشت کیا کرو یا دوسروں کو کرنے دو (اجرت
لیے بغیر) ورنہ اسے یوں ہی چھوڑ دو۔ رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا (آنحضورؐ کا یہ فرمان) میں نے سنا اور (حکم کو) بجالاؤں گا۔

۲۱۷۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں اوزاعی نے

خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ، نہابی، ابو جہش
یا نصف پر بٹائی کا معاملہ کرتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بوٹے اور ورنہ دوسروں کو بخش دے۔ اگر یہ
بھی نہیں کر سکتا تو اسے یوں ہی چھوڑ دینا چاہیے۔ اور ربیع بن رافع ابو توبہ
نے کہا کہ ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے (ان سے ابو سلمہ
نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، جس کے پاس زمین ہو تو اسے چاہیے کہ خود بوٹے ورنہ اپنے کسی
(مسلمان) بھائی کو بخش دے۔ اور اگر یہ نہیں کر سکتا تو اسے یوں ہی چھوڑ
دینا چاہیے۔

بقیہ خاتمہ صفحہ۔ بے خبر کی اداسی کے اصل مالک یہودی ہی تھی اور آنحضورؐ کا ان سے معاملہ نواج مقام کے طور پر تھا کہ اس میں مدت کے تعین کی ضرورت
نہیں ہوتی، حدیث کا مفہوم صاف، احناف کے مسلک کو مانتے ہی کی صورت میں ہوتا ہے۔ تیجا اور ایجا اسلامی حدود و مملکت ہی کے شہر ہیں، شام کے قریب۔
لہ۔ قانونی حیثیت جو زمین کی، شریعت کی نظر میں تھی وہ تو پہلے بیان ہو چکی، یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ صحابہ دوسرے
معاہدات کی طرح زمین کے معاملہ میں بھی ایسا ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور ایک دوسرے کو نفع پہنچانے کی کوشش میں کتنے آگے تھے اور

۲۱۷۸- حَدَّثَنَا قُيُسَةُ حَدَّثَنَا سُبَيْرُ بْنُ غَيْبٍ وَثَّقَ زَكَرِيَّا لَطَاوُسُ فَقَالَ يُؤْتَرَعُ قَلَابُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبُهُ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ مَخِيلًا كَذِبًا أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا.

زمین بخش کے طور پر دیے دینا اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی مستعین اجرت لے۔

۲۱۷۸- ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے اس کا (یعنی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث کا) ذکر طلاس سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (بٹانی وغیرہ پر) کاشت کر سکتا ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا تھا، البتہ یہ فرمایا تھا کہ اپنے کسی بھائی کو

۲۱۷۹- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے، ان سے تافع نے کہ ابی عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ اپنے کھیتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے عہد میں اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں کواریہ پر دیتے تھے۔ پھر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کواریہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ (یہ سن کر) ابی عمر رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ ابی عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کواریہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ اس پر ابی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم اپنے کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ بٹائی پر دیتے تھے کہ نہر کے قریب (کی پیداوار اور کچھ گھاس) ہماری رہے گی)

۲۱۷۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَمْرٍو كَانَ يَجْعَلُ مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُو عُثْمَانُ وَصَدْرًا مِنْ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَّاهُ عَنْ كُرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَدْ هَبَ ابْنُ عَمْرٍو إِلَى رَافِعٍ فَقَدْ هَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَفَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو قَدْ عَلِمْتُ أَنَا كُنَّا تَكْوِي مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْأَرْبَعَاءِ وَشَيْءٍ مِنَ الشَّيْءِ.

۲۱۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَرِبَةَ أَنَّ أُمِّ الْوَيْلِيِّ سَأَلَتْ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تَكْوَى ثُمَّ تَفْتَشِي عَيْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَتْ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَلَوْلَا كُرَاءُ الْأَرْضِ.

۲۱۸۰- ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقبیل نے ان سے ابن شریب نے، انھیں سالم نے خبر دی کہ ابی اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مجھے معلوم تھا کہ زمین کو کرائے پر (لگان یا بٹانی کی صورت میں) دیا جاسکتا ہے۔ پھر انھیں یہ خیال ہوا کہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کوئی نئی ہدایت فرمائی ہو، جس کا علم انھیں نہ ہوا ہو، چنانچہ انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا بند کر دیا تھا۔

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کرنے میں کس طرح مبالغہ کرتے تھے۔ گویا یہاں ملکیت زمین اور بٹانی وغیرہ کی قانونی حیثیت کو نہیں بلکہ صرف یہ بتایا جا رہا ہے کہ ایک مسلمان کو کیسا ہونا چاہیے۔

ابو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے قانون نہیں بلکہ احسان اور ایثار کے طریقہ کو بتایا۔ ابی عمر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں جواز اور عدم جواز کی صورت تھی آپ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ مدینہ میں جو یہ طریقہ رائج تھا کہ نہر کے قریب کی پیداوار مالک زمین لیتا تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع

بَابُ الْكَدِّ ۱۲۶۳ لَا تَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْأَلُوا
الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ -

۱۲۶۳- زمین کو سونے یا چاندی کے لگان پر دینا ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم زمین کی بٹائی وغیرہ کا معاملہ کرتے
ہو، اس میں سب سے افضل طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک سال کے
لے کیا کرو۔

۲۱۸۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ تَابِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ خُوَيْمَرٌ دَعَا إِلَى أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرِمُونَ الْأَرْضَ
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبَغُ عَلَى الرِّجَالِ
أَوْ شَرِيعَةٍ مُسْتَلَمَةٍ صَلَاحُ الْأَرْضِ فَفَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ كَلِّفْ هِيَ بِالذِّينَارِ وَالْدِّرْهَمِ
فَقَالَ لِرَافِعٍ لَيْسَ بِهَا نَاسٌ بِالذِّينَارِ وَالْدِّرْهَمِ وَقَالَ
اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِي رَوَى عَنْ ذَلِكَ مَا وَفَّقَ فِيهِ دَوَّالُ الْغَنَمِ

۲۱۸۱- ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ
بن قیس نے بیان کیا، ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے
چچا (ظہیر اور مہیر رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی کہ وہ لوگ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کو بٹائی پر نہر (کے قریب کی پیداوار)
کی شرط پر دیا کرتے تھے یا کوئی بھی ایسا حصہ ہوتا جسے مالک زمین (اپنے لئے)
مستثنیٰ کر لیتا تھا، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما
دیا تھا۔ اس پر میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اگر دیرم
دینا رکہ بدے یہ معاملہ کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر دینا دیرم کے بدلے میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے جس طرح کے معاملہ سے منع فرمایا تھا وہ ایسی صورت تھی کہ حلال و حرام کی تمیز رکھنے والا کوئی بھی شخص اسے جائز نہیں قرار دے
سکتا، کیونکہ اس میں کھلا خطرہ رہتا تھا۔

۱۲۶۴

بَابُ ۱۲۶۴

۲۱۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا

هَلَالُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا
مُكَلِّمٌ عَنْ هَلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَايَا بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَخْدُمُ
عِنْدَ كَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْبَكْرِ يَوْمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَكْرِ
اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ فِيمَا شِئْتَ مَلَا
بَنِي وَلَكِنِّي أَحِبُّ أَنْ أُرْمَعَ قَالَ فَيَدَّ رَجُلًا مِنَ الْخُرُفِ
نَبَاتُهُ وَاسْتَوَاوَهُ وَاسْتَصْصَاوَهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْعِبَالِ
فَيَقُولُ اللَّهُ وَذَلِكَ يَأْتِي أَوْ مَقَامَهُ لَا يَسْبُحُكَ شَيْءٌ فَقَالَ
الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا تَجِدُ كَوْمًا قَرِيبًا أَوْ أَنْصَارًا يَأْتِيَهُمْ

۲۱۸۲- ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث
بیان کی، ان سے ہلال بن محمد نے حدیث بیان کی، ح اور ہم سے عبد اللہ بن محمد نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث
بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عطایا بن یسار نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حدیث فرما
رہے تھے۔ ایک بدوی بھی مجلس میں حاضر تھے کہ اہل جنت میں سے ایک
شخص نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس
سے ارشاد فرمایا، کیا اپنی موجودہ حالت پر تم راضی نہیں ہو؟ اس نے کہا کیوں
نہیں! لیکن میری کھیتی کو چاہتا ہے (چنانچہ اسے اجازت دی گئی) اس
حضور نے فرمایا کہ پھر اس نے برج (جنت کی زمین میں) ڈالا، پلک جھپکتے

بَابُ الْكَدِّ ۱۲۶۳ لَا تَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْأَلُوا
الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ -

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) فرمایا تھا۔ مطلقاً بٹائی سے منع نہیں فرمایا تھا جیسا کہ اس کے بعد دوسری حدیث میں صراحت ہے، کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہ نے بھی پھر زمین کو بٹائی یا لگان پر دینا بند کر دیا تھا۔ یہ مستحبات پر عمل، ایثار اور باہمی ہمدردی کی ایک مثال ہے۔

أَصْحَابُ نَزِيرٍ وَإِنْ كَانَ خِنْ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ نَزِيرٍ فَفَضَّلَكَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
میں وہ آگ بھی آیا، پک بھی گیا اور کاٹ بھی لیا گیا، اور اس کے دانے
پہاڑوں کی طرح ہوئے۔ اب تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم! اسے رکھو، تمہارا
جی کسی چیز سے نہیں بھر سکتا، اس پر بروی نے کہا کہ بخدا، وہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہوگا۔ کیونکہ یہی لوگ کاشنکار ہیں، جہاں تک ہمارا تعلق ہے
ہم کھیتی ہی نہیں کرتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ہنس دینے۔

۱۲۶۵۔ پود لگانے سے تعلق احادیث

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّكَ قَالَ إِنَّا
يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّكَ قَالَ إِنَّا
كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَأَنَّ كُنَّا عَجُوزًا تَأْخُذُ مِنْ
أُمُولِ سِلَاقٍ لَنَا نَعْرِسُهُ فِي أَرْبَعَاءٍ نَأْتِجَعْلُهُ فِي قُلُوبِ
لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ رِحَابَاتٍ مِثْلَ شَعِيرَةٍ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ
قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَعْرٌ وَلَا ذَلِكَ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ مَرَرْنَا
هَآ فَنَقَرْتُمَا إِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ
وَعَلَّانَا نَعْتَدِّي وَلَا تَفِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ -
۲۱۸۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہیل بن سعدی رضی اللہ عنہ
نے کہ جمعہ کے دن ہمیں بہت خوشی (اس بات کی) ہوئی تھی کہ ہماری ایک بوڑھی
خاتون تھیں جو اس جھنڈے کو اکھاڑ لاتی تھیں (جمعہ کے دن) جسے ہم اپنی گیارہویں
میں ہوتے تھے۔ آپ اسے اپنی ہانڈیوں میں پکاتیں اور اس میں تھوڑے
سے جو بھی ڈال دیتیں یعقوب نے بیان کیا کہ مجھے اس طرح یاد ہے کہ
انہوں نے بیان کیا کہ اس میں چربی یا چکنائی نہیں پڑتی تھی۔ پھر جب ہم جمعہ
کی نماز پڑھ لیتے تو ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ اپنا پکوان بھلے
ساتھ کر دیتیں اور اسی بے ہمیں جمعہ کے دن کی خوشی ہوتی تھی (جمعہ کے دن) ہم دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد ہی کیا کرتے تھے۔

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي
إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَاهُ رَدِيكَ يَكْثُرُ الْحَدِيثَ
وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
لَا يَجِدُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِمْ وَإِنْ أَحْوَا فِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
كَانَ يَشْعَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَايَ وَإِنْ يَخَوِي مِنَ الْأَنْصَارِ
كَانَ يَشْعَلُهُمْ عَمَلُ أُمُورِهِمْ وَكَانَتْ أُمُورُ مَسْكِينَا
اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلٍّ وَبَطْنِي
فَالْخَمْرُ حَلِيلٌ يَغِيثُونَ وَأَخِي حَلِيلٌ يَنْسُونَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَفْضِقَ مَقَالَتِي
هَذِهِ ثُمَّ جُمِعْنَا إِلَى صَدْرِي فَيَسُوسُ مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا
فَبَسَطْتُ ثَوْبَهُ لَيْسَ عَلَى ثَوْبٍ غَيْرِهَا حَتَّى نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتِي ثُمَّ جُمِعْنَا إِلَى صَدْرِي فَأَذَى
بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِي ذَلِكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا
وَاللَّهُ لَوْ لَا ابْتِنَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا -
۲۱۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن
سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے الاعرج نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں، ابو ہریرہ
بہت حدیث بیان کرتا ہے۔ حالانکہ اسے خدا کے یہاں بھی جانا ہے۔ یہ لوگ
یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار آخر اس کی (یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ) طرح کیوں احادیث بیان نہیں کرتے! بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجر
بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میرے بھائی
انصار کو ان کی جائداد (کھیت اور باغات وغیرہ) مشغول رکھا کرتی تھی
البتہ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ پیٹ بھر حاصل کر لینے کے بعد میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہی برابر حاضر رہا کرتا تھا (اپنے کاموں کی مشغولیت
کی وجہ سے) جب یہ سب حضرات غیر حاضر رہتے تو میں (خدمت نبوی میں)
حاضر ہوتا تھا اس لئے جن احادیث کو یہ یاد نہیں کر سکتے تھے میں انھیں یاد
لکھتا تھا۔ اور ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے
جو شخص بھی اپنے کپڑے کو میری اس گفتگو کے اختتام تک پھیلائے رکھے
گا، پھر (بات ختم ہونے پر) اسے اپنے سینے سے لگائے گا تو وہ میری احادیث

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنْ اِلٰهِيْنَا اِلَىٰ قَوْلِهِ الَّذِيْ هُمْ
 كُوْفٰرٌ بِهٖ لَا يَخَفُوْنَ ۚ
 کے سوا میرے بدن برادر کوئی کفر نہیں تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مبارک پوری کر لی تو میں نے چادر اپنے سینے سے لگائی۔ اس
 ذات کی قسم جس نے آنحضور کو حق کے ساتھ مبعوث کیا تھا، پھر آج تک میں آپ کے اسی ارشاد کی وجہ سے (آپ کی کوئی حدیث) نہیں بھولا۔ خدا گواہ
 ہے کہ اگر کتاب اللہ کی دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تم سے کوئی حدیث کبھی نہ بیان کرتا (آیت) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنْ اِلٰهِيْنَا اِلَىٰ قَوْلِهِ الَّذِيْ هُمْ
 كُوْفٰرٌ بِهٖ لَا يَخَفُوْنَ (جس میں اس پیغام کے چھپانے والے ہر جسے خداوند تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیلہ دنیا میں بھیجا ہے، شدید
 ترین وعید کی گئی ہے)

۲۱۸۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنِ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْعَدَ الْقَوْمَ وَالْأَشْيَاءَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاءَ قَالَ مَا كُنْتُ لِذَوْنِي بِفَضْلِي مِنْكَ أَهْدَايَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

۲۱۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ حَلَبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ وَاجْنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَشَيْبٌ كَبْتَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ الْيَهُودِيَّةُ فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَمَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَمَ مِنْ يَدِهِ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنِ يَمِينِهِمْ اِعْرَابِيٌّ فَقَالَ عَمْرُو فَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ اَلْعَرَابِيَّ فَأَعْطَى أَبُو بَكْرٍ رَسُولَ اللَّهِ مِنْ دُونِكَ فَأَعْطَاهُ اَلْعَرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْيَمَانِيُّ قَالَ لَيْسَ؛

یا رسول اللہ! ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو دیدیجئے۔ لیکن آنحضور نے پیالہ انھیں اعرابی کو دیا جو آپ کی دائیں طرف تھے۔ اور فرمایا کہ دائیں طرف

۲۱۸۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آنحضور نے اس کے مشروب کو پیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک نو عمر لڑکے تھے اور بڑے بوڑھے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا، لڑکے! کیا تم اس کی اجازت دو گے کہ میں (بچا ہوا مشروب) بڑوں کو دے دوں۔ اس پر انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ سے بچے ہوئے اپنے حصہ کا میں کسی پر بھی ایشا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آنحضور نے بچا ہوا مشروب انھیں کو دے دیا۔

۲۱۸۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھر میں بندھی رہنے والی بکری کا دودھ دو لایا گیا، بکری انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی کے گھر میں تھی۔ پھر اس کے دودھ میں اس کنویں کا پانی ملا کر جو انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا، آنحضور کی خدمت میں اس کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ اس آنحضور نے اسے پیا، جب اپنے منہ سے پیائے کو آپ نے جدا کیا تو بائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں طرف ایک اعرابی! عمر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں یہ بات آئی کہ آپ پیالہ اعرابی کو دے دیں گے۔ اس لئے انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو دیدیجئے۔ لیکن آنحضور نے پیالہ انھیں اعرابی کو دیا جو آپ کی دائیں طرف تھے۔ اور فرمایا کہ دائیں طرف

ابقبہ حاشیہ سابقہ صفحہ خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا جائے تاکہ اس کے استعمال میں کسی قسم کی دشواری نہ رہے۔ اسلام نے پانی کے مسئلے میں بہت افزائی اس لئے کی ہے کہ اس کا نفع عام رکھا جائے لیکن بہر حال یہ ایک ایسی چیز ہے جو کسی بھی فرد کی ملکیت میں آنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس لئے اصولی طور پر اس میں بھی ان تمام امور کی اجازت ہے جو اس ضمن میں آتی ہیں۔ بیع و خیرا و وصیت و ہبہ وغیرہ پانی کا بھی جائز ہے۔

۳۔ یہ نو عمر لڑکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ اسلام میں مجلس کا اصول یہ ہے کہ کوئی چیز اگر تقسیم کی جائے تو وصف کی دائیں طرف سے شروع کی جائے۔ اس آنحضور میدان اس تھے اور مشروب بھی آپ ہی کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا اس لئے آپ نے اس میں سے پی کر حیب تقسیم کرنا چاہا تو اسی اصول کی بنا پر آپ کو داہنی ہانپ سے شروع کرنا تھا۔ دوسری طرف مجلس اس طرح بیٹھی ہوئی تھی کہ تمام شیوخ اور بزرگ صحابہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور دائیں طرف آپ کے صرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگ صحابہ کا خیال کر کے ان کو بائیں طرف رکھ دیا۔ لیکن آپ اس ایشا پر تیار نہ ہوئے۔ حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہ پیالے میں دودھ تھا یا پانی، غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان یہ ہے کہ خالص پانی تھا یا پانی ملا ہوا دودھ، اور ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس آنحضور نے پانی کا ہبہ کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو۔

سے شروع کرنا چاہیئے۔

۱۲۶۸) مَنْ قَالَ إِنَّ صَلَاحَ السَّائِغِ
بِالسَّائِغِ خَيْرٌ يَرَوِي لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ السَّائِغِ.

۱۲۶۸۔ جس نے کہا کہ پانی کا ملک پانی کا زیادہ حق دار ہے تا
آنکہ وہ (اپنا کھیت، باغات وغیرہ) سیراب کرے بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی بنیاد پر کہ فاضل پانی سے کسی کو نہ
روکا جائے۔

۲۱۸۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ السَّائِغِ لِيُمْتَعَ بِرِ
الْكَلَاءِ ۝

۲۱۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے اور اس سے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فاضل
پانی سے کسی کو نہ روکا جائے کہ اس طرح فاضل چری سے روکنے کا باعث
بن جائے۔

۲۱۸۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْكَبٍ عَنْ أَبِي النَّسِيبِ
وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ السَّائِغِ لِيُمْتَعَ
بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ ۝

۲۱۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن یکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن مسیب
اور ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاضل پانی سے کسی کو نہ روکو کہ اس طرح فاضل چری
سے بھی روکنے کا سبب بن جائے۔

۱۲۶۹) مَنْ حَفَرَ بئرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ
يُضْمَنْ.

۱۲۶۹۔ جس نے اپنی ملک میں کوئی کنواں کھودا تو وہ ضامن
نہیں ہوا۔

۲۱۸۹ حَدَّثَنَا مَعْمُودٌ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جَبَائِرٌ وَ
الْبُخْرُ جَبَائِرٌ وَ الْعَجْنَاءُ جَبَائِرٌ وَ فِي الْوَحْشِ كَانِ

۲۱۸۹۔ ہم سے معمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں
اسراہیل نے، انھیں ابو حصین نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کان (میں
مرنے والے) کی تاوان نہیں ہوتی، کنوئیں (میں گر کر مرنے والے) کی تاوان نہیں
ہوتی اور جانور اگر کسی آدمی کو مار دے تو اس کی تاوان نہیں ہوتی اور کاز

۱۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی غیر آباد زمین میں اپنی کسی ضرورت کے لئے کنواں کھودے جس کے قریب پانی کا نام و نشان نہ ہو اور پھر اپنے
موتی پیرانے کے لئے وہاں کچھ لوگ جائیں تو کنواں کھودنے والا اپنی ضرورت کے مطابق پانی لے لینے کے بعد اس کا حجاز نہیں ہوتا کہ وہاں پہنچنے
والے لوگوں کو اس پانی کے استعمال سے روک دے۔ یہ ضرور ہے کہ پہلے اپنی ضرورت کے مطابق پانی کا وہی زیادہ مستحق ہے۔

۲۔ اس حدیث کے عنوان پر چونوٹ گذرا اسے سلسلے رکھے جب پانی کے استعمال سے منع کیا جائے گا اور قرب و جوار میں کہیں پانی نہیں تو ظاہر ہے
کہ کوئی چرواہا وہاں اپنے مویشی نہیں لے جاسکتا۔ اس طرح اس علاقے میں جو چری بچے گی، پانی سے روکنے والا اس سے بھی روکنے کا سبب
بنے گا۔

الْصُّمُّ.

بَابُ الْفُصُوءَةِ فِي الْبُتْرِ وَالْقَصَا فِيهَا.

۲۱۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَعَ عَلَى بَيْتَيْ يَتْمَطِعُ دَهًا مَالًا أَمْرِي هُوَ
عَلَيْهَا فَأَجِدُ لِقَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهَا غَضَبَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْدِيهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْيَتَّةَ
فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا خَذَ ثَمَنُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي
أُتْرَلَتْ هَذِهِ الْيَتَّةُ كَأَنِّي بَرٌّ فِي أَرْضِ ابْنِ عِمْرَانَ
فَقَالَ لِي شُهُودُكَ قُلْتُ مَالِي شُهُودُكَ قَالَ فِيمَنِيهِ قُلْتُ سَيِّمُوا
اللَّهُ إِذَا خَلَعَ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَصْدِيقًا لَهُ.

میرا ایک کنواں میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں تھا۔ (پھر نزاع ہوا تو) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ؟ میں نے عرض کیا کہ گواہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر تو قسم کھائے گا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث ذکر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی تصدیق کرتے ہوئے آیت نازل فرمائی۔

بَابُ الْإِمْنِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ.

۲۱۹۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا
يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مَاءٍ
بِالنَّظَرِ فَمَنَعَهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا مَالًا

رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے

۱۲۷۰ کنوئیں کا جھگڑا اور اس کا فیصلہ۔

۲۱۹۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے شعیب نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کوئی ایسی قسم کھائے جس کے ذریعہ وہ کسی مسلمان کے مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہو اور وہ قسم بھی جھوٹی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس سال میں ملے گا کہ اللہ اس پر بہت زیادہ غضبناک ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ہے کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی بونجی خریدتے ہیں، الہم پھر اشتعلت رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا کہ ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ راوی نے جب حدیث نقل کی تو انہوں نے فرمایا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے صحیح حدیث بیان کی، یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی میرا ایک کنواں میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں تھا۔ (پھر نزاع ہوا تو) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ؟ میں نے عرض کیا کہ گواہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر تو قسم کھائے گا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث ذکر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی تصدیق کرتے ہوئے آیت نازل فرمائی۔

۱۲۷۱۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی مسافر کو پانی نہ دیا۔

۲۱۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے بیان کیا کہ میں نے ابوصالح سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین طرح کے لوگ وہ ہوں گے جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں اٹھائیں گے اور نہ انھیں پاک کریں گے بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، ایک وہ شخص جس کے پاس

۱۔ رکاز کی بحث کتاب الزکاة میں گند چکی مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین میں کوئی کنواں یا کان کھودے اور پھر کوئی دوسرا آدمی اس میں گر کر مر جائے یا اس سے کوئی صدمہ پہنچے تو مالک پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں آتی۔ اس کی بعض تفصیلات اور شرائط فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

۲۔ اس موقع پر یہ بات ملحوظ رہے کہ مسلمان کا نام صرف تاکید کے لئے لیا گیا ہے ورنہ غیر مسلم خواہ ذمی ہو یا نہ ہو کسی کے ساتھ حدیث میں مذکور معاملہ جائز نہیں ہے معاملات کے باب میں اکثر اسی طرح احادیث بیان ہوئی ہیں اور مقصود تاکید ہوتا ہے اس لئے جتنی احادیث اس سلسلے میں آئیں اس میں یہ نکتہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔

یَابِعُهُ إِلَّا لَدُنْهُ فَأَنْ آعْطَاكَ مِنْهَا مِائَتًا وَمِنْ أَنْ لَمْ يَعْطِكَ مِنْهَا
تَخْطُوهَ جَلَّ أَقَامَ مِائَةً بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ
غَيْرُهُ لَقَدْ أَغْضَبْتُ بِهَا لَدُنْكَ وَأَكْذَرْتُ خَدَّكَ رَجُلًا لَمْ يَكُنْ قَدْرًا لِهَذِهِ
عَصْرٍ بَعْدَ لَكْرٍ كَرِهَ بَوَاؤُهُ كُنْ لَكَ اسْمُ اللَّهِ كِي قَسَمَ جَسَّ كِ سَوَا كُوْنِ مَعْجُوْدٍ نَهَيْسَ، مَجْهَ اس سَامَانِ كِي قِيْمَتِ اتْنِي اتْنِي دِي مَجَارِي مَحْنِي (ليكن ميں نے اسے
نہیں بیچا) اس پر ایک شخص نے اسے پر سمجھا (اور وہ سامان اس کی بتائی ہوئی قیمت پر خرید لیا) پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ”وہ لوگ جو
اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خریدتے ہیں و

۱۴۷۲- نمبر کا پانی۔

۲۱۹۲- مجھ سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ
نے اور ان سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ایک انصاری
نے زبیر رضی اللہ عنہما سے عروہ کے نام سے متعلق اپنے جھگڑے کو جس سے
باخوں میں پانی دیتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا
انصاری (زبیر رضی اللہ عنہما سے) پانی کو آگے جانے کے لئے کہتے تھے لیکن
زبیر رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا اور یہی جھگڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پیش تھا۔ اس حضور نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دپیلے
اپنا باغ (بہنچ لیں اور پھر اپنے پڑوسی کے لئے جانے دیں۔ اس پر انصاری رضی
اللہ عنہ کو غصہ آگیا اور انہوں نے کہا، ہاں، آپ کی بھوپھی کے لٹکے ہیں نا!
بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، آپ نے
فرمایا، تم سیراب کرو، زبیر! اور پھر پانی کو اتنی دیر تک روکے رکھو کہ (باغ کی)
دیواروں تک پڑھ جائے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم! میرا تو خیال ہے کہ یہ آیت اس سلسلے میں نازل ہوئی ہے ”ہر گز نہیں، تیرے رب
کی قسم! لوگ اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکے جب تک آپ کو اپنے جھگڑوں میں حکم نہ تسلیم کر لیں سلہ“

باب سكر الانكهار

۲۱۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْزُبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاحِ الْعَرَةِ الَّتِي يُسْقُونَ
بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَّحَ الْمَاءَ نِيْمَرًا قَالِي عَلَيْهِ
فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْتَبِي يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَمْسِلِ الْمَاءَ
إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَنُو عَمَّتِكَ
قَاتَلُونَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَضِيقْ
يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ مَخْفِيًّا يَرْجِعُ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ
الزُّبَيْرِيُّ وَاللَّهِ إِنْ أُغْضِبْتُ هَذِهِ الْآيَةَ تَنَزَّلَتْ فِي ذَلِكَ
فَلَا دَرَبَ لَكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَحْكُمُوا لَكَ فَيُنْزِلَ عَنْهُمْ

الآيَةُ أَنَّ الْوَيْلَ لِمَنْ يَغْضِبُ اللَّهَ وَيَغْضِبُ النَّبِيَّ وَيُغْضِبُ النَّاسَ

سلہ یہ حدیث بعد میں بھی آئے گی اور متعدد عنوانات کے تحت، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے متنبط ہونے والے مسائل کی وضاحت کی ہے۔
پانی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے باغ سے ہو کر گزرتا تھا، کیونکہ انصاری رضی اللہ عنہ کا باغ اس کے بعد نشیب میں تھا۔ بعض احادیث سے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ پہلے بالائی علاقہ کو سیراب کیا جائے گا اور نشیبی علاقے اس کے بعد سیراب ہوں گے درحقیقت یہ تمام تفصیلات عرف اور علو
کی تابع ہوتی ہیں۔ اگر عام طور سے کسی مقام میں یہ دستور ہو کہ پہلے نشیبی زمین سیراب کی جائے تو اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا کیونکہ
اس طرح کے مسائل میں حالات اور مقامات کی ضرورت اور رعایت کو بھی دخل ہوتا ہے۔ اس حدیث میں سب سے اہم مسئلہ انصاری رضی
اللہ عنہ کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر اظہار ناگوار کی ہے۔ قاعدے کی رو سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ قطعاً حجت بجانب
تھا اور پانی پہلے زبیر رضی اللہ عنہ کو ہی ملنا چاہیئے تھا اس لئے اگر آنحضور نے یہ فیصلہ کیا تو اس میں کسی اعتراض کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی،

یا کتاب ۱۲۷۳ شَرِبَ الْأَعْلَى قَبْلَ الْأَسْفَلِ ۝

۲۱۹۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ خَاصَمُ الدُّبَيْرِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زَيْدُ اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنَّهُ بْنُ عَثَلَةَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَا زَيْدُ ثُمَّ يَلْعَلُ الْمَاءُ الْجَدُّ ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ الدُّبَيْرُ مَا حَسِبْتُ هَذَا الْآيَةَ تَرَكْتُ فِي ذَٰلِكَ قَلْدًا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَجْهَرُوا فِيهَا شَجَرَتَيْنِ لَهُمْ ۝

۱۲۷۳۔ بالائی زمین کی سیرابی نشیبی زمین سے پہلے۔

۲۱۹۳۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ زہری رضی اللہ عنہ سے ایک انصاری رضی اللہ عنہ کا جھگڑا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہرا پہلے تم (اپنا باغ) سیراب کر لو پھر پانی آگے کے لئے چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کیونکہ آپ کی بھوپھی کے لٹکے میں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زہرا اپنا باغ اتنا سیراب کر لو کہ پانی اس کی دیواروں تک پہنچ جائے اور پھر روک دو زہری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ آیت ہرگز نہیں تیرے رب کی قسم یہ اس وقت تک (کامل) ٹھوس نہیں بنیں گے جب تک آپ کو اپنے تمام اختلافات میں حکم تسلیم کر لیں اسی واقعہ پر نازل ہوئی ہے۔

یا کتاب ۱۲۷۴ شَرِبَ الْأَعْلَى إِلَى الْغَابِثِينَ ۝

۲۱۹۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

۱۲۷۴۔ بالائی زمین کو ٹھمنوں تک سیراب کرنا۔

۲۱۹۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) لیکن اس کے باوجود انصاری رضی اللہ عنہ نے اظہار ناگواری کیا اور یہاں تک کہدیا کہ ہاں، آپ کی لڑکے میں نا، زہری یہاں پر یہ ملحوظ رہے کہ صحیح روایت سے ان انصاری صحابی کا بدری ہونا ثابت ہے۔ اس لئے ان پر کسی قسم کے لغافق وغیرہ کا الزام بھی غلط ہوگا۔ اس کی محدثین نے مختلف توضیحات کی ہیں مثلاً یہ کہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پیش نظر یہ تھا کہ جائز ہونے کی حد تک جس طرح زہری رضی اللہ عنہ کے باغ میں پہلے پانی نے جانا جائز ہے۔ اسی طرح میرے میں بھی جائز ہے اور آپ زہری رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ رشتہ داری کی وجہ سے کر رہے ہیں چونکہ حلت و حرمت کا یہاں کوئی سوال نہیں تھا کہ یہ کہا جائے کہ صحابی نے آنحضور پر حرمت کی جانب آپ کے رجحان کا الزام لگایا۔ اس لئے بات کوئی زیادہ سنگین نہیں ہوئی لیکن بہر حال اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا کہ صحابی رضی اللہ عنہ نے بہت بڑی بات کہہ دی تھی۔ اصل میں، اپنے حق میں فیصلہ نہ ہوتے دیکھ کر صحابی کو غصہ آگیا تھا اور غصہ کی حالت میں آدمی اس طرح کی باتیں کر جاتا ہے۔ ایک ہی بات کا ایمان و کفر کے اعتبار سے مختلف مواقع پر فیصلہ مختلف ہوتا ہے۔ صحابی کی نیت ہرگز بری نہیں تھی اور نہ انھوں نے یہ بات اعتراض کے طور پر کہی تھی بلکہ صرف غصہ میں ان کی زبان سے یہ کلمات نکل گئے تھے۔ ہاں اگر پیش نظر اعتراض والزام ہوتا تو یہی کلمات کفر کی حدود تک پہنچا سکتے تھے۔ ہمیں ایسے مواقع پر کسی فیصلہ تک پہنچنے میں انسانی طبائع کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے صحابہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی انسان تھے اور اپنے خلاف مزاج کوئی فیصلہ سن کر فوری اور وقتی ناگواری کے طبعی ہونے سے انکار ممکن نہیں ہے آپ اس پر نظر رکھیے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں فیصلے اپنی حیات مبارک میں کئے ہوں گے اور کسی فیصلہ پر ناگواری کا واقعہ ایک دو مرتبہ سے زیادہ پیش نہیں آیا اور وہ بھی وقتی۔ یہ بھی ملحوظ رکھیے کہ گفتگو مسلمانوں سے متعلق ہو رہی ہے، منافقین کی بات درمیان میں نہ آئی چاہیے جس طرح کا واقعہ حدیث میں مذکور ہے انسانی طبائع کا اگر کمال لحاظ رکھا جائے تو قوموں کی زندگی میں اس طرح کے واقعات کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ انصاری صحابی کی ناگواری قطعاً وقتی تھی اور پھر فوراً ہی ختم ہو گئی ہوگی خصوصاً اگر مصلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں جو فیصلہ کیا تھا وہ اگرچہ زہری رضی اللہ عنہ کے حق میں تھا لیکن انصاری صحابی کی بھی اس میں بڑی حد تک

ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ ایک انصاری صحابی نے زبیر رضی اللہ عنہ سے تہرہ کی تابیوں کے بارے میں، جس سے یاغ سیراب ہوتے تھے۔ جھگڑا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زبیر تم سیراب کرو۔ پھر آپ نے انھیں معاملہ میں اچھی روش اختیار کرنے کا حکم دیا (اور فرمایا کہ) پھر اپنے چوڑی کے لئے پانی چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! آپ کی چھوڑ کے لڑکے میں نا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدل گیا، آپ نے فرمایا (زبیر رضی اللہ عنہ سے) کہ سیراب کرو (اور جب پوری طرح سیراب ہوئے تو) رک جادو تاکہ پانی دیوار تک پہنچ جائے، اس طرح آنحضورؐ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلوا دیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ بخدا، یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی، ہرگز نہیں، تیرے رب کی قسم اس وقت تک یہ ایمان نہیں لائیں گے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو حکم نہ تسلیم کریں، اس دیوار تک پہنچ جائے، ایک اندازہ لگایا کہ شرعی حکم اس سلسلے میں کیا ہے یہ حدیث مخنوں تک تھی۔

۱۲۷۵ - پانی پلانے کی فضیلت۔

۲۱۹۵ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں سمی نے، انھیں ابوصالح نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی، چنانچہ اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ پھر جب باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا بائپ رہا ہے اور پیاس کی شدت کی وجہ سے کچھ چٹھا رہا ہے اس نے (اپنے دل میں) کہا، یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی (چنانچہ وہ کچھ کنویں میں اتر اور اپنے چٹے کے مونہ سے کور پانی سے) بھر کر اسے اپنے منہ سے پھلے ہوئے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرمائی۔ آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا، ہر جاندار میں ثواب ہے اس روایت کی متابعت حماد

عُرْوَةُ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ عَاثَرَ الزُّبَيْرِ فِي شِرَاحٍ مِنَ الْخَدَرِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ قَامَرًا بِالْمَعْرُوفِ ثُمَّ أَرْسَلُوا إِلَى جَابِرٍ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ كَانَ بَنَ عَيْنَكَ فَنُتَوْنَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْقِ ثُمَّ اخْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ الْكَلْبُ إِلَى الْبَعْدِ وَاسْتَوْعَى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ لِلَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْآيَةُ أَنْزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ كَيْفَ يَمُوتُونَ حَتَّى يَحْكُمُوا فِيمَا شَجَعَتْ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا بَلَغَتْ فِيمَا بَلَغَتْ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ اخْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْبَعْدِ وَكَانَ ذَلِكَ إِلَى الْكَلْبَيْنِ -

شہاب نے کہا کہ انصار اور تمام لوگوں نے اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی بنا پر کہ سیراب کرو اور پھر اس وقت رک جادو جب پانی

بِأَهْلِهَا فَضِلَّ سَقَى الْمَاءُ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ مِمَّنْ شَقَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْسَ أَفْشَرٍ مِنْهَا ثُمَّ خَرَّمَ قَاذَهُو بِيَكَبْ يَلْمُتُ يَا كُلَّ التَّمْرِ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ فِي قَمَلٍ حَقَّقَهُ ثُمَّ امْسَكْ بِفِيهِ ثُمَّ رَفَى فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَفَعَّرَ لَهُ قَاوًا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَافِي أَعْمَالِكُمْ أَجْدًا قَالَ فِي كُلِّ كَيْدٍ تَطْبَعُ أَجْرًا تَابَعَهُ حَتَّى دَخَلَ سَلَمَةَ وَالزُّبَيْرِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ -

کی صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا، آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا، ہر جاندار میں ثواب ہے اس روایت کی متابعت حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد کے واسطے سے کی ہے۔

۲۱۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ

ابْنُ عَمْرِو بْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ بَنِي بَكْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۹۶ - ہم سے ابن عمرؓ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمرؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) رعایت کر دی گئی تھی، جب انھوں نے ناگواری کا اظہار کیا تو آنحضورؐ نے فیصلہ پر نظر ثانی میں کسی قسم کی رعایت نہیں کی۔

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلَوةِ الْكُتُوفِ فَقَالَ
وَدَتُّ مِثْلَ النَّارِ حَتَّى ثَلُثْتُ أَمْرًا وَمَا عَلِمْتُ فَادَا أَمْرًا
حَسِبْتُ أَنَّهُ تَخَذَ شَهَادَةً قَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا
حَسِبْتُمَا حَتَّى مَاتَ جَوْعًا.

نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب سو رہے تھے) کسوف کی نماز پڑھی
پھر فرمایا (ابھی ابھی) دوزخ مجھ سے اتنی قریب لگتی تھی کہ میں نے چوہک کر
کہا، اے رب! کیا میں بھی انھیں میں سے ہوں؟ دوزخ میں میری نظر ایک عورت
پر پڑی (اسامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) میرا خیال ہے کہ (آنحضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ) اس عورت کو ایک بلی نوچ رہی تھی اس حضور نے دریافت فرمایا کہ اس پر اس عذاب کی کیا وجہ ہے؟ (آنحضور کے ساتھ فرشتوں
نے) کہا کہ اس عورت نے اس بلی کو اتنی دیر تک باندھے رکھا تھا کہ وہ بھوک کے مارے مر گئی تھی (ادب اسے اسی کی تلافی رہی ہے)۔

۲۱۹۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذِيبَتُ امْرَأَةٍ فِي هَرَجَةٍ حَسِبَتْهَا حَتَّى
مَاتَتْ جَوْعًا فَذُكِرَتْ فِيهَا النَّارُ قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ أَعْلَمُ
لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا جِئْتِهَا حَسِبْتِهَا وَكَ
أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا فَأَكَلَتْ مِنْ تَحْشَاكِ الْأَرْضِ.

۲۱۹۷- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے نافع نے امدان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عورت کو عذاب، ایک بلی کی
وجہ سے ہوا جسے اس نے اتنی دیر تک روکے رکھا تھا کہ وہ بھوک کی وجہ
سے مر گئی تھی اور وہ عورت اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی
زیادہ جاننے والا ہے کہ جب تک تم نے اس بلی کو باندھے رکھا اس وقت تک تم نے اسے کھلایا یا پلایا اور نہ چھوڑا کہ زمین سے گھاس بھوس
ہی کھا سکے!

بَابُ الْكَلْبِ مَنْ تَرَاهُ أَنْ صَاحِبَ الْخَوْضِ

وَالْقُوزِ أَخْرَجَهُ

۲۱۹۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ الْعَدَنِيُّ عَنْ

أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ فُشْرَبَ عَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ مَوْحَاةٌ
الْفُؤْمُ وَالْأَشْيَاءُ مِنْ بَيْسَارٍ قَالُوا مَا عِلْمُ مَا قَدْ ذُكِرَ فِي الْأَرْضِ
أَنْطَى الْأَشْيَاءُ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَوْثَرِ بَصِيدِي مِنْكَ أَحَدًا
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْلَاهُ إِيَّاكَ.

ہے کہ میں اس پیارے کا بچا ہوا پانی بڑے بوڑھوں کو دے دوں؟ انہوں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے حصے کا میں کسی
دوسرے پر شائبہ نہیں کر سکتا، چنانچہ اس حضور نے وہ پیالہ انہیں دے دیا۔

۲۱۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ سَمِعَةَ ابْنَةِ مَرْثَدٍ عَنْ

۲۱۹۸- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العیز نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بیلہ پیش کی گئی
اور آنحضور نے اسے نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں طرف ایک لڑکے بیٹھے
ہوئے تھے جو مافیرین میں سب سے کم عمر تھے۔ عمر رسیدہ صحابہ آنحضور
کی بائیں طرف تھے آنحضور نے فرمایا، اسے لڑکے کی تہناری اجازت
ہے کہ وہ اس پیالے کا بچا ہوا پانی بڑے بوڑھوں کو دے دوں؟ انہوں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے حصے کا میں کسی
دوسرے پر شائبہ نہیں کر سکتا، چنانچہ اس حضور نے وہ پیالہ انہیں دے دیا۔

۲۱۹۹- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے، انھوں

نے مطلب یہ ہے کہ جب پانی کو کوئی اپنے برتن میں رکھے یا اپنی مملوکہ زمین کے کسی حصہ میں اسے روک لے تو اب پانی کا مالک وہی ہے اور اس
کو اجازت ہے کہ بغیر اس میں سے پانی لینا درست نہیں ہے۔

۲۱۹۹- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے، انھوں

نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ جس قیامت کے دن (اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح دودھ کر دوں گا جیسے ابھنی اونٹ حوض سے دودھ بھگائے جاتے ہیں۔

۲۲۰۰- ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ابھیں عبد الرزاق نے خبر دی، ابھیں عمر نے خبر دی، ابھیں ایوب اور کثیر بن کثیر نے، دونوں کی روایتوں میں ایک دوسرے کی نسبت کی اور زیادتی ہے، اور ان سے سعید بن جبیر نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (حضرت حاجرہ) پر اللہ رحم فرمائے کہ اگر انھوں نے زمزم کو چھوڑ دیا ہوتا یا یہ فرمایا کہ پانی کو روکا نہ ہوتا تو آج وہ ایک جاری چشمہ ہوتا۔ پھر جب قبیلہ جرم کے لوگ آئے اور (حضرت حاجرہ سے) کہا کہ آپ میں اپنے ٹھوس میں قیام کی اجازت دیجئے تو انھوں نے اسے قبول کر لیا، اس شرط پر کہ پانی میں ان کا کوئی حق نہ ہوگا۔ قبیلہ والوں نے شرط مان لی تھی۔

۲۲۰۱- ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں طرح کے آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ باب بھی نہ کھے گا اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا۔ وہ شخص جو کسی سامان کے متعلق قسم کھا لے کہ اسے اس کی قیمت اس سے زیادہ دی جا رہی تھی یعنی اب دی جا رہی ہے، حالانکہ وہ اپنی اس قسم میں جھوٹا ہو۔ وہ شخص جس نے جھوٹی قسم عصر کے بعد اس لئے کھائی کہ اس کے ذریعہ ایک مسلمان کے مال کو ہضم کر جائے۔ وہ شخص جو فاضل پانی سے کسی کو روکے اللہ تعالیٰ نے بنایا بھی نہ تھا۔ علی نے کہا کہ ہم اے سفیان نے عمرو کے واسطے سے، متعدد مرتبہ بیان کیا کہ انہوں نے ابو صالح سے سنا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کو سند سنجاتے تھے۔

۲۲۰۲- ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث بن حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ صعب بن

النسبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لا تمردون عن حوضی کما تمردوا العریبۃ من اریل عن الحوض

۲۲۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ وَابْنُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْأَخْبَرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوحَهُ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعْتُ فِي تَرْتُّبٍ تَرْتُّبًا أَوْ قَالَ قَوْلَهُ تَعْرِفُ مِنَ النَّسَاءِ كَانَتْ عَيْنًا مُعِينًا وَاقْبَلْ جُزْءَهُمْ فَقَالُوا آتَاؤُنَا وَبَيْنَ أَنْ تَنْزِلَ عِنْدَكَ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا تَحْدُثْ لَكُمْ فِي النَّسَاءِ قَالُوا نَعَمْ

آئے اور (حضرت حاجرہ سے) کہا کہ آپ میں اپنے ٹھوس میں قیام کی اجازت دیجئے تو انھوں نے اسے قبول کر لیا، اس شرط پر کہ پانی میں ان کا کوئی حق نہ ہوگا۔ قبیلہ والوں نے شرط مان لی تھی۔

۲۲۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَذِبٌ وَرَجُلٌ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبٌ بَعْدَ الْعَصْرِ يَقْطَعُ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَا رَفِيقُ قَوْلِ اللَّهِ يَوْمَ الْيَوْمِ أَمْنَعَكَ فُلَانِي كَمَا مَنَعْتَ نَصْرَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ قَالَ عَلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ غَيْرُ مَرَّةٍ عَنْ عُمَرَ وَ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمائے گا کہ آج میں اپنا فضل اسی طرح تمہیں نہیں دوں گا جس طرح تم نے ایک ایسی چیز کے زائد حصے کو نہیں دیا تھا جسے خود تمہارے ہاتھوں نے بنایا بھی نہ تھا۔ علی نے کہا کہ ہم اے سفیان نے عمرو کے واسطے سے، متعدد مرتبہ بیان کیا کہ انہوں نے ابو صالح سے سنا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کو سند سنجاتے تھے۔

۲۲۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ خُثَامَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَعَلَ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَقَالَ بَلَقْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّ التَّقِيمِ وَأَنَّ مَدَّ حَقَّ الشَّرْقِ وَالزُّبْدِ .
جناہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی ہر گاہ متعین نہیں (ابن شہاب نے) بیان کیا کہ ہم تک یہ بھی پہنچا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفع میں ہر گاہ نوائی تھی اور عمر رضی اللہ عنہ نے صرف اور ربذہ میں ہر گاہیں نبوائی تھیں۔

۱۲۷۸۔ انسانوں اور جانوروں کا نہر سے پانی پینا۔

۲۲۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ملک بن انس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں ابو صالح سمان نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑا ایک شخص کے لئے باعث ثواب ہے، دوسرے کے لئے پردہ ہے اور تیسرے کے لئے وبال ہے جس کے لئے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہے وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ کے لئے اس کی پرورش کرے وہ اسے کسی ہر طے میدان میں باندھے یا راہی نے کہا کہ کسی باغ میں، تو جس قدر بھی وہ اس ہریاے میدان یا باغ میں ترے گا، اس کی حسنت میں لکھا جائے گا۔ اگر اتفاق سے اس کی رسی ٹوٹ گئی اور گھوڑا ایک یا دو مرتبہ آگے کے پاؤں اٹھا کر کودا، تو اس کے آثار قدم اور اس کا گوبر لید بھی ملک کی حسنت میں لکھا جائے گا۔ اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گذرا اور اس نے اس کا پانی پیا تو خواہ ملک نے اسے پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو لیکن یہ بھی اس کی حسنت میں لکھا جائے گا۔ تو اس نیت سے پالاجانے والا گھوڑا انھیں وجوہ کی بنا پر باعث ثواب ہے۔ دوسرا شخص وہ ہے جو لوگوں سے بے نیاز رہنے اور ان کے سامنے دست سول بڑھانے سے بچنے کے لئے گھوڑا پالتا ہے، پھر اس کی گردن اور اس کی پشت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی فراموش نہیں کرتا تو یہ گھوڑا اپنے مالک کے لئے پردہ ہے، تیسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر، دکھاوے اور مسلمانوں کی دشمنی میں پالتا ہے تو یہ گھوڑا اس کے لئے وبال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی حکم وحی سے معلوم نہیں ہوا ہے، سوا اس جامع اور منظر آیت کے "جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا اور جو ذرہ برابر بھی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔"

۲۲۰۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے ان سے منبعت کے مولیٰ زید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور آپ سے لقطہ راستے میں کسی کی

بَابُ شَرْبِ النَّاسِ وَالْذِّبَابِ مِنَ الْأَنْهَارِ .
۲۲۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ شَفَّ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ سَمَانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَمَنْ رَجَلَ فِي مَرَأٍ قَامَا لِيَدِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجَلَ مَرَّتَ بَطْطَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهَذَا لِي بِمَا فِي مَرْجٍ أَوْ مَرْوَضَةٍ قَمَا أَصَابَتْ فِي جِلْبِهَا ذَلِكَ مِنَ التَّرْمِ أَوْ التَّرْوَضَةِ كَأَنَّ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوَانَهُ أَتَقَطَعَ جِلْبُهَا فَاسْتَتَتْ شَرَفًا وَشَرَفَيْنِ كَأَنَّ أَتَاهَا هَذَا أَوْ أَتَاهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِهَذَا فَشَرِيتْ مِنْهُ وَلَمْ تَرَوْا أَنْ يَتَنَقَّى كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِي ذَلِكَ أَجْرٌ وَرَجَلَ مَرَّتَ بَطْطَا تَغْيِيًا وَتَغْيِيًا لَمْ يَتَنَقَّى لَمْ يَتَنَقَّى حَقَّ اللَّهِ فِي بَرَقَابِهَا وَلَمْ تَرَوْا هَافِي لِي ذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجَلَ مَرَّتَ بَطْطَا فَخَرَّ قَرِيْبًا وَرَجَلَ لَوْ رَجَلَ إِلَّا سَلَامَةً فِي حَقِّ ذَلِكَ وَمَرَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّهْرِ فَقَالَ مَا أَتَرِلُ عَنْ تَغْيِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْكَيْسَةُ الْبَاعِ مَعَهُ الْعَادَةُ فَكُنْ يَتَعَمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا أَوْ شَرًّا وَفِي يَتَعَمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا أَوْ شَرًّا .

۲۲۰۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَمَنْ رَجَلَ فِي مَرَأٍ قَامَا لِيَدِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجَلَ مَرَّتَ بَطْطَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهَذَا لِي بِمَا فِي مَرْجٍ أَوْ مَرْوَضَةٍ قَمَا أَصَابَتْ فِي جِلْبِهَا ذَلِكَ مِنَ التَّرْمِ أَوْ التَّرْوَضَةِ كَأَنَّ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوَانَهُ أَتَقَطَعَ جِلْبُهَا فَاسْتَتَتْ شَرَفًا وَشَرَفَيْنِ كَأَنَّ أَتَاهَا هَذَا أَوْ أَتَاهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِهَذَا فَشَرِيتْ مِنْهُ وَلَمْ تَرَوْا أَنْ يَتَنَقَّى كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِي ذَلِكَ أَجْرٌ وَرَجَلَ مَرَّتَ بَطْطَا تَغْيِيًا وَتَغْيِيًا لَمْ يَتَنَقَّى لَمْ يَتَنَقَّى حَقَّ اللَّهِ فِي بَرَقَابِهَا وَلَمْ تَرَوْا هَافِي لِي ذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجَلَ مَرَّتَ بَطْطَا فَخَرَّ قَرِيْبًا وَرَجَلَ لَوْ رَجَلَ إِلَّا سَلَامَةً فِي حَقِّ ذَلِكَ وَمَرَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّهْرِ فَقَالَ مَا أَتَرِلُ عَنْ تَغْيِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْكَيْسَةُ الْبَاعِ مَعَهُ الْعَادَةُ فَكُنْ يَتَعَمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا أَوْ شَرًّا وَفِي يَتَعَمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا أَوْ شَرًّا .

وَمَا كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّهَا سَنَتُهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَكَلَّمَ
فَسَأَلَتْ بِهَا قَالَتْ فَصَلِّ إِنَّهُ عَنِ النُّفَرِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِحَنِيكَ
أَوْ لِدَيْكَ قَالَ فَصَلِّ إِنَّهُ أَدِيبُ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا
سِقَاءُ مَعَهَا وَجَدَ أَمْرَهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرِ
حَتَّى يَلْقَاهَا نَبِيُّهَا.

گمشدہ چیز جو پائی گئی ہو (م کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی پھیلی اور
اس کے بندھن کی خوب جانچ کر لو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے
رہو، اس دوران میں اگر اس کا مالک ابھائے (تو اسے دے دو) ورنہ پھر
چیز تمہاری ہے۔ سائل نے پوچھا، اور گمشدہ بکری؟ آنحضور نے فرمایا کہ وہ
تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا پھر بھیڑیے کی ہے۔ سائل نے پوچھا
اور گمشدہ اونٹ؟ آنحضور نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ اسے میرا پ رکھنے والی چیز ہے اور اس کا کھر ہے۔ پانی پر بھی وہ جاسکتا
ہے اور درخت (کے پتے) تم بھی کھا سکتا ہے۔ اور اس طرح اس کا مالک خود اسے پا لے گا۔

باب ۱۲۸ بیع الحطب والکلاء

۲۲۰۵ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَخْبَرَ
يَأْخُذُ خَدْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَبِّيعَ فَيَنْتَفِ اللَّهُ بِهِنَّ وَجْهَهُ
خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَى أَمْ مَنَعَ.

۲۲۰۵۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی
شخص رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا بنائے پھر اسے بیچے اور اس طرح اللہ تعالیٰ
اس کی آبرو کو محفوظ رکھے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ

پھیلائے اور بیک (ا) سے دی جائے یا نہ دی جائے۔ اس کی بھی کوئی توقع نہ ہو۔
۲۲۰۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انسے عبدالرحمان
بن عوف رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو عبید نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص
لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر (پچھنے کے لئے) لیے پھرے تو وہ اس
سے بہتر ہے کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھر خواہ اسے کچھ دے دے یا نہ دے۔

۲۲۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے
خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی
انھیں علی بن حسین بن علی نے، انھیں ان کے والد حسین بن علی رضی اللہ
عنہما نے کہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے ایک اونٹ غنیمت
میں ملا تھا اور ایک دوسرا اونٹ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا
فرمایا تھا ایک دن ایک انصاری صحابی کے دروازے پر میں ان دو لوگوں
کو باندھے ہوئے تھا، میرا ارادہ یہ تھا کہ ان کی پشت پر اذخر (ایک عرب
کی خوشبودار گھاس جسے سنا وغیرہ استعمال کرتے تھے) رکھ لے بیچنے

۲۲۰۷ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرَيْبٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَخْبَرَ
يَأْخُذُ خَدْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَبِّيعَ فَيَنْتَفِ اللَّهُ بِهِنَّ وَجْهَهُ
خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَى أَمْ مَنَعَ.

لے جاؤ۔ ۱۔ بنی قینقاع کے ایک سنا بھی میرے ساتھ تھے۔ اس طرح (تیار) یہ تھا کہ اس کی آمدنی سے فاطمہ رضی اللہ عنہا (آپ کی بیوی) کا دلہہ کر دیں حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ اسی (النصاری رضی اللہ عنہ) گھر میں شراب پی رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گانے والی بھی تھی، اس نے جب یہ مصرعہ پڑھا (ترجمہ) ہاں، اے حمزہ! فریاد منوں کی طرف (بڑھو اور انھیں ذبح کر دو) حمزہ رضی اللہ عنہ جوش میں تلوار لے کر اٹھے اور دونوں انہیوں کے گویاں چیر دیئے، ان کے کولے کاٹ ڈالے اور ان کی کبھی نکال لی۔ (ابن جریر) نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب سے پوچھا، کیا کوہان کا گوشت بھی کھا لیا تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ان کے دونوں کوہان کاٹ لیے اور انھیں لے گئے ابن شہاب نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے یہ منظور رکھ کر بڑی تکلیف ہوئی پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے میں نے آنکھوں کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ تشریف لائے (حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس) زید رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ حضور صلی اللہ عنہ جب حمزہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے اور (ان کے اس فعل پر) خفگی کا اظہار فرمایا تو حمزہ رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھا کر کہا ”تم سب“ میرے آباء کے غلام ہو“ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے پاؤں دالیں ہوئے اور ان کے پاس سے چلے آئے۔ یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

۱۲۸۰ - قطعات آراضی۔

۲۲۰۸ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن میں کچھ قطعات آراضی دینے کا (انصار کو) ارادہ کیا تو انصار نے عرض کیا کہ ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک آپ

مَعَهُ قَبْنَةٌ فَقَالَتْ أَلَا بَا حَمْدُ لِلَّهِ النَّوَاءُ فَنَشَارَ إِلَيْهِمَا حَمَزَةً بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْمَتُهُمَا وَقَدَحُوا صِرْهَها ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهَا قُلْتُ لِابْنِ شَهَابٍ وَمِنْ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْمَتُهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شَهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ مَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْطَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ كَارِيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ وَخَرَجَ وَمَعَهُ نَارِيْدُ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَذَخْتُ عَلَى حَمَزَةٍ فَتَغَيَّطَ عَلَيْهِ فَوَقَعَ حَمَزٌ بَصْرًا وَقَالَ كُلُّكُمْ إِلَّا عَيْبُ لَا بَأْسَ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْفُضُ حَتَّى تَخْرُجَ عَنْهُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

۲۲۰۸ حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ عَنْ ابْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ يَفْطَعُ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ حَتَّى تَقْطَعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تَقْطَعُ لَنَا قَالَ سَتَزُونَ بَعْدِي أَتَدْرِكُ فَأَمِيرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

لے جیسا کہ حدیث میں خود اس کی تصریح ہے کہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے اور اس وقت تک بہت سے مسلمان شراب پیتے تھے اور بہت سے دوسرے ایسے افعال کرتے تھے جن کی حرمت نہیں نازل ہوئی تھی اور جنھیں حرمت کے نازل ہونے کے بعد ایک لحظہ ٹھوڑا تھا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور اس طرح رشتہ میں بڑے تھے۔ اس لئے شراب کی مستی میں بڑے فخر کے ساتھ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اس لئے واپس تشریف لائے کہ ایسے مواقع پر جب انسان کے ہوش و ہوا اس درست نہ ہوں اس طرح پیش آنے کے بعد صبرنا مناسب نہیں ہوتا۔ یہ حدیث اس باب میں اس لئے لائے ہیں کہ اس میں گھاس فروخت کرنے کا ذکر ہے۔

ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح کے قطععات نہ عنایت فرمائیں اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد (دوسرے لوگوں کو) تم پر ترجیح دی جائیگا کہ اس وقت تم صبر کرنا، تا آنکہ مجھ سے آملو۔

باب ۱۲۸۱ حَتَابَةُ أَهْلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ
عَنْ يَحْيَى عَنْ مَعْبُودٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ أَنَسٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَصَارًا لَقِيعَةً لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَعَلْتَ قَالَتْ لِبُؤْسِ مَا كُنَّا نَعْبُدُ
بِمِثْلِهَا فَهَلْ يَكُنْ ذِيكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَكُونُونَ بَعْدِي أُمَّةً
قَاضِيَةٌ أَخَرٌ تَلْفُوفٍ.

۱۲۸۱۔ قطععات آراضی کو لکھنا۔ لیث نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر، بحرین میں اخص قطععات آراضی دینے چاہے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ایسا کرنا ہی ہے تو ہمارے بھائی قریش (مہاجر) کو بھی اسی طرح کے قطععات لکھ دیجیے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنی زمین ہی نہیں تھی۔ آپ نے ان سے

ارشاد فرمایا: میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی تو اس وقت صبر کرنا، تا آنکہ مجھ سے آملو۔

باب ۱۲۸۲ حَبِيبُ الْإِيمَانِ عَلَى النَّاسِ

۲۲۰۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
مَعْمَدُ بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْنُ عَنْ هِلَالِ بْنِ عُلْفٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ خَيْرِ
الْإِيمَانِ أَنْ تُحَلِّبَ عَلَى النَّاسِ.

۲۲۰۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی عمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کا حق یہ ہے کہ اسے پانی (تالاب، ندی وغیرہ) کے قریب دوہا جائے

باب ۱۲۸۳ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ مَسْرُؤٌ وَشِرْكٌ
فِي عَائِلَتِهِ أَوْ فِي نَهْلٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ نَهْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَتْ نَهْلُهَا
لِلْبَائِعِ فَلَيْسَ بِأَعِ الْمَسْرُؤِ الْمَسْقُوعِ يَزِيدُ
وَكُفَّ يَدَهُ نَبْ الْعَرِيَّةِ.

۱۲۸۳۔ اگر کسی شخص کو باغ کے احاطے سے گزرنے کا حق باقی نخلستان کے لئے پانی میں اس کا کچھ حصہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی شخص نے تاہیر کے بعد کھجور کا کوئی درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوتا ہے اور اس میں سے گزرنے اور سیراب کرنے کا حق بھی اسے حاصل رہتا ہے تا آنکہ اس فصل کا پھل توڑ لیا جائے۔ صاحب عربہ کو بھی یہ حقوق حاصل ہوتے ہیں

۲۲۱۰ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَالِيبِ بْنِ
حَدَّثَنِي ابْنُ شُعْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
مَعْبُودٌ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِمَّا بَتَاغَ

۲۲۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے

ملہ عربہ کی تفسیر اس سے پہلے گزر چکی ہے اور اسی طرح تاہیر کی بھی۔ گزراہ کا بھی ایک حق ہوتا ہے۔ زمین اگر کسی کی اپنی ملک ہو تب تو ظاہر ہی ہے، لیکن اگر اس کی ملک نہ ہو تب بھی فقہانے اس حق کو مانا ہے۔ پھل کے بیچنے والے کی ملکیت میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اسی سال کی فصل اس کی ہوگی۔ اس کے بعد باغ یا درخت پر بیچنے والے کا حق ختم ہو جائے گا۔

تَحْلًا يَفْعَلُ أَنْ تَوْبَرُ فَتَمْرُهَا لِلْيَأْفِعِ إِلَّا أَنْ تَشْتَرِطَ
الْمُبَاعَ وَمِنْ ابْتِاعِ عَبْدًا أَوْ لَهُ كَالْكَسَالَةِ يُلْزِمُ بَاْعُهُ إِلَّا
أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبَاعُ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ فِي الْعَبْدِ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا تھا کہ تاہم کے بعد اگر
کسی شخص نے اپنا درخت بیچا تو (اس سال کی فصل کا) پھل بیچنے والے ہی
کا رہتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے (کہ پھل بھی خریدار ہی کا ہوگا) تو یہ
صورت مستثنیٰ ہے۔ اور اگر کسی شخص نے کوئی ایسا غلام بیچا جس کے
پاس کچھ مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے تو یہ صورت مستثنیٰ ہے۔ مالک، نافع سے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں صرف غلام کی صورت کا ذکر ہے۔

۲۲۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تَبَاعَ الْعَرَايَا بِخُرُصِهَا تَنْدًا -

۲۲۱۱ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی
اللہ عنہ نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے عرب کے سلسلے میں اس کی رخصت دی تھی کہ اسے
تخمینہ سے خشک کھجور کے بدلے بیچا جاسکتا ہے۔

۲۲۱۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ سَمِعَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمُخَابِرَةِ وَالْمُحَاوَلَةِ وَعَنِ الْمُرَابَةِ وَعَنْ
بَيْعِ الشَّعْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَأَنْ لَا تَبَاعَ إِلَّا
بِالْيَدَيْنِ وَالَّذِي رَأَوْهُمَا إِلَّا الْعَرَايَا -

۲۲۱۲ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے عطاء نے، انھوں نے
حاضر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرو
محاقلہ اور مرابہ سے منع فرمایا تھا (سب کی تفسیر گندہ علی) اسی طرح پھل کو
قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور یہ کہ ڈال کا پھل دینار
دوہم ہی کے بدلے بیچا جائے، البتہ عرب کا اس سے استثناء ہے۔

۲۲۱۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي
أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخُرُصِهَا مِنَ الشَّعْرِ
كُونَ خُمْسَةً أَوْ سِتًى أَوْ فِي خُمْسَةٍ أَوْ سِتًى ثَلَاثًا وَدَاوُدَ
فِي ذَلِكِ -

۲۲۱۳ - ہم سے یحییٰ بن قزافہ نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں داؤد بن حصین نے، انھیں ابو احمد کے مولیٰ ابوسفیان نے
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیع عرب کی، تخمینہ سے، خشک کھجور کے بدلے پانچ وسق سے کم یا یہ
کہا کہ پانچ وسق کی مقدار میں اجازت دی تھی۔ اس میں شک داؤد
کو تھا۔

۲۲۱۴ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
أَبُو سَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
بَشِيرُ بْنُ مَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ
وَسَهْلَ ابْنَ أَبِي ثَمَّةَ حَدَّثَا أَنَّهُمَا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَنِ الْمُرَابَةِ بَيْعِ الشَّعْرِ بِالشَّعْرِ
إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَوْفَى لَكُمْ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ اللَّهُ

۲۲۱۴ - ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو اسامہ نے خبر
دی، کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے بنی حارثہ کے مولیٰ بشر
بن یسار نے خبر دی، ان سے نافع بن خدیج اور سہل بن ابی ثمرہ نے حدیث
بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مرابہ یعنی درخت پر لگے
ہوئے کھجور کے پھل کو کوئی کوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا تھا
عرب کا معاملہ کرنے والوں کے استثناء کے ساتھ کہ انہیں اس حضور نے

فَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ثَمُورٌ بِمِثْلِهِ
مُسْلَمٌ ۚ

اجازت دی تھی۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا کہ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے بشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ فِي الْإِسْتِغْرَاضِ وَأَدْوَالِ الدُّيُونِ
وَالْعَجْرِ وَالْقُلُوبِ.

بَابُ ۱۳۸۴ مَنِ اشْتَرَى بِالْذَّهَبِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ
ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضَرَتِهِ.

۱۳۸۴۔ کسی نے کوئی چیز قرض خریدی، خواہ اس کے پاس اس کی قیمت موجود نہ ہو یا اس وقت ساتھ نہ ہو۔

۲۱۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ

عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
عَزَّوَجَلَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرَى
يَعْبُزُكَ أَسْبِغُ عَلَيْهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبَعَثَهُ أَيُّهَا فَلَمَّا قَدِمَ
الْمَدِينَةَ عَدَدْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ ۚ

۲۲۱۵۔ ہم سے محمد بن حدیث بیان کی انھیں جریر نے خبر دی، انہیں مغیرہ نے، انھیں شعبی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا آپ نے دریافت فرمایا، اپنے اونٹ کے بارے میں کیا راسے، کیا مجھے اسے بچو گے؟ میں نے کہا کہ ہاں، چنانچہ میں نے اونٹ آپ کو بیچ دیا اور جب مدینہ آپ پہنچے تو اونٹ صبح کے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت ادا کر دی۔

۲۲۱۶ حَدَّثَنَا مُعْتَصِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَدَاكَرْنَا عِنْدَ
أَبِي إِسْحَاقَ الرَّهْطِيِّ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا
مِنْ يَهُودِيٍّ أَوْ جَدٍّ وَتَرَهَّنَهُ دِرْهَمًا مِنْ حَدِيدٍ ۚ

۲۲۱۶۔ ہم سے معتمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہم نے بیع سلم میں رہن کا ذکر کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلام ایک متعین مدت (کے قرض) پر خریدا اور اپنے نوے کی زدہ اس کے پاس رہن رکھ دی

بَابُ ۱۳۸۵ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ

۱۳۸۵۔ جس نے لوگوں سے مال لیا۔ اسے ادا کرنے کی نیت

أَدَاءَهَا أَوْ اتَّلَافَهَا.

۲۲۱۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

أَلَا يُسَمِّي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِلْكَ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ نَزِيدٍ عَنْ
أَبِي الْعَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ
عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ اتَّلَافَهَا اتَّلَفَهُ اللَّهُ.

۲۲۱۷۔ ہم سے عبد العزیز بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے ان سے ابو عیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی لوگوں کے مال قرض کے طور پر ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ادا کرنے کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

۲۲۱۸۔ قرض کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ

تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں تک پہنچا دو،

اور جو کوئی نہ دینے کے ارادہ سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس مال میں کوئی نفع نہیں دیتا۔

۱۳۸۶۔ قرض کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ

تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں تک پہنچا دو،

بَابُ ۱۳۸۶ أَدْوَالِ الدُّيُونِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ

أَهْلًا وَأَزْوَاجًا كَتَمْتُ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا
بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ دَعَانَا بِعُظْمِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

سَمِيعًا بَصِيرًا
۲۲۱۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ
عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ تَرَفَّعَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا ابْتَدَأَ
يَعْنِي أَحَدًا قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْهُ يُعَوَّلَ لِي وَهَذَا يُمَكِّدُ
عِنْدِي مِنْهُ وَيُنَازِقُنِي ثَلَاثَ الْوَيْنَاءِ أَوَّاهُ صَدَقَ الْبُيُوتُ
ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْآفِلُونَ الْأَمِنْ قَالَ بِالْمَالِ
هَكَذَا وَهَكَذَا فَاسْمَأُ أَبُو شَهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ
يُمَيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَقَالَ مَا كَلَفَ وَقَفَدَ
غَيْرَ يُعَدُّ فَمِعْتُ صَوْتًا فَارْتَدْتُ أَنْ آتِيَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ
قَوْلَهُ مَكَانَكَ حَتَّى آتَيْكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا مُحَمَّدُ
اللَّهُ الَّذِي سَمِعْتَ أَوْ قَالَ الصَّوْتِ الَّذِي سَمِعْتَ قَالَ
وَهَلْ سَمِعْتَ ثَلَاثَ نَعَمَ قَالَ آتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُسْرَفُ بِاللَّهِ شَيْئًا
وَنَحْلُ الْجَنَّةِ قُلْتُ وَإِنْ نَعَلَ كَذَا وَكَذَا أَقَالَ
نَعَمْ

اور حبیب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو
اللہ تمہیں اچھی سی نصیحت کرتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں
کہ اللہ بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا ہے۔

۲۲۱۸ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے زید بن وہب نے
اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھا، حضور اکرم نے جب دیکھا، آپ کی مراد احمد پہاڑ (کو دیکھنے
سے تھی، تو فرمایا کہ میں یہ بھی پسند نہیں کروں گا کہ اگر احد سونے کا ہو جائے
اور تمام کا تمام میرے قبضہ میں ہو) تو اس میں سے میرے پاس ایک
دینار کے برابر بھی تین دن سے زیادہ باقی رہے، سو اس دینار کے جو میں
کسی کا قرض ادا کرنے کے لئے رکھوں، پھر ارشاد فرمایا، دنیا میں زیادہ
(مال) والے ہی (عموماً صواب) کم حصہ پاتے ہیں، سو ان افراد کے جو اپنے
مال و دولت کو یوں اور یوں خرچ کریں۔ ابو شہاب نے اپنے سامنے دس
طرف اور بائیں طرف اشارہ کر کے واضح کیا (مال کو اللہ کے راستے میں
خوب خوب خرچ کرنے کو) لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ پھر
آنحضور نے فرمایا کہ ہمیں ٹھہرے رہو اور آپ تھوڑی دودھ آگے کی طرف
بڑھے۔ میں نے کچھ آواز سنی (جیسے آپ کسی سے گفتگو فرما رہے ہوں)
میں نے چاہا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ لیکن پھر آپ کا ارشاد

یاد آیا کہ یہیں اس وقت تک ٹھہرے رہنا جب تک میں نہ آ جاؤں۔ اس کے بعد جب آپ آنحضور تشریف لائے تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ
ابھی میں نے کچھ سنا تھا یا راوی نے یہ کہا کہ میں نے کوئی آواز سنی تھی۔ آنحضور نے فرمایا تم نے بھی سنا میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آنحضور نے
فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اصرار کہہ گئے ہیں کہ تمہاری امت کا جو شخص بھی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی
کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں داخل ہو گا میں نے پوچھا کہ اگرچہ وہ اس اس طرح (کے گناہ) کرتا رہا ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں (آخر
کار اگر اسلام پر اس کی موت ہوئی ہے تو جنت میں ضرور جائے گا۔

۲۲۱۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ
سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ أَبُو شَهَابٍ حَدَّثَنَا
عُمَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْكَبَانِ يَمُوتُ
أَحَدُاهُمَا يُسْرَفُ أَنْ يَمُوتَ عَلَى ثَلَاثٍ وَعِنْدِي مِنْهُ
ثَلَاثُ الْأَشْيَاءِ أَوْ صِدْقُ الْبَيْنِ تَرَدُّدُ الْأَمَالِ وَتَقْيِيلُ عَنِ الدُّهْرِ

۲۲۱۹ ہم سے احمد بن شعیب بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے
سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے کہ ابن شہاب
نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حدیث بیان
کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا، تب
بھی مجھے یہ پسند نہ تھا کہ تین دن گزر جائیں اور اس میں کا کوئی بھی بخیر

میرے پاس رہ جائے، سو اس کے جو میں کسی قرض کے دینے کے لئے رکھ چھوڑوں۔ اس کی روایت صالح اور عقیل نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

باب ۱۸۸ استقراض الیہ

۲۲۲۰ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بَيْتِيَا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا دُعِيَ النَّاسُ إِلَى الْغَزَاةِ فَهُمْ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِكُلِّ مَقَالٍ وَاشْتَرَاؤٍ بَعْدُ فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ قَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِتْنَةٍ قَالَ اشْتَرَوْهُ فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ نَأَنَ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

کے اونٹ سے (جو اس نے آنحضرت کو قرض دیا تھا) اچھی عمر کی کامل رہا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ وہی خرید کر اسے دے دو، کیونکہ تم میں اچھا دہی ہے جو قرض ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

باب ۱۸۸ حسی التفاضل

۲۲۲۱ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ كُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسَ فَأَتَتْهُمُ عَنْ الْمُسِيرِ وَانْخَفَتْ عَنِ الْمُصِيرِ فَقِيلَ لَهُ قَالَ أَبُو مُسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے قرض میں کمی کر دیا کرتا تھا۔ اسی پر اس کی مغفرت ہو گئی۔ ابو سعید نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

باب ۱۸۹ اَلَّذِي يُعْطَى الْكَرْمَ مِنْ سِتْنَةٍ

۲۲۲۲ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ كُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسَ فَأَتَتْهُمُ عَنْ الْمُسِيرِ وَانْخَفَتْ عَنِ الْمُصِيرِ فَقِيلَ لَهُ قَالَ أَبُو مُسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے وہی اونٹ دے دو (جو اس کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہے) کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو سب

باب ۱۸۸ اونٹ قرض پر لینا

۲۲۲۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں سلم بن کہیل نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا وہ ہمارے گھر میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قرض کا تفاضل کیا اور سخت سست کہا، صحابہ نے اس کو فہمائش کر فی جہاں تو اس حضور نے فرمایا کہ اسے کہنے دو۔ صاحب حق کے لئے کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ اور اسے ایک اونٹ خرید کر دے دو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس نے آنحضرت کو قرض دیا تھا، اچھی عمر کی کامل رہا ہے، کیونکہ تم

باب ۱۸۸ تفاضل میں نرمی

۲۲۲۱۔ ہم سے سلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے ان سے ربیع نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا، (قبر میں) اس سے سوال ہوا کہ تم کیا کہا کرتے تھے اس نے جواب دیا کہ میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا (اور جب کسی پر میرا قرض ہوتا) تو مالداروں کو مہلت دیا کرتا تھا اور تنگدستوں کے قرض میں کمی کر دیا کرتا تھا۔ اسی پر اس کی مغفرت ہو گئی۔ ابو سعید نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

باب ۱۸۹ کیا قرض سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا جاسکتا ہے

۲۲۲۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے سلم بن کہیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا قرض کا اونٹ مانگے آیا تو آنحضرت نے فرمایا (صحابہ رضی اللہ عنہم) کہ اسے اس کا اونٹ دے دو، صحابہ نے عرض کیا کہ قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہی اونٹ دستیاب ہو رہا ہے اس پر اس شخص (قرض خواہ) نے کہا، مجھے تم نے میرا پورا حق دیا، تمہیں اللہ تمہارا حق پورا پورا دے گا! (جو اس کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہے) کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو سب

چنانچہ جب صبح ہوئی تو آپ ہمارے یہاں تشریف لائے آپ درختوں میں چل قدمی کرتے رہے اور اس کے پھل میں برکت کی دعا فرماتے رہے پھر میں نے پھل توڑے اور ان کا تمام قرض ادا کرنے کے بعد بھی کھور باقی رکھی۔

بِأَمْرِ إِذَا قَامَ أُؤْمِنَ زَكَاةً
فِي الدِّينِ تَمْرًا بَسِيرًا أُغْيِرَ -

۱۹۹۱ء قرض کی صورت میں جب کھجور کھجور کے پاس اس کے
سوا کوئی دوسری چیز (اسی کی جنس کے) بدلے میں دی یا
تعمین سے ادا کی گئی۔

٢٢٢٤ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا مُوَيْثِقٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ
وَسُقَا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ وَقَامَتْ سَخِرَةٌ جَابِرُ قَالَ أَيْ يَنْظُرُ
فَعَلَّمَ جَابِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَهُ لَهُ
إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ
لِيَا حَذَثَنَّ نَحْلَهُ بِالَّذِي لَهُ قَالَ فَقَدَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِعِجَابِرِ جَدِّكَ
كَأَوْفٍ لَهُ الَّذِي لَهُ فَعَجَدَ بَعْدَ مَا رَجَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْفَاكَ ثَلَاثِينَ وَسُقَا وَقَضَلْتُ لَهُ
سَبْعَةَ عَشَرَ وَسُقَا فَجَاءَ جَابِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِأَنِّي كَانُ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ
فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَنِي بِأَنَّهُ انْفَضَّ فَقَالَ أَخْبِرْ ذَلِكَ ابْنَ
الْحَطَّابِ فَكَهَبَ جَابِرُ رَسُولَ اللَّهِ فَاخْبَرَ فَقَالَ لَهُ عَمْرُؤُكَ قَدْ عَلِمْتُ
جَلِيلٌ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُكَبِّرَ مِنْ فِيهَا.

۲۲۲۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے وہب بن کیسان نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب ان کے والد شہید ہوئے تو ایک یہودی کا تیس و سق قرض اپنے اوپر چھوڑ گئے تھے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے جہلت مانگی، لیکن وہ نہیں مانا پھر جابر رضی اللہ عنہ، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ اس یہودی (سے) جہلت دینے کی (سفرارش کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے یہ فرمایا کہ جابر (رضی اللہ عنہ) کے بارغ کے پھل، اس قرض کے بدلے میں لے لے جو ان کے والد پر اس کا ہے۔ اس نے اس سے بھی انکار کیا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارغ میں داخل ہوئے۔ اجد اس میں چلتے رہے۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ بارغ کا پھل توڑ کے اس کا قرض ادا کر دو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو انہوں نے بارغ کا پھل توڑا۔ اور یہودی کا تین و سق قرض ادا کر دیا۔ مزہ و سق اس میں سے بچ بھی رہا۔ جابر رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو بھی صورت حال کی اطلاع دیں۔ آنحضور اس وقت

۱۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ صحیح بخاری کا یہ عنوان اجماع امت کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ جن چیزوں کا اس میں ذکر ہے وہ اموال ربوبیہ میں سے ہیں جن میں تقاضا اور مساوات ضروری ہے۔ لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں۔ کیونکہ امام بخاری رحمہاں کوئی فقہ کا مسئلہ نہیں بیان کر رہے ہیں، بلکہ ایک ایسی صورت میں مسئلہ کی وضاحت کر رہے ہیں جب جانبین میں کوئی نزاع نہ ہو۔ ایسی صورت میں جبکہ جانبین راضی ہوں اسی طرح معاملہ صحیح ہو سکتا ہے کہ اندامات اور تحفے سے قرض کی ادائیگی کر دی جائے۔ یہ تسامح اور اعراض کے باب سے متعلق ہے، جس کی گنجائش شریعت نے اپنے احکام میں رکھی ہے۔ عام طور سے فقہ میں اس طرح کے احکام نہیں ملتے کیونکہ فقہی مسائل میں قانونی حدود کا لحاظ ہوتا ہے اور ان کا عام تعلق قضا سے ہے۔ ہر مقدمہ پر اگر قانونی پابندیاں لگا دی جائیں تو عام زندگی میں بڑی دشواری پیدا ہو جائے گی۔ جس آدمی ایک دسترخوان پر اگر اپنا اپنا کھانا جمع کر کے سب ساتھ کھائیں تو ظاہر ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ شریعت کی نظر میں نہیں ہے اور زندگی کی مناسب روش کے خلاف بھی نہیں۔ لیکن اگر اسی کو قانونی ترازو پر تولاجانے لگے تو عدم حواز کا پہلو نکل آئے گا، ایسے تمام مواقع پر شریعت نے خود توسع اعراض اور تسامح کی اجازت دی ہے۔

۱۲۹۳۔ جس نے قرض سے پناہ مانگی۔

۲۲۲۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ جبکہ مجھ سے میرے بھائی حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں دعا کرتے تو یہ بھی کہتے "اے اللہ! اس گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں" کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ قرض سے اسی پناہ مانگتے ہیں؟ آنحضورؐ نے جواب دیا کہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

۱۲۹۴۔ مقروض کی نازیہ جنازہ۔

۲۲۲۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مال چھوڑے (اپنے انتقال کے وقت) تو وہ اس کے ورثہ کا ہوتا ہے اور جو قرض چھوڑے وہ ہمارے ذمہ ہے۔

۲۲۲۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مومن کا میں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ قریب ہوں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "نبی مومنوں سے ان کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں" اس لئے جو مومن بھی انتقال کر جائے اور مال چھوڑے تو ورثہ اس کے مالک ہوتے ہیں، جو بھی ہوں اور جو شخص قرض چھوڑے

یا عیال چھوڑے تو وہ میرے پاس آجائیں کہ ان کا ولی میں ہوں۔

۱۲۹۵۔ مالدار کی طرف سے ٹال مٹول زیادتی ہے۔

۲۲۳۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام بن منبہ، و یس بن منبہ کے بھائی نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مالدار کی طرف سے (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول زیادتی ہے۔

۱۲۹۶۔ مختار کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۱۲۹۳ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ .

۲۲۲۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَقِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْتِمَةِ وَالْمُغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَلْزَمَكَ اسْتِغَاثَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمُغْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ .

باب ۱۲۹۴ الصَّلَاةُ عَلَى مَنْ تَرَكَ دِيْنًا

۲۲۲۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوْ رَمَتْهُ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلَا بُدَّ

۲۲۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَوَّلُ بَيْتٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَقْرَبُ وَإِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّهَا مَوْمِنَاتُ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ حَاوَا وَمَنْ تَرَكَ دِيْنًا وَدِيْنًا عَاقِلِيَا نَبِيٍّ فَإِنَّهُ مَوْلَاكَ .

یا عیال چھوڑے تو وہ میرے پاس آجائیں کہ ان کا ولی میں ہوں۔

باب ۱۲۹۵ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ .

۲۲۳۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ .

باب ۱۲۹۶ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَيُذَكَّرُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي أَقَابِيهِ
مِجْلُ عَقُوبَتِهِ وَعَرَضَهُ قَالَ سَفِينُ عِرْضُهُ
يَقُولُ مُطْلَتْنِي وَعَقُوبَتُهُ الْحَبَسُ.

مے منقول ہے کہ (فرض کی ادائیگی پر) قدرت کے باوجود مال
مٹول اس کی نرا اور اس کی عزت کو حلال کر دیتا ہے۔ سفیان
نے فرمایا کہ عزت کو حلال کرنا یہ ہے کہ فرض خواہ کئے "تم صرف
مال مٹول کرتے ہو" اور اس کی سزا قید ہے۔

۲۲۳۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ شَائِبٍ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاصَاكَ فَأَعْلَظَ
لَهُمْ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ بَصَائِبَ الْهَقِ مَقَالًا.

۲۲۳۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان، ان سے سحیحی نے حدیث بیان
کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلمہ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک
فرض مانگنے آیا اور سخت برتاؤ کرنے لگا صحابہ نے اس کی فہمائش کرنی
چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو ورنہ حق دار کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

مَا كُنَّا نَرَى إِذَا وَجَدَ مَا لَهُ عِنْدَ مُغْلَسٍ فِي
الْبَيْعِ وَالْفَرْضِ وَأَنُودِيْعَةً فَهُوَ أَهْلِي بِهِ وَقَالَ
الْحَسَنُ إِذَا آفَلَاسَ وَتَبَيَّنَ لَهُ يَجْزُ عِنْفُهُ
وَلَا يَبْعُهُ وَلَا شَيْءَ آفُوكَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ قَضَى عُثْمَانُ مِمَّنْ أَقْضَى مِنْ حَقِّهِ
قَبْلَ أَنْ يُقْلَسَ فُهْلُوكَ وَمَنْ عَرَفَ مَنَاعَهُ
بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَهْلِي بِهِ.

۱۲۹۷ - ایسے شخص کے پاس جسے دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہے
کسی نے اپنا مال موجود پایا، خواہ بیع کے سلسلہ کا ہو، یا قرض و
ودیعت کے سلسلے کا تو صاحب مال ہی اس کا زیادہ مستحق ہے۔
حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب کوئی دیوالیہ ہو جائے اور
اس کا دیوالیہ ہونا حاکم کی عدالت میں واضح ہو جائے تو نہ
اس کا آراء و کرنا جائز ہوتا ہے اور نہ اس کی خرید و فروخت، بعید
بن مسیب نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا کہ
جو شخص اپنا حق دیوالیہ ہونے سے پہلے لے لے تو وہ اس کا ہو جاتا ہے اور جو کوئی اپنا متعینہ سامان پہچان لے تو وہی اس کا مستحق
ہوتا ہے۔

ملہ یعنی جب کسی نے کوئی چیز خریدی اور بیع پر قبضہ بھی کر لیا، لیکن قیمت نہیں ادا کی تھی کہ دیوالیہ قرار دے دیا گیا تو اگر وہ اصل بیع اس کے
پاس اب بھی موجود ہے تو اس کا اس میں اختلاف ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ دوسرے قرض خواہ بھی موجود ہوں اس مال کا مستحق صرف بیچنے والا
ہوگا یا تمام قرض خواہ اس میں برابر شریک ہوں گے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ یہ ہے کہ بیچنے والا ہی اصل بیع کا مستحق ہے اور دوسرے
قرض خواہوں کا اس میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی رجحان یہی ہے اور حدیث کے ظاہر سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے۔ لیکن
امام ابو حنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ مال فروخت ہو چکا ہے اور خریدار کے قبضہ میں بھی جا چکا ہے۔ اس لئے قانونی طور پر
اب وہ خریدار ہی کی ملک ہوگا یہ دوسری بات ہے کہ دیانت کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے دوسرے قرض خواہ اور خریدار سب اسی پر راضی ہو
جائیں کہ مال بیچنے والے ہی کو دے دیا جائے اور حدیث میں جو حکم ہے وہ دیانت ہی سے متعلق ہے۔ قانونی حکم نہیں بیان ہوا ہے۔ یہ بات خاص
طور پر ملحوظ رکھنی چاہیے کہ دیانت کا باب حضور اکرم کے فیصلوں میں بہت زیادہ ہے۔ اور اکثر مواقع پر آپ نے قانونی حدود کو چھوڑ کر لوگوں کی بہت
اور انصاف کے لئے دیانت کی بنیاد پر معاملات کے تصفیے کئے ہیں۔ لیکن جب نزاع کی حدود تک معاملہ پہنچ جاتا ہے تو اس میں قانون کا سہارا
لینا ضروری ہو جاتا ہے شریعت کے اصول و کلیات کی روشنی میں اور احادیث کے پیش نظر اذعانے وہی مسلک اختیار کیا جس کا بیان ہم

۲۲۳۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
ثُمَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ
مُعْتَدٍ بْنُ عَلِيٍّ وَبْنُ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ
أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ
هَشَامٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بَعَيْنِهِ
عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ
مِنْ غَيْرِهِ -

۲۲۳۳۳ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر نے
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابوبکر
بن محمد بن عمر بن حزم نے خبر دی، انھیں عمر بن عبدالعزیز نے خبر دی، انہیں
ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام نے خبر دی، انہوں نے ابوبکر
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یا یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا
جو شخص اپنا لینے مال کسی شخص کے پاس پائے جب کہ وہ شخص دیوالیہ
قرار دیا جا چکا ہے تو صاحب مال ہی اس کا دوسروں کے مقابلے میں زیادہ
مستحق ہوتا ہے -

بَابُ ۱۴۹۸ مَنْ آخَذَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدَاوَةِ
وَكَمْ بَرْدٍ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْعَرَمَاءُ
فِي مَقْعَدِهِمْ فِي ذِيْنَ اَبَى فَسَاكَهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْبَلُوْا ثَمَرًا فُلِيْ قَابُوا اَقْلَمُ
يُعْطِيَهُمُ الْحَاظِلُ لَمْ يَكْسِرُوْا لَهُمْ قَالَ
سَاعِدُوْا عَلَيْنَا غَدَا فَعَدَا عَلَيْنَا حِينِ
اَصْبَحَ قَدْ عَافَى ثَمَرَهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ -

۱۴۹۸ - جس نے قرض خواہ کو ایک دو دن کے لئے مٹا دیا اور
اسے مٹل (ٹال مٹول) نہیں سمجھا جاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا
کہ میرے والد کے قرض کے مسئلے میں جب قرض خواہوں نے اپنا
حق مانگنے میں شدت اختیار کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کے سامنے یہ صحت رکھی کہ وہ میرے بارگ کے پھل قبول کر
لیں لیکن چونکہ انہوں نے اس سے انکار کیا، اس لئے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگ نہیں دیا اور نہ پھل توڑوائے بلکہ
فرمایا کہ میں تمہارے پاس کل آؤں گا چنانچہ دوسرے دن صبح

ہی آپ ہمارے یہاں تشریف لائے اور پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی اور میں نے (اسی بارگ سے) ان کا قرض ادا کر دیا -

بَابُ ۱۴۹۹ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُطْلَسِ أَوِ الْغَرَامِ
فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْعَرَمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ مَقْعَهُ
يُفْقَ عَلَى نَفْسِهِ -

۱۴۹۹ - جس نے دیوالیہ یا تنگ دست شخص کا مال بیچ کر اس
کے قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا یا اسی کو اپنی ضروریات میں
خرچ کرنے کے لئے دے دیا -

۲۲۳۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
ثُمَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ اَلْمَعْلَمِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِي
رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اَسْتَقْرَقَ رَجُلٌ غُلَامًا
لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
يَشْتَرِي مَتًى فَاَشْتَرَاهُ نَعِيمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ فَآخَذَ ثَمَنَهُ فَاَفْتَرِ الْبَرَّ

۲۲۳۳۴ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے
حدیث بیان کی، ان سے حسین معلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن
ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام اپنی موت کے ساتھ آزاد
کرنے کے لئے کہا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک غلام

نے فرمایا یہ مسلک عقل کی کسوٹی پر بھی بہت صاف اور واضح ہے جو دلائل بیان کئے جاتے ہیں ہم ان کی تفصیلاً بیان نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہیں
نظر انداز کر دیا گیا۔ البتہ اگر مال پر قبضہ خریدار کا نہیں ہوا تھا تو اس میں سب کا اتفاق ہے کہ ایسے مال کا مستحق بیچنے والا ہی ہوگا۔

کو فحش سے کون خرید لے گا؟ نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسے خرید لیا اور آنحضور نے اس کی قیمت وصول کر کے مالک کو دیدی۔

۱۵۰۰۔ جب کسی نے متعین مدت تک کے لئے کسی کو قرض دیا

یا بیع میں (قیمت کیلئے) مدت متعین کی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما

نے فرمایا کہ کسی مدت تک کے لئے قرض میں کوئی حرج نہیں ہے

اگرچہ اس کے درہموں سے زیادہ کھرے درہم اسے ملیں، لیکن

اس صورت میں جب کہ اس کی شرط نہ لگائی ہو عطا اور عروین

دینار نے فرمایا کہ قرض میں، قرض لینے والا اپنی متعینہ مدت کا

پابند ہوگا۔ لیث نے بیان کیا کہ فحش سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث

بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ہریر نے اور ان سے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ

آپ نے کسی اسرائیلی شخص کا تذکرہ فرمایا جس نے ایک دہرے

اسرائیلی شخص سے قرض مانگا تھا اور اس نے ایک متعینہ مدت تک کے لئے قرض دے دیا تھا (حدیث گندہ چکی ہے)

۱۵۰۱۔ قرض میں کمی کی سفارش

۲۲۳۴۔ ہم سے کوئی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواریہ نے حدیث بیان

کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے عامر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے

بیان کیا کہ (میرے والد) عبد اللہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اپنے پیچھے

اپنی زیر پرورش اولاد اور قرض چھوڑ گئے۔ میں قرض خواہوں کے پاس گیا

کہ اپنا کچھ قرض معاف کر دیں لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر میں نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ان کے پاس

سفارش کروائی، انہوں نے اس کے باوجود انکار کیا۔ آخر آنحضور نے

فرمایا کہ (اپنے باغ کی) تمام کھجور کی قسمیں الگ الگ کر لو، عذقی بن زید،

(ایک عمدہ قسم کی کھجور کا نام) الگ، لیس الگ اور عجمہ الگ (یہ سب عمدہ

قسم کی کھجوروں کے نام ہیں) اس کے بعد قرض خواہوں کو بلاؤ اور میں بھی

آؤں گا چنانچہ میں نے ایسا کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لائے تو آپ اس کے قریب بیٹھ گئے اور ہر قرض خواہ کے لئے تو لونا ترخ

کیا تا آنکہ سب کا قرض پورا ہو گیا اور کھجور اسی طرح باقی بچ رہی جیسے پہلے

تھی۔ گویا کسی نے اسے چھوٹا نہیں کیا ہے۔ اور ایک منزہ میں نبی کریم صلی اللہ

۱۵۰۰۔ اِذَا اَقْرَضْتَ اِلَى اَجَلٍ مُّسَمًّى اَوْ

اَجَلًا فِي الْبَيْعِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ اِلَى

اَجَلٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَاِنْ اُعْطِيَ اَنْفَصَلَ مِنْ وَرَاضِهِ

مَا لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءُ وَعُمَرُ وَابْنُ دِينَارٍ

هُوَ اِلَى اَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ هُرَيْرٍ

عَنْ ابْنِ هُرَيْرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ نَدَّ سَالَ

بَعْضَ نَبِيِّ إِسْرَءِيلَ أَنِ يَسْلِقَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ

إِلَى اَجَلٍ مُّسَمًّى الْحَدِيثُ ۝

اسرائیلی شخص سے قرض مانگا تھا اور اس نے ایک متعینہ مدت تک کے لئے قرض دے دیا تھا (حدیث گندہ چکی ہے)

بِأَجَلٍ الشُّفْعَةُ فِي وَضْعِ الدَّيْنِ ۝

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْوَانَةَ

عَنْ مَغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ

وَتَرَكُوا عِيَالًا وَوَيْتَ فَصَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ

يُخَفُّوا بَعْضَ مِنْ حَقِّهِ وَذَكَرْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَمَا تَشَفَّعْتُ بِهِ عَنْهُمْ فَكَانُوا فَقَالَ صَيِّفْ تَمْرَكَ

كُلَّ شَيْءٍ عَرَفْتَهُ عَلَى حَدِيثِهِ عِنْدَ ابْنِ زَبَدٍ عَلَى حَدِيثِ اللَّيْثِ

عَلَى حَدِيثِ الْعَجْوَةَ عَلَى حَدِيثِهِ ثُمَّ اخْفِزْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ

فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ صَيِّفٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ عَلَيْهِ وَكَانَ

رَجُلًا رَجُلًا حَتَّى اسْتَوْفَى وَفِي الشُّرْكِ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ

يَمَسَّ وَعَرَفْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَاضِلٍ

لَنَا فَكَانَ عَفْ الْبَصَلِ فَتَخَفَّ عَلَى فَكَوْكَزُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ قَالَ يُخَذِّمُهُ وَلَكَ عَلَيْهِ إِلَى الْبَيْتِ

فَلَمَّا ذَكَرْنَا أَشْأَدْتَ مَتَّى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ هَدَيْتَ

فَهْدٍ بَعْزٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزِدُ وَبَعَثَ

لے یعنی اپنے طور پر دیا ہو، اگر پہلے سے ایسی کوئی شرط لگا دی جائے تو یہی صورت حرام ہو جاتی ہے۔

بَكَرًا أَمْ نَتَّبِعُكَ قَالَ أَتَقْتُلُونَنِي وَأَنْتُمْ قَوْمٌ مُّشْرِكُونَ
 صَعَاءًا فَنَزَّلْنَا مُّثَبِّتًا مِّنْ جَبَلٍ فَأَنْقَضْنَاهُ وَأَنْتُمْ كَاذِبُونَ
 أَهَلَكْتُ قَدَمَيْكَ فَأَخَذَ بَرْتِ حَاتِي بِمِصْبَعِ الْيَمِينِ فَلَا مَنِي
 فَأَخَذَهُ قَدَمًا بِأَعْيَاءِ الْيَمِينِ وَبِالْأَيْمَنِ حَاتِي مِنَ الْيَمِينِ صَلَوَاتُ اللَّهِ
 عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَذَكَرَكُمْ إِنَاءً فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدُوًّا
 لِلنَّبِيِّ بِالْجَمَلِ فَأَخَذَ بَرْتِ حَاتِي بِمِصْبَعِ الْيَمِينِ وَبِالْأَيْمَنِ حَاتِي مِنَ الْيَمِينِ صَلَوَاتُ اللَّهِ

علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں ایک اونٹ پر سوار ہو کر گیا۔ اونٹ
 ٹھک گیا اس لئے میں لوگوں سے پیچھے رہ گیا۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اسے پیچھے سے مارا اور فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو، مدینہ تک
 اس پر سواری کی تمہیں اجازت ہے۔ پھر جب ہم مدینہ سے قریب ہوئے
 تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی، عرض کیا کہ یا رسول
 اللہ! میں نے ابھی نئی شادی کی ہے، آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، کغوری
 سے کی ہے یا تیبہ سے! میں نے کہا کہ تیبہ سے، عبداللہ رضی اللہ عنہ (والد)
 شہید ہوئے تو اپنے پیچھے کئی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اس
 لئے میں نے تیبہ سے کی ہے تاکہ انھیں تعلیم اور ادب سکھاتی رہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا، اچھا اب اپنے گھر جاؤ۔ چنانچہ میں گھر گیا۔ میں نے
 جب اپنے ماموں سے اونٹ بیچنے کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے ملامت کی اس لئے میں نے ان سے اونٹ کے ٹھک جانے اور نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ کا بھی ذکر کیا اور آنحضورؐ کے اونٹ کو مانے کا بھی۔ جب مدینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو میں بھی
 آپؐ کی خدمت میں صبح کے وقت اونٹ کے ساتھ حاضر ہوا، آنحضورؐ نے مجھے اونٹ کی قیمت بھی دے دی اور وہ اونٹ بھی اور
 قوم کے ساتھ میرا رمان غنیت کا حصہ بھی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي كَانَتْ لِلْكَافِرِينَ
 الَّتِي تَقَلُّبُهَا اللَّهُ لِيَكْذِبَ الْفَاسِدَ وَلَا يَصِلَ إِلَى
 عَمَلِ الْمُتَّقِينَ وَكَانَ فِي قَوْلِهِ أَصْلُكُمْ
 يَا مَعْزُومَ أَنْ تَتَّخِذَ مَا يَبْغِيكَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ
 تَفْعَلُ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ وَقَالَ وَكَانَ
 تَوَكُّلًا لِلشُّفَعَاءِ أَمْوَالَكُمْ وَالْحَجَرِ
 فِي ذَلِكَ وَمَا يَمْهَلِي عَنِ الْخَدَائِعِ

۱۵۰۲۔ مال ضائع کرنے کی ممانعت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
 کہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ
 اور مفسدین کے کام نہیں بنانا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے
 ارشادات میں فرمایا ہے کیا تمہاری نماز تمہیں یہ بتاتی ہے
 کہ جسے ہمارے آباؤ اجداد چلتے چلے آئے ہیں، ہم اسے چھوڑ دیں
 یا اپنے مال میں اپنی طبیعت کے مطابق تصرف کرنا چھوڑ دیں
 اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے عقلوں کو اپنے احوال
 نہ دو اور اس کی وجہ سے پابندی اور دھوکے کی ممانعت۔

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
 عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَمِعَةَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

۲۲۳۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، اور سے سفیان نے حدیث
 بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابن

کہ بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ: یہ حدیث اس سے پہلے بھی آچکی ہے مضمون حدیث میں باہم ایک دوسرے سے بعض مواقع پر اختلاف ہے۔ بعض
 محدثین نے اسے احادیث کے تعدد پر محمول کیا ہے۔ لیکن یہ یہ درحقیقت ایک ہی حدیث کیونکہ واقعہ ایک ہے اور اسی واقعہ کو مختلف
 راوی بیان کرتے ہیں۔ صرف راویوں کے تصرف سے مختلف روایات میں اختلاف ہو گیا ہے۔ واقعی صورت حال جو بھی رہی ہو لیکن بہر حال
 حدیث کے سلسلے میں راویوں کا اختلاف کچھ زیادہ اہم بھی نہیں کیونکہ اصل مقصد کے بیان کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ صرف صورت واقعہ
 کی نقل میں چھوٹا سا اختلاف ہے اور ایسا عام حالات میں ناگزیر ہے اس کے بعد جو حصہ ہے وہ ایک دوسری حدیث ہے، چونکہ دونوں ایک
 سند میں تھیں اس لئے مصنفؒ نے انھیں اسی طرح نقل کر دیا۔

عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا کہ خرید و فروخت میں مجھے دھوکا دے دیا جاتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جب خرید و فروخت کیا کرو تو یہ کہہ کر کہ کوئی دھوکا نہ ہو۔ چنانچہ پھر وہ شخص اسی طرح کہا کرتا تھا۔

۲۲۳۶ - ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے شعبی نے، ان سے میسر بن شعبہ کے مولى و راد نے اور ان سے میسر بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں (اور باپ) کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا، (واجب حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا اور (دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) لینا حرام قرار دیا ہے۔ اور فضول

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَخَذَ عُمْ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لَهُ -
۲۲۳۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زَادِ مَوْلَى الْمُعَيْتَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُعَيْتَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عَقُوقَ الْأَمْهَاتِ وَوَأَدْنَاهَا وَمَنْعًا وَهَاتٍ وَكَرِهَ لَكُمْ قَيْلٌ وَقَالَ وَكَثُرَ السُّؤَالُ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ •

بکواس کرنے، کثرت سے سوالات کرنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔
بَابُ (۱۵۰۳) الْقَبْدِ مَا يَأْتِي فِي مَالِ سَيِّدٍ وَلَا

۱۵۰۳ - غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔

۲۲۳۷ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبی نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔ پس امام نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا، ہر انسان اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا انہوں نے بیان کیا کہ یہ سب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

۲۲۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْتَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَلَّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ قَالَ كَلَّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ وَالْمَرْءُ أَفْوَمِيَّتٌ رَفِجَهَا رَاعِيَّةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَاعِيَّتِهَا وَالْحَادِثُ فِي مَالِ سَيِّدٍ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْكَلَ الرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ فَكَلَّكُمْ رَاعٍ وَكَلَّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ مَخَافَةَ مَرِئِهِ وَالِدِ الْمَالِ كَانِغْرَانِ هِيَ اَوْر اَس سِ اس كِ رَعِيَّتِ كِ بَارِئِ مِ سَوَالِ هُوْكَ .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

کتاب فی الخصومات

باب ۱۵۰ مَا يَذْكُرُ فِي الْأَشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ

بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ حَدَّثَنَا ۲۲۳۸

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَاَهَا فَأَخَذَتْ يَدَهُ فَأَيَّتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا كَمَا مَضَى قَالَ شَعْبَةُ أَظَنُّهُ قَالَ لَا تَقْلَبُوا قَاتِلَ مَنْ قَاتَلَكُمْ فَتَقْلَبُوا فَهَلَكُوا .

نے (میرا اعتراض سن کر) فرمایا کہ تم دونوں درست پڑھتے ہو۔ شعبہ نے بیان کیا، میرا یقین ہے کہ آنحضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اختلاف کر کے ہلاک ہو گئے تھے۔

۲۲۳۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَخَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى جَلَسَ رَجُلٌ مَعَ ابْنِ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ قَالَ النَّبِيُّ وَالَّذِي اضْطَفَى مُحَمَّدٌ عَلَى الْغُلَامَيْنِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَلَمَيْنِ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَذَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْدِثُوا فِي عَنَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغِقُونَ بِكُمُ الْيَقِيمَةَ فَاصْغِقُوا مَعَهُمْ فَاصْغِقُوا أَكُلَ مَنْ يَغِيثُ فَإِذَا مُوسَى بِالْهَشْحَانِ بَابِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ

۱۵۰۴۔ مقروض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور

مسلمان اور یہودی میں جھگڑے سے متعلق احادیث .

۲۲۳۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی کہ عبداللہ بن میسرہ نے مجھے خبر دی، کہا کہ میں نے نزال سے سنا

اور انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا

کہ میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک آیت اس طرح پڑھتے سنا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اس کے خلاف سنا تھا۔ اس لئے

میں ان کا ہاتھ تھامے انھیں آنحضورؐ کی خدمت میں لے گیا۔ آنحضورؐ

شعبہ نے بیان کیا، میرا یقین ہے کہ آنحضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اختلاف نہ کیا

۲۲۳۹۔ ہم سے یحییٰ بن قزافہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن

سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ اور

عبد الرحمن اعرج نے اور ان سے ابوسریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ دو شخصوں نے، جن میں ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ ایک دوسرے

کو بڑھلا کا۔ مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے محمد (صلی اللہ

علیہ وسلم) کو تمام دنیا والوں میں منتخب کیا اور یہودی نے کہا، اس

ذات کی قسم جس نے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو تمام دنیا والوں

میں منتخب کیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ پھینک کے وہیں یہودی کے طہاچ

مارا۔ وہ یہودی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان

کے اپنے ساتھ واقعہ کو بیان کیا۔ پھر حضور اکرمؐ نے مسلمان کو بلایا اور

ان سے واقعہ کے متعلق پوچھا انہوں نے آنحضورؐ سے اس کی تفصیل بتا

دی۔ حضور اکرمؐ نے اس کے بعد فرمایا، مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح

۱۔ مطلب یہ ہے کہ دعوے اور مقدمات میں مدعی اور مدعا علیہ کا باہم، ہم مذہب ہونا ضروری نہیں۔ ایک مسلمان کسی بھی غیر مسلم پر اسی طرح کوئی غیر مسلم کسی بھی مسلمان پر اسلامی عدالت میں اپنے حق کا دعویٰ کر سکتا ہے اور یہ ایک بالکل واضح بات ہے۔

فَمِنْ صَبَقَ فَأَقَاتَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِنِّي اسْتَلْتَنِي
نور۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ میں بھی بیہوش
ہو جاؤں گا، بے ہوشی سے فاقہ پانے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا
لیکن موسیٰ علیہ السلام کو عرش الہی کا کنارہ پکڑے ہوئے پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ
سے پہلے انہیں فاقہ ہو گئی تھی یا اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَحَبِيبٌ حَدَّثَنَا عَنْ وَبْنٍ يُحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
نَ الْحَدِيثِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ جَاءَ يَهُوذا بْنُ حَفَالٍ يَا أَبَا الْقَاسِمِ صَرَبٌ وَجِوهٌ
رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ
أَوْ عَوْهٌ فَقَالَ أَصْرَبْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَخْلِفُ الَّذِي
أَصْلَفِي مُوسَى عَلَى الشَّوْطِ فَلْتِ أُمِّي حَبِيبٌ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَعْنَتْهُ غَضَبُهُ كَثُرَتْ وَجَهَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بَيْنِي وَالْأَنْبِيَاءَ فَإِنَّ النَّاسَ لَيَضَعِفُونَ يَوْمَ
الْفِتْنَةِ قَالُوا أَقُلْ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَا ذَا أَلْبَابِ مُوسَى ابْنُ
يَعْقُوبَ مِمَّنْ قَوَّاهُ الْعَرْشُ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فَمِنْ صَبَقَ
أَمْ خُوسِبَ بِصُفْعَةٍ الْكُلُّانِ

۲۲۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب
نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے
والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا اور کہا، اے ابوالقاسم
آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ آنحضورؐ نے
دریافت فرمایا، کس نے؟ اس نے کہا کہ ایک انصاری نے۔ آنحضورؐ نے
فرمایا کہ انھیں بلاؤ۔ (آنے پر) آنحضورؐ نے پوچھا، کیا تم نے اسے مارا ہے
انھوں نے کہا کہ میں نے اسے بازار میں یہ قسم کھاتے سنا، اس ذات کی قسم
جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں منتخب فرمایا، میں نے کہا
میں نے غیبت: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے
چہرے پر پتھر مارا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء میں
ہم ایک دوسرے کو تزیین نہ دیا کرو۔ لوگ قیامت میں بے ہوش ہو جائیں
گے۔ اپنی قبر سے سب سے پہلے نکلنے والا میں ہی ہوں گا
کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے یا انہیں پہلی بے ہوشی (کوہ نود کی) کا بدلہ دیا گیا تھا (اور اس لئے آج جب سب بیہوش
ہوئے تو وہ بے ہوش نہ ہوئے۔

۱۔ انبیاء میں ایک دوسرے پر فضیلت ثابت ہے، لیکن اس کی حاکمانت بھی آنحضورؐ نے فرمائی ہے۔ فضیلت اور ترجیح میں عام طور سے لوگ اعتدال کو
پھوڑ دیتے ہیں اور ایک کی فضیلت میں اس طرح لگ جاتے ہیں کہ دوسرے کی تعظیم ہو جاتی ہے اور مخالفت اسی لئے آئی ہے جہاں تک اس
حضورؐ کے اس ارشاد کا سوال ہے کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو یہ تو اسے علماء نے آپؐ کی تواضع پر محمول کیا ہے۔ اس طرح کی متعدد
احادیث، متعدد انبیاء کے بارے میں مختلف مواقع پر آنحضورؐ نے فرمائی ہیں۔ ہم ان سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع پر محمول کریں
گے۔ جن روایتوں میں آپؐ کی افضلیت کا ذکر آیا ہے وہی اصل میں عقیدہ میں۔ بہر حال افضلیت اور مغضوبیت کے باب میں احتیاط کا راستہ
۔ یہی ہے کہ زیادہ حرأت سے کام نہ لیا جائے اور نہ اس میں کوئی انہماک اختیار کیا جائے، کیونکہ اس طرح عموماً حد سے لوگ تجاوز کر جاتے
ہیں اور یہ انہماک گمراہی کا باعث بن جاتا ہے۔ ہمیں تمام انبیاء کا احترام اور ان کی عظمت پر ایمان رکھنا چاہیے۔ فضیلت میں انبیاء ایک دوسرے
سے مختلف ہیں اور ہمارا یہی عقیدہ ہے لیکن کیا ضروری ہے کہ اس طرح کے مباحث میں پڑا جائے۔ یہودی اور مسلمان کے واقعہ کو دیکھئے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح انھیں سمجھایا ہے اور ان سے کس بات کا مطالبہ کیا ہے۔

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَمَى رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ خَبَرَيْنِ فَعَلَّ مَن فَعَلَ هَذَا بِكَ أَفْلَانِ أَفْلَانِ حَتَّى أَتَاهُمُودِي فَأَقْبَضَ بِرَأْسِهَا فَاهْذَأَ الْيَهُودِيُّ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْا رَأْسَهُ بَيْنَ خَبَرَيْنِ .
یہودی بچہ لگایا اور اس نے بھی اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا بھی سر دو پتھروں کے درمیان کر کے کچل دیا گیا۔

۲۲۴۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک باندی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں کر کے کچل دیا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے، فلاں نے؟ جب اس یہودی کا نام آیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں! یہودی بچہ لگایا اور اس نے بھی اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا بھی سر دو پتھروں کے درمیان کر کے کچل دیا گیا۔

۱۵۰۵۔ باب (۵۱) مَنْ رَأَى أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ فَقُلْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ خَبَرٌ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَقَدْ كَرِهَ عَنْ جَابِرٍ مَنِ الشَّيْءِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّحْيِ لَمْ يَحْأَظَرْهُ وَقَالَ مَا لَكَ إِذَا احْتَانَ لِجَبَلٍ عَلَى رَجُلٍ قَالَ وَلَهُ عَهْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ عَلَيْهِ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجْزُ عِتْقُهُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَخَوَّاهُ قَدْ فَعَلَ فَمَنْهُ الْبَيْعُ وَأَمْرٌ بِالْإِسْلَامِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَمْسَدَ بَعْدَ مَنَعِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى مَنْ رَاحَ عَوْنُ الْمَالِ فَقَالَ لِلَّذِي يُعْتَدِمُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَعَلْ لَأَعْلَابَةٍ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ .

۱۵۰۵۔ جس نے بے وقوف اور کم عقل کے معاملہ کو نہیں تسلیم کیا اگرچہ ابھی امام نے اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت سے پہلے صدقہ دینے والے کا صدقہ اسی کو واپس کر دیا تھا اور پھر اس کی ممانعت کی تھی۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کا کسی دوسرے پر قرض ہے اور مقروض کے پاس صرف ایک غلام ہے، اس کے سوا اس کے پاس کچھ بھی نہیں تو اگر مقروض اپنے اس غلام کو آزاد کر دے تو اس کی آزادی نافذ نہیں ہوگی۔ اور اگر کسی نے کسی کم عقل کی کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت اسے دے دی اور اس سے انہی اصلاح کرنے اور سامان خیال رکھنے کے لئے کہا، لیکن اس نے اس کے باوجود مال ضائع کر دیا تو اسے تصرفات سے روک دیا جائے گا اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آنحضرتؐ نے اس شخص سے جو خریدتے وقت دھوکہ کھایا کرتے تھے، فرمایا تھا کہ جب کچھ خریدا کرو تو کہا کرو کہ دھوکہ نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا مال اپنے قبضہ میں نہیں لیا تھا بلکہ

۱۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ قصاص میں ممانعت کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ جس طرح اذیتوں کے ساتھ قاتل نے قتل کیا ہو گا اسی طرح اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے نزدیک قصاص میں ممانعت نہیں ہے بلکہ قصاص کا ہر ایک طریقہ ہے کہ اس کی گردن تلوار سے مار دی جائے۔ اس حدیث میں اگرچہ قصاص میں ممانعت کا ذکر آیا ہے لیکن احناف کے نزدیک اس کی حیثیت تعزیر کی ہے قاتل یہودی ٹی کو مٹا اور اس نے عورت کے زیورات اتار لئے تھے اور اسے نہایت بے مدی سے مار ڈالا تھا۔ اس لئے اسے سیاتہ اور تعزیر اسی طرح کی سزا دی گئی۔

۲۔ یعنی ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی، حالانکہ سامان خریدنا ان سے نہیں آتا تھا۔

۲۲۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبَى أَنْ يَخْلَعَ رِجْلَهُ فِي الْبَيْعَةِ فَقَالَ لَهُ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ
فَكَانَ يَقُولُ.

۲۲۴۵ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ وَثْبَانَ
عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا تَبَايَعْتُمْ بَيْنَ يَدَيَّ النَّهَارِ.

اس کا غلام واپس کر دیا اور اسے نیم بن شحام رضی اللہ عنہ نے خرید لیا۔

باب ۱۵۰۶ كَلَامُ الْمُتَعَصِّرِ بَعْضِهِمْ
فِي بَعْضٍ.

۱۵۰۶ - مدعی اور مدعی علیہ کی ایک دوسرے کے بارے میں
گفتگو۔

۲۲۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ حَدَّثَنَا
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا
فَاجِرٌ لِيَقْتُلَ بِهَا مَالَ أَوْ مَرْءًا مُسْلِمًا فَقَالَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ
عَذَابَانِ مَالَ فَقَالَ الْأَعْمَشُ فِي وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ
يُنْفِى وَيَكْفُرُ مَنْ لَمْ يَهْدُوهُ أَنْ مَنَ فَبَعْدَ ذَلِكَ فَقَدْ قَتَلَهُ
لِلَّهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۲۴۶ - ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی
انھیں اعمش نے، انھیں شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی جھوٹی
قسم جان بوجھ کر کھائی تاکہ کسی مسلمان (یا غیر مسلم) کا مال ناجائز طریقہ پر
حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ خدا
وند قدوس اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔ بیان کیا کہ اس پر اشت
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ والدہ! مجھ سے ہی متعلق ایک مسئلے میں آنحضرت

۱۔ یعنی کیا اگر حکم عدالت کے سامنے مدعی اور مدعی علیہ نے ایک دوسرے کے خلاف سخت کلامی کی یا نامناسب الفاظ استعمال کیے تو اس
پر عدالت انھیں کوئی تعزیر دے سکتی ہے؟ عنوان کے تحت دی گئی احادیث میں اس مسئلہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اصل میں مصنف رحمہ کا
مقصد زیادہ واضح نہیں ہوا کہ نامناسب الفاظ اور سخت کلامی کے حدود کیا ہیں ویسے اس میں شبہ کی گنجائش ہی کیا ہے کہ عدالت کے باہر
بھی اگر بعض سخت الفاظ کسی کے متعلق استعمال کیے جائیں تو اس کی سزا خود اسلامی قانون میں موجود ہے۔ پھر عدالت کا احترام تو ہر حال ضروری
اور وہاں کھڑے ہو کر کوئی نامناسب لفظ کسی کے متعلق استعمال کرنا یقیناً قابل سزا ہوگا۔ اس باب کے تحت جو احادیث آئی ہیں ان میں
صرف ایک طرح کے اعتراض کی صورت ہے اور اسی لئے ان پر کسی سزا کا بھی ذکر موجود نہیں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی فریق اپنے مقدمے
کو پیش کرتے ہوئے اپنا کوئی اشکال یا فریق مخالف پر کسی شبہ یا اعتراض کو پیش کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ احادیث میں تقریباً اسی طرح کی صورتیں
ہیں اور بعض تو عدالت کے اندر اعتراض کے حدود سے بھی باہر ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ
اُخْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِذَا يَخْلِفُ وَيَدْعُبُ
يَسْأَلُ قَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى اِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِحَقِّهِ
وَيَسْأَدِيهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا اِلَى اَخِرِ الْاَيَةِ -

نے یہ فرمایا تھا میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کا معاملہ
تھا۔ اس نے انکار کیا تو میں نے مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا
تمہارے پاس کوئی شہادت ہے میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے بیان کیا
کہ پھر آنحضورؐ نے یہودی سے فرمایا کہ پھر تم قسم کھاؤ (کہ زمین تمہاری ہے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! پھر تو یہ
قسم کھائے گا (جھوٹی) اور میرا مال اڑا لیجائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں
سے ٹھوڑی پونجی خریدتے ہیں۔

۲۲۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ خَيْرٍ زَاوِي لُؤْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ كَعْبٍ بَنِ كَالِبٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهُ تَقَاَصَى ابْنُ اَبِي حَدْرٍ
وَبُنَاكَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ قَامَرَتُفَعَتْ اَصْوَادُهَا
حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ
فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى شَفَّ سَجَفَ خُبْرَتِهِمْ فَنَادَى يَا كَعْبُ
قَالَ كَبَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خُصِمَ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا فَاَوْمَأَ
إِلَيْهِ أَيْ الشُّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ قَاتَضَهُ
أَوْعَا قَرْضٍ كَرِهْنِي كَا اِشَارَةً كَمَا - انہوں نے کہا کہ میں نے کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انھوں اب
قرض ادا کر دو۔

۲۲۳۵ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن
عمر نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں
عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے ابن ابی حدرد
رضی اللہ عنہ سے مسجد میں اپنے قرض کا تقاضا کیا ان کے ٹال مٹول پر
جب بات بڑھی تو (دونوں کی آواز بلند ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھی گھر میں سے سنی۔ آنحضورؐ اپنے حجر مبارک کا پردہ اٹھا کر باہر
تشریف لائے اور پکارا، اے کعب! انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ
حاضر ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اپنے قرض میں سے کچھ کم کر دو آپ نے
آدھا قرض کم کر دینے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انھوں اب

۲۲۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بَنِ حِذَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ
الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا اقْرَأَ بِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْدَرُ اَنْبِيَائِهَا وَكَذَتْ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفْهَمْتُهُ
حَتَّى اَنْصَرَفَ ثُمَّ كَبَيْتُهُ بِرِوَايَةٍ وَفَجِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ عَلَى
غَيْرِ مَا اقْرَأَ اَنْبِيَائُهَا فَقَالَ لِي اَنْتَ سَلِمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ
فَقَرَأَ فَقَالَ هَكَذَا اَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ
هَكَذَا اَنْزَلْتُ اِنَّ الْفُرْقَانَ اَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ اَحْرَفٍ
قَا فَرَّجُوا مَا قَيَسَرُ -

۲۲۳۶ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک
نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے، انھیں عبد اللہ
بن عبد القاری نے کہ انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا
وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان
ایک ایسی قرأت سے پڑھتے سنا جو اس قرأت کے خلاف تھی جس طرح
میں پڑھتا تھا۔ حالانکہ میری قرأت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے سکھائی تھی۔ یہ غیر متوقع نہ تھا کہ میں فوراً ہی ان سے الجھ جاتا۔
لیکن میں نے انھیں مہلت دی تاکہ (غمان سے) فارغ ہو لیں (کیونکہ
قرأت انہوں نے نماز میں کی تھی) اس کے بعد میں نے ان کی چادر پکڑ کر
کھینچی اور انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔
میں نے آنحضورؐ سے عرض کیا کہ میں نے انھیں اس قرأت کے خلاف
پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے سکھائی تھی۔ حضور اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا

کہ پہلے انھیں چھوڑ دو۔ پھر ان سے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب قرأت سناؤ انہوں نے سنائی تو آپؐ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ اس کے بعد مجھ سے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اب تم پڑھو میں نے بھی پڑھ کے سنایا۔ آنکھوں نے اس پر بھی فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے اور جس میں آسانی ہو اسی طرح پڑھو۔

باب ۱۵۰۷ اخراج اہل المعاصی والمقصود من التیوۃ بعد المعرفة وقد اخرج عمر اُخت ابی بکر جلیں ناحت۔

۱۵۰۷۔ گناہ کرنے والوں اور مریخو لوگوں کو جب ان کا حال معلوم ہو جائے، گھر سے نکالنا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ہنسنے جب (ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات پر) نوہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں (انکے گھر سے) نکال دیا تھا۔

۲۲۴۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا تو یہ ارادہ ہو گیا تھا کہ جماعت قائم کرتے کا حکم دے کہ خود ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔

۱۵۰۸۔ میت کے وصی کا دعویٰ۔

۲۲۴۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رمحہ کی ایک باندی کے لڑکے کے بارے میں عبد بن رمحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں (مکہ) آؤں اور رمحہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھوں تو اسے اپنی پرورش میں لے لوں، کیونکہ وہ انھیں کالڑکا ہے۔ لیکن عبد بن رمحہ نے کہا کہ وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے، میرے والد ہی کے "فراش" میں اس کی ولادت ہوئی ہے۔

باب ۱۵۰۸ دُعوی الوصی للمیت۔

۲۲۴۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ بَنَ رَمَحَةَ دَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أُمِّ رَمَحَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ رَمَحَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ أَفْضَلُ أَخِي إِذَا تَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أُمِّ رَمَحَةَ فَأَقْبَضَهُ فَإِنَّ ابْنِي وَقَالَ عَبْدُ بَنَ رَمَحَةَ أَخِي وَابْنِ أُمِّ رَمَحَةَ ابْنِي وَلِدَ عَلَى فَرَّاشٍ أَبِي فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّاهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بَنَ رَمَحَةَ أَلَوْ كُنْتَ لِفَرَّاشٍ وَاخْتَصِمِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ ۖ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے اندر (غبنہ کی) واقعہ مشابہت دیکھی لیکن فرمایا کہ اسے عبد بن رمحہ کا لڑکا تو تمہاری ہی پرورش میں رہے گا، کیونکہ لڑکا "فراش" کے تابع ہوتا ہے۔ اور سودہ! تم اس لڑکے سے پردہ کیا کرو (مفضل حدیث اور اس پر نوٹ پہلے گزر چکا ہے۔

۱۷۔ یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے مصنفؒ کا خیال یہ ہے کہ جب ان کے گھروں کو جلا یا جاتا تو پہلے انھیں گھر سے باہر نکال کر ہی جلا یا جاسکتا تھا اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گناہ گاروں کی حالت جب معلوم ہو جائے تو تنبیہ انھیں گھر سے نکالا جاسکتا ہے۔

۱۵۰۹) التَّوْتُومَنْ تُخْشَى مَعْرَتَهُ وَ
فَيَنْتَبِهُنَّ عَنْ عِلْمِهِ عَلَى تَعْلِيمِ الْقَدَرِ
وَالسُّنَنِ وَالْقَدَرِ بَصِيصٍ

۲۲۴۹ حَدَّثَنَا أَتَيْكَ بِهَذَا حَدَّثَنَا الْيَتُّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُوقِلُ يَقُولُ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَحْنُ نَجَاءَتْ
يَرْجِعُ مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ يَقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَنَاثِلٍ سَيِّدُ
أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوا بِسَائِرَةِ مِنْ سَوَائِرِ الْمُسْجِدِ
فَعَزَّجَ الْيَتُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدٌ خَيْلٌ فَكَرَا
الْحَدِيثُ قَالَ أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ

ذکر کی۔ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو اور پوری حدیث کتاب الاعتسالی میں گنہگار کی ہے چھوٹنے کے بعد انہوں نے ایمان قبول کیا تھا۔

۱۵۱۰) الرَّطْبُ وَالْحَبْسُ فِي الْحَدِّ وَ
وَأُتْنِي تَأْفَعُ بْنُ عَبْدِ الْحَرِثِ دَامَ اللَّسَجُنِ
بَنَكَةً مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عَمْرًا بْنُ تَمِصِي
قَاتِلِي بَعِيضَ بَيْعَةٍ وَإِنْ لَمْ يَزِدْ مِنْ عَمْرٍ فَلْيَصْفَوَانِ
أَنْ بَعْمَا أَمَّةً وَصَحْنِ ابْنِ الرَّبِيعِ بِمَكَّةَ
۲۲۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَوْسٍ حَدَّثَنَا
الْيَتُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَاهُ يُوقِلُ يَقُولُ

بَنَكَةً مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عَمْرًا بْنُ تَمِصِي قَاتِلِي بَعِيضَ بَيْعَةٍ وَإِنْ لَمْ يَزِدْ مِنْ عَمْرٍ فَلْيَصْفَوَانِ

۱۵۰۹۔ ثراریت کے اندیشے پر قید ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے (اپنے مولیٰ) عکرمہ کو قرآن اور سنن و فرائض کی تعلیم کے
لئے قید کیا تھا۔

۲۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کا ایک لشکر
نجد کے اطراف میں بھیجا۔ یہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص، جس کا نام ثمامہ
بن اثال تھا اور جو اہل یامہ کا سردار تھا، کو پکڑ لائے اور اسے مسجد نبوی
کے ایک ستون سے باندھ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
اور آپ نے پوچھا، ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا، اے
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس خیر ہے پھر انہوں نے پوری حدیث
ذکر کی۔ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو اور پوری حدیث کتاب الاعتسالی میں گنہگار کی ہے چھوٹنے کے بعد انہوں نے ایمان قبول کیا تھا۔

۱۵۱۰۔ حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا نافع بن حارث نے مکہ
میں صفوان بن امیہ سے ایک مکان جیل خانہ کے لئے اس شرط
پر خرید لیا تھا کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر صا کر دیا تو
بیع ناقہ ہوگی ورنہ صفوان کو چار سو (دینار) دیئے جائیں گے
ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں قید کیا تھا۔

۲۲۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی

لہ۔ نافع، عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مکہ کے والی تھے۔ اس لئے جیل خانے کے لئے جیل انہوں نے مکان خرید لیا تو اس کے نفاذ
کو عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر معلق رکھا اس روایت میں سب سے بڑا اشکال یہ ہے کہ اس میں بیع کے ساتھ، ایک شرط بھی لگا دی گئی ہے
جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے۔ غلامہ اور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بحث کی ہے کہ بیع و شرا کے باب میں ایسے
تمام مواقع جن میں کے فساد کا حکم اس لئے لگایا گیا ہے کہ ان میں نزاع کا خطرہ ہے تو ان تمام صورتوں میں فساد کا حکم اسی وقت لگے گا۔
جب نزاع پیدا ہو جائے اور عدالت تک معاملہ پہنچ جائے ورنہ عام حالات میں جب کہ کسی نزاع کا خطرہ نہ ہو تو ان صورتوں میں بیع فاسد نہیں
ہوتی۔ البتہ بیع کے فساد کی وہ صورتیں جن میں بیع کسی نزاع کے خوف سے نہیں بلکہ اصلاً فاسد ہوتی ہے وہ بہر حال صورت متحقق ہونے کے بعد
فساد ہے کی خواہ نزاع پیدا ہو یا نہ ہو۔ حدیث میں پہلی صورت کا ذکر ہے اور چونکہ نزاع کا کوئی سوال نہیں تھا اس لئے ایسی شرط میں کوئی مضائقہ
نہیں ہونا چاہیے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس باب میں قاعدوں پر مجہود مناسب نہیں ہے بلکہ عرف اور سلف کے طریقوں پر

لہ۔ نافع، عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مکہ کے والی تھے۔ اس لئے جیل خانے کے لئے جیل انہوں نے مکان خرید لیا تو اس کے نفاذ
کو عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر معلق رکھا اس روایت میں سب سے بڑا اشکال یہ ہے کہ اس میں بیع کے ساتھ، ایک شرط بھی لگا دی گئی ہے
جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے۔ غلامہ اور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بحث کی ہے کہ بیع و شرا کے باب میں ایسے
تمام مواقع جن میں کے فساد کا حکم اس لئے لگایا گیا ہے کہ ان میں نزاع کا خطرہ ہے تو ان تمام صورتوں میں فساد کا حکم اسی وقت لگے گا۔
جب نزاع پیدا ہو جائے اور عدالت تک معاملہ پہنچ جائے ورنہ عام حالات میں جب کہ کسی نزاع کا خطرہ نہ ہو تو ان صورتوں میں بیع فاسد نہیں
ہوتی۔ البتہ بیع کے فساد کی وہ صورتیں جن میں بیع کسی نزاع کے خوف سے نہیں بلکہ اصلاً فاسد ہوتی ہے وہ بہر حال صورت متحقق ہونے کے بعد
فساد ہے کی خواہ نزاع پیدا ہو یا نہ ہو۔ حدیث میں پہلی صورت کا ذکر ہے اور چونکہ نزاع کا کوئی سوال نہیں تھا اس لئے ایسی شرط میں کوئی مضائقہ
نہیں ہونا چاہیے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس باب میں قاعدوں پر مجہود مناسب نہیں ہے بلکہ عرف اور سلف کے طریقوں پر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۵۱ الملاءمة

۱۵۱ - مقروض کا پیچھا کرنا۔

۲۲۵۱ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی، اور یحییٰ بن بکیر کے علاوہ نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن ہرمن نے، ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے اور ان سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن ابی صدد و اسلمی رضی اللہ عنہ پر انکا قرض تھا۔ ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کا پیچھا کیا، پھر دونوں کی گفتگو ہونے لگی اور آواز بلند ہو گئی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور فرمایا، اے کعب! اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے گویا یہ فرمایا کہ اے قرض کی کمی کرو۔ چنانچہ انہوں نے آدھا لے لیا اور آدھا معافی کر دیا۔

۱۵۱۲ - تقاضا

۲۲۵۲ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن بکر بن مبارز نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابوالضحیٰ نے، انھیں مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں، میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرے کچھ درہم قرض تھے۔ میں اس کے یہاں تقاضا کرنے گیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرو گے، میں تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا۔ میں نے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کبھی نہیں کر سکتا، تاآنکہ اللہ تعالیٰ تمہیں مارے اور تمہارا شتر کھسے۔ وہ کہنے لگا کہ پھر مجھ سے بھی تقاضا نہ کرو۔

میں جیب مر کے دوبارہ زندہ ہوں گا اور مجھے (دوسری زندگی میں) مال اور اولاد دی جائے گی تو تمہارا قرض بھی ادا کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال اور اولاد ضرور دی جائے گی“ آخر آیت تک۔

❖
❖
❖

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب فی اللقطۃ

لقطہ کے مسائل

باب ۱۵۱۳ - وَإِذَا أَخْبَرَكَ رَأْسُ اللَّقْطَةِ بِالْعَلَا

۱۵۱۳۔ جب لقطہ کا مالک نشانہ بتا دے تو اسے دے دینا

چاہیے۔

۲۲۵۳ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ لَقِيتُ ابْنَ كَعْبٍ فَقَالَ أَخَذْتُ حَمْرَةً مَاءً وَدِينَارًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْنَاهَا حَوْلًا فَقَدْ فُتِّمَ أَحَدٌ مِنْ يَمِينِهَا ثُمَّ أَمْسَتْهُ فَقَالَ عَرِّفْنَاهَا حَوْلًا فَقَدْ فُتِّمَ أَحَدٌ مِنْ أَيْمَنِهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَالِثًا فَقَالَ اخْفُظْ وَعَاءَهَا وَقَدْ دَهَا وَوَلَّوْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ نَلَقَيْتُهُ بَعْدَ سَلَمَةَ فَقَالَ لَا أَضُرُّ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ إِذَا حَوْلًا وَاحِدًا۔

۲۲۵۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے کہ میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سوید بنار کی ایک قبیلہ رکبیں راستے میں پڑی ہوئی (پائی) میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کیا، لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو اسے پہچان سکتا۔ اس لئے میں پھر آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پھر فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو میں نے اعلان کیا لیکن مالک مجھے نہیں ملا۔ تبسری مرتبہ حاضر ہوا۔ اس مرتبہ آنحضور نے فرمایا کہ اس قبیلہ کی ساخت، دینار کی تعداد اور قبیلہ کے بندھن کو ذہن میں محفوظ رکھو، اگر اس کا مالک آجائے (تو علامت پوچھ کے اسے واپس کر دینا) ورنہ اپنے خرچ میں اسے استعمال کر دو۔ چنانچہ میں اسے اپنے اخراجات میں لایا۔ (شعبہ نے بیان کیا کہ ابھر میں نے سلمہ سے اس کے بعد کہ میں ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں (حدیث میں) تین کہاں تک اخلاق کے لئے تھا یا صرف ایک سال کے لئے۔

لقطہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑی ہوئی ملے اور کوئی شخص اسے اٹھا لے، ہر ایسی شے متروک پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جس کا کوئی مالک معلوم نہ ہو۔

مے انصاف کے یہاں یہ حکم صرف دیانت ہے ورنہ عدالت میں اس کا فیصلہ شہادت کے بغیر نہیں ہو سکتا اس میں دھبلاں اور گمان غالب سے بھی فیصلہ ہو سکتا ہے۔

۳۔ اعلان سے متعلق اس حدیث میں جو ایک یا کئی سالوں کی تحدید ہے۔ اس میں اس کا سب سے پہلے لحاظ رکھنا چاہیے کہ مخاطب ایک صحابی میں، جلیل القدر صحابی! اور اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ اتنی طویل مدت تک اعلان کرتے رہنے کا حکم صرف انتہائی احتیاط اور تقویٰ کے پیش نظر ہے انصاف میں خود مدت اعلان کی تحدید سے متعلق اختلاف ہے اور علامہ اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بسوط کے حوالہ سے نفل کیا ہے کہ دیانت کے ساتھ، پانے والا خود اس کا فیصلہ کر لے کہ کتنے دنوں تک اسے اعلان کرنا چاہیے تاکہ اگر دور قریب میں

باب ۱۵۱۵ مَالَةُ الْغَنَمِ

۱۵۱۵۔ بکری جو راستہ بھول گئی ہو۔

۲۲۵۵ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلى السَّبْعَةِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّفْظَةِ نَزَعَهُ أَنَّهُ قَالَ أَعْرِفْ عَقَا صَهَا وَكَوَاهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُولُ زَيْدٌ إِنَّكُمْ تَعْرِفُونَ أَسْتَفْقِي بِهَا صَاحِبَهَا وَكَانَتْ وَبِيعَةً مِنْدُءٌ قَالَ يَحْيَى فَهَذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِ مَنْ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي مَالَةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذَّهَا فَإِنَّهَا لَكَ أَوْ لَا خِلَافَ أُولَئِكَ قَالَ يَزِيدٌ وَهِيَ تَعْرِفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ تَرَى فِي مَالَةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ وَفَرَهَا فَإِنَّ مَعَهَا كِلَاءً هَا وَسِقَاؤَهَا تَرَى الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَجُلًا.

کے متعلق آپ کا کیا فرمان ہے! آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے پکڑ لو، وہ یا تمہاری ہو جائے گی (جبکہ اصل مالک نہ ملے) یا تمہارے بھائی (مالک) کے پاس پہنچ جائے گی یا پھر اگر تم نے اسے نہیں پکڑا اور وہ یوں ہی بھٹکتی رہی، اسے بھیڑ یا اٹھالے جائے گا۔

باب ۱۵۱۶ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللَّفْظَةِ بَعْدَ

۱۵۱۶۔ لفظہ کا مالک اگر ایک سال تک نہ ملے تو وہ پانے

والے کا ہو جاتا ہے۔

سَنَةٍ قَرِيهِ لَيْمَنُ وَبَعْدَهَا.

۲۲۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلى السَّبْعَةِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ خَالِدٍ يَرْجُو اللَّهَ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّفْظَةِ فَقَالَ أَعْرِفْ عَقَا صَهَا وَكَوَاهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَسَأَلَكَ بِهَا قَالَ فَصَالَ اللَّهُ الْغَنَمِ قَالَ يَحْيَى لَكَ أَوْ لَا خِلَافَ أُولَئِكَ قَالَ فَصَالَ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَهَذَا أَوْ هَذَا تَرَى الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَا رَبَّهَا.

جائے گا۔ صحابی نے پوچھا: اور جو اونٹ راستہ بھول جائے؟ آن حضور ص نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ خود اس

۲۲۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے زید بن مائل سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظہ کے متعلق پوچھا گیا، وہ یقین رکھتے تھے کہ آن حضور نے فرمایا، اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ زید بیان کرتے تھے کہ اگر کسی سے پہچاننے والا (اس طرح میں) کوئی نہ ملے تو پانے والے کو اپنی ضرورت میں خرچ کر لینا چاہیے اور یہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوگا۔ اس آخری ٹکڑے (کہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوگا) کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث ہے یا خود انھوں نے اپنی طرف سے یہ بات کہی ہے۔ پھر پوچھا، راستہ بھولی ہوئی بکری کے متعلق آپ کا کیا فرمان ہے! آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے پکڑ لو، وہ یا تمہاری ہو جائے گی (جبکہ اصل مالک نہ ملے) یا تمہارے بھائی (مالک) کے پاس پہنچ جائے گی یا پھر اگر تم نے اسے نہیں پکڑا اور وہ یوں ہی بھٹکتی رہی، اسے بھیڑ یا اٹھالے جائے گا۔

زید نے بیان کیا کہ اس کا بھی اعلان کیا جائے گا۔ پھر صحابی نے پوچھا، راستہ بھولے ہوئے اونٹ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور اکرم ص نے فرمایا کہ اسے آزاد رہنے دو، اس کے ساتھ اس کے کھ بھی ہیں اور اس کا مشکیزہ بھی خود پانی پر پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھائے گا۔

۲۲۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمان نے انھیں منبعث کے مولیٰ

زید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے لفظہ کے متعلق سوال کیا، آن حضور ص نے فرمایا کہ اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھ کر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، اگر مالک مل جائے (تو اسے ویدو) ورنہ اپنی ضرورت میں خرچ کر دو انھوں نے پوچھا، اور اگر راستہ بھولی ہوئی بکری ملے؟ آن حضور ص نے فرمایا کہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی کی ہوگی ورنہ پھر بھیڑ یا اٹھالے جائے گا۔ صحابی نے پوچھا: اور جو اونٹ راستہ بھول جائے؟ آن حضور ص نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ خود اس

کا مشکیزہ ہے اس کے کھر میں۔ پانی پر خود ہی پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھائے گا اور اس طرح خود اس کا مالک اسے پائے گا۔

باب (۱۵۱۷) اِذَا وَجِدَ تَخَشُّبَةً فِي النَّخْرِ اَوْ سَوْطًا اَوْ نَحْوَهُ وَقَالَ الْاَيْتُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَافِعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِأَهْلِهِ فَأَذَاهُ بِالْخَشْبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ خَلْبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ.

۱۵۱۷۔ دیا میں کسی نے لکڑی، کوٹرایا اسی جیسی کوئی چیز پائی لیٹا نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن رافیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن ہریرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا پھر پوری حدیث بیان کی (جو اس سے پہلے کئی مرتبہ گزر چکی ہے) کہ (درخس دینے والا) باہرہ دیکھنے کیلئے نکلا کہ ملکی ہے کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو۔ (دو دیا کے کندہ جیب وہ پہنچا) تو اسے ایک لکڑی ملی۔ اپنے گھر کے اندر صحن کے لئے اس نے اسے اٹھایا لیکن جب اسے پتہ چلا تو اس میں مال اور ایک خط پایا جو اسی کے پاس بھیجا گیا تھا۔

۱۵۱۸۔ کوئی شخص راستے میں کجور پاتا ہے۔

باب (۱۵۱۸) اِذَا وَجِدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ.

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْ لَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا خَلْبَهَا قُلْتُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفِيْنُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَقَالَ رَوَاهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ ثُمَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ هُشَامِ بْنِ مَسْبُوحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا تَغْلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَتْرُفُهَا لِأَهْلِي لَمْ أَشْأَنْ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لِقَبِيحَةٍ.

۲۲۵۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی، گذرتے ہوئے، ایک کجور پر نظر پڑی جو راستے میں پڑی ہوئی تھی تو آنکھوں سے فرمایا کہ اگر اس کا احتمال نہ ہو تا کہ یہ صدقہ کی بھی ہو سکتی ہے تو میں خود اسے کھا لیتا اور کبھی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی اور زائدہ نے منصور کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے طلحہ نے کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے قبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنے گھر جاتا ہوں، اور وہاں مجھے میرے بستر پر کجور پڑی ہوئی ملتی ہے۔ میں اسے کھانے کے لئے اٹھا لیتا ہوں لیکن پھر یہ خطرہ گذرتا ہے کہ کہیں صدقہ سے نہ ہو، اس لئے چھوڑ دیتا ہوں۔

باب (۱۵۱۹) كَيْفَ تَعْرِفُ لُقْظَةَ أَهْلِ مَكَّةَ

۱۵۱۹۔ اہل مکہ کے لفظ کا کس طرح اعلان کیا جائے گا؟

۱۔ یہ ایسی چیز ہے کہ جس کے متعلق یقین طریقہ پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مالک اسے تلاش کرتا نہیں پھرے گا بلکہ عام حالات میں ایسی معمولی چیزوں کا کوئی خیال بھی نہیں کرتے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ کہیں جا رہے تھے کہ ایک اعرابی پر نظر پڑی جو ایک کجور کا اعلان کر رہا تھا کہ جس کی ہو وہ لے جائے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی درے سے خبر لی اور فرمایا۔ بار و الزاہد اسے خود کھالے۔

وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُطُ لُقْمَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُطُ لُقْمَتَهَا إِلَّا لِمُعَرَّفٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رِزْقٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْضَدُ مِصَاهُهَا وَلَا يُفَرِّصُ صِنْدُهَا وَلَا يُجْلَى لُقْمَتُهَا إِلَّا لِمُسْتَشَدٍّ وَلَا يُخْتَلَى لَحْلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ قَالَ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ.

طاووس نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے لقطہ کو صرف وہی شخص اٹھائے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور خالد نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے لقطہ کا اٹھانا صرف اسی کے لئے درست ہے جو اس کا اعلان بھی کرے اور احمد بن سعد نے کہا، ان سے رزق نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے درخت نہ کاٹے جائیں، وہاں کے شکار نہ بھڑکا جائے اور وہاں کے لقطہ کو اٹھانے کا صرف وہی شخص حق رکھتا ہے جو اعلان کرے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! اذخر کا استثناء فرما دیجئے۔ چنانچہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اذخر کا استثناء فرمادیا۔

۲۲۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكًا قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثَمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَحْبِسُ عَنْ مَلَكَةِ الْفَيْلِ وَسُلَاطَتِهَا عَلَيْهِ هَذَا شَوْكٌ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لَا تَجِلُّ إِلَّا أَحَدًا كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُجِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَا تَجِلُّ إِلَّا أَحَدًا بَعْدِي فَلَا يَنْفَرُ صَبْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَجِلُّ سَاقُطَتُهَا إِلَّا لِمُسْتَشَدٍّ مَنْ قَبْلَ لِهَ قَبِيلٍ مَكْهُومٍ يُخْبِرُ النَّظْرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُهْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقْبَدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ يَقْبُورًا وَبِوَيْتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاةٍ مَرَجُلٌ مِمَّنْ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ أَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُوا لِي شَاةَ قُلْتُمْ لِأَوْزَاعِي مَا أَقُولُهُ أَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

۲۲۵۸ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی فتح دی تو آپ مخصوص لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کے لشکر کو مکہ سے روک دیا تھا لیکن اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر فتح دی۔ یہ مکہ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا، میرے لئے صرف دن کے تھوڑے سے حصے میں حلال ہو گیا، اور میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا۔ پس اس کے شکار نہ بھڑکاے جائیں اور اس کے کاٹنے نہ کاٹے جائیں۔ یہاں گری ہوئی چیز صرف اسی کے لئے حلال ہوگی جو اس کا اعلان کرے۔ جس کا کوئی آدمی قتل کیا گیا ہو اسے دوباروں کا اختیار ہوتا ہے یا (قاتل سے) فدیہ لے لے، اور اس کی جان بخشی کر دے) یا قصاص لے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! اذخر کا استثناء

هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فرما دیجئے، کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور اپنے گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو اس حضور نے اذخر کا استثناء فرما دیا۔ ابوشاہ، یمن کے ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا، یا رسول اللہ! میرے لئے اسے لکھوا دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوشاہ کے لئے اسے لکھ دیا جائے۔ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ میرے لئے اسے لکھوا دیجئے یا رسول اللہ! ”لو انہوں نے فرمایا کہ وہی خطبہ مراد ہے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکبہ میں سنا تھا۔“

باب ۱۵۲۰ لَا تَحْتَلَبُ مَا شِئْتَ أَحَدٌ بِغَيْرِ إِذْنٍ۔

۲۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ تَائِغٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَحَدٌ مَا شِئْتَ أَمْرِي بِغَيْرِ إِذْنِي أَجِبْتُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَكُونِي مُشْرِبَةً فَتُسَكَّرَ خِزَانَتُهُ فَيُسْتَقَلَّ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْرُجُ لَهُمْ مَكْرُورٌ مَوَاشِيَهُمْ أَلْعَمِتُمْ لَهُمْ فَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَحَدٌ مَا شِئْتَ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

باب ۱۵۲۱ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللَّقْظَةِ بَعْدَ

سَنَةِ رَدَّهَا عَلَيْهِ لَا تَهَاوِيَهُ عِنْدَهُ۔

۱۵۲۰۔ کسی کے مویشی اجازت کے بغیر نہ دوسے ہائیں۔
۲۲۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں تائغ نے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے کا مویشی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوسے، کیا کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ ایک غیر شخص اس کے بالاخانے پر پہنچ کر اس کا نعمت خانہ کھولے اور وہاں سے اس کا کھانا چورالائے، لوگوں کے مویشیوں کے حق بھی ان کے لئے کھانا (دودھ) جمع رکھتے ہیں، اس لئے انھیں بھی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوسے جائے۔
۱۵۲۱۔ لفظ کا مالک اگر ایک سال کے بعد آئے تو اسے اس کا مال واپس کر دینا چاہیے۔ کیونکہ پانے والے کے پاس وہ دودھ ہے۔

۲۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے، ان سے منبہث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اس کے بندھن اور برتن کی ساخت کو ذہن میں رکھو اور اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر لو، اس کا مالک اگر اس کے بعد آئے تو اسے اس کی امانت واپس کر دو۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! راستہ بھولی ہوئی بکری کا کیا کیا جائے گا؟ آنحضور نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو، کیونکہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی کی ہوگی یا پھر

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْحِلٍ الْمُتَنَبِّهَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْهَثَمِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْظَةِ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ سَأَلْتَهُ ثُمَّ أَعْرَفَ وَجَاءَهَا وَوَفَّاءُ ثُمَّ اسْتَفْشَقَ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَوْهَاهَا إِلَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَالَتُهَا نَعَمْ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لَا فَيُذِّبُ أَوْ لِلذِّبِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَالَتُهَا إِنْ لَيْلٍ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اخْتَرَتْ وَخَتَنَتْهُ أَوْ خَمَرَتْ وَجْهَهَا ثُمَّ

اسے فقہاء احناف کے یہاں مکہ مکرمہ اور دوسری جگہ کے لفظ میں کوئی فرق نہیں ہے حدیث میں خصوصیت کے ساتھ مکہ کا اس لئے ذکر ہے۔ کہ وہاں باہر سے لوگ بکثرت آتے رہتے ہیں۔ ایک شخص آیا اور اپنی کوئی چیز چھوڑ کے چلا گیا۔ وہ اپنے گھر پہنچ چکا ہوگا، یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں اگر کوئی چیز پائی گئی تو اس کے اعلان سے کیا فائدہ ہوگا؟ حدیث میں خصوصیت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے احوال کے باوجود اعلان کرنا چاہیے۔

قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا.

بھیڑے کی ہوگی، صحابی رضی نے پوچھا، یا رسول اللہ! راستہ بھولے ہوئے اونٹ کا کیا کیا جائے گا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار اس کے ساتھ خود اس کے کھرا اور اس کا

شوگرہ سے اسی طرح وہ اپنے مالک تک پہنچ جائے گا۔

بَابُ ۱۵۲۲ كَيْفَ يُأْخَذُ اللَّقْطَةُ وَكَأَيِّنْ عَنْهَا تُفْصِيحُ حَتَّى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ.

۱۵۲۲۔ کیا لقطہ اٹھالیتا چاہیے اور اسے ضائع ہونے کے

لئے نہ چھوڑنا چاہیے تاکہ اسے کوئی ایسا شخص نہ اٹھالے جو اس کا مستحق نہ ہو؟

۲۲۶۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلَمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَرَأَيْتُ بَيْنَ صُوحَاكٍ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سُوْحَاكًا فَقَالَ لِي الْفِجَةُ فَلَمْ أَفْعَلْ لَئِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمَعْتُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا جَعَلْنَا كُنُزَ رُتْ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ عَلَى مَهْدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِهَا مَا كُنْتُ رِيئًا بِهَا تَبَيْتُ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوُكُوعَهَا وَوُعَاةَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْرِغْ بِهَا.

۲۲۶۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کبیل نے بیان کیا کہ میں نے سويد بن غفله سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ میں نے ایک کوڑا پایا اردو میں سے ایک نے کہا کہ اسے پسپا رہنے دو۔ میں نے کہا کہ نہیں، تمکو بے لمحے اس کا مالک مل جائے (اعلان کے بعد) ورنہ میں خود اس سے نفع اٹھاؤں گا۔ غزوہ سے واپس ہونے کے بعد ہم نے حج کیا۔ جب میں مدینہ حاضر ہوا تو میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہمیں نے ایک جھیل پانی تھی جس میں سودینا رہتے۔ میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے کرتے رہو۔ میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا اور پھر حاضر ہوا کہ مالک اب تک نہیں ملا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔

اور اس کا اعلان کرو۔ میں نے ایک سال تک اعلان کیا اور حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس مرتبہ بھی فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ میں نے پھر ایک سال تک اعلان کیا اور جب پوچھی مرتبہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رقم کے عدد پھیل کا بندھن اور اس کی ساخت کو ذہن میں رکھو اگر اس کا مالک مل جائے (توفیر) ورنہ اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر لو۔

۲۲۶۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے اور انھیں سلمہ نے، یہی حدیث۔ شعبہ نے بیان کیا کہ پھر اس کے بعد میں مکہ میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا

۲۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلَمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَرَأَيْتُ بَيْنَ صُوحَاكٍ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سُوْحَاكًا فَقَالَ لِي الْفِجَةُ فَلَمْ أَفْعَلْ لَئِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمَعْتُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا جَعَلْنَا كُنُزَ رُتْ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ عَلَى مَهْدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِهَا مَا كُنْتُ رِيئًا بِهَا تَبَيْتُ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوُكُوعَهَا وَوُعَاةَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْرِغْ بِهَا.

کہ مجھے خیال نہیں، حدیث میں (میں نے) سال کا ذکر فرمایا ایک سال کا۔

۱۵۲۳۔ جس نے لقطہ کا اعلان خود کیا اور خلیفہ کے

بَابُ ۱۵۲۳ كَيْفَ يُأْخَذُ اللَّقْطَةُ وَكَأَيِّنْ عَنْهَا تُفْصِيحُ حَتَّى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ.

سپر و نہ کیا۔

۲۲۶۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ نے، ان سے نبیث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطہ کے متعلق پوچھا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرنے رہو۔ اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اس کی ساخت اور بدن کے متعلق صحیح صحیح بتائے (تو اسے دے دو) ورنہ اپنی ضروریات میں اسے خرچ کر دو۔ انھوں نے جب ایسے اونٹ کے متعلق بھی پوچھا جو راستہ بھول گیا تو آنحضورؐ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور اس کے کھر موجود ہیں، وہ خود پانی تک پہنچ سکتا ہے اور درخت کے پتے کھا سکتا ہے اور اس طرح اپنے مالک تک پہنچ سکتا ہے۔ انھوں نے راستہ بھول ہوئی بکری کے متعلق بھی پوچھا تھا۔ تو آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ یا وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی (اصل مالک) کو مل جائے گی ورنہ بھیڑ یا اٹھائے جائے گا۔

۱۵۲۴۔

۲۲۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابیہم نے حدیث بیان کی، انھیں نصر نے خبر دی، انھیں اسرائیل نے خبر دی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ مجھے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے واسطے خبر دی، ہم سے عبداللہ بن رجاہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ہجرت کر کے مدینہ جاتے وقت) میں نے تلاش کیا تو مجھے ایک چرواہا ملا جو اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کس کے چرواہے ہو؟ اس نے کہا کہ قریش کے ایک شخص کا۔ اس نے قریشی کا نام بھی بتایا جسے میں جانتا تھا میں نے اس سے پوچھا کیا تمہارے ریوڑ کی بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے اس سے کہا، کیا تم اسے میرے لئے دودھ دو گے؟ اس نے اس کا جواب بھی اثبات میں دیا چنانچہ میں نے اس سے دہنی کے لئے کہا، وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری ہڈو لایا۔ پھر میں نے اس سے بکری کا تھن گرو غبار سے صاف کرنے کے لئے کہا جب اس نے یہ کر دیا تو میں نے اس سے اپنا ہاتھ صاف کرنے کے لئے کہا۔ اس نے دیا ہی کیا، ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر (ہاتھ صاف کر بیٹے) اور ایک پیالہ دودھ دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِلَى السُّلْطَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى النَّبِيعِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ
خَالِدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَطِطَةِ
قَالَ عَرَفَهَا مَسْنَةً فَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمْ بِهَا فَقَدْ بَعِثَ بِهَا وَ
وَحَالَهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْقِ بِهَا وَسَالَ عَنْ خَالَتِ الْأَيْلِ
فَتَسْقِرْ وَخُفِّهِ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا
وَحِلَاؤُهَا تَرَوِ الْمَاءَ وَكَأَنَّ كُلَّ الشَّجَرِ وَمَعَهَا مَتْنُ
يَجِدُهَا تَبْهًا وَسَالَ عَنْ خَالَتِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ
أَوْ لَا خَيْلِكَ أَوْ لَيْتَ مَا

باب ۱۵۲۴

۲۲۶۴ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
النَّصْرُ أَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ اخْبَرَنِي
اِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَسْحٍ حَدَّثَنَا
اِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ اَنْطَلَقْتُ يَاقَا اَنَا
بِرَاحِي فَسَمِعْتُ سَوِيًّا عَنْهُ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ قَالَ لِرَسُولِ
مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمِعْتُهُ نَعْرُفَةً فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ
فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ اَنْتَ خَالِي لِي قَالَ نَعَمْ مَا مَرَّتْ
فَاَعْتَقَلْتُ شَاوًا مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ اَمَرْتُهُ اَنْ يَنْقُضَ مَتْنَهَا مِنْ
الْقَبَائِرِ ثُمَّ اَمَرْتُهُ اَنْ يَنْقُضَ اَفْئِدَةً فَقَالَ هَكَذَا اَضْرِبْ
اِحْدَى اَفْئِدَةٍ بِالْاُخْرَى فَعَلَبَ كَتَبَةً مِنْ لَبَنٍ وَتَدَجَعَلْتُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَكْتُ عَلَى فَمِي مَا
خَيْرُهُ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ خَالِي بَرَادٍ اَسْفَلُهُ فَانْتَهَيْتُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ

کے لئے میں نے ایک بتن ساتھ لے لیا تھا۔ جس کے منہ پر کڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے (پانی) دودھ پر بہایا جس سے اس کا پتلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا پھر دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نوش فرمائیے، یا رسول اللہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا اور اچھے مسرت حاصل ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ظلم اور غضب کے مسائل

کِتَابُ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَضَبِ

بَابُ ۱۵۲۵ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ حَسْبُنَا اللَّهُ عَاقِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيُوشِحَ فِيهِ الْأَبْصَارُ لَهُمْ فِيهَا عَمَلٌ مُّقْتَنِعٌ رُوِيَ عَنْهُمْ الْمُفْنِعُ وَالْمُفْجِعُ وَاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ هَاطِطِينَ مِدْبِئِي النَّظَرِ يَقَالُ مَسْرِعِينَ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ كَرْهُهُمْ وَأَقْوَدُ كَرْهُهُمْ هُوَ أَعْيَنُ جَوْفًا لَا عَقُولَ لَهُمْ وَأَنْذَرُ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا إِلَى أَهْلِ قَرِيبٍ نَجِبٍ وَغُوتٍ وَتَتَّبِعِ الرَّسُولَ أَوْ كَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مَنِي بَلْ مَا لَكُمْ مِن زَوَالٍ وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِينِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمْ الْأَمْثَالَ وَهَلْ تَكُونُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخِيفًا وَغَدِيرًا مَرَّسَلَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ

۱۵۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ظالم جو کچھ کر رہے ہیں، اس سے اللہ کو عاقل نہ سمجھیں اللہ تعالیٰ تو انھیں صرف ایک ایسے دن کے لئے ڈھیل دے رہا ہے جس میں آنکھیں پتھر ابائیں گی اور سراسر اٹھے رہ جائیں گے۔“ مقتنع اور متنع دونوں کے معنی ایک ہیں۔ مجاہد نے فرمایا کہ ہطیص کے معنی ٹٹکی لگانے والے کے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (اس کے معنی بلانے والے کی طرف) تیز دوڑنے والے کے ہیں کہ ہٹک بھی چسکنے نہ پائے گی ان کے دل بالکل خالی ہو جائیں گے کہ عقل باقی نہیں رہے۔ گی (حشر کی گھبراہٹ اور خوف سے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو اس دن سے ڈھیلے جس دن ان پر عذاب مسلط ہوگا، جو لوگ ظلم کر چکے ہیں وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! (عذاب کو) کچھ دنوں کے لئے ہم سے اور مؤخر کر دیجئے، ہم آپ کی دعوت کو قبول کریں گے اور انبیاء کی پیروی کریں گے۔ کیا تم نے پہلے قسم نہیں کھائی تھی کہ تم پر کبھی زوال نہیں آئے گا۔ اور تم ان قوموں کی بستیوں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا (کھراور گناہوں سے) اور تم پر یہ بھی واضح ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا

۱۔ عرب کے مویشی صحرا اور بادیر میں چرا کرتے تھے۔ دشوار گزار اوبے آب و گیاہ راستوں سے گھسنے والے پیاسے مسافروں کے لئے ان چہرے والے مویشیوں کے دودھ پینے کی عام اجازت ہوتی تھی، اس میں کوئی روک ٹوک نہیں تھی بلکہ یہ عرف و عادت ہی چکی تھی۔ اس طرح اس طرح اگر عرف و عادت بن جائے تو اسلام نے بھی اصل مالک سے اجازت ضروری نہیں فرمادی ہے بلکہ استفادہ کی اجازت ہی ہے اور آنحضور نے بھی عرب کے اسی عرف کی بنا پر مالک کی اجازت کے بغیر بکری کا دودھ کو شش فرمایا تھا۔

ہم نے تمہارے لئے مثالیں بھی بیان کر دیں۔ انہوں نے برسیٰ ندیر (حق کو جھٹلانے کے لئے) اختیار کیا اور اللہ کے یہاں ان کی یہ بیزاریں تدبیر لکھ لی گئی ہیں۔ اگرچہ ان کے مکر ایسے تھے کہ ان سے پہاڑ بھی ہل جاتے پس اللہ کے متعلق یہ نہ خیال کریں کہ وہ اپنے انبیاء سے کئے ہوئے وعدے کے خلاف کرے گا، بلاشبہ غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔

۱۵۲۶۔ مظالم کا بدلہ۔

بَابُ ۱۵۲۶ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ

۲۲۶۵۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں معاذ بن ہشام نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالنوکول ناجی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مومنوں کو دوزخ سے نجات مل جائے گی (سب کے بعد) تو انھیں ایک ہل پر جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہوگا، روک لیا جائے گا اور وہیں ان کے ان مظالم کا بدلہ دے دیا جائے گا جو باہم دنیا میں کرتے تھے۔ پھر چرب ان کا تنقیہ و تہذیب (روحانی) ہو چکے گی تو انھیں جنت میں داخلہ کی اجازت دے دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے، ان میں سے ہر شخص اپنے جنت کے گھر اپنے دنیا کے گھر سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر سچا کرے گا۔ یونس بن خمد نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے قتادہ نے اور ان سے ابوالنوکول نے حدیث بیان کی۔

۲۲۶۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي النُّوْكُولِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُسُوءًا يَفْضُرُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَفَاضُونَ مَقَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا انْقَوُا وَهَذَبُوا أَدْرَكَ لَهُمْ بِدْوَجُ الْجَنَّةِ قَوْلُ الَّذِي نَسَرَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَةً لَأَحَدٍ يَسْكُنُهُ فِي الْجَنَّةِ أَنْ يَمْلُؤَ لَهُ كَنْ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّوْكُولِ

بَابُ ۱۵۲۷ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَلَا تَهْتَفُ الْمَنُ

عَلَى الظَّالِمِينَ

۲۲۶۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هُشَاةٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صفوان بن محرز المازنی قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَشِيٌّ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِخْلُ بَيْدًا إِذْ عَرَضَ جُلٌّ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ

۱۵۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ آگاہ ہو جاؤ، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

۲۲۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے قتادہ نے خبر دی، ان سے صفوان خرمزانی نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے جا رہا تھا۔ کہ ایک شخص سامنے آیا اور پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (قیامت میں اللہ اور بندے کے درمیان ہونے والی) سرگوشی کے متعلق

لہ قرطبی نے لکھا ہے کہ یہ دوسرا ہل صراط ہوگا پہلا ہل صراط وہ ہوگا جس سے تمام اہل خشت کو، ان مقدس ہستیوں کے اشتباہ کے بعد جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گی، گندنا پڑے گا۔ ایک اور طبقہ بھی ایسا ہے جو اس ہل سے نہیں گند پائے گا اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے انتہائی سنگین مظالم کی پاداش میں جہنم خود انھیں کھینچ لے گی۔ یہ پہلا ہل صراط اکبر ہے۔ جو لوگ اس مرحلہ پر نجات پا جائیں گے اور وہ صرف مسلمان ہوں گے تو انھیں جنت کی طرف جاتے ہوئے ایک خاص ہل پر روک لیا جائے گا یہاں مسلمانوں کے صغیرہ گناہوں کی سزا دی جائے گی یہاں روکے جانے والوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جسے دوبارہ دوزخ کی طرف بھیجا جاسکے گا بلکہ مظالم کے تنقیہ کے بعد انھیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

يُدْفِي الْمُؤْمِنِينَ بِصَحَّةِ عَلَيْهِمْ كَفَعُوا وَيَسْتَرْجِعُونَ يَقُولُ أَتَعْرِفُونَ
ذُنُوبَكُمْ أَتَعْرِفُونَ ذُنُوبَكُمْ أَتَعْرِفُونَ نَعَمْ أَعْرِفُ رُبَّ حَتَّى إِذَا
قَرَّرَ بِذُنُوبِهِمْ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُكُمْ
عَنْ بَنِي اللَّهِ نَبِيًّا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكُمْ أَيُّوْمَ قِيَامِي كِتَابَ
حَسَنَاتِهِمْ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ أَلَا تَعْلَمُونَ
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَيَّ رَبِّهِمْ أَكَلَفْتُهُ اللَّهُ عَلَى الظَّالِمِينَ

کیا سنا ہے؟ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے۔ آپ بیان فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب بلائے گا
اور اس پر اپنا پروا ڈال دے گا اور اسے چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس سے
فرمائے گا، کیا فلاں گناہ یاد ہے؟ (جو تم نے دنیا میں کیا تھا) کیا فلاں گناہ
یاد ہے؟ بندہ مومن کہے گا، ہاں۔ اسے میرے رب! آخربین وہ اپنے
گناہوں کا اقرار کرے گا اور اسے یقینی آجائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا تو اللہ
تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں سے پردہ پوشی کی اور آج بھی میں تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس
کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن کافر اور منافق کے متعلق جھوٹ کہا تھا اگاہ ہو جائیں کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

۱۵۲۸۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ اس
پر ظلم ہونے دے۔

۲۲۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے انھیں سالم نے خبر
دی اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ پس اس پر
ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری
کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے جو
شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت
کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان (کے عیب کی) پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس
کی پردہ پوشی کرے گا۔

۱۵۲۹۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

۲۲۶۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشیم نے
حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن انس اور حمید طویل نے خبر
دی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم
۲۲۶۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی
ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا
مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کر سکتے ہیں،

۲۲۶۸ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ وَحُمَيْدُ بْنُ
الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

۲۲۶۹ مَسْدُودٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هُبَيْرٍ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا
أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَنْصُرُهُ مَظْلُومًا
فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ

لیکن ظالم ہونے کی صورت میں اس کی مدد کس طرح ہوگی؟ آل حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ظالم کی مدد کی صورت یہ ہے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو۔)

۱۵۳۰۔ مظلوم کی مدد

بَابُ ۱۵۳۰ نَصْرُ الْمَظْلُومِ۔

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزَّيْبَعِ قَالَ خَذْتُ شُعْبَةَ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ يَخُوضُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَكُنْهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيتِ الْعَاقِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَكَفَّرَ الْمَظْلُومَ وَاجَابَةَ الدَّعْوَى وَابْرَأَ الْمُقْسِمَ۔

۲۲۷۰۔ ہم سے سعید بن زبیع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے معاویہ بن سويد سے سنا، انہوں نے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا تھا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات ہی چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ (جن چیزوں کا حکم دیا تھا ان میں) انہوں نے مریض کی عیادت، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کا جواب دینے، دعوت کرنے والے (کی دعوت) قبول کرنے اور قسم پوری کرنے کا حکم دیا۔

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَيْنِيَانِ يُشُدُّ بَعْضُهُمَا بَعْضًا وَشَبَدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ ۖ

۲۲۷۱۔ ہم سے محمد بن غلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بزرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ صبر فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے ساتھ ایک عمارت کے حکم میں ہے کہ ایک

کو دوسرے سے تقویت پہنچتی ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں کی تشبیہ کی (ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیا)

بَابُ ۱۵۳۱ التَّحَارُّمُ مِنَ الظَّالِمِ لِقَوْلِهِ جَلَّ

وَكُلُّهُ لَا يَجِبُ إِتْدَاءُ الْجَهْدِ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ

إِلَّا مَنْ ضَمَّ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا وَالَّذِينَ

إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِفُونَ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ

كَأَنَّهُ يَكْفُرُونَ أَيْ يَسْتَدْرِكُونَ إِذَا أَقْدَمُوا عَفْوًا

۱۵۳۱۔ ظالم سے انتقام اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ اللہ تعالیٰ

بری بات کے اعلان کو پسند نہیں کرتا، سو اس کے جس پر ظلم کیا

گیا ہو اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد کہ) اور وہ لوگ کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ اس کا

انتقام لیتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا کہ سلف ذلیل ہونا پسند نہیں

کرتے تھے۔ کیسی جب انہیں (ظالم پر) قدرت حاصل ہو جاتی تو اسے معاف کر دیا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۵۳۲ عَفْوُ الْمَظْلُومِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ

تَبَدَّلُوا خَيْرًا أَوْ تَعَفَّوْا أَوْ تَعَفَّوْا عَنْ سُوءٍ

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفْوًا قَدِيرًا وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ

مِثْلُهَا فَتَعَفَّوْا أَصْلَحَ فَأَجْزَمُ عَلَى اللَّهِ أَنَّهُ لَا

۱۵۳۲۔ مظلوم کی طرف سے معافی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی

میں کہ اگر تم علانیہ طور پر کوئی اچھا معاملہ کرو یا پوشیدہ طور پر

کوئی معاملہ کرو یا کسی کے برے معاملہ پر عفو و صغ سے کام لو، تو

خداوند تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والا اور بے پناہ قدرت

میں اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی شرح سمجھنا چاہیے۔ گویا ظالم کی مدد کا طریقہ یہ نہیں کہ اس کو ظلم کرنے دیا جائے، یہ تو خود اس پر ظلم ہو گا بلکہ اس کی مدد کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ حدیث میں کناہیہ اس سے ہے کہ اسے عللاً روک دینا چاہیے اگر انتقامی طاقت ہو اور اگر وہ سمجھانے سے باز نہ آتا ہو۔ کیونکہ ظالم کے ساتھ اس سے بڑی اور کوئی خیر خواہی نہیں۔

يُجِبُّ الظَّالِمِينَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ
مَاعَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ
النَّاسَ وَيَقُوتُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَلَمَنِ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ
لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَلَنُرِي الظَّالِمِينَ لِنَارِهِمْ أَعْدَادًا
يَقُولُونَ هَلْ إِلَّا مَزِيدٌ مِّنْ سَبِيلٍ

والا ہے اور برائی کا بدلہ، اسی جیسی برائی سے بھی ہو سکتا ہے کہ
یہ قانونِ شریعت ہے (لیکن جو معاف کر دے اور دنگ کی معاملہ
کو باقی رکھے تو اس کا (اس نیک عمل کا) اجر اللہ تعالیٰ ہی پر
ہے، بے شک خداوند تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں
کرتے اور جس نے اپنے پر ظلم کیے جانے کے بعد اس کا (جائزہ)
بدلہ لیا (اور اس انتقام میں حد سے تجاوز نہیں کیا) تو ان پر
کوئی گناہ نہیں ہے، گناہ تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین پر ناحق فساد کرتے ہیں یہی ہیں وہ لوگ جن پر دردناک عذاب
ہوگا۔ لیکن جس شخص نے (ظلم پر) صبر کیا اور ظالم کو معاف کیا تو یہ نہایت اولیٰ العزیز کی بات ہے۔ اور تم مشاہدہ کرو گے کہ جب
ظالم عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے، کیا واپسی (دنیا کی طرف) بھی ممکن ہے۔

۱۵۳۳۔ ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔
۲۲۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الغفور
ماجشون نے حدیث بیان کی، ابھی عبد اللہ بن دینار نے خبر دی اور
ابھی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔
۱۵۳۴۔ مظلوم کی فریاد سے بچو اور ڈرتے رہو۔

۲۲۷۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ
كُلَّمَا كُنْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۲۷۳۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے
حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق مکی نے حدیث بیان کی، ان سے
یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی نے، ان سے ابن عباس کے مولیٰ ابو معبد نے
اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مظلوم
رضی اللہ عنہ کو جب میں بھیجا (عالم بنا کر) تو آپ نے ابھی ہدایت فرمائی
کہ مظلوم کی فریاد سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

بِأَكْبَرِ الْإِنْفَاءِ وَالْعَدَاءِ مِنَ مَنُوعَةِ الْمَظْلُومِ
۲۲۷۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ
كُلَّمَا كُنْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۵۳۵۔ کسی کا دوسرے شخص پر کوئی مظلمہ تھا اور مظلوم نے اسے
معاف کر دیا تو کیا اس مظلمہ کا نام لینا بھی ضروری ہے؟

۱۵۳۵ مَا كَانَ لَهُ مُظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّبِّ
فَحَلَّلَهَا لَهُ هَلْ يَبْتَغِي مَظْلَمَتَهُ

۲۲۷۴۔ ہم سے آدم بن ابی یاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب

۲۲۷۴ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي يَاسٍ حَدَّثَنَا

ملہ۔ مظلمہ ہر اس ظلم کو کہتے ہیں جو کوئی برواشت کرے۔ جو چیزیں کسی سے ظلمانی جائیں ان پر بھی مظلمہ کا اطلاق ہوتا ہے اس کا مفہوم بہت عام ہے۔
فسوس اور غیر فسوس سب پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اگر کسی نے کسی کی عزت پر حملہ کیا تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اسے کوئی ناجائز تکلیف
پہنچائی یا اس کی کوئی چیز زبردستی لے لی تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اس لئے ہم نے اس لفظ کا ترجمہ نہیں کیا، بلکہ عربی کے بعینہ لفظ کو باقی
رہنے دیا۔

أَبِي ذُئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْقَعْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضٍ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ وَبَيِّنًا وَلَا وَرْهَمًا إِنْ كَانَ لَهُ عَلَى صَاحِبٍ نَعْدٌ مِنْهُ يَفْقَدُ مِنْ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اخْذْ مِنْ سَيِّئَاتِكَ مَلِكِيهِ فَحِيلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يُعْجِلُ بَيْنَ ابْنِ أَوْسٍ وَأَنَا سَمِعْتُ الْقَعْبَرِيَّ كَذَلِكَ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْقَعْبَرِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَصَعِيدٌ الْقَعْبَرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيدُ بَنِي أَبِي سَعِيدٍ وَأَنْتُمْ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ.

نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کا ظلم (مظلمہ) دوسرے کی عزت پر ہو یا اور کسی طریقہ سے ظلم کیا ہو تو اسے آج ہی، اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم، بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل نہیں ہوگا تو اس کے ساقی (مظلوم) کی برائیاں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ) نے کہا کہ اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، (سعید مقبری کا) نام مقبری اس لئے پڑا کہ مقبروں کے قریب انہوں نے قیام کیا تھا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ) نے کہا کہ سعید مقبری ہی بنی لیت کے مولیٰ میں پورا نام سعید بن ابی سعید تھا اور (ان کے والد) ابو سعید کا نام کيسان تھا۔

۱۵۳۶۔ جب ظلم کو معاف کر دیا تو داپسی کا مطالبہ بھی باقی نہیں رہے گا۔

۲۲۵۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (قرآن مجید کی اس آیت ”اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت یا اعراض کا خوف رکھتی ہو“ (کے متعلق) فرمایا کہ کسی شخص یہاں اس کی بیوی ہے، لیکن وہ شوہر اس کے پاس زیادہ آجاتا نہیں بلکہ اسے جدا کرنا چاہتا ہے، اس پر اس کی بیوی کہتی ہے کہ میں اپنا حق تم سے معاف کرتی ہوں اسی پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

۱۵۳۷۔ ایک شخص نے دوسرے کو اجازت دی یا اسے معاف کر دیا، لیکن کوئی تعین نہیں کی۔

۲۲۵۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم بن دینار نے اور انھیں سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مشروب پیش کیا گیا اور آپ نے اسے پیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک لڑکے تھے اور بائیں طرف شیوخ! لڑکے سے آنحضورؐ نے فرمایا، کیا تم مجھے اس کی اجازت دو گے کہ ان (شیوخ) کو یہ (بچا ہوا مشروب) دے دوں لڑکے نے کہا، نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے

۱۵۳۵۔ اِذَا خَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ.

۲۲۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ أُمِّرٍ أَنَّ خَافَتْ مِنْ بَعْضِهَا شَوْراً أَوْ اعْرَاضاً قَالَتْ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَكَ الْمَرْءُ لَا تَلَيْسَ بِمُسْتَكْبَرٍ مِنْهَا كَرِيدٍ أَنْ يُفَاقَهَا قَوْلُ أَجْعَلْكَ مِنْ سَائِي فِي جِلِّي قَتَلْتُ هَذِهِ الْيَتِيمَةَ فِي ذَلِكِ.

۱۵۳۸۔ اِذَا دَانَ لَهُ أَوْ خَلَّلَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ.

۲۲۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاطُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَمَّا دَانَ أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ كَا وَاللَّهِ لَا أَرَى سَوَاءَ الْمَوْلَا أَوْ تَرَى بِحُسْنِي مِلْكٍ أَحَدًا أَتَالَ قُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِ

یہ ۲۔ حصے کا ایشار میں کسی پر نہیں کر سکتا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے پارہ کے کی طرف بڑھا دیا جیسے آپ کو یہ بات پسند نہ آئی ہو۔

۱۵۳۱۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی۔

۲۲۷۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے طلحہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن بن عمر بن سہل نے خبر دی اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی اسے سات زمین کا طوق پہنا یا جائے گا۔

۲۲۷۸۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے اور بعض دوسرے لوگوں کے درمیان (کسی زمین کا) جھگڑا تھا اس کا ذکر انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو آپ نے فرمایا، ابو سلمہ! زمین کے معاملے میں احتیاط سے کام لو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اگر کسی شخص نے ایک بالشت زمین

۲۲۷۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقیقہ نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ناحق کسی زمین کا تھوڑا سا حصہ بھی لیا تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ) نے کہا کہ یہ حدیث ابن المبارک کی اس کتاب (بلکہ اسے انھوں نے بصرہ میں اپنے شاگردوں کو املا کر لیا تھا۔

۱۵۳۹۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے تو جائز ہے۔

۲۲۸۰۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حیلہ نے بیان کیا کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ میں مقیم تھے، وہاں ہمیں قسط سے دو چار ہونا پڑا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُمَرَ بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مَرَأً ظَلَمَ مِنْ الْأَرْضِ شَيْئًا طَوَّاقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ.

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْكَوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَعَاكَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قَيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّاقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ.

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِإِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِيْقَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بَغْيًا حَقَّهُ حُسْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِحَدَّثِ سَالِمٍ فِي كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَلَا عَلَيْهِ بِالنَّصَرَةِ.

۱۵۳۹۔ إِذَا أَدِنَ إِنْسَانٌ لَأَخَرٍ شَيْئًا جَائِزًا.

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَيْلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ

ابن عبد بنرہما یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الاقربان الا ان یستأذنا الرجل منکم اَخاؤہ۔
 لکھانے کے لئے ہمارے پاس کھجور بھجوا کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ جب ہماری طرف سے گذرتے تو فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب بہت سے لوگ مشترکہ طریقہ پر کھا رہے ہوں تو) دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا تھا۔ البتہ اگر کوئی شخص اپنے دوسرے ساتھی سے (بسا اچھوں سے) اجازت لے لے (اور وہ اجازت دے دیں تو کوئی مضائقہ نہیں)۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لِحَامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ اِصْنَحْ لِي طَعَامَ خَمْسَةِ لَعْنَى اذْهَبُوا إِلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَأَبْصُرْ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ قَدْ عَايَنْتُ بِهِمْ رَجُلٌ لَمْ يَذْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا قَدْ تَبِعُنَا أَكَاذِبُ لَهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۲۸۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو قائل نے، ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ انصاریوں سے ایک صحابی کے، جنہیں ابو شعیبہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، ایک قصائی غلام تھے، ابو شعیبہ (رضی اللہ عنہ) نے ان سے فرمایا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو، کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار اور اصحاب کے ساتھ مدعو کر دوں گا۔ انہوں نے حضور اکرم کے چہرہ مبارک سے بھوک کے آثار محسوس کئے تھے۔ چنانچہ آپ کو انھوں نے بلایا، ایک اور شخص آپ کے ساتھ ہو گئے جن کی دعوت نہیں تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داعی سے فرمایا، یہ بھی ہمارے ساتھ آگئے ہیں، کیا ان کے لئے اجازت ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔

باب ۱۵۴۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَخَصِمُ

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ مَيْلَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ تَبَغَضَ الرَّجُلُ إِلَى اللَّهِ الْكَذِبَ الْخَصْمُ

بَاب ۱۵۴۔ مِنْ خَصَمٍ فِي بَابٍ وَهُوَ يَعْلَمُ

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُرُوقُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَبِيبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خَصْمَ بَنِي أَبِي حُجْرَةَ يَحْجَرُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ بَشَرٌ الْخَصْمُ فَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغُ مِنْ بَعْضٍ فَاحْشَبْ إِنَّهُ صَدَقَ نَاقِضِي لَهُ بِذَلِكَ مَنْ قَصِدْتُ لَهُ يَحِقُّ مُسْلِمٌ لِمَا قَطَعَهُ مِنْ لَتَائِمٍ فَلْيَاخُذْهَا وَوَلْيُشْرِكْهَا

۱۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور سخت جھگڑا لو ہے۔

۲۲۸۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا ہو۔

۱۵۴۔ اس شخص کا گناہ، جو جان بوجھ کر ناحق کے لئے لڑے۔

۱۵۸۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں زینب بنت اُم سلمہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے کے سامنے جھگڑے کی آواز سنی اور جھگڑا کرنے والوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اس لئے جب میرے یہاں کوئی جھگڑا کر آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ (فریقین میں سے) ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں اس

یہ سمجھ لوں کہ سچ وہی کہہ رہا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ اس لئے میں جس شخص کے لئے بھی کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں (غلطی سے) تو دوزخ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، چاہے تو وہ اسے لے لے ورنہ جھوٹ دے۔

بَابُ (١٥٧٢) إِذَا خَاصِمَ نَجَرَ.

٢٢٨ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَمْدِيُّ

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَ فِيهِ كَانَتْ مَنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ
أَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْإِثْقَانِ حَتَّى يَدَّ مَعَهَا وَاحِدَةً
كَذِبَ وَإِدْوَاعَ أَهْلَ عَهْدٍ وَإِعْهَادَ عَدُوٍّ وَإِدْوَاعَ الْخَاصَمِ
فَجَدَّ

خلائی کہ، جیسے معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے اور جیسے جھگڑے تو بدزبانی پر آمرا آئے۔

باب ۱۵۲۳ قِصَاصِ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ الظَّالِمِ

وَقَالَ نَبِيُّ سِيرِينَ يُقَاسُّهُ وَقَرَأُوا وَإِنْ عَاقَبْتُمْ

فَعَايِبُوا بِسَلِّ مَا عَوَّيْتُمْ بِهِ.

۴۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الرَّهْزِيِّ حَدَّثَنِي عَزْرَقُ بْنُ عَاشِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ
هِنْدُ بِنْتُ عُثْمَانَ ابْنِ مَرْبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا
سُفْيَانَ رَجُلٌ مَيْسِرٌ قَدْ عَلَى خَرَجَ أَنْ أَطْعِمَ مِنَ الذِّبْنِ لَهُ
عِيَالَنَا فَقَالَ لَا خَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تَطْعِمِيَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۖ

مال میں سے لے کر اپنے خیال کو کھلایا کروں؟ حضور اکرمؐ نے
 صریح نہیں ہے۔

۲۸۶ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْسَى عَنْ

سم ۱۵۔ مظلوم کا بدلہ، اگر اسے ظالم کا مال مل جائے۔ ابن

سیرتِ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بدلہ لینا چاہیے پھر انہوں نے

یہ آیت پڑھی "اگر تم بدلہ دو تو اتنا ہی جتنا تمہیں سنا یا گیا ہو۔"

۲۲۸۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر

ہوئی، انھیں زہری نے، ان سے عرصہ نے حدیث بیان کی اور ان سے

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتیمہ بن ربیعہ کی بیٹی ہند رضی اللہ

عنها حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! ابوسفیان رضی اللہ

عنه (ان کے شوہر) بخیل میں، تو کیا اس میں کوئی حرج ہے اگر میں ان کے

کہ اگر تم دستور کے مطابق ان کے مال سے لے کر کھلا دو اس میں کوئی

Journal of Management Studies, 36(7), 809-826.

۲۲۸۰- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیٹ نے

۱۷۔ احناف نے اس باب میں کہا ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے کسی شخص کا مال ظلماً لے لیا تو مال کے اصل مالک کو یہ حق ہے کہ اگر وہ بعینہ اپنا مال یا اس جنس سے کوئی دوسرا مال، ظالم سے واپس لے سکتا ہے تو واپس لے لے، اسے یہ حق نہیں ہے کہ ظالم کا جو مال بھی پائے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح اپنا مال لینے میں بھی ظلم کا طریقہ نہ اختیار کرنا چاہیے لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں تعمیم کی ہے کہ ظالم کا جو مال بھی مل جائے اگر مظلوم اس پر قبضہ کر سکتا ہے تو اپنے مال کی اہلیت کی مقدار میں اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے۔ متاخرین احناف نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بڑید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الجحر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ ہمیں (مختلف مہمات پر) بھیجتے ہیں اور بعض اوقات ہمیں ایسے قبیلے میں قیام کرنا پڑتا ہے کہ وہ ہماری ضیانت بھی نہیں کرتے، آپ کی ایسے مواقع کے لئے کیا ہدایت؟ حضور اکرم نے ہم سے فرمایا کہ اگر تمہارا قیام کسی قبیلے میں ہوا اور تم سے ایسا برتاؤ کیا جائے جو کسی مہمان کے مناسب ہے تو تمہیں اسے قبول کرنا چاہیے، لیکن ان کی طرف سے اگر اس طرح کی کوئی پیش رفت نہ ہو تو تم مہمانی کا حق ان سے وصول کر لو۔

۱۵۴۴- چوپال کے متعلق احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بنو ساعدہ کی چوپال (سقیفہ) میں بیٹھے تھے۔

۲۲۸۷- ہم سے یحییٰ بن سلمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی اور انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وفات

الْبَشَرِ قَالَ حَدَّثُنِي يُزِيدُ عَنْ أَبِي الْخُبَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَذَرُ تَبِعَتُنَا فَتَنْزِلَ بِقَوْمٍ لَا يَتَّقُونَ تَأْمَنَّا تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرْتُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَجُدُوا مِنْهُمْ حَتَّى الْخَيْفُ

بِأَوَّلِ ۱۵۴۴ مَلِكًا فِي السَّقَائِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

۲۲۸۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْخُبَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ جِئْتُ نَوْفِيَّ اللَّهِ نَسِيئَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

لہ۔ مہمانی کا حق، میزبان کی مرضی کے خلاف وصول کرنے کے لئے جو اس حدیث میں ہدایت ہے، اس کے متعلق محدثین رحمہ نے مختلف توضیحات بیان کی ہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ یہ حکم فحشاء کی حالت کا ہے۔ یاد رہے اور گاؤں کے دور دراز علاقوں میں اگر کوئی مسافر خصوصاً عرب کے ماحول میں۔ چیتا تو اس کے لئے کھانے پینے کا ذریعہ اہل بادیر کی میزبانی کے سوا اور کچھ نہیں تھا تو مطلب یہ ہوا کہ اگر ایسا موقع نہ ہوا اور قبیلے والے ضیانت سے انکار کر دیں، اور حجازی مسافروں کے پاس کوئی سامان نہ ہو تو وہ اپنی جان بچانے کے لئے ان سے کھانا پینا ان کی مرضی کے خلاف بھی وصول کر سکتے ہیں اس طرح کی رخصتیں اسلام میں فحشاء کے اوقات میں ہیں۔ دوسری توضیح یہ کہ ضیانت اہل عرب میں ایک عام عرف و عادت کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس لئے اس عرف کی روشنی میں مجاہدین کو آپ نے ہدایت دی تھی۔ ایک توضیح یہ بھی کہ گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے بہت سے قبائل سے معاہدہ کیا تھا کہ اگر مسلمانوں کا لشکر ان کے قبیلہ سے گزرے اور ایک دو دن کے لئے ان کے یہاں قیام کرے تو وہ لشکر کی ضیانت کریں۔ یہ معاہدہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مکاتیب میں موجود ہے جو آپ نے قبائل عرب کے سرداروں کے نام بھیجے تھے اور جن کی تحریر زبلی نے بھی کی ہے۔ بہر حال مختلف توضیحات اس کی گئی ہیں اور علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے عرف و عادت والے جواب کو پسند کیا ہے۔ یعنی سب کے یہاں خود یہ بات جانی پہچانی تھی کہ گزرنے والے مسافروں کی ضیانت اہل قبیلہ کو ضرور کرنا چاہیے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو عرب کے پھیلنے والے آب و گیاہ میدانوں میں سفر عرب جیسی عزیز قوم کے لئے تقریباً ناممکن ہوتا اور اسی کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حکم تھا گویا یہ ایک انتظامی ضرورت بھی تھی اور جب دو ایک مسافر اس کے بغیر دروازے کے سفر نہیں کر سکتے تھے دستے کس طرح اس کے بغیر سفر کر سکتے۔

قُلْتُ لَا بِيْ بَكَرٍ نُّطْلِقُ بِأَفْعَلْتَاهُمْ فِيْ سَفِيْفَةٍ بَحِيْ
سَاعِدَةٍ ۚ

باب ۱۵۴۵ لَا يَمْنَعُ جَارُ جَارَةٍ أَنْ يَغْرِزَ

تَحْشِبُهُ فِيْ جِدَارِهِ ۝

۲۲۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلَمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ
جَارُ جَارَةٍ أَنْ يَغْرِزَ تَحْشِبُهُ فِيْ جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ
أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِيْ أَرَاهُ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَالْمَلِكُ كَرِ
مِينَ بِهَا نِيلِينَ التَّنَائِيكُ ۝

باب ۱۵۴۶ صَبَّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ ۝

۲۲۸۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
أَبُو بَكْرِ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَصَادُ بْنُ مَرْثِدٍ حَدَّثَنَا
ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ
وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيحُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاوِيًّا بِسَدِّ الْإِنَاءِ الْخَمْرُ قَدْ حَدَرَتْ
فَقَالَ لِيْ أَبُو طَلْحَةَ أَخْرِجْ فَأَخْرَجْتُهَا فَصَرَحْتُ فَهَرَقْتُهَا
فَجَعَلَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قِيلَ
قَوْمٌ دَخَلُوا فِي بَطْوَنِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِلَّا يَتْلُوا

دی تو انصار بنو ساعدہ کے سقیفہ (چوپال) میں جمع ہوئے۔ میں نے ابو بکر
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں بھی وہیں لے چلئے، چنانچہ ہم انصار
کے یہاں سقیفہ بنو ساعدہ میں پہنچے۔

۱۵۴۵۔ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے

سے نہ روکے۔

۲۲۸۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک
نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے
پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے، پھر ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس سے اعراض کرتے
والا پاتا ہوں، بخدا، میں اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان
کرتا رہتا ہوں

۱۵۴۶۔ راستے میں شراب بہانا۔

۲۲۸۹۔ ہم سے ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں
عضان نے خبر دی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے
ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں ابو
طلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ ان دنوں صبح
شراب کا بہت چلن تھا۔ (پھر جو نہی شراب کی حرمت پر آیت نازل ہوئی)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو اس بات کے اعلان
کا حکم دیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ (یہ سنتے ہی) ابو
طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باہر لے جا کر شراب بہا دو۔ چنانچہ میں نے
باہر نکل کر شراب بہا دی۔ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی تو بعض

لوگوں نے کہا، معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اس حالت میں قتل کر دیے گئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹ میں موجود تھی پھر اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے، ان پر ان چیزوں کا کوئی گناہ نہیں ہے جو وہ کھا چکے ہیں، (ان کی حرمت کے نازل
ہونے سے پہلے یا زمانہ جاہلیت میں) الآیۃ

باب ۱۵۴۷ أَقْبَنِيَّةُ الذِّفْرِ وَالْجُلُوسِ فِيهَا

وَالْجُلُوسِ عَلَى الْمَقْعَدَاتِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ
قَابَتْنِي أَبُو بَكْرٍ مُسْجِدًا يَفْنَاؤُهُ أَوْ يَصْلِي فِيهِ
وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ يَتَنَقَّصُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ

۱۵۴۷۔ گھروں کے سامنے کا حصہ اور اس میں بیٹھنا اور راستے

میں بیٹھنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ پھر ابو بکر رضی
اللہ عنہ نے اپنے گھر کے سامنے ایک مسجد بنائی، جس میں وہ
نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے تھے مشرکوں کی عورتوں

اور ان کے بچوں کے وہاں رجب حضرت ابو بکر رضی غار پڑھنے
یا تبادلت کرتے (بھڑک جاتی تھی سب بہت مخطوط ہوتے
رہتے۔ ان دنوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ میں تھا۔ (حدیث کسی قدر تفصیل کے ساتھ گندہ چکی ہے)

۲۲۹۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر حفص بن
میسو نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار
نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ رضی عنہم نے عرض کیا کہ ہم تو وہاں
بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ وہی ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں ہم باتیں کرتے
میں، اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہی ہے تو
راستے کو بھی اس کا حق دو۔ صحابہ نے پوچھا، اور راستے کا حق کیا ہے؟ چنود
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (راستے کے حقوق یہ ہیں) نگاہ نیچی رکھنا، ایذا رسانی

۱۵۴۸۔ راستوں کے کنویں، جب کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ
پہنچتی ہو۔

۲۲۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے،
ان سے ابو بکر کے مولیٰ سہمی نے، ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک
شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اسے پیاس لگی، پھر اسے ایک کنواں ملا اور
وہ اس کے اندر اتر گیا اور پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو اسی کی نظریک کتے پر
پڑی جو بائپ رہا تھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے کچھ چاٹ رہا تھا۔ اس
شخص نے سوچا کہ اس وقت یہ کتا بھی پیاس کی اتنی ہی شدت میں مبتلا
ہے جس میں میں تھا، چنانچہ پھر وہ کنویں میں اتر ا اور اپنے جوتے میں پانی بھر
کر اس نے کتے کو بلایا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا یہ عمل مقبول ہوا اور
اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے سلسلے میں بھی ہمیں اجر ملتا ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہاں، ہر جاندار مخلوق کے سلسلے میں اجر ملتا ہے (کہ اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا تو ثواب۔ اور اگر بُرا برتاؤ رکھا تو عذاب ہوتا ہے۔)

۱۵۴۹۔ راستے سے (تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا) حاکم نے ابو ہریرہ

وَابْنَاءُكُمْ يَفْجَعُونَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ ۝

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُفْرًا وَابْعُذْ مِنَ الطَّرِيقَانِ فَقَالُوا مَا لَنَا
بِدَارِئِنَاهُمَا مَجَانِسًا تَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا ابْنُتُمُ الْإِلَّ
الْمَجَالِسَ تَأْخُذُوا الطَّرِيقَ حَقُّهَا قَالُوا وَمَا خُذُ
الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَتَقِ الْأَذَى وَرَدِّ السَّلَامِ
وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ

سے چمنا۔ سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کے لئے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں سے روکنا۔

بَابُ الْإِبْرَارِ عَلَى الطَّرِيقِ إِذَا لَمْ
يَتَذَكَّرْ

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ سَهْمٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ
بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ
لَمْ يَخْرُجْ فَإِذَا كَلْبٌ يَنْهَبُ بِأُكُلِ الشَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ
الرَّجُلُ لَقَدْ بَنَعْتُ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ
بَلَغَ مِنِّي فَتَرَلْ أَلِيكَ فَمَا لَتَفْعَلُ مَاؤُ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ
اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَتْ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَأْفِي الْبَهَائِمَ
لَا خَيْرَ أَفْعَلْنَا فِي شَيْءٍ ذَاتٍ كَبِدَتْ رُكْبَتَهُ أَجْرٌ ۝

اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے سلسلے میں بھی ہمیں اجر ملتا ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہاں، ہر جاندار مخلوق کے سلسلے میں اجر ملتا ہے (کہ اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا تو ثواب۔ اور اگر بُرا برتاؤ رکھا تو عذاب ہوتا ہے۔)

بَابُ مَا طَلَبَ الْأَذَى وَقَالَ هَكَذَا عَنْ

۱۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی ضرورت مند غیر مسلم کی بھی مدد کی جائے تو اس پر اجر ملتا ہے، کیونکہ جاندار کے ضمن میں تو وہ بھی ہر حال
آتے ہیں۔

إِنِّي هَدِيْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيطُ
الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَهُ .

بألفها العرقية والعينية المشوقة وغير المشوقة
٢٢٩٢ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا
ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن أسامة بن زيد
قال أسرف الشيء صلى الله عليه وسلم على أهل من
الهام المدينة ثم قال هل نرون ما ألقى مواقع
الفتن خلال يوتكم مواقع القطر.

٢٢٩٣ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُوسٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَرَاهِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَمَلَ حَرِيصًا عَلَى ابْنِ أَسَّالَ عَمَّ عَنِ الْمُرَاتَيْنِ مِنْ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ لَهُمَا أَنْ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ مَعَتْ قُلُوبُكُمَا فَهَجَمَتْ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلَتْ مَعَهُ بِالْأَوَّلَةِ فَتَدَرَّتْ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبَتْ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأْتُ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمُرَاتَيْنِ مِنْ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا أَنْ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاعْبُدِي لَكَ يَا ابْنَةَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْقُبِي عُمَرَ الْخَدِيثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ وَحَامِلًا فِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ مِنْ نَارِدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَأَوَّى الْقُرُوفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَآذُنُ يَوْمًا فَإِذَا أَنْزَلْتُ وَخِثْتُ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا أَنْزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَقْشَرِ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَعْلِيهِمْ نِسَاءُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءُ مَا يَلْعُدُونَ مِنْ أَعْيَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ تَصِفُهُمْ عَلَى أَمْرٍ قَدْ رَجَعْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تَرَاهُنَّ فَقَالَتُ وَلِمَ تَنْكِدِينَ أَنْ أَرَاهُنَّ فَقَالَ قَوْلُ اللَّهِ إِنَّ أُمَّنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْدُ أَمْعَنَهُ وَإِنْ أَحَدَهُنَّ لَمُحْجَرَةٌ

الْيَوْمَ مَحْتَى الْبَيْلَ وَفَرَعْتُ فَعَسَتْ خَبْتُ مَنْ فَعَلَ مِنْهُمْ بِعَظِيمٍ
 ثُمَّ جَعَلْتُ عَلَى يَدِي فَمَدَحْتُ عَنْ حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ
 أَتَقَابُضُ أَخَذْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ مَحْتَى
 الْبَيْلَ فَعَالَتْ نَعْمَ مَسَمْتُ خَبْتُ وَخَصِيصَتُ أَفْأَمَنْ أَرْبُ
 يُعْضِبُ اللَّهُ لِعُضْبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ كَلِمَتَيْنِ
 لَا تُسْكَتُهُنَّ عَنْ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرْجِيهِ
 فِي شَيْءٍ وَلَا تُجَرِّبُهُ إِلَّا بَيْنِي مَا بَدَأَ اللَّهُ وَكَأَيُّكَ تَكَلَّمَ
 أَنْ كَانَتْ جَارَتِي هِيَ بِوَصَائِلِكَ وَآمَنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ شِدَّةً وَلَسَانَهُ خَدْنَانِ أَنْ غَسَّانَ
 تُعَدُّ النِّعَالُ يَغْرُو وَفَتَلُ حَاجِي كَوْمَ تَوْبَتِهِمْ فَزَجَعَهُ شِدَّةُ
 فَصَرَبَتْ بِأُفٍّ وَخَشِيدَةٍ أَقَالَ أَفْأَكُمُ هُوَ فَفَرَضْتُ
 فَغَرَبْتُ لِي وَدَخَلْتُ أَمْرَ عَظِيمَةٍ قُلْتُ مَا هُوَ أَحَاؤُ
 غَسَّانَ قَالَ لَا بِنَ عَقْمٍ مِنْهُ وَأَطُولُ مَلَقَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَا قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَ
 وَخَصِيصَتُ كُنْتُ هُنَّ أَنْ هَذَا أَوْ شِدَّةُ أَنْ يَكُونَ فَعَسَتْ
 عَلَى يَدِي وَفَضَيْتُ ضِدَّةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَسْرُوبَةً لَهُ فَانْتَرَلَ فِيهَا قَدْ خَلْتُ عَلَى
 حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ بَنِي فَمَتِ مَا يَلِيكَ أَوَلَمْ أَلَمْ خَدْمَتِكَ
 أَلَمْ تَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ
 دَا فِي الشَّرْبَةِ وَتَعَرَّجْتُ نَحِثُ الْبَيْتِ فَإِذَا أَحْوَلَهُ رَهْطُ
 يُبْكِي بَعْضُهُ نَفْسَتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحَدُ
 فَجِئْتُ الشَّرْبَةِ الَّتِي هُوَ فِيهَا فَقُلْتُ لَعَلَّ مَلَأَ أَسْوَدَ
 أَسَاوِدُنْ لَعَسَتْ فَدَخَلَ فَلَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
 فَخَرَجَ فَقَالَ وَرَبُّكَ فَخَصَمْتُ فَانْصَرَفْتُ فَجِئْتُ جَلَسْتُ
 مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحَدُ فَجِئْتُ
 فَدَخَلْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ
 غَلَبَنِي مَا أَحَدُ فَجِئْتُ فَلَمَّا مَقُلْتُ أَسَاوِدُنْ لَعَسَتْ فَدَخَلَ
 مِثْلَهُ فَلَمَّا وَثِقْتُ مَسْخَرًا فَإِذَا الْعُلَامِيْدُ عُوْفِي قَالَ أَوَدُنْ
 لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ

پر غالب رہا کرتے تھے، لیکن جب ہم (ہجرت کر کے) انصار کے یہاں آئے
 تو انہیں دیکھا کہ ان کی عورتیں خود ان پر غالب بھینس، ہماری عورتوں نے
 بھی ان کا طریقہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ میں نے ایک دن اپنی بیوی کو
 ٹانسا تو انہوں نے بھی اس کا جواب دیا۔ ان کا یہ جواب دینا مجھے ناگوار معلوم
 ہوا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ میں اگر جواب دیتی ہوں تو تمہیں ناگوار ہی کیوں ہوتی
 ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج تک جواب دیتی ہیں۔ اور بعض ازواج
 تو حضور اکرم سے پورے دن اور پوری رات خفا رہتی ہیں۔ اس بات
 سے میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا کہ ازواج میں جس نے بھی ایسا کیا ہوگا
 وہ تو بڑے نقصان اور خسارہ میں ہوں گی۔ اس کے بعد میں نے کپڑے پہنے
 اور حفصہ (رضی اللہ عنہا) عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور ام المومنین
 کے پاس پہنچا اور کہا، اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم سے پورے دن رات تک غصہ رہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں بول
 اٹھا کہ پھر تو وہ تباہی اور نقصان میں رہیں۔ کیا تمہیں اس سے امن ہے
 کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی کی وجہ سے (تم پر) غصہ ہو
 جائے اور تم ہلاک ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ چیزوں کا
 مطالبہ ہرگز نہ کیا کرو۔ نہ کسی معاملہ میں آپ کی کسی بات کا جواب دو اور نہ آپ
 پر نفی کا اظہار ہونے دو، البتہ جس چیز کی تمہیں ضرورت ہو وہ مجھ سے مانگ
 لیا کرو، کسی خود فریبی میں نہ مبتلا رہنا، تمہاری یہ پڑوسن تم سے زیادہ جلیل اور
 نظیم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری اور محبوب بھی
 ہیں۔ آپ کی مراد عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔ ادھر یہ چرچا ہو رہا تھا کہ غسان
 کے فوجی ہم پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ میرے پڑوسی ایک دن اپنی باری پر
 مدینہ گئے گھوڑے تھے، پھر واپس عشا کے وقت ہوئے۔ اگر میرا دروازہ انہوں
 نے بڑی زور سے کھٹکھٹایا اور کہا، کیا سو گئے ہیں؟ میں بہت گھبرایا ہلایا ہر
 آیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بہت بڑا حادثہ پیش آگیا۔ میں نے پوچھا کیا ہوا۔
 کیا غسان کا لشکر آگیا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ اس سے بھی بڑا حادثہ اور
 سنگین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ عمر
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حفصہ تو تباہ و برباد ہو گئی، مجھے تو پہلے ہی کھٹکھا تھا کہ
 کہیں ایسا ہونہ جائے۔ (عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے کپڑے
 پہنے اور صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ (نماز

پڑھتے ہی آنحضورؐ اپنے بالاخانہ میں تشریف لے گئے اور وہیں تنہائی اختیار کر لی۔ میں مفصل کے یہاں گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا رو کیوں رہی ہو، کیا بیدہی میں نے تمہیں متنبہ نہیں کر دیا تھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، آپ بالاخانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ پھر میں باہر نکلا اور منبر کے پاس آیا۔ وہاں کچھ لوگ موجود تھے اور بعض رو بھی رہے تھے تھوڑی دیر تو میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا، لیکن میرا دلچسپانہ فہم پر غالب آیا اور میں اس بالاخانہ کے پاس پہنچا جس میں حضور اکرمؐ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کے ایک سیاہ غلام سے کہا کہ حضور اکرمؐ سے کہو کہ عمر اجازت چاہتا ہے۔ وہ غلام اند گیا اور حضور اکرمؐ سے گفتگو کر کے واپس آیا اور کہا کہ میرے آپ کی بات پہنچی دی تھی لیکن آنحضورؐ نے سکوت فرمایا چنانچہ میں واپس آکر انھیں لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا دلچسپانہ فہم پر غالب آیا اور میں دوبارہ آیا اور اس مرتبہ بھی وہی پیش آیا۔ میں پھر آکر انھیں لوگوں میں بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے۔ لیکن اس مرتبہ پھر مجھ سے نہیں رہا گیا اور میں نے غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اجازت چاہو۔ اور بات بھول کی توں رہی لیکن میں واپس ہو رہا تھا کہ غلام نے مجھ کو پکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا تو آپؐ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر کوئی بستر بھی نہیں تھا، اس لئے چٹائی کے ابھرے ہوئے حصوں کا نشان آپ کے پہلو میں پڑ گیا تھا۔ آپ اس وقت ایک ایسے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس کے اندر کھجور کی چھال بھری گئی تھی۔ میں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور کھڑے کھڑے ہی عرض کی، کیا آنحضورؐ نے اپنی ارواح کو طلاق دے دی ہے؟ حضور اکرمؐ نے نگاہ میری طرف کر کے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے آپ کے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کی اور کہنے لگا، اب بھی میں کھڑا ہی تھا، یا رسول اللہ! آپ جانتے ہی ہیں کہ ہم قریش کے لوگ اپنی بیویوں پر غالب رہتے تھے، لیکن جب ہم ایک ایسی قوم میں آگئے جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل ذکر کی کہ کس طرح ہماری بیویوں نے بھی مدینہ کی عورتوں کا اثر لیا اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ پھر میں نے کہا

مَصْطَحَةٌ عَلَى رِمَالِ حَبِيبٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَرَاشٌ قَدْ أَقْرَبَ الرِّمَالُ بَيْنَهُ مِثْلِي عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَمْرِ مَشْهُوْهَا لَيْفٌ مَسْنُكْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَ أَتَا قَائِمٌ مَخْلُوقٌ نِسَاءً لَوْ فَرَّقَ بَصَرِي فَقَالَ لَا تَمُوتُ قُلْتُ وَ أَتَا قَائِمٌ اسْتَأْذَنَ يَأْتِي رَسُولَ الْمَلِكِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَ كُنَّا مَعَهُ كَرِشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ وَهُمْ قَدْ كَرِهَ فَبَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَ كَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَعَلْتُ لَا يَغْدُرُكَ إِنْ كَانَتْ جَاءَتْكَ هِيَ أَوْ ضَامِلٌ وَ أَحَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِيدُ عَائِشَةَ فَبَسَمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهْبَةِ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ فَبَسَمَ سَمِعَ عَلَى أَمْتَلٍ فَإِنْ قَارِبَ وَالرُّومَ وَ سَمِعَ عَلَيْهِمْ وَ أَخْلَعُوا الدِّيَارَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ وَ كَانَ مِنْكَ لَأَذْوَالٌ أَوْ فِي شَيْءٍ أَنْتَ يَا بَنِي الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عَمِلَتْ لَهُمْ حَبِيبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَأَعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْهَدْيِثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَ كَانَ قَدْ قَالَ مَا أَتَاكَ إِخْلَ عَيْنَيْنِ شَهْرًا مِنْ شَيْءٍ مَوْجَدَةٍ عَلَيْهِمْ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَ عِشْرُونَ وَ انْخَلَّ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَتَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ أَتَاكَ أَقَمْتِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَ أَتَا أَصْبَحْنَا تِسْعَ وَ عِشْرِينَ لَيْلَةً أَعَدَّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَ عِشْرُونَ ذَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَ عِشْرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلْتُ آيَةَ التَّحْقِيرِ فَبَدَأَ أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنْ رَدَّ أَبُوكَ أَمْرًا وَ لَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْبُجِي رَحْمَتِي تَسْأَلِي ابْنُكَ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ ابْنِي لَمْ يَكُنْ نَايِمًا رَأَيْتِي بِفِرَاقِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا تَزُوا جِلْدِي إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمًا قُلْتُ فِي هَذَا اسْمُ امْرَأَتِي فَابْنِي امْرَأَتِي اللَّهُ وَ رَسُولُهُ

وَالَّذِي اَمَرَ الْاَخَصِرَةَ ثُمَّ خَافَتْ نِسَاءً فَنَقَلَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَاكِشَةُ.

میں ابھی حفصہ کے یہاں بھی گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ کہیں کسی خود فرستی میں نہ مبتلا رہنا، یہ تمہاری پڑوسن تم سے زیادہ جمیل و نظیف ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب بھی! آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اس بات پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے دیکھا تو (آپ کے پاس) بیٹھ گیا اور آپ کے گھر میں چاروں طرف دیکھنے لگا، بخدا، سوائے کھالوں کے اور کوئی چیز وہاں نظر نہیں آئی۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت کے حالات میں کشادگی پیدا کر دے فانی اور ہم کے لوگ تو فراخی کے ساتھ رہتے ہیں، دنیا انھیں خوب مل گئی ہے، حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلط مطالبہ آپ کے سامنے رکھ دیا تھا (تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے اس بات پر علیحدگی اختیار کر لی تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حفصہ رضی اللہ عنہا) نے پوشیدہ بات کہہ دی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس انتہائی تعجب کی وجہ سے جو (اس طرح کے واقعات پر) آپ کی ہوتی تھی، فرمایا تھا کہ میں اب ان کے پاس ایک مہینے تک نہیں جاؤں گا۔ اور یہی وہ موقع ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ کیا تھا۔ پھر جب انیس دن گزر گئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ اور انھیں کے یہاں سے ابتدا کی صبح سے میں تو دن رات رہی تھی اپنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (میں معلوم نہیں ہے) یہ مہینہ انیس دن کا ہے اور وہ مہینہ انیس ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر وہ آیت نازل ہوئی جس میں (ازواج کو) اختیار دیا گیا تھا۔ اس کی بھی ابتدا آپ نے مجھ سے کی اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کہنا ہوں (جس کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے) اور یہ ضروری نہیں کہ جواب فوراً دو بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا (اور مشورہ کے بعد اطمینان سے جواب دینا) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم تھا کہ میرے والدین کبھی آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ پھر آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دیجئے، خداوند تعالیٰ کے قول عظیم تک میں نے عرض کیا، کیا اب اس معاملے میں بھی میں والدین سے مشورہ کرنے جاؤں گی! اس میں تو کسی شبہ کی گنجائش ہی نہ ہونی چاہیے کہ میں اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کو پسند کرتی ہوں اس کے بعد آنحضور نے اپنی دوسری ازواج کو بھی اختیار دیا اور انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا دے چکی تھیں۔ حدیث آئندہ بھی آئے گی اور جو مباحث یہاں چھوڑ دیئے گئے ہیں وہ اپنے اپنے موقع سے آئیں گے۔

۱۔ تمام ازواج کی باری مقرر تھی اور اسی کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ باری تھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور انھیں کے گھر آپ کا اس دن قیام تھا لیکن اتفاق سے کسی وجہ سے آپ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو وہاں دیکھ لیا اور اگر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیا کہ باری آپ کی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماریہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر بڑا غصہ آیا اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کر لیا تھا کہ ایک مہینہ تک ازواج مطہرات سے علیحدہ رہیں گے اور اس عرصہ میں ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ اس پر صحابہ میں بہت تشویش پھیلی اور ازواج مطہرات اور ان کے عزیز و اقارب تک ہی بات نہیں رہی بلکہ تمام صحابہ اس فیصلے پر بہت پریشان ہو گئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲۹۴ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مَخْذُومًا أَنَا أَنْفَرًا رَأَيْتُ عَنْ حَبِيبِ الطَّوِيلِ عَنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَزَوَّجَ شَهْرًا وَكَانَتْ أُنْثَى فَلَهُ أَجْرُ عَشْرَةِ نَوَافِلٍ فِي عِلَّةٍ لَهُ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَطْلَقْتَ نِسَاءً فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكَلْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَتْ نِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَدْ تَحَلَّى عَلَى نِسَائِهِ.

۲۲۹۴۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے فرازی نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک کے لئے ایلا کیا تھا اور درایلا کے واقعے پہلے سہ ماہ میں آپ کے قدم مبارک میں مویخ آگئی تھی اور آپ اپنے بالاخانہ میں قیام پذیر ہوئے تھے درایلا کے موقع پر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، البتہ ایک مہینے کے لئے میں نے ان سے ایلا کر لیا ہے چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انیس دن تک ازواج کے پاس نہیں گئے (اور انیس تاریخ کو ہی چاند ہو گیا تھا) اس لئے آپ بالاخانہ سے اترے اور ازواج کے پاس گئے۔

يَا أَهْلَ الْبَيْتِ مَنْ عَقَلَ بَعِيدًا عَلَى الْبَلَاطِ

۱۵۵۱۔ جس نے اپنا اونٹ 'بلاط' یا مسجد کے دروازے پر باندھا۔

۲۲۹۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ مَخْذُومًا أَنَا أَنْفَرًا رَأَيْتُ أَبَا النَّوْجِلِ الشَّاجِحِيَّ قَالَ أَتَيْتُ حَبَابَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

۲۲۹۵۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو المقول ناجحی نے حدیث بیان کی کہ میں جابر بن عبد اللہ

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ ۹ کے اس عہد کی تعبیر احادیث میں ۵ ایلا کے لفظ سے آتی ہے اور یہ بہت مشہور واقعہ ہے۔ اس سے پہلے بخاری میں بھی اس کا ذکر آچکا ہے۔ ایلا کے اسباب احادیث میں مختلف آئے ہیں۔ ایک تو وہی جو اس حدیث میں ذکر ہے۔ بعض روایتوں میں اس کا سبب ازواج مطہرات کا وہ مطالبہ بیان ہوا ہے کہ اخراجات انہیں ضرورت سے کم ملنے تھے۔ تنگی رہتی تھی اور اس لئے تمام ازواج نے حضور اکرمؐ سے کہا تھا کہ انہیں اخراجات زیادہ ملنے چاہئیں۔ بعض روایتوں میں شہد کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ علما نے لکھا ہے کہ اصل میں یہ تمام واقعات پہلے درپے پیش آئے اور ان سب سے متاثر ہو کر حضور اکرمؐ نے ایلا کیا تھا تاکہ ازواج کو تنبیہ ہو جائے۔ ازواج مطہرات سب کچھ ہونے کے باوجود ابھر بھی انسان بنیں۔ اس لئے کبھی سوکن کی رقابت میں، کبھی کسی دوسرے انسان فی جذبہ سے متاثر ہو کر اس طرح کے اقدامات کر جایا کرتی تھیں جن سے حضور اکرمؐ کو تکلیف ہوتی تھی۔ اس باب میں اس حدیث کو اس لئے ذکر کیا ہے کہ اس میں بالاخانہ کا ذکر ہے جس میں حضور اکرمؐ نے عزلت اختیار کی تھی۔

۱۔ اس سے پہلے ایک نوٹ میں ہم نے اس کی وضاحت کر دی تھی کہ گھوڑے سے گر کر قدم مبارک میں مویخ آنے کے واقعے اور ایلا کے واقعے میں زمانے کا فرق ہے۔ ایلا کا واقعہ ۳۷ھ میں پیش آیا تھا، جب کہ گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ۳۷ھ میں پیش آیا۔ لیکن چونکہ دونوں مرتبہ آپ بالاخانہ میں عزلت گزین ہو گئے تھے اس لئے راوی بعض اوقات دونوں کو اس طرح ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ گویا دونوں واقعے ایک ساتھ پیش آئے ہوں اس روایت میں بھی ایسا ہی ہوا ہے اور اسی طرح کی روایات سے حافظ ابن حجر حبیبی حافظ حدیث اور رجال علم نے بھی یہی رائے ظاہر کر دی کہ دونوں واقعے ایک ہی سن اور ایک وقت کے ہیں آپ اس سے پہلے والی روایت نمبر ۲۲۹۳ کا وہ حصہ پھر دوبارہ پڑھیے جس میں اس کی تصریح ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایلا کے موقع پر فجر کی نماز پڑھی جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے اور پھر آپ بالاخانہ پر تشریف لے گئے دوسری طرف جب آپ سواری سے گرے تھے تو آپ بالاخانہ میں فرض نماز بھی پڑھ کر ادا کرتے تھے مسجد میں آنے کا تو سوال ہی کیا تھا۔ روایت کی اس تصریح سے بھی دونوں واقعات کا مختلف اوقات میں ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یوں بھی دونوں واقعات میں تقریباً چار سال کا فاصلہ ہے۔

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ دینے جب وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے تو ان حضورؐ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ (انہوں نے بیان کیا) اس لئے میں مسجد سے اندر چلا گیا، البتہ اونٹ بلاط کے ایک کنارے باندھ دیا۔ حضور

وَحَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْجِدَ فَدَخَلَتْ إِلَيْهِ وَتَعَلَّقَتْ الْبَصَلُ فَمِنْ تَأْجِيَةِ الْبَلَاطِ قُلْتُ هَذَا جَمَلٌ لَقَدْ فَخَّرَ بِهِ جَعَلَ يَصِيْبُ بِالْأَسَدِ قَالَ الشَّيْءُ وَالْجَمَلُ لَقَدْ

اکرمؐ سے میں نے عرض کیا کہ یہ آنحضورؐ کا اونٹ حاضر ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے چاروں طرف ٹہلنے لگے پھر فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہیں۔ (حدیث تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے۔)

۱۵۵۲۔ کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔

۲۲۹۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، یا یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے اور کھڑی ہو کر پیشاب کیا رکھڑے ہو کر پیشاب آپؐ نے ہماری اور عذر کی وجہ سے کیا تھا۔

بِأَنَّ ۱۵۵۲) الْوُقُوفَ وَالْبَوْلَ عِنْدَ سَبَاكَةِ قَوْمٍ

۲۲۹۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَاكَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

۱۵۵۳۔ جس نے شاخ یا کوئی اور تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹائی۔

۲۲۹۷۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں سہمی نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اسے کانٹے کی ایک شاخ پڑی ہوئی ملی اس نے اسے اٹھا لیا راستے سے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا نیک قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔

بِأَنَّ ۱۵۵۳) مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَدَسَّ بِهِ

۲۲۹۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَهْمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنًا شَوْوِيًّا فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

۱۵۵۴۔ راستے پر ایک ایسی وسیع جگہ کے بارے میں بوعام گندہ گاہ کی حیثیت رکھتی ہو، جب شرکاء کا اختلاف ہو اور اس کے مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو (نئے) راستے کے لئے سات گز زمین چھوڑ دیں۔

بِأَنَّ ۱۵۵۴) إِذَا ائْتَلَعُوا فِي الطَّرِيقِ الْبَيْتَاءَ وَهِيَ الرَّخِيمةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ لَمْ يُزَيِّدْ أَهْلُهَا الْبَيْتَانِ فَتَزَادَ مِنْهَا لِلطَّرِيقِ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ

۲۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر بن خریٹ نے، اور ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا

۲۲۹۸ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ خَرِيطٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَتَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

حاشیہ سابقہ صفحہ: مسجد نبویؐ سے بازار تک پتھر بچھے ہوئے تھے جسے بلاط کہتے تھے مسجد کا دروازہ ایسی جگہ ہے جو کسی کی ملکیت میں نہیں اس لئے وہاں کوئی جانور باندھنا ایک ایسی زمین سے انتفاع ہوا جو کسی کی بھی ملکیت میں نہیں ہے۔

تَشَاحَدُوا فِي الطَّرِيقِ سَبْعَةَ أَذْرُعَ ۖ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ جب راستے (کی زمیں) کے بارے میں جھگڑا ہو جائے تو سات گز چھوڑ دینا چاہیے (اور کوئی عمارت وغیرہ اتنا حصہ چھوڑ کر بنانی چاہیے)۔

بَابُ (۱۵۵۵) النَّبِيِّ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ وَقَالَ
مِمَّا كُنَّا بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَّا نَتَّبِعَ ۖ

۱۵۵۵۔ مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھالینا عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی بیعت کی تھی کہ غارتگری نہیں کریں گے۔

۲۲۹۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَاسٍ حَدَّثَنَا
مُغْبَةَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ مَتَايٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ وَالْمُثَلِّهِ ۖ

۲۳۰۰ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَيْبُ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرِبُ
الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْهَبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا
أَنْصَارُ لَهُ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ إِلَّا النَّهْبَةَ ۖ

بَابُ (۱۵۵۶) كَسْرِ الصَّلِيبِ وَتَقْلِيلِ

الْخَزِيرِ ۖ
۲۳۰۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
مُغْبِي حَدَّثَنَا الرَّحْمَنِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ
سَعِيدَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَقْضُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَكُونَ فِيكُمْ مِنْ بَنِي مُزَيْمٍ حَكَمًا
مُقْسَطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخَزِيرَ وَيَقْتُلَ الْوَيْهَقَ الْوَيْهَقَةَ
وَيَقْبِضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ ۖ

کہ میں نے اسے قبول نہیں کریں گے (اس دور میں) مال و دولت کی اتنی بہتات ہو جائے گی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ (یعنی زکاۃ وغیرہ کا مال اٹھ دیا جائے)

۲۲۹۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا جو عدی بن ثابت کے نانا تھے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غارتگری اور شلہ سے منع کیا تھا۔
۲۳۰۰۔ ہم سے سعید بن عفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوبکر بن عبد الرحمن نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زانی، مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کر سکتا، شراب خورد مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پی سکتا، چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کر سکتا اور کوئی شخص مومن رہتے ہوئے لوٹ اور غارتگری نہیں کر سکتا کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوئی ہوں اور وہ لوٹ رہا ہو۔ سعید اور ابوسلمہ کی بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت ہے۔
البتہ ان کی روایت میں لوٹ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۵۵۶۔ صلیب توڑ دی جائے گی اور خزیر مار ڈالے جائیں گے۔

۲۳۰۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) کا زول، ایک عدل کسر حکمران کی بیعت سے تم میں نہ ہوئے گا۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سودوں کو قتل کر دیں گے اور جزیرہ قبول نہیں کریں گے (اس دور میں) مال و دولت کی اتنی بہتات ہو جائے گی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ (یعنی زکاۃ وغیرہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْ مِنْهُ كُمَرَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا.

سے دو گدے بٹا ڈالے۔ وہ دونوں گدے گھر میں رہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

باب ۱۵۵۸ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ .

۲۳۰۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَرِّهِمْ .

باب ۱۵۵۹ إِذَا كَسَرَ قِصْعَةً أَوْ شَيْئًا

لِقَبِيلِهِ :

۲۳۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأُرْسِلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ مِنْ قِصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَصَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقِصْعَةَ فَصَبَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولُ وَالْقِصْعَةَ حَتَّى فَرَعُوا أَفْدَقَ الْقِصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمُسَوِّرَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

باب ۱۵۶۰ إِذَا هَدَمَ مَخْلُطًا فِلَيْتَيْنِ مِثْلَهُ :

۲۳۰۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا

بُخَيْرِ بْنِ حَارِثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِي بَيْتِهِ أَسْرَافِيلُ يَقَالُ لَهُ يَمْرُؤُجُ يَصْنَعُ وَجَاءَتْهُ أُمُّهُ

بنی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب دیکھا تو) اسے اتار کر بھاڑ ڈالا۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) پھر میں نے اس پر سے دو گدے بٹا ڈالے۔ وہ دونوں گدے گھر میں رہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

۱۵۵۸۔ جس نے اپنے مال کی حفاظت کے لئے قتال کیا۔

۲۳۰۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے جو ابو ایوب کے صاحبزادے ہیں حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

۱۵۵۹۔ جب کسی شخص نے کسی دوسرے کا پیالہ یا کوئی چیز توڑ دی ہو :

۲۳۰۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ اجبات مومنین میں سے ایک نے وہیں آپ کے لئے خادم کے ہاتھ ایک پیالے یعنی کچھ کھانے کی چیز بھجوائی۔ (جن ام المومنین کے گھر آپ تشریف رکھتے تھے انھیں اپنی سوکن کی اس بات پر غصہ آگیا اور انھوں نے ایک ہاتھ اس پیالہ پر مارا اور پیالہ (گر کر) ٹوٹ گیا حضور اکرم نے پیالے کو جوڑا اور جو کھانے کی چیز تھی اسے اس میں دوبارہ رکھ کر فرمایا کھاؤ۔ آنحضرت نے پیالہ لانے والے (خادم) کو روک لیا اور وہ پیالہ بھی نہیں بھیجا بلکہ جب (کھانے سے) سب فارغ ہو گئے تو دوسرا اچھا پیالہ بھجوا دیا اور جو ٹوٹ گیا تھا اسے نہیں بھجوا یا۔ ابن ابی مریم نے بیان کیا کہ جہنم یحییٰ بن ایوب

۱۵۶۰۔ اگر کسی کی دیوار گرا دی تو ویسی ہی بنوائی جائیے۔

۲۳۰۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوسریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک صاحب تھے۔ جن کا نام ہزرج تھا۔ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ آئیں

اور انھیں پکارا۔ انھوں نے جواب نہیں دیا، سوچتے رہے کہ جواب دوں یا ناز پڑھوں (کہونکہ جواب دیتے ہیں تو ناز لڑھکتی ہے) پھر وہ دوبارہ آئیں اور (غصے میں) بدوعا کر گئیں، اے اللہ! اسے موت نہ آئے جب تک کسی فاحشہ کا منہ نہ دیکھ لے، جبرج اپنے عبادت خانے میں رہتے تھے۔ ایک عورت نے (جو جبرج کے عبادت خانے کے پاس اپنے مولیٰ پر لیا کرتی تھی اور فاحشہ تھی) کہا کہ جبرج کو مبتلا کئے بغیر نہ رہوں گی چنانچہ وہ ان کے سامنے آئی اور گفتگو کرنی چاہی، لیکن انھوں نے اعراض کیا، پھر وہ ایک چرواہے کے یہاں گئی اور اپنے جسم کو اس کے قابو میں دے دیا۔ آخر لڑکا پیدا ہوا اور اس نے الزام تراشی کی کہ یہ جبرج کا لڑکا ہے۔ قوم کے لوگ جبرج کے بھائی آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، انھیں باہر نکالا اور

گالیاں دیں لیکن جبرج نے وضو کی اور ناز پڑھ کر اس لڑکے کے پاس آئے۔ انھوں نے اس سے پوچھا، بچے! تمہارا باپ کون ہے؟ وہ فرمایا: پچم (خدا کے حکم سے) لول پڑا کہ چرواہا! (قوم خوش ہو گئی اور) کہا کہ تم آپ کے لئے سونے کا عبادت خانہ بنوائیں گے، لیکن جبرج نے کہا کہ میرا گھر تو مٹی ہی سے بنے گا (حدیث تفصیل کے ساتھ گند چکے ہیں)

فیم المذخرین الترجیمہ

۱۵۶۱۔ کھانے کا راہ اور سامان میں شرکت جو چیزیں ناپی یا توئی جاتی ہیں، انھیں تخمینے سے مٹھی بھر کر، جس طرح تقسیم کیا جاسکے گا؟ مسلمانوں نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا کہ مشترک زاد سفر (کی مختلف چیزوں میں سے) کوئی شریک ایک چیز کھائے اور دوسرا دوسری چیز یا یہی صورت سونے اور چاندی کے تخمینے میں، اور کئی گھور ایک ساتھ کھانے میں بھی چل سکتی ہے۔

۲۳۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں وہیب بن کیسان نے اور انھیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل بحر کی طرف ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا فوجیوں کی تعداد تین سو تھی اور میں بھی ان میں شریک تھا۔ ہم نکلے اچھی راستے ہی میں تھے کہ زاد سفر ختم ہو گیا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ تمام فوج اپنے گوشے (جو کچھ بھی باقی رہ گئے ہوں) ایک جگہ جمع کر دیں۔ سب کچھ جمع کرنے کے بعد کل دو تھیلے ہو سکے اور روزانہ ہمیں اسی میں سے کھڑی

قَدْ عَنهُ مَا بَى أَنْ يَحْيِيَهَا فَقَالَ أُحْيِيهَا أَوْ أَصَلِّيْ ثُمَّ أَمَتْهُ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تَسْخُ خَتَّى تَرْبِيَهُ الْمُؤْمِسَاتِ وَكَانَ جَرِيحٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ لَا تَمْنَنَّ جَرِيحًا فَنَعَمْتُ لَهَا فَمَلَكْتُهَ فَبَى قَاتَتْ رَاعِيًا فَمَلَكْتُهَ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جَرِيحٍ كَمَا تَوَدُّ وَتَسْرُوْ صَوْمَعَتَهُ فَأَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ فَتَوَهَّأَوْ صَلَّى ثُمَّ أَقَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالَُوا بَنَى صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ

بَادِ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعَرُوضِ وَكَيْفَ تَسْنُو مَا يَكُنْ دِيْمَارٌ مَّجَارَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لِمَا لَمْ يَرِ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بِأَسَانٍ يَأْكُلُ هَذَا بَعْضًا وَهَذَا بَعْضًا وَكَذَلِكَ مَجَارَةً الذَّهَبِ وَالْقَبْضَةَ وَالْقِرَانِ فِي الشَّمْرِ

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّتَهُ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبِلَ السَّاحِلَ فَأَمَرَ عَلَيْهِمُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَأَمَّا فِيهِمْ تَحَرُّفًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فِي الزَّادِ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ تَبَايَعُوا ذَوِيكَ الْجَيْشِ فَجِئِمَ ذَوِيكَ كُلُّهُ فَبَكَرَ مَرَدٌ شَرِيكَانَ يَقْوُتَانِ كُلُّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فِي فَيَوْمٍ يَكُونُ يُجِيبُنَا لَا تَمْرُؤُ تَمْرُؤُ فَقُلْتُ

وَمَا تَغْنِي تَمْرَةً فَقَالَ لَقَدْ وَعَدْنَا فَقَدْ هَاجَبَتْ
فَقَدِيتُ قَالَ لَمْ أَنْهَيْتَنَا إِلَى الْبَعْرِ يَا ذَا حَوْتٍ مِثْلَ
الْقَرْبِ فَأَكَلْ مِنْهُ ذَلِكَ الْجَبَشُ ثَمَانِي عَشْرَةَ
كَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدٍ أَنْ يَصْلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاجِهِ
فَقُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَزَّتْ تَحْتَهُمَا
فَلَمْ يَنْصِبْهُمَا:

تھوڑی مقدار کھانے کے لئے ملنے لگی۔ جب (اس کا بھی اکثر حصہ ختم ہو گیا
تو میں صرف ایک ایک کھجور ملتی تھی۔ میں (وہب بن کسان) نے جابر رضی
اللہ عنہ سے کہا کہ بھلا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا، انھوں نے فرمایا کہ اس
کی قدر میں اس وقت غصوں ہوئی جب وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔ انھوں نے
بیان کیا کہ آخر ہم ساحل سمندر تک پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر میں ہمیں ایک
ایسی چھل مل گئی جو (اپنے طول و عرض میں) پہاڑی کی طرح معلوم ہوتی تھی رسا
شکر اس چھل کو آٹھ دن تک کھا تا رہا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی دونوں پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد اونٹوں کو چلنے
کا حکم دیا اور وہ ان پسلیوں کے نیچے بھوکھڑے لیکن (اتنی اٹھی ہوئی تھیں کہ) انھیں چھو نہ سکے۔

۲۳۰۹ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْثُودٍ حَدَّثَنَا
حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ
قَالَ سَقَمْتُ أَنَا وَادُ الْكُومِ وَأَمْلَعُوا فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَجْدٍ إِلَيْهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ
فَاخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِلَيْكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقَاؤُهُمْ
بَعْدَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأَوْفُ
النَّاسَ قِيَاتُونَ بِفَضْلِ أَرْوَاحِهِمْ فَبَسِطَ لِيذَلِكَ نَطْعُ
وَجَعَلَهُ عَلَى النِّطْعِ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَعَا وَتَرَفَّ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَأَخَذَتْنِي النَّاسُ
حَتَّى دَرَعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ -

۲۳۰۹ - ہم سے بشر بن مرحوم نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن
اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ابی عبید نے اور اسے سلمہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں کے توشے ختم ہو گئے اور فخر و محتاجی آگئی تو
لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنے اونٹوں کو ذبح
کرنے کی اجازت لینے (تاکہ انھیں کے گوشت سے پیٹ بھر سکیں) حضور
اکرم نے انھیں اجازت دے دی۔ لیکن راستے میں عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات
ان سے ہو گئی تو انھیں بھی ان لوگوں نے اطلاع دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ اونٹوں کے بعد پھر باقی کیا رہ جائے گا اگر انھیں بھی ذبح کر دیا گیا تو خوراک
اور بڑھ جائیں گی (پناہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ اگر انھوں نے اونٹ بھی ذبح کر لئے تو
پھر باقی کیا رہ جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا، تمام
لوگوں میں اعلان کر دو کہ ان کے پاس جو کچھ توشے بچ رہے ہیں وہ لے کر
یہاں آجائیں۔ اس کے لئے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا گیا اور لوگوں نے توشے اسی دسترخوان پر لا کر رکھ دیئے اس کے بعد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ اب آپ نے پھر لوگوں کو اپنے اپنے برتنوں کے ساتھ بلایا اور سب نے دونوں ہاتھوں سے
توشے اپنے برتنوں میں بھر لیے جب سب لوگ بھر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں۔ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

۲۳۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّجَابِشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ
بْنَ خَدِيجٍ قَالَ نَأْنَصُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَصْرَ فَلَنَجَرَ جَدْوَرًا فَتَقَسَّمَ عَشْرًا وَتَقَسَّمَ فَتَأْكُلُ كُلُّهُمْ
تَضِيحًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ -

۲۳۱۰ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو الثجابشی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے
رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ ذبح کرتے انھیں دس
حصوں میں تقسیم کرتے اور پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی اس کا پکا

ہو گوشت بھی کھالیتے۔

۲۳۱۱۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جب غزوات کے موقع پر توشہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ کے قیام میں ان کے بال بچوں کے لئے کھانے کی کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں، پھر آپس میں ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں آپس وہ مجھے میں اور میں ان میں سے ہوں۔

۱۵۶۴۔ دو شریک آپس میں صدقہ کی تقسیم اپنے حصوں کے مطابق کر لیں۔

۲۳۱۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ ثنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے صدقہ کا وہ فریضہ تحریر کیا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کیا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب دو شریک ہوں اور وہ انہوں نے اپنے مشترک مال سے صدقہ دیا ہو تو (اپنے حصوں کے مطابق اسے اپنے مال میں منہا کر لیں۔

۴۵۶۴۔ بکریوں کی تقسیم۔

۲۳۱۳۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبید بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اور ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ذوالحلیفہ میں مقیم تھے۔ لوگوں کو بھوک لگی، ادھر غنیمت میں (اونٹ اور بکریاں تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شکر کے سچے تھے، لوگوں نے جلدی کی اور ذبح کر کے، بانڈیاں پڑھا دیں۔ لیکن بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور بانڈیاں الٹ دی گئیں (یعنی تقسیم کرنے کے لئے ان سے گوشت نکال لیا گیا) پھر ان خصوصاً نے تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مقابلہ میں رکھا۔ ایک اونٹ اس میں سے بھاگ گیا تو لوگ اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن اس نے سب کو

۲۳۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ أَسَمَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّعْرَيْنِ إِذَا أَمْرًا لَنَا فِي الْغَزَا وَهَذَا طَعَامُ بَنِي لَهْمٍ بِالْبَدْرِ فَجَعَلُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ أَتَسَمُّوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِذَا وَاحِدٍ بِالشَّوْبَةِ فَهَمُّ قَوْمِي وَإِنَّا مِنْهُمْ بِ

بِأَكْبَرُ مَا كَانَ مِنْ حَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا

يَتَرَاغَبَانِ بَيْنَهُمَا بِالشَّوْبَةِ فِي الْمَدْفَقَةِ

۲۳۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ مِنْ حَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاغَبَانِ بَيْنَهُمَا بِالشَّوْبَةِ

بِأَكْبَرُ قِسْمَةِ الْعِثْمِ

۲۳۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِافَعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصْلَبَ النَّاسُ جُوعًا فَأَصَابُوا الْبَلَاءَ وَغَمًّا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَغْرِيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَلُوا وَخَجُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قُسِمَ فَعَدَلَ عَشْرَ مِائَةٍ مِنَ الْعِثْمِ يَبْعِدُ قَدْرًا مِنْهَا بَعِيدٌ فَطَبَعُوا فَاغْنَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ مِثْلُ مِثْلِهِ فَاهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ سَهْمَهُ فَعَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنْ لِهَذِهِ الْبَهَائِكُمْ أَوَاحِدٌ كَأَوَاحِدِ الْوُفْشِ

تھکا دیا۔ قوم کے پاس گھوڑے کم تھے۔ ایک صحابی تیرے کراونٹ کی طرف چھپے (اور اسے مار دیا) اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح سرکشی ہوتی ہے۔ اس سے ان جانوروں میں سے بھی اگر کوئی تمہیں ماجر کرے تو اس کے ساتھ تم ایسا ہی معاملہ کرو (جیسا صحابی نے اس وقت کیا) میرے والد نے عرض کیا کہ کل دشمن کا خطرہ ہے، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (اگر تلوار سے جانور ذبح کریں تو وہ خراب ہو سکتی ہے حالانکہ دشمن کا خطرہ ابھی موجود ہے کیا ہم بانس سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آنحضرتؐ نے اس کا جواب یہ دیا کہ جو چیز بھی (کاٹنے کے قابل ہو اور خون بہا دے اور ذبح پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ دانت اور ناخن سے نہ ذبح کرنا چاہیے۔ اس کی وجہ میں تمہیں بتاتا ہوں، دانت تو صفی ہے اور ناخن جشیوں کی چھری ہے۔

۱۵۶۴۔ شرکاؤ کی اجازت کے بغیر کئی کھجوریں ایک ساتھ کھانا۔

فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَأَصْنَعُوا بِهِمْ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُوا وَنَخَافُ الْعَدُوَّ وَغَدًا ذَلِكُمْ مَدَى أَقْنَدُ بَعْجٍ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَكْهَرَ النَّاسَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا لَيْسَ الْبَيْنَ وَالظُّفْرَ وَسَاكُذُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَقَطِّعْهُ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَقَطِّعْهُ مِنَ الْحَبَشَةِ ۝

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا كُفْلَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَجِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَفْرُونَ الرَّجُلَ بَيْنَ الشَّوْطَيْنِ جَبِيْعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ ۝

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَذُرُّ قَنَاقَةَ الشَّعْرِ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِهَا يَقُولُ لَا تَقْرَمُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاكَ ۝

۲۳۱۴۔ ہم سے خلافت بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے جبل بن سجم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا کہ کوئی شخص اپنے شرکاؤ کی اجازت کے بغیر دس ترخان پر (دو کھجور ایک ساتھ ملا کر کھائے۔

۲۳۱۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبل نے بیان کیا کہ ہمارا قیام مدینہ میں تھا اور قحط کا دور دورہ تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہمیں کھجور کھانے کے لئے دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ گذرتے ہوئے یہ کہہ جایا کرتے تھے کہ دو کھجور ایک ساتھ ملا کر نہ کھانا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوسرے ساتھی کی اجازت کے بغیر ایسا کرنے سے منع کیا تھا ۝

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا نواب پارہ مکمل ہوا

لے اہل میں یہ حکم نیک کے حالات کے لیے ہے۔ اگر ایسے حالات ہوں کہ کھجور کی ذہب یا شریک ایسا ہو کہ اس کی طرف سے اس عمل پر کسی اعتراض کا کوئی خطرہ نہ ہو تو کسی کھجور ایک ساتھ ملا کر کھائی جاسکتی ہیں۔ کھانے کی دوسری چیزوں کا بھی یہی حکم ہے اور اگر بصراحت اجازت ہو تو پھر تو کوئی حرج ہی نہیں ہو سکتا۔

دسوال پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۶۵۔ شرکار کے درمیان انصاف کے ساتھ چیزوں کی قیمت لگانا۔

باب ۱۵۶۵ تَقْوِيمُ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيَمَةٍ عَدْلٍ ۝

۲۳۱۶۔ ہم سے عمران بن مسیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا یا مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال ہی تھا جو اس پر اسے غلام کی قیمت کو پہنچ سکے کسی مادل کی تجویز کے مطابق تو وہ پورا غلام آزاد ہوگا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو اس کا وہی حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کر دیا ہے۔ ایوب نے بیان کیا کہ یہ مجھے معلوم نہیں کہ روایت کا یہ آخری حصہ غلام کا وہی حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کر دیا ہے۔

۲۳۱۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سعید بن ابی عروبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھیں نضر بن انس نے، انھیں بشر بن نہیک نے اور انھیں ابو ہریرہؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری آزادی دلا دے لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے گی پھر غلام سے کہا جائے گا (کہ اپنی آزادی لیکن غلام پر اس سلسلے کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

۱۵۶۶۔ تقسیم میں قرعہ اندازی؟

بِسْمِ اللَّهِ

۲۳۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ثمان بن بشیرؓ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے (اطاعت گزار) اور اس میں مبتلا ہوجانے والے (یعنی اللہ کے احکام سے مغرور ہوجانے والے)

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدِ أَوْ شُرَكَاءِ أَوْ قَالَ بَيْعًا وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدْلِ قَوَّعْتِيْنِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا أَدْرِي قَوْلُهُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مَحْمَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَدُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاَصَةٌ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوْمًا الْمَمْلُوكُ قِيَمَةً عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ ۝

کی، کوشش کرے (بقیہ حصہ کی قیمت کا کراد کرنے کے بعد) لیکن غلام پر اس سلسلے کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

باب ۱۵۶۶ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْإِسْتِهَاْمِ فِيهِ ۝

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ تَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْهَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ

قَوْمٍ اسْتَمْتَرُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَتْ
بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلُهَا
فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقْوَامَ
الْمَاءِ مَرَدُّوا عَلَى مَنْ قَوْهُمْ فَقَالُوا
لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَ
لَمْ نُؤْذِ مَنْ قَوْقَنَا لَإِن تَرَكَهُمْ
وَمَا أَرَادُوا وَهَنَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا
عَلَى أَيْدِيهِمْ يُجَوُّوْا وَجُؤًا جَمِيعًا

باب ۱۵۶ شَرَكَةُ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْيَتِيمِ

۲۳۱۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْعَامِرِيُّ الْأَدَلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ
سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ الْكُتُبُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الزُّبَيْرَ أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ إِلَىٰ ذُنُوبِكُمْ
فَقَالَتْ يَابْنَ الْأُمِّيِّ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَبْصٍ
وَرَيْتُهَا تُسَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَتَجَبَّبُهُ مَا لَهَا وَ

کی مثال ایک ایسی قوم کی سی ہے جس نے (باہم مشترک) ایک کشتی کے سطح میں
قرعہ اندازی کی مقررہ اندازی کے نتیجے میں قوم کے بعض افراد کو کشتی کے اوپر
کا حصہ ملا اور بعض کو نیچے کا۔ جو لوگ نیچے تھے، انھیں (اور یا سہ پہا) پانی
سینے کے لیے اوپر سے گزرتا پڑتا۔ انھوں نے سوچا کہ کیوں ہم اپنی
ہی حصہ میں ایک سوراخ کر لیں تاکہ اوپر والوں کو ہم سے کوئی اذیت نہ پہنچے
اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو سن مانی کرنے دیں اور وہ اپنے نیچے
والے حصہ میں سوراخ کر لیں تو تمام کشتی والے ہلاک ہو جائیں اور اگر
اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں تو یہ خود بھی اور ماری کشتی پر ہلاک

۱۵۶۴۔ یتیم کی شرکت داروں کے ساتھ۔

۲۳۱۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ عامری اویسی نے حدیث بیان
کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان
سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھوں نے عائشہ
سے پوچھا تھا اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان
سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشاد تو ان خفتم سے در باع تمک کے
متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا میرے بھانجے اس میں اس یتیم بول کی کا ذکر
ہوا ہے جو اپنے ولی کی زیر نگرانی ہو۔ ولی کے مال میں اس کی شرکت بھی ہو

لہ اس حدیث میں دنیا کی مثال ایک کشتی سے دی گئی ہے، جس میں سوار جماعت ایک دوسرے کی غلطی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی ماری
دنیا کے انسان ایک قوم کی حیثیت میں ہیں اور یہ دھرتی ایک کشتی کی مانند ہے۔ اس کشتی میں مسلمان بھی سوار ہیں اور کافر بھی، گناہگار بھی اور فاجر بھی
بھی اگر ظلم و گناہ کا درودورہ ہو تو اس سے کوئی ایک یا صرف وہی جماعت متاثر نہیں ہوگی جو اس میں مبتلا ہے بلکہ پوری قوم، پوری دنیا،
متاثر ہوگی ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں کسی ایک فرد کی نیکیوں اور گناہوں کے ہم گیر اثرات کا مشاہدہ کرتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ صالح اور فاجر باہم
بندے ظلم اور گناہ کے خلاف اپنی قوتوں کو جمع کریں اگر انھیں خود کو بھی منظم کے اثرات سے بچانا ہے تو ظلم اور گناہ کو دنیا سے ختم کریں کشتی میں بیٹھنے والی
دو پارٹیوں میں ہر ایک دوسرے کا غیازہ نہ کیگئے گی۔ اگر نیچے والوں نے اپنے حصے میں سوراخ کر دیا تو اس میں مبتلا ہیں کہ انھوں نے اپنے حصے میں اپنی ملک
میں تصرف کیا لیکن اگر کشتی ڈوبی تو اوپر والے بھی ڈوبیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کو سوراخ کرنے سے باز رکھ رکھے تو انھوں نے اس ظلم سے انکا
ہاتھ پکڑ کر اپنی بھی حفاظت کر لی۔ اچھا نیول کا حکم اور برائیوں سے روکتے رہنا، اسی لیے اسلام میں مشروع ہے یہ ایک فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے صالح
اور فاجر باہم بندوں پر عائد کیا ہے کیونکہ ہماری دنیا ”دار تمیز“ نہیں ہے ”دار تخلیف و تبلیس“ ہے اور ہر نفس حق اور باطل اس میں اسی طرح مخلوط و مشتبہ رہیں گے۔
دار آخرت دار تمیز اور دار جزا ہے اور وہیں حق باطل سے جدا ہوگا اختلاط و اشتباہ رخص رہے گا یہ مصلحت خداوندی ہے یہی عام نافرمانی اور
سرکشی کے نتیجے میں اگر صرف گناہگار ہی ہلاک ہوں یا انھیں پر عذاب ہو تو یہ خداوندی مصلحت و حکم کے خلاف ہوگا ہر حق، باطل سے ہر خواب گناہ سے دار
آخرت میں ہی ممیز ہوگا۔ اور کم از کم دنیاوی زندگی میں ہم خدا کی اس مصلحت کا مشاہدہ تو کرتے ہی رہتے ہیں۔

وَجَمَالُهَا قَدِيرٌ وَلِيَّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يَقْطَعَ
فِي صَدَاقِهَا قِيْعُهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهَا فَهَمُّوا
أَنْ يَنْكِحُوا هُنَّ إِلَّا أَنْ يَقْطَعُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ
أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأَمْدُوا أَنْ يَنْكِحُوا
مَا كَابَ لَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ سَوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ
عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْأَيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ
تَنْكِحُوا هُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ
الْأَيَّةُ الْأُولَى الْغُسِّي قَالَ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا
تُقْطِعُوا فِي النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتُمْ مِمَّنْ يَنْكِحُونَ النِّسَاءَ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْأَيَّةِ الْآخِرَى وَ
تَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوا هُنَّ يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ
لِيَسْتَيْمِمَ أَلَّتِي تَكُونُ فِي حَجَرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةً
الْأَمَالِ وَالْجَمَالِ فَمَعْنَاهُ أَنْ يَنْكِحُوا أَمَّا رَضُوا فِي مَا يَأْتِي
جَمَالُهَا مِنْ يَتَعَمَّقُ النِّسَاءُ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَحْسَنِ
رَغْبَتِهِمْ فَهَمُّوا ۝

پھر ولی اس کے مال و جمال پر ریکھ جائے اور چاہے کہ مہر کے معاملے
میں عدل و انصاف کے بغیر اس سے شادی کرنے اور اسے اتنا بھی نہ
دے جتنا دوسرے دیتے ہیں تو انہیں اس سے منع کر دیا گیا کہ اس
بڑے ارادے اور طرز عمل کے ساتھ ان سے نکاح کریں۔ البتہ اگر ان
کے ساتھ ان کے ولی عدل و انصاف کر سکیں اور ان کی حسبِ حیثیت
بہتر سے بہتر طرز عمل مہر کے بارے میں اختیار کریں (تو ان سے نکاح کرنا
اجازت ہے) اور ان سے یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ ان کے سوا جو بھی عورت
انہیں پسند ہو اس سے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہؓ
نے فرمایا پھر لوگوں نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اور آپ سے عورتوں کے بارے میں یہ لوگ
سوال کرتے ہیں“ سے و ترغبوا ان تنکحوھن تک اور جو اللہ تعالیٰ نے
یہ ارشاد فرمایا ہے ”انہ یُتْلَىٰ علیکم فی الکتاب“ تو اس سے وہی پہلی آیت
مراد ہے (جس کا ذکر اوپر ہوا) جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ
”اگر تمہیں خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے
تو تم ان (دوسری) عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں“ عائشہؓ
نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد دوسری آیت میں ”و ترغبون ان
تنکحوھن“ (اور تمہیں اگر ان سے نکاح میں کوئی رغبت نہ ہو) سے
مراد کسی ولی کی ایسی یتیم لڑکی کی طرف سے بے رغبتی ہے جو اس کی پرورش میں ہو اور مال و جمال دونوں اس کے پاس کم ہوں تو ولیوں کو
اس سے منع کر دیا گیا کہ وہ ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کریں کہ جن کے مال و جمال میں ان کے لیے رغبت کا کوئی سامان نہ ہو۔ یہی
انصاف کا اگر ارادہ ہو (تو کر سکتے ہیں) کیونکہ ان کی طرف سے پہلے ہی سے انہیں بے توجہی ہے۔

پارہ ۱۵۶۸ الشَّرْكَۃُ فِي الْأَرْضَيْنِ
وَعَلَيْهَا ۝

۱۵۶۸۔ زمین وغیرہ میں شرکت

بنت بنت

۲۳۲۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام
نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ
نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رزق نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے شفعہ کا حق ایسے اموال (زمین، جائیداد وغیرہ) میں دیا تھا جن کی
تقسیم نہ ہوئی ہو لیکن جب اس کے حدود متعین کر دیئے گئے اور راستے
بھی بدل لیے گئے تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الشفعةَ فِي كُلِّ مَا كُنْ يُشَمُّ فَإِذَا وَقَعَتْ
الْحُدُودُ وَصُرِفَتْ الطُّرُقُ فَلَا شَفْعَةَ

بنت بنت بنت

۱۵۶۹۔ جب شرکاء گھر وغیرہ کی تقسیم کر لیں تو انہیں

رجوع کا حق رہتا ہے اور نہ شفعہ کا یہ

۲۳۲۱۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ابی ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس جائیداد میں شفعہ کا حق دیا تھا جس کی ابھی تقسیم (شرکاء میں باہم) نہ ہوئی ہو لیکن اگر حدود متعین کر دیے جائیں اور راستے الگ ہو جائیں (تقسیم سے) تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

۱۵۷۰۔ سونے، چاندی اور ان تمام چیزوں میں اشتراک

جن کا تعلق سکے سے ہو۔

۲۳۲۲۔ ہم سے محمد بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان، اسود کے ماجداد سے مراد ہیں نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سلیمان بن ابی مسلم نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو المنہال سے بیع صرف نقد کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ایک شریک نے کوئی چیز اسونے اور چاندی کی خریدی نقد پر بھی اور ادھار بھی پھر ہمارے یہاں براء بن عازب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ادھار میرے شریک زید بن ارقم نے بھی یہ بیع کی تھی اور اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا جو نقد ہو وہ تو لے لو لیکن جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

۱۵۷۱۔ مشرکین اور ذمیوں کے ساتھ مزاحمت

میں شرکت۔

۲۳۲۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جائیداد (فتح کرنے کے بعد) یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ وہ اس میں کام کریں اور بوئیں جو بیں پیداوار کا ادھار حصہ انہیں ملتا رہے گا۔

۱۵۷۲۔ بکریوں کی تقسیم انصاف کے ساتھ۔

۱۵۶۹۔ اِذَا قَسَمَ الشَّرَكَاءُ الْمَالَ وَرَأَوْا غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رَجُوعٌ وَلَا شَفْعَةٌ

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقَسَّمْ فَإِذَا قُتِعَتِ الْخُصُودُ وَوُضِعَتِ الطَّرُوقُ فَلَا شَفْعَةَ

۱۵۷۰۔ الْإِشْرَاقُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الْقَرُوفُ

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْأَسودِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمُنْهَالِ عَنِ الْقَرُوفِ يَدَا بَيْدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكَ قِي شَيْئًا يَدًا بَيْدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلَنَا فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكَ زَيْدٌ بَيْنَ أَرْقَمٍ وَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدَا بَيْدٍ وَخُذْ وَكَوْ مَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرْهُ

۱۵۷۱۔ مُشَارَكَةُ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِ فِي الْمَزَارَعَةِ

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ لِلْيَهُودِ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

۱۵۷۲۔ قِسْمَةُ الْبَكْرِ وَالْعَدْلُ فِيهَا

لے فقہ کی کتابوں میں ہے کہ اگر تقسیم غلط ہوگی اور تقسیم کے بعد کوئی "غبن فاحش" سامنے آیا تو تقسیم پر نظر ثانی کی جائے گی۔

۲۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ۱۰۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الیٰز نے اور ان سے عقبہ بن مامر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بکریاں دی تھیں کہ قربانی کے لیے انھیں صحابہ میں تقسیم کر دیں۔ ایک سال کا بکری کا ایک بچہ بچ گیا تو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی تم قربانی کرو۔

۱۵۷۳۔ غلے وغیرہ میں شرکت۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی چیز کا بھاؤ کر رہا تھا کہ دوسرے نے اسے آنکھ ماری عمرہ نے اس (آنکھ مارنے کی بنیاد پر) یہ فیصلہ کیا تھا کہ بھاؤ کرنے والے کے ساتھ اس کی شرکت ہو سکتی ہے۔

۲۳۲۵۔ ہم سے اصبح بن فرج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عبد اللہ بن وہب نے خبر دی، کہا کہ مجھے سعید بن جبردی، انھیں زہرہ بن سعید نے، انھیں ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام نے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک پایا تھا۔ ان کی والدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آپ کو لے کر حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! اس سے عہدے لیجئے (اسلام کا) ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے۔ پھر آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پیرا اور ان کے لیے دعا کی اور زہرہ بن سعید سے روایت ہے کہ ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام، انھیں اپنے ساتھ بازار لے جاتے تھے وہاں غلہ خریدتے۔ ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے (اگر ملاقات ہو جاتی تو وہ فرماتے ہمیں بھی اس تجارت میں شریک کر لو کہ آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی۔ چنانچہ وہ انھیں شریک کر لیتے اور اکثر پورے ایک اونٹ (کے اٹھانے کے لئے) غلہ کا نفع حاصل ہوتا اور اسے وہ گھر بھیج دیتے۔

۱۵۷۴۔ غلام میں شرکت۔

۲۳۲۶۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن عبد اللہ نے اسناد نے حدیث بیان کی، ان سے تافع نے اور ان سے ابن عمر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی (مشرک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اگر غلام کی منفعتانہ قیمت کے برابر اس کے پاس مال ہے تو پورا غلام آزاد کر دے اس طرح دوسرے شرکاء کو ان کے حصے کے مطابق دے دیا جائے اور آزاد شدہ غلام کی راہ صاف کر دی جائے۔

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ مَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ فَنَمَّا يُقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ فَمَا يَأْتِيهِمْ مَتَدُّ فَكَرَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعَكُمْ بِهَ أَنْتَ ؟

باب ۱۵۷۳ الشَّرْكَةُ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ وَدَعَا صَدْرًا أَنْ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَعَمَّرَهُ أَخْرَجُوا عُمَرَا أَنْ لَهُ شَرَكَةٌ

بزمیت

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَصْبَحُ بْنُ فَرَجٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ عَنْ زُهْرَةَ بِنْتِ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حَنِيدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعُهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ قَسَمَهُمْ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بِنْتِ مَعْبُدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيُلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشِيرْ كُنَّا فَارَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالشَّرَكَةِ فَيُشِيرُ كُلُّهُمَا فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ

باب ۱۵۷۴ الشَّرْكَةُ فِي الرِّقَقِ

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ مَسْدُودٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَمَاءَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَرَكًا لَهُ فِي مَسْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَغْتِنَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْ تَمَّتْ يَتَامُ رِقْمَةً عَدْلٍ وَيُعْطَى شَرَكًاؤُهُ حِصَّتَهُمْ وَيُعْطَى سَبِيلُ الْمُتَعَقِّ

۲۳۲۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن عازم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے نضر بن انس نے ان سے بشر بن ہبیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو اگر اس کے پاس مال ہے تو پورا غلام آزاد کر دیا جائے اور اگر مال نہیں ہے تو غلام سے کہا جائے گا کہ بقیہ حصہ کو آزاد کرنے کے لیے کوشش کر۔ لیکن اس سلسلے میں اس پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

۱۵۷۵۔ قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت اگر کسی نے قربانی کا جانور لینے کے بعد اس میں کسی دوسرے کو شریک کیا۔

۲۳۲۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الملک بن جریج نے غروی، انھیں عطاء نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے اور ابن جریج اسی حدیث کی دوسری روایت عطاء سے کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو حج کا تلبیس کہتے ہوئے جس کے ساتھ کوئی اور چیز (عمرہ) آپ نہیں ملتا تھے (مکرمین) داخل ہوئے۔ جب ہم پہنچے تو آنحضور کے حکم سے ہم نے اپنے حج کو عمرہ میں تبدیل کر لیا اور یہ کہ (عمرہ کے افعال) ادا کر نیے ہرج کے احوال تک (ہماری بیویاں ہمارے لیے طہال رہیں گی) اس پر لوگوں میں چھٹی گونیاں شروع ہو گئیں۔ عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا ہم مئی اس طرح جائیں گے کہ مئی ہمارے ذکر سے ٹپک رہی ہوگی! آپ نے اٹھتے اٹھتے بھی کیا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ غلبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ اس اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں خدا کی قسم، میں ان لوگوں سے زیادہ متنی اور پرہیزگار ہوں، اگر مجھے وہ بات پہلے ہی سے معلوم ہوتی جواب ہوتی ہے تو قربانی کے جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی طہال ہرجاتا۔ اس پر سراقہ بن مالک بن جہشم کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم (حج کے ایام میں عمرہ) خاص ہمارے ہی لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (میں سے) آئے۔ جابر نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا "لیک

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشَرَ بْنِ هَبِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِصًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا يَسْتَسْعِمْ غَيْرَ مُشْتَوِيٍّ عَلَيْهِ :

بہت بہ

۱۵۷۵۔ إِذَا اشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى :

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جَرِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُبَيْرَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهْلِكِينَ بِأَحَجِّ لَا يَحِطُّهُمْ شَيْءٌ فَعَلِمَا أَنَّ مَا أَمَرْنَا بِجَعْلِنَا هَا عُمَرَةَ وَأَنَّ تَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَفَشِلْتُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرٌ فَيُرَدُّ أَحَدُنَا إِلَى مَتَى وَذَكَرُوا يَحِطُّونَا فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِيهِمْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ يَكْفِيَنِي أَنْ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا أَوْ اللَّهُ لَا أَنَا أَبْرَأُ وَأَتَّقِي اللَّهَ مِنْهُمْ وَكَوَأَنِّي أَسْتَقْبِلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا أَسْتَبْرَأْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَكَوَأَنِّي مَعِيَ الْقُدَى لَا أَحْلَلْتُ فَقَامَ سَرَاةً مِنْ مَالِكِ ابْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَمَةِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَمَةِ قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ كَيْتُكَ بِمَا أَهْلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَقَالَ

الْأَخَرُ لَبَّيْكَ يَحْجَرَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبِضَ عَلَى إِخْرَامِهِ
وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ ۝

بجنت منج

باب ۵۷ من عدل عشرات من الغنم
بجذ ورفي القسم ۝

۲۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكَيْفٌ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَابَةَ بِنِ رَفَاعَةَ
عَنْ حَبِيدٍ رَافِعِ بْنِ حَمْرٍ قَالَ لَمَّا مَعَ الْبَيْتِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَذَى الْحَكِيفَةَ مِنْ
تَهَامَةٍ فَأَصْبَنَا عَنْهَا وَابِلًا فَجَعَلَ الْقَوْمُ
فَاغْلُوا بِهَا الْعُدُوَّ وَفَجَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا فَأَلْفَيْتُ لُحْدَ عَدَلٍ
فَلَمَّا مَنِ الْعَنَمُ بِجَزْؤِهَا أَنْ بَعِيرٌ أَمْدٌ
وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يُسَيِّدَةُ قَوْمَاهُ رَجُلٌ
فَحَبَسَهُ يَسْمُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهَا نَوَاهُ الْبَهَائِمِ وَأَوَابِدُهَا
وَأَبْدَ الْوَحْشِ فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَأَصْنَعُوا
بِهِ هَكَذَا قَالَ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَنَّ رَسُولُ اللَّهِ أَنَا
سَرُجُوا وَخَافَتْ أَنْ تُلْقَى الْعُدُوَّ فَذَا وَلَيْسَ
مَعَنَا مَبْدَى فَتَذَبُّ بِهَا لِقَصَبٍ فَقَالَ
الْعَجَلُ أَدَارِي مَا أَنْهَرُ الدَّمَ وَذَكَّرَ اسْمُ اللَّهِ
عَلَيْهِمْ فَكَلُوا لَيْسَ السِّنَّ وَالْفُفْرَ وَسَاحِدَ كَعْبٍ
مَنْ ذَلِكَ أَمَا السِّنَّ مَعْلَمٌ وَأَمَا الْفُفْرُ مَعْدَى
الْحَبَشَةِ ۝

ہا "ب" پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے یوں کہا تھا، لبیک بحجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں (جیسے انہوں نے باندھا ہے) اور انہیں اپنی قربانی میں شریک کر لیا یہ حدیث مختلف روایتوں سے اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے۔

۱۵۷۶ - جس نے تقسیم میں دس بکریوں کا حصہ ایک اونٹ کے برابر رکھا۔

۲۳۲۹ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں دیکھنے نے خبر دی، انہیں سفیان نے انہیں ان کے والد نے، انہیں عباد بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے مقام ذوالحلیفہ میں تھے وفینیت میں بھی بکریاں اور اونٹ ملے تھے۔ بعض لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کی اور رافع بن خدیج کے (گوشت کو) ہڈیوں میں چڑھا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (اور چونکہ تقسیم کے بغیر انہوں نے ایسا کیا تھا اس لیے آپ کے حکم سے گوشت ہڈیوں سے نکال لیا گیا۔ پھر آپ نے تقسیم کی اور) دس بکریوں کا ایک اونٹ کے برابر حصہ رکھا۔ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا (اور اس کا پکڑنا دشوار ہو گیا) قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی۔ ایک شخص نے اونٹ کو تیرا کر روک لیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگل جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے اس لیے (موقوفہ) قوم ان کے ساتھ ایسا کیا کر دے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میرے دادا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمیں خطرہ ہے کہ کل قوم سے بڑھیر ڈھو جائے، چھری ہمارے ساتھ نہیں ہے کیا بانس سے ہم ذبح کر سکتے ہیں؟ اُنھوں نے فرمایا لیکن ذبح بھلیت کے ساتھ کہ (راوی کو شبہ ہے کہ آپ نے اس مفہوم کے لیے) اچھل فرمایا تھا یا ارنی (جو چیز بھی خون بہا سکے اور اس سے ذبح کرتے وقت) جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو لیکن دانت اور ناخن سے ذبح کرنا چاہیے۔ میں اس کے متعلق تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی کا اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

بجنت منج

کتاب الرهن

رہن کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۷۷۔ حضرتیں رہن رکھنا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کتاب نہ ملے تو کوئی چیز رہن کے طور پر قبضہ میں دے دو۔

بَابُ ۱۵۷۷ فِي الرِّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْنٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ

۲۳۳۰۔ حدیثنا مسلم بن ابی اہنیم حدیثنا ہشام حدیثنا قتادہ عن انس قال ولقد رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعه بشعير ومشيئته الى النبي صلى الله عليه وسلم يحجز شعيرة وإهالة سيقته ولقد سيفته يقول ما أضيق رجل من هذه الشئ من الله عليه وسلم إلا صاع ولا أمشي وإيهنم لتسعة أبيات ۖ

بَابُ ۱۵۷۸

۲۳۳۱۔ حدیثنا مسدد حدیثنا عبد الواحد حدیثنا قتادہ عن انس قال تذا اكرنا عبد ابی اہنیم الرهن والقبيل في السلف فقال ابی اہنیم حدیثنا الاسود عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اشترى من يهودي لهما ما الى اجل ورهنه درعه ۖ

بَابُ ۱۵۷۹ رهن السلاح

۲۳۳۲۔ حدیثنا علی بن مہدی حدیثنا سفین قال سمرو سمعت جابر بن عبد الله بن یزید قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يكعب بن الاشرف فإنه اذى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فقال معمر بن مسلمة أنا فائاه فقال أردنا ان نسلفنا وسقا او وسقین فقال

۱۵۷۹۔ ہتھیار کی رہن ۲۳۳۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کعب بن اشرف یہودی اور اسلام کا شدید ترین دشمن، اگر کام کون تمام کرے گا کہ اس نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ہے محمد بن مسلمہ نے فرمایا کہ میں (یہ کام انجام دوں گا) چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور

مع مصنف کا اشارہ اس طرف ہے کہ رہن کے سلسلہ میں جو قرآن میں خاص طور سے سفر کا ذکر آیا ہے وہ محض اتفاقی ہے ورنہ جس طرح رہن سفر میں رکھنا جائز ہے حضرتیں بھی جائز ہے۔ چنانچہ سفر میں رہن رکھنے کی زیادہ اہمیت تھی اور آیت کا نزول بھی سفر میں ہوا تھا اس لیے خاص طور سے سفر کا ذکر کیا۔

کہا کہ ایک یا دو دن غلہ قرض لینے کے ارادے سے آیا ہوں۔ کعب نے کہا میں تمہیں اپنی بیویوں کو میرے یہاں رہن رکھنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ ہم اپنی بیویوں کو تمہارے پاس کس طرح رہن رکھ سکتے ہیں جبکہ تم عرب کے خوب ترین اشی میں سے ہو۔ میں نے کہا پھر اپنی اولاد رہن رکھ دو۔ انھوں نے کہا کہ ہم اپنی اولاد کس طرح رہن رکھ سکتے ہیں، اسی پر انھیں گالی دی جایا کرے گی کہ ایک، دو دوسق کے لیے ہیں رکھ دیے گئے تھے۔ یہ تو ہمارے لیے بڑی شرم کی بات ہے۔ البتہ ہم لالہ۔ تمہارے یہاں رہن رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے فرمایا کہ مراد اس سے "مہتیار" ہیں۔ پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کر کے چلے گئے اور رات میں اس کے یہاں پہنچے، اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی۔

۱۵۸۰۔ رہن پر سوار ہوا جاسکتا ہے اور اس کا دودھ دونا جاسکتا ہے بغیر ہونے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ نے کہ گم شدہ جانور پر (اگر کسی کو مل جائے تو) اس پر چارہ دینے کے بدلے بھی سوار ہوا جاسکتا ہے (اگر وہ سواری کا جانور ہے) اور چارے کے مطابق اس کا دودھ بھی دونا جاسکتا ہے (اگر وہ دودھ دینے کے قابل جانور ہے) یہی حال رہن کا بھی ہے۔

۲۳۳۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ذکر یانے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہن پر خرچ کے بدلے میں اس پر سوار بھی ہوا جاسکتا ہے اور اگر دودھ دینے والا ہو تو اس کا دودھ بھی پیا جاسکتا ہے۔

۲۳۳۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں ذکر یانے خبر دی، انھیں شعبی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رہن جب تک مر جوں ہے اس پر ہونے والے اخراجات کے بدلے میں سوار ہوا جاسکتا ہے۔ اسی طرح دودھ دینے والے جانور کا دودھ بھی اس پر ہونے والے اخراجات کے بدلے میں پیا جاسکتا ہے۔ جو شخص سوار ہوگا، یا اس کا دودھ پئے گا اخراجات اسی کے دے ہوں گے۔

۱۵۸۱۔ یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا۔

بن حنبل

أَرْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكِ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَحَبُّ الْعَرَبِ قَالَ قَالُوا رَهْنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبِّحُ أَحَدُهُمْ قِيَالَ رَهْنِي يَوْمَ سَتِي أَوْ وَتَقِينِ هَذَا عَارَ عَلَيْنَا وَكَيْفَا نَرْهَنُكَ نَزِمَتْ قَالَتْ سُنَيَا لِيُنِي السَّرْمَةُ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ اتَّوْا نِسْبَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ

بن حنبل

باب ۱۵۸۰ الرهن مذكوب ومخلوب
وقال مغيرة من إبراهيم
تروكب الفلاة يقدّر عليها
وتحلب يقدّر عليها والرهن
ميشله

بن حنبل

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ رَهْنٌ يَرْكَبُ يَنْفَقَتُهُ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرَادِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرهن يركب ينفقته إذا كان مرهونًا ولبن الدرد يوشب ينفقته إذا كان مرهونًا وعلى السبي يركب ويشربه النقة

باب ۱۵۸۱ الرهن عند اليهود وغيرهم

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ مَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ قَاتِلَةَ
قَالَتْ أَشْتَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهْنَهُ دِرْعَةً ۚ

پا ۱۵۸۲ اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِتُ وَ
الْمُرْتَهِنُ دَخَوْهُ قَالِبَتُهُ عَلَى الْمَدْعَى
وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ ۚ

بشیرین

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
فَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي أَبِي بَكْرٍ قَالَ كَتَبْتُ
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ الشَّيْبَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمَدْعَى
عَلَيْهِ ۚ

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ
لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَإِنْ نَزَلَ اللَّهُ تَصَدَّقْ
ذَلِكَ إِنْ آتَى نَزَلَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَإِنَّمَا نَعِمْنَا
قَلِيلًا فَقَرَأَ إِلَى عَذَابِ آلِ فِرْعَوْنَ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ
خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحْدِثُ كُفْرًا أَبُو مُدَّةٍ الرَّحْمَنُ قَالَ
فَعَدَّ ثَمَانًا قَالَ فَقَالَ مَدَقَ كَيْفَ وَاللَّهِ أَنْزَلْتُ
كَأَنْتَ مَبِينٌ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي مَبْنًى
فَأَخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَاهِدُكَ أَوْ يَمِينُكَ قُلْتُ إِنَّهُ إِذَا
يَحْلِفُ وَلَا يَمِينُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ
لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَإِنْ نَزَلَ

۲۳۳۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث
بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک یہودی سے غلہ خریدی اور اپنی زرہ اس کے پاس رہیں گئی۔

۱۵۸۲۔ راہن اور مرتہن کا اگر اختلاف ہو جائے، یا

اسی جیسے (کسی دوسرے معاملے میں اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے)
تو گواہی پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے ورنہ مدعی علیہ قسم
لی جائے گی۔

۲۳۳۶۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے فافع بن
عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی بکر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (مشکوہ وفاق کرنے کے لیے) کہا تو انھوں نے
اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ
مدعی علیہ سے صرف قسم لی جائے گی (اگر مدعی گواہ نہ پیش کر سکا)۔

۲۳۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سوید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے
حدیث بیان کی، ان سے مسعود نے، ان سے ابو ذر نے بیان کیا کہ عہد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (حدیث) بیان کی کہ جو شخص جان بوجھ کر اس نیت سے جھوٹی قسم
کھائے گا کہ اس طرح دوسرے کے مال پر اپنی ملکیت جمائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے
اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اس ارشاد کی تصدیق
میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں
کے درجے بخود ہی پوچھ کر فریاد کرتے ہیں“۔ آیت مذکورہ انھوں نے تلاوت
کی اس کے بعد اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لائے اور پوچھا
کہ ابو عبد الرحمن (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تمہارے کون سی حدیث بیان کی ہے؟ انھوں
نے بیان کیا کہ ہم نے حدیث ان کے سامنے بیان کر دی۔ اس پر انھوں نے
فرمایا کہ انھوں نے سچ بیان کیا، میرا ایک یہودی شخص سے کنوئیں کے معاملے
میں جھگڑا تھا ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر
ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گواہ لاؤ کہ کیونکر آپ ہی
مدعی تھے (ورنہ دوسرے فریق نے قسم لی جائے گی) میں نے عرض کیا کہ پھر قرعہ قسم کا
کئے گا اور کوئی پروا (جوڑ بولنے پر) اسے نہ ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی کا مال اپنے قبضہ میں کرنے کے لیے جھوٹی قسم

کہاٹے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی اس کے بعد انھوں نے وہی آیت پڑھی ”جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ مقبوضی قیمت خریدتے ہیں“ آیت ولہم عذاب الیم تک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۵۸۳۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔ اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ”کسی غلام کو آزاد کرنا یا غرق وفاق کے زمانہ میں کسی عزیز و قریب یتیم کو کھانا“

۲۳۳۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عام بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے واقد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے علی بن حسین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے، اس شخص کے بھی ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ سعید بن مرجانہ نے بیان کیا کہ پھر میں علی بن حسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) کے یہاں گیا (اور ان سے حدیث بیان کی) وہ اپنے ایک غلام کی طرف متوجہ ہوئے جس کی عبد اللہ بن جعفر دس ہزار درہم ایک ہزار دینار قیمت دے رہے تھے اور آپ نے اسے آزاد کر دیا۔

۱۵۸۴۔ کس طرح کے غلام کی آزادی افضل ہے؟

۲۳۳۹۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابو مرواح اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سب زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جب تک سب سے زیادہ قدر ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آپ حضور نے فرمایا کہ پھر کسی کا رے کی مدد کر دیا کسی بے ہنر کو کوئی کام سکھا دو اور اس طرح غلام کی آزادی اور خلق اللہ کے ساتھ حسن معاشرت کرو (انہوں نے کہا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکا؟ اس پر آپ حضور نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے

اللہ تصدیق ذلک ثم اقترأ ہذا
الایۃ اِنَّ الْاَنْوٰیۃَ یَشْتَرُوْنَ بِہِہِ اللّٰہِ
وَ اَیْمَانِہِہِمْ کَمَّا قَلِیْلًا اِلٰی وَاٰلِہِمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۵۸۳۔ فی النبی وفضلہ وکولہ تعالیٰ

قُلْتُ رَقَبَۃٌ اَوْ اِمْلَکٌ فِیْ یَوْمِ ذِی
مَسْجِیۃٍ یَّتِیْمًا ذَا مَقْوَلٍ

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا
عَامِرُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَاقِدُ بْنُ مَعْمَرٍ
قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ
عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْهُ هُرَیْرَةَ قَالَ
اَلَمْ یُحَدِّثْ لَیْکُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْمًا رَّجُلٍ اَعْتَقَ اَمْرًا
مُّسْلِمًا اِسْتَعْتَدَ اللّٰہُ بِکُلِّ عَصْوٍ مِیْنَهُ عَصْوًا مِّنْہُ
مِنْ اللّٰہِ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَاَنْطَلَقْتُ اِلَیْ
عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ فَعَصِیْتُ عَلِیَّ بْنَ حُسَیْنٍ اِلَیْ عَبْدٍ لَّہٗ قَدْ
اَعْتَاہُ بِہِ عِبْدُ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ عَشْرَ اَلْفٍ دِرْہِمٍ
اَوْ اَلْفَ دِیْنَرٍ فَاَعْتَقَہُ

۱۵۸۴۔ اَتَى الرِّقَابَ اَفْضَلُ

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبِیدُ اللّٰہِ بْنُ مُوسٰی عَنْ
ہِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ مَرْوَاحٍ عَنْ
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَتِیَ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اَیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَجَہَادٌ
فِیْ سَبِیْلِہِمْ فَاَتَى الرِّقَابَ اَفْضَلُ قَالَ اَعْلَاہَا
ثَمَنًا وَ اَنْفُسَہَا عِنْدَ اَهْلِہَا قُلْتُ فَاَنْتَ لَمْ
اَفْعَلْ قَالَ تَعِیْنُ مَا نَفَعًا اَوْ تَصْنَعُ
رَدَّہُ رَدَّیْ قَالَ فَاَنْتَ لَمْ اَفْعَلْ قَالَ
تَسَدُّمُ النَّاسِ مِنْ الشَّرِّ فَاَنْتَ
مَدَدْتَهُ تَصَدَّقَ بِہَا عَلٰی

نَفْسًا ۛ

بزمِ مہذب

باب ۵۸۵ مَا يُسْتَعْتَبُ مِنَ الْعَتَاةِ فِي
الْمَكْسُوفِ وَالْأَيَاتِ ۛ

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا
زَاهِدٌ عَنْ بَنِي قَدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُسَدَّرِ عَنْ أَسْمَاءَ
بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاةِ فِي كُسُوفِ
الشَّمْسِ تَابِعَهُ عَلِيُّ بْنُ الدَّارُورِ عَنْ هِشَامِ ۛ
۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُسَدَّرِ
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنَّا قَوْمًا مَرَّةً
عِنْدَ النَّصْرَانِ بِالْعَتَاةِ ۛ

باب ۵۸۶ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا ابْنَيْنِ
أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ ۛ

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا ابْنَيْنِ
فَإِنْ كَانَ مُؤَمَّرًا قَوْمًا عَلَيْهِ ثُمَّ
يُفْتَقَ ۛ

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ كَمَا كَانَ لَهُ
مَالٌ يَبْلُغُهُ ثَمَنُ الْعَبْدِ قَوْمًا لَعَنَهُ
قِيَمَةُ عَدْلٍ فَأَطْعَمَ شِرْكَاءَهُ حَصَصَهُمُ
وَعَتَقَ مَلِكُهُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ ۛ

شر سے محفوظ و مامون کر دو، کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اسچاؤ پر
کر دو گے (یعنی کسی کو تکلیف و اذیت نہ پہنچانا بھی ایک درہم میں ملتی ہے)۔
۵۸۵۔ سورج گرہن اور دوسری نشانیوں کے وقت
غلام آزاد کرنے کا استحباب۔

۲۳۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے زاہد
بن قدامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے فاطمہ
بنت منذر نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا
حکم دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت علی نے کی، ان سے در اور دی نے
بیان کیا اور ان سے ہشام نے۔

۲۳۴۱۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ بنت منذر
نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں گرہن
کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

۵۸۶۔ دو اشخاص کے مشترک غلام یا کئی شرکاؤں کا ایک
باندی کو کوئی شریک آزاد کرتا ہے؟

۲۳۴۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ان سے سالم نے اور ان سے ان کے
والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شرکاؤں کے درمیان مشترک غلام
کو اگر کسی ایک شریک نے آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والا خوش حال ہے تو
باقی حصوں کی قیمت لگائی جائے گی اور (اسی کی طرف سے) پورے غلام کو آزاد
کر دیا جائے گا۔

۲۳۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے
بخردی، انھیں تائف نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا
اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا کہ غلام کی پوری قیمت اس سے ادا ہو سکے تو
تو اس کی قیمت انصاف عدل کے ساتھ لگائی جائے گی اور بغیر شرکاؤں کے ان کے
حصے کی قیمت (اسی کے مال سے) دے کر غلام کو اسی کی طرف سے آزاد کر دیا
جائے گا ورنہ (اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو) غلام کا جو حصہ آزاد ہو چکا وہ

ہو چکا اور بقیہ کی آزادی کے لیے غم نہ کر خود کو کشش کرنی چاہیے۔

۲۳۴۴۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور اس کے پاس غلام کی پوری قیمت ادا کرنے کے لیے مال بھی تھا تو پورا غلام اسے آزاد کرنا پڑے گا۔ لیکن اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس سے پورے غلام کی مناسب قیمت ادا کی جاسکے تو پھر غلام کا جو حصہ آزاد ہو گیا قاعدہ آزاد ہو گیا۔

۲۳۴۵۔ ہم سے سعد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن عبد اللہ نے اور ان سے عبید اللہ نے اختصار کے ساتھ۔

۲۳۴۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا یا اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مفہوم کے لیے یہ الفاظ فرمایا شراکائی میں عبد (مشک) را دی حدیث ایوب کو تھا اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا جس سے پورے غلام کی منفرد قیمت ادا کی جاسکتی تھی تو وہ غلام پوری طرح آزاد کھج جائے گا۔ نافع نے بیان کیا، ورنہ اس کا جو حصہ آزاد ہو گیا اس وہ آزاد ہو گیا۔ ایوب نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں یہ (آخری کرا) خود نافع نے اپنی طرف سے کہا تھا یا یہ بھی حدیث میں شامل ہے۔

۲۳۴۷۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انہیں نافع نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ غلام یا باندی کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ اگر وہ کئی شرکاؤں کے درمیان مشترک ہوا اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو ابن عمر فرماتے تھے کہ اس شخص پر پورے غلام کے آزاد کرانے کی ذمہ داری ہوگی لیکن اس صورت میں جب شخص مذکور کے پاس اتنا مال ہو جس سے پورے غلام کی قیمت ادا کی جاسکے۔ غلام کی مناسب قیمت لگا کر دوسرے شرکاؤں کے حصوں کے مطابق ادا کی گئی کر دی جائے گی اور غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ابن عمر یہ فتویٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے تھے اور حدیث ابن ابی ذئب

مِنْهُ مَا عَتَقَ ۖ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شُرَكَاءَ لَهُ فِي مَمْلُوكٍ قَمَيْنِهِ عَقَبَهُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوِّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدَلٍ فَأَعْتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ ۖ

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شُرَكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنْ مَالٍ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدَلِ فَهُوَ عَيْنٌ قَالَ نَافِعٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا أَدْرِي أَشَرُّهُ قَالَهُ نَافِعٌ أَوْ شَرُّنِي ۖ فِي الْحَدِيثِ ۖ

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يُفْتَى فِي الْعَبْدِ أَوْ لَدَا مَمْلُوكٍ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجِبَ عَلَيْهِ عَقَبَتُهُ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يَقَوِّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدَلِ وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصَبَ دُونَهُ وَيُخْتَصِمُ بَيْنَ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذَا بَنِي عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذَيْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَ

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يُفْتَى فِي الْعَبْدِ أَوْ لَدَا مَمْلُوكٍ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجِبَ عَلَيْهِ عَقَبَتُهُ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يَقَوِّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدَلِ وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصَبَ دُونَهُ وَيُخْتَصِمُ بَيْنَ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذَا بَنِي عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذَيْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَ

جَوَيْرِيَّةٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَسُولُ اللَّهِ
ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

باب ۱۵۸ اِذَا اُعْتِقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ
وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرُ
مَسْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ
الْمَكَاتِبَةِ +

ابن اسحاق، جریر بن ابی بن سعید اور اسماعیل بن امیہ بھی نافع سے اس
حدیث کی روایت کرتے ہیں، وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے، اختصار کے ساتھ یہ

۱۵۸۔ جب کسی نے غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا
اور تھا تنگ دست تو غلام سے کوشش کرائی جائے گی، اگر
اپنی آزادی کے لیے جدوجہد کرے، لیکن اس پر کوئی دباؤ نہیں
ڈالا جائے گا، جیسے مکاتبت کی صورت میں ہوتا ہے۔

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ
سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّوْرِيُّ بْنُ أَبِي
مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَعْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيضًا مِنْ
عَبْدٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

۲۳۷۸۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن
آدم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، انھوں
نے قتادہ سے سنا کہا کہ مجھ سے نضر بن انس بن مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے بشر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا،
حجم سے مدد دے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث

۱۔ ایک غلام کو کوئی آدمی مل کر خریدتے تھے اور وہ غلام سب کا مشترک سمجھا جاتا تھا۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ ایک شخص جس میں بیک وقت غلامی اور آزادی
نہیں ہے ہو سکتی چونکہ آزادی انفل اور اشرف حالت ہے اس لیے اگر کسی ایسے مشترک غلام کے کسی ایک شریک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کا ایک حصہ
گواہ آزاد ہو گیا، اب بقیہ حصہ کی آزادی بھی مزدوری ہے اور اس کے لیے مناسب صورت پیدا کرنی ہے، تاکہ کسی پر ظلم بھی نہ ہو اور ایک انسان کو آزادی مل
جائے جو اس کا پیدائشی حق ہے۔ اسلام کا یہی منشا ہے مذکورہ باب میں روایا مختلف اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلے
میں یہ ہے کہ اگر مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کرنے والا تنگ دست ہے تو اس کے دوسرے شریک سے کہا جائے گا کہ اس کے حصے
کی جو قیمت ہے وہ غلام سے طلب کرے۔ غلام محنت مزدوری کر کے یا وہ قیمت ادا کر دے اور پوری طرح آزاد ہو جائے یا پھر یہ خود اسے
آزاد کر دے۔ بہر حال غلام اپنے ایک حصے کی آزادی کے بعد مستقبل میں غلام نہیں رہ سکے گا، اسے آزادی ملنی ضروری ہے اور اگر آزاد کر نہ ہو
حصہ دار خیرش حال ہے اور اس حیثیت میں ہے کہ پورے غلام کی قیمت ادا کر سکے تو اس میں بھی مختلف صورتیں ہیں۔ آزاد کرنے والا اپنے
دوسرے شریک کے حصے کی قیمت خود ادا کرے، کیونکہ قانوناً جب غلام ایک حصے کی آزادی کے بعد غلام نہیں رہ سکتا اور اس نے اپنے
حصے کو آزاد کر کے اپنے دوسرے ساتھی کے حق میں بھی مداخلت کی اور صاحب حیثیت ہے تو دوسرے شریک کے حصے کی ذمہ داری بھی اسی پر ڈالی
جائے گی۔ اگر تنگ دست ہوتا تو غیر اس کی اس نیکی کی وجہ سے اسے معاف کر دیا جاتا لیکن جب وہ شریک کے حصے کی قیمت ادا کر سکتا ہے
تو اب اپنی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتا۔ اس میں ایک صورت یہ بھی ہے کہ آزاد کرنے والا غلام سے کہے کہ تم خود کا حصہ دوسرے شریک کے
حصے کی قیمت ادا کر دو اور آزاد ہو جاؤ اگر غلام اس پر تیار ہو جائے تو جہاں وہ اسی کو اپنی طرف سے آزاد کرنا ہو گا۔ بہر حال دوسری صورت میں
ذمہ داری آزادی حاصل کرنے والے ہی کی ہوتی ہے لہٰذا مکاتبت کا ذکر اس سے پہلے گذر چکا اور آئندہ مستقل باب اس کے لیے آئے گا جیسا کہ پہلے لکھا چکا
مکاتبت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی غلام اپنے آقا سے بے کر لے کر کسی مدت میں اس میں آپ کو اتنے روپے دے دوں گا اور جب میں متعین روپے دے دوں
تو آپ مجھے آزاد کر دیں اگر آقا اس پر راضی ہو گیا اور غلام نے شرط پوری کر دی تو وہ آزاد ہو جائے گا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں غلام کی کوشش
مکاتبت ہی کی طرح ہوگی۔

سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْمَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَرْيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آفَقَ نَفْسِيًّا أَوْ فَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ غَلَا ضَلَالُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَالْأَقْوَمُ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ سَلَفِي بِهِ مَكْرٌ مُشَقُّوقٌ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَآبَاتُ وَرَمَوْهُ مِنْ خَلْفِهِ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ ۝

باب ۸۸۸ الطَّوْقُ وَالنِّسَابُ فِي الْقَتَادَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ وَلَا تَقَاتُ إِلَّا يَوْجُهُ اللَّهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُّ أَمْرِي مَا نَوَيْتُ وَلَا نَجَاةَ لَنَا مِنْهُ وَالْمُخْطَلِ ۝

بجند

۱۳۴۹ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّ ثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَسَعَرُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَدْنَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أَمْرِي مَا وَسَّوَسْتُ بِهِ صَدُورَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ ۝

۲۳۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَفَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّكْثِيِّ

بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے معمر بن ابی ہریرہ نے، ان سے بشر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی (مشترک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا تو اس کی پوری آزادی اسی کے ذمہ ہے بشرطیکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے اپنے بقیہ حصے کی قیمت ادا کرنے کی کوشش کے لیے کہا جائے گا، لیکن کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا اس روایت کی متابعت حجاج بن حجاج، ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ کے واسطے سے کی ہے۔ شعبہ نے اختصار کیا ہے۔

۵۸۸ - آزادی، طلاق وغیرہ میں بھول چکے، غلام کو آزاد کرنے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملتا ہے اور بھولنے والے اور غلطی سے کام کر بیٹھے لوگوں کی کوئی نیت ہی نہیں ہوتی۔

۲۳۴۹ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ بن ادنیٰ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کے افراد کے دلوں میں پیدا ہونے والے دوسووں کو جب تک انھیں عمل یا زبان پر نہ لائے، معاف فرمایا ہے۔

۲۳۵۰ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم تمیمی نے ان سے علفہ بن وقاص لکشی نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم

ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے دو لفظ "خطا و نسیان" استعمال کیے ہیں۔ خطا کا مفہوم فقہاء نے یہ کھلبے رکھنا کہ اور چاہتا اور زبان پر کہے آگیا۔ خطا کوئی شخص سبحان اللہ کہنا چاہتا تھا اور زبان پر آگیا "انت حراً" (تم آزاد ہو) اور غلام سامنے تھا۔ نسیان سے سنی جبر سے کہیں۔ فقہاء نے اس کی بھی صورتیں کھلی ہیں۔ تاواقضیت، خطا اور نسیان کا اسلامی قانون میں اعتبار کیا گیا ہے اور امام بخاریؒ اس سلسلے میں سب سے آگے ہیں۔ البتہ اخاف کی فقرہ میں اس کا بہت ہی کم اعتبار ہے۔ شاید نادرا خاص خاص مسائل میں امام بخاریؒ نے اس باب میں جو توسیع سے کام لیا ہے اس کی ایک مثال مذکورہ مسئلہ بھی ہے۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ نیت کے بغیر کوئی کام ہی نہیں ہوتا تو پھر ہر عمل اور ہر قوف کے لیے نیت کا مطالبہ ہونے لگے گا جس کا کوئی قائل نہیں۔ یہ حدیث کہ "عمل پر اجر نیت کے مطابق ہوتا ہے" اس کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ اگر نیت اچھی ہے تو اجر و ثواب کا سہی ہوگا اور اگر نیت بُری ہے تو اجر نہیں ملے گا۔ رہی یہ بحث کہ عمل کی محنت موقوف ہے نیت پر، اس سے حدیث میں سب سے کوئی بحث ہی نہیں کی گئی۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اعمال کا ملازمت پر ہے اور شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدل دیتا ہے، پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہوگی وہ اللہ اور رسول کے لیے بھیجی جائے گی (اور اس پر ثواب ملے گا) اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہوگی یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے تو یہ ہجرت بھی اسی کے لیے ہوگی جس کی نیت سے اس نے ہجرت کی تھی (اور اس پر ثواب نہیں ملے گا)۔

۱۵۸۹۔ ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام کے لیے کہا کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزادی کے ثبوت کے لیے گواہ۔

۲۳۵۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشیر نے، ان سے اسمعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کے ارادے سے نکلے (مدینہ کے لیے) تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا (اتفاق سے راستے میں) دونوں ایک دوسرے سے کچھ لگے۔ پھر جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (مدینہ پہنچنے کے بعد) حضور اکرم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے غلام بھی اپنا ٹک آگئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو ہریرہ! یہ لو تمہارا غلام آگیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ پہنچ کر یہ شعر کہے تھے: ”ہائے سی طول شب اور اس کی سختی اگرچہ دار الکفر سے نجات بھی اسی نے دلائی ہے“

۲۳۵۲۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اسلام لانے کے لیے) حاضر ہوا تھا تو آتے ہوئے راستے میں شعر کہے تھے ”ہائے طول شب اور اس کی سختی، اگرچہ دار الکفر سے نجات بھی اسی نے دلائی ہے“ انہوں نے بیان کیا کہ راستے میں یہ غلام مجھ سے جدا ہو گیا تھا میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسلام پر قائم رہنے کا آپ کے سامنے عہد کیا میں ابھی حضور اکرم کے پاس بیٹھا ہی ہوا تھا کہ غلام دکھائی دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہ! یہ تمہارا غلام آگیا میں نے کہا وہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔ چنانچہ میں نے اسے آزادی دیدی

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا عُمَالُ بِالنَّبِيِّ وَرِثَتِي بِمَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ أَمْرٍ آتٍ تَبَدَّلَ وَجْهًا فَهْجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۖ

۱۵۸۹ اِذَا قَالَ رَجُلٌ تَعْبُدُهُ هُوَ لِلَّهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادَ فِي الْعِتْقِ ۖ

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ مَلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِمَّاهُمَا مِنْ صَاحِبٍ قَابِلٍ بَعْدَ ذَلِكَ وَابُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ قَدْ آتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّهُ كُفْرٌ قَالَ فَهَوِّجِيْنِ يَقُولُ يَا لَيْلَةَ مِثْنِ طَوْلِهَا وَعَنَائِمِهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتْ

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَامَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ ۖ

يَا لَيْلَةَ مِثْنِ طَوْلِهَا وَعَنَائِمِهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتْ

قَالَ وَابْنُ مِقْوٍ غُلَامِي فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ كَبَيْتًا نَاعِيَهُ وَذُاطَمَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ كُفْرٌ

ابو کریم نے (اپنی روایت میں) ابو اسامہ کے واسطے سے ”ح“ آزاد کا لفظ بیان نہیں کیا تھا۔

۲۳۵۳۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسیم بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آ رہے تھے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ آپ اسلام کے ارادہ سے آ رہے تھے۔ پھر راستے میں، ایک درخت سے بھر گئے۔ اسی طرح پوری حدیث بیان کی، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا میں آپ کو گواہ بنا تا ہوں کہ وہ اللہ کے پیچھے ہے۔

۱۵۹۰۔ ام ولد۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ باندی اپنے مالک کو چنے گی۔

۲۳۵۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص بن زمرہ کو وصیت کی تھی کہ زمرہ کی باندی کے بچے کو اپنی پرورش میں لے لیں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ لڑکا میرا ہے۔ پھر جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لائے تو سعد بن زمرہ کی باندی کے لڑکے کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبد بن زمرہ بھی ساتھ تھے سعد نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، انھوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ انھیں کا لڑکا ہے۔ لیکن عبد بن زمرہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا بھائی کا لڑکا ہے، انھیں کے خراش پر پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمرہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھا تو دقتی وہ عتبہ کی صورت تھا۔ آپ نے فرمایا، اے عبد بن زمرہ! یہ تمہاری ہی نذر پرورش رہے گا کیونکہ بچہ ان کے والدہ کی ”خراش“ پر پیدا ہوا تھا۔ آپ نے ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ ”لے سو وہ بنت زمرہ (ام المؤمنین) اس سے پردہ کیا کرو“ یہ آپ نے اس لیے ہدایت کی تھی کہ بچے میں عتبہ کی شہادت محسوس فرمائی

لے باندی سے اس کے اتنے ہم بستری کی، نتیجے میں بچہ پیدا ہوا تو ایسی باندی ام ولد کہلائے گی، آقا کی وفات کے بعد یہ باندی خود آزاد ہو جاتی ہے۔ ام ولد ہونے کے بعد اس کی خرید و فروخت وغیرہ بھی نہیں کی جاسکتی۔ بس اس پر ایک قانونی پابندی ہے اور آقا کی وفات سے وہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے۔ کتاب الایمان میں اور اس پر نوٹ بھی گذر چکا ہے۔

تَوَجَّهَ إِلَهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ خَرَجَ

۲۳۵۳ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَدَدَةَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ بِهَذَا وَقَالَ أَمَا إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّهُ لِلَّهِ

بَابُ ۱۵۹۰ أَمُ الْوَلَدِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَّمَهُ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنَّ تِلْكَ أَمَةٌ رَبَّتُهَا

۲۳۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ يَقْبُضَ إِلَيْهِ ابْنٌ وَلَيْدٌ زَمْعَةٌ قَالَ عَتَبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَبِضَ دَسَّوهُ سُلُوسًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ وَلَيْدٌ زَمْعَةً فَأَقْبَلَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بَعْبُ بْنُ زَمْعَةٍ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي عَهْدَ إِلَى أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنِي وَبَيْنَ زَمْعَةٍ وَلَيْدٍ عَلَى مَوَالِيهِمْ فَتَنَظَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلَيْدٍ زَمْعَةً فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَلِيدٌ عَلَى نَوَاشِ ابْنِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْبَعِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ ذَمْعَةَ مَتَارَايَ مِنْ
رَبِّهِمْ بَعْتِيَّةً وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ۝

باب ۱۵۹۱ بَيْعُ الْمَدْبُورِ ۝

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي آيَاسٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَفْتَقْتُ رَجُلًا مِتًّا عَبْدًا
لَهُ مِنْ دُبُرٍ قَدْ عَا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهِ قَبَاعَهُ قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْعَلَامُ عَامَ
أَوَّلِ ۝

باب ۱۵۹۲ بَيْعُ الْوَلَدِ وَهَبَتِهِ ۝

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ
أَيْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَدِ وَعَنْ هَبَتِهِ ۝

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ
عَيْنِ السُّودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَيْتُ
بَرِيدَةً فَأَشْرَطْتُ أَهْلَهَا وَآلَهَا فَكَانَتْ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَغَبْتُهَا فَإِنَّ الْوَلَدَ يَمْنُ أَنْ يُعْطَى الْوَرَقَ
فَأَعْتَقْتُهَا فَكَانَ عَا هَا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

فرمائی تھی۔ سودہ رضی اللہ عنہا۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
مطہرہ تھیں (حدیث پر بحث پہلے گزر چکی ہے دیکھو
بزم وحدت)

۱۵۹۱۔ مدبر کی بیع لے

۲۳۵۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ
نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن دینار نے حدیث بیان کی انہوں
نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں
سے ایک شخص نے اپنی موت کے ساتھ اپنے غلام کی آزادی کے لیے
کہا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بلایا اور اسے بیچ دیا۔ جابر
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غلام پہلے ہی سال مر گیا تھا ۝

۱۵۹۲۔ ولاد کی بیع اور اس کا ہبہ

۲۳۵۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن دینار نے خبر دی، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاد
کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع کیا تھا۔

۲۳۵۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر
نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے زبیر بن عین السود
اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا
کو میں نے خرید اتران کے مالکوں نے ولاد کی شرط لگائی (کہ آزادی کے بعد
انہیں کے ساتھ قائم رہے گی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا
تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم انہیں آزاد کرو و ولاد تو اسی کی ہوتی ہے
جو قیمت دے کر کسی غلام کو آزاد کر دے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

لے مدبر وہ غلام ہے جس کے متعلق اس کے آقا نے کہا ہو کہ وہ میری وفات کے بعد آزاد ہو جائیگا اور
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ام ولد کی طرح اس کی بھی خرید و فروخت اور وہ تمام تصرفات جائز نہیں ہیں جو کسی ملک میں چل سکتے ہیں۔
اے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان یہ ہے کہ مدبر کی بیع جائز ہے۔ حدیث سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے لیکن محدثین نے لکھا ہے کہ یہ محض آل حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیز کیا تھا جنہوں نے غلام آزاد کیا تھا وہ مقروض تھے اور غلام بھی ورنہ قانون یہی ہے کہ جب غلام کو آزاد کرو یا تو جس شرط
کے ساتھ بھی آزاد کیا اس کے پورے ہوتے ہی آزادی متحقق ہو جائے گی۔

۳۔ ولاد اس حق اور تلقین کو کہتے ہیں جو غلام کو آزاد کرنے کے بعد آقا اور اس کے ساتھ غلام میں آزادی کے بعد بھی قائم رہتا ہے یہ حقوق لازم میں سے ہے
جس میں انتقال کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، نہ اس کی بیع جائز ہے نہ ہبہ اور نہ کوئی بھی ایسا عمل جس کے ذریعہ اس حق کو دوسرے کی طرف منتقل کر لیا جائے۔

فَنَحَرَهَا مِنْ دَوْجِهَا فَقَالَتْ كَوُاعِلُهَا
كَذَا وَكَذَا مَا شَبَبْتُ مِنْهَا
فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ۝

بن مہذب

۱۵۹۳ إِذَا أَمَرَ أَخُو الرَّجُلِ أَوْ عَمَلُهُ
هَلْ يُقَادَىٰ إِذَا كَانَ مُفْرَكًا وَقَالَ أَنَسُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادَيْتُ نَفْسِي
وَقَادَيْتُ عَقِيدًا وَكَانَ عَلَيَّ لَهُ نَصِيبٌ فِي بَيْتِكَ
الْفَنِيْمَةِ السَّيِّئَةِ أَصَابَ مِنْ أَهْلِهِ كَقَبِيلٍ وَ
عَقِيْمَةٍ تَحْبَسُ رَمًا ۝

بریرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کے شوہر کے سلسلے میں انھیں اختیار دیا کہ آزاد ہو کر
پہلے کے نکاح کو اب اگر چاہیں تو فسخ کر دیں اور چاہیں باقی رکھیں، بریرہ رضی اللہ عنہ
کہا کہ اگر وہ مجھے فلاں فلاں چیز دیں پھر بھی میں ان کے پاس نہیں رہوں گی۔
چنانچہ وہ اپنے شوہر سے بھی آزاد ہو گئیں۔

۱۵۹۳۔ اگر کسی کا بھائی یا چچا قید ہو کر آئے تو کیا اُس کے
مشرک ہونے کی صورت میں بھی (چھڑانے کے لیے) اس کی طرف
سے فدیہ جاسکتا ہے؟ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
میں نے جنگ بدر کے بعد قید سے آزاد ہونے کے لیے اپنا فدیہ
بھی دیا تھا اور عقیل رضی اللہ عنہ کا بھی، حالانکہ اس فلیت میں علی رضی اللہ عنہ کا بھی حصہ
تھا جو ان کے بھائی عقیل رضی اللہ عنہ اور چچا عباس رضی اللہ عنہ سے ملی تھی بلکہ

۲۳۵۸۔ ہم سے اسمیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمیل
بن ابراہیم بن مقبر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے، ان سے ابن شہاب
نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے
بعض افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کیا کہ
آپ ہیں اس کی اجازت دے دیجئے کہ اپنے بھانجے عباس رضی اللہ عنہ کو فدیہ لیے بغیر
چھوڑ دیں لیکن آل حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کے فدیہ سے اکیلے ہم بھی نہ چھوڑنا۔
۱۵۹۴۔ مشرک کو آزاد کرنا۔

۲۳۵۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے انھیں ان کے والد نے فردی کہ حکیم
بن حوام رضی اللہ عنہ نے اپنے کفر کے زمانے میں سو غلام آزاد کئے تھے اور سوا اونٹوں
کی قربانی دی تھی پھر جب اسلام لائے تو سوا اونٹوں کی قربانی دی اور سو غلام
انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هَلِيمَةَ عَنْ مُعْبِثَةَ
عَنْ مُوسَى عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ
أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَا ذَا نُوَّارَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَذَنُ كَلْتَرْتُكَ لِذَيْنِ اخْتِنَا
عَبَّاسُ بْنُ دَاوُدَ فَقَالَ لَا تَذَنُ مِنْهُ وَدَرَهُمَا ۝

۱۵۹۴ عَنِ الْمَشْرِكِ ۝
۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ حَكِيمَ بْنَ
حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي النَّجَافِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ
عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فَلَمَّا اسْتَدْحَمَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ
وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

لے غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بتانا چاہتے ہیں کہ ذی رحم محرم ملکیت میں آجانے سے فوراً آزاد نہیں ہو جاتا کیونکہ علی رضی اللہ عنہ مسلمان تھے اور بدر کی لڑائی
میں شریک تھے بشرطیکہ ان کی طرف سے عباس رضی اللہ عنہ اور عقیل رضی اللہ عنہ آئے تھے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے پھر یہ قید ہوئے اگر ذی رحم محرم کی ملکیت سے
ہی آزاد ہو تھے تو علی رضی اللہ عنہ اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عباس رضی اللہ عنہ اور عقیل رضی اللہ عنہ ذی رحم محرم تھے اور ان سے فدیہ لے کر آزاد کیا گیا تھا لیکن سوال یہ ہے
کہ جس وقت ان سے فدیہ وصول کیا گیا اس وقت تو یہ اسلامی حکومت کے قیدی تھے نہ کہ کسی فرد کے پھر یہ قاعدہ ان پر کس طرح لاگو ہو سکتا تھا۔ اخاف کا
اس باب میں مسک ہے کہ ذی رحم محرم اگر کسی کی ملکیت میں آگیا۔ خواہ وہ کسی ذریعہ سے آیا ہو، فوراً آزاد ہو جاتا ہے کوئی اپنے کسی ذی رحم محرم کی
ملکیت میں نہیں رہ سکتا ہے عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ مدینہ کے انصار نے انھیں اپنا بھانجہ اس رشتے سے کہا تھا کہ آپ
کے والد اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب عبد المطلب کی ماں ہال مدینہ کے تبیلہ بنو بنی تھی۔

بعض ان اعمال کے متعلق آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا فتویٰ ہے جنہیں میں کفر کے زامین کرتا تھا۔ ثواب حاصل کرنے کے لیے (ہشام بن عروہ نے فرمایا کہ احنث بہا کے معنی اتر رہا ہے) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا ”جو عیساں تم پیچھے کر چکے ہو، ان سب کے سمیت اسلام میں داخل ہوئے ہو“

۱۵۹۵۔ جس نے کسی عرب کو غلام بنایا، پھر اسے رہا کیا، یا پھر اس سے جماع کیا یا فدیہ دیا اور جس نے بچوں اور عورتوں کو قید کیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے، ایک مملوک غلام کی، جو بے یس ہے اور ایک وہ شخص جسے ہم نے اپنی طرف سے خوب روزی دی ہے، وہ اس میں پوشیدہ اور علانیہ خرچ بھی کرتا ہے، کیا دونوں مثال میں بدلہ ہو جائیں گے۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اصل میں اکثر لوگ جانتے نہیں۔

۲۳۶۰۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے لیث بن خردی، انہیں عقیل نے، انہیں ابن شہاب نے کہ عروہ نے ذکر کیا کہ مروان اور مسور بن مخزوم نے انہیں خبر دی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قید ہوا زن کا وفد حاضر ہوا تو آپ نے پھر سے ہو کر (ان کا استقبال کیا) ان لوگوں نے آپ کے سامنے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں لیکن آں حضور نے انہیں جواب دیا تم لوگ کچھ مجھے ہو کہ میرے ساتھ ادرا صاحب بھی ہیں اور بات وہی مجھے پسند ہے جو آپ سے لے لیں دو چیزیں ہیں سے ایک ہی تمہیں اختیار کرنی ہوگی یا اپنا مال واپس لے لو، (جو فرع کے برہمنوں کے قبضہ میں آگیا تھا) یا اپنے قیدیوں کو پھر ملو (جسے سلمان مجاہدوں نے قید کیا تھا) اسی لیے میں ان کی تقسیم بھی ٹالتا رہا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے لوٹتے ہوئے (جبران) میں ہوازن والوں کا تقریباً دس دن تک انتظار کیا تھا جب ان لوگوں پر بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو چیزیں (مال اور قیدی) میں سے صرف ایک ہی واپس کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ہاؤس آدمی واپس کر دیجئے جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا۔ اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کرنے کے بعد فرمایا، اب بد یہ بھائی ہمارے پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَدَيْتُ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ اَتَحْتَشِبُ بِهَا يَمْنِي اَتَذَكِّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَلِمْتَ عَلَى مَا سَلَمْتَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ ؟

باب ۱۵۹۵ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا فَوَهَّبَ وَبَاعَ وَبَاعَ وَذَدَى وَسَبَى الذَّرِيَّةَ وَقَوْلِهِمُ تَعَالَى صَرَبَ اللّٰهُ مُشْرَاعًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوِ الْأَعْدَى بِاللّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

بسم اللہ

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْكَلْبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمُسَوْرَيْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَّازَنَ فَنَاسُواهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ إِنَّ مَعِيَ مِنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْعِدَّةِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ أَمَّا الْمَالُ وَأَمَّا السَّبْيُ وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْنِيتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ تَغْلَى مِثَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِذَا رَحِمَدِي الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا هَآؤُنَا فَخْتَارَ سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَشْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُوا نَا تَابِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ

نارم ہو کر آئے ہیں اور میرا بھی خیال یہ ہے کہ ان کے آدمی جو ہماری قیدی ہیں انہیں واپس مل جائے چاہئیں۔ اب جو شخص خوشی سے ان کے آدمیوں کو اپنے حصے کے واپس کر سکتا ہے وہ ایسا کہلے۔ اور جو شخص اپنے حصے کو چھوڑنا چاہے تو اس شرط پر اپنے حصے کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لیے تیار ہو کہ ان قیدیوں کے بدلے میں ہم اسے اس کے بعد سب سے پہلی قیمت میں سے جو اللہ تعالیٰ ہمیں دے اس کے (اس) حصے کا بدلہ اس کے حوالہ کریں تو وہ بھی ایسا کرنے والے لوگ اس پر بول پڑے کہ ہم اپنی خوشی سے قیدیوں کو ان کے حوالہ کرنے کے لیے تیار ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر فرمایا، لیکن اس مجہوم میں انہیں یہ اتیانہ ہو سکا کہ کس نے ہمیں اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی ہے۔ اس لیے سب لوگ (اپنے غیروں میں) واپس چلے جائیں اور سب کے نمائندے آکر ان کی راستے سے ہمیں مطلع کریں۔ سب لوگ چلے آئے اور ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے فیصلوں سے (آپ کو مطلع کیا کہ سب نے اپنی خوشی اور مرضی سے اجازت دے دی ہے۔ یہی وہ خبر ہے جو ہمیں ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں معلوم ہوئی ہے) (زہری نے کہا) اور اس رمز نے بیان کیا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (جب بکرمین سے مال آیا) کہا تھا کہ میں نے اپنا بھی فدیہ تھا اور عقل کا بھی (بدر کے موقع پر)۔

۲۳۶۱۔ ہم سے علی بن حسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابن عون نے خبر دی، بیان کیا کہ میں نے نافع کو کھانا انہوں نے مجھے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدان بن عتبہ کے حوالہ کیا تو وہ بالکل غافل تھے اور ان کے مویشی پانی پی رہے تھے، ان کے رتنے والوں کو قتل کر دیا گیا تھا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا گیا تھا۔ انہیں قیدیوں میں جریر بن رضی (ام المؤمنین) بھی تھیں۔ (نافع نے کھانا کھا) یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمر نے بیان کی تھی، وہ خود بھی لشکر کے ساتھ تھے۔

۲۳۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ربیع بن ابی عبد الرحمن نے، انہیں محمد بن یحییٰ بن حبان نے، ان سے ابو حمیرہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدری کو دیکھا تو ان سے ایک سوال کیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصلطین کے لیے نکلے۔ اس غزوے میں میں عرب قیدیوں سے تبدیل بنی مصلطین کے راستے ہی میں، میں عورتوں کی خواہش ہوئی اور تھوڑا سا گزرنے لگا۔ اس لیے ان

سَبَّيْهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقْلِهِ حَتَّى تُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أُولَى مَا يُغْنِي عَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيْبٌ ذَلِكَ قَالَ إِنَّا لَا نَذَرِي مَنْ أَخَذَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْنَا عُرْقَاؤُكُمْ وَأَمْزُكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ نَكَمَهُمْ عُدُوكَ وَهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذْنُوا فَبَدَأَ الَّذِي بَلَّغَنَا عَنْ سَبْيِ حَوَارِثٍ وَقَالَ أَنَسُ قَالَ عَبَسَ رَبِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْنَيْتُ لِقَائِهِ وَكَذَلِكَ عَمِلًا

بنی مصلطین

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا بَنُو عَمْرٍو قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ فَلَكَتِبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصَلِّتِينَ وَهُمْ غَارُونَ وَأَنَّا مُهْمُ شُتَيْ عَلَى الْمَاءِ فَتَقَتْلُ مَقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَهُمْ وَ أَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوزِيرَةٌ حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَبَشِ

۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ رَجُلٍ مَجْزُوزٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ نَسَا لَنَافِعٍ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصَلِّتِينَ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ كَأَشْهُمِنَا النِّسَاءُ فَاشْتَدَّتْ

باندیوں سے مہتری میں) ہم عزل کرنا چاہتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا، ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جن ارواح کی بھی قیامت تک لے لیے پیدا اُنش مقدور ہو چکی ہے وہ تو بہر حال پیدا ہو کر رہیں گی۔

۲۳۶۳۔ ہم سے زبیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جویر بن حدیث بیان کی، ان سے عمار بن قنقلع نے ان سے ابو ذر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا۔ اور مجھ سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں جویر بن عبد الحمید نے خبر دی، انھیں منیرہ نے، انھیں حارث نے، انھیں ابو ذر نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ح اور عمارہ ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تین باتوں کی وجہ سے جنھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا ہے میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت ثابت ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) بنو تمیم کے یہاں سے صدقات وصول ہو کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں بنو تمیم کی ایک محدث قید ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے آزاد کرو کہ یہ اسمیں علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

۱۵۹۶۔ اپنی باندی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے

کی فضیلت۔

۲۳۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انھوں نے مطرف سے انھوں نے شعبی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے پاس کوئی باندی ہو امدعہ اس کی پرورش کرے (اداسے تعلیم دے) اور اس کے ساتھ حسن معاملت کرے، پھر آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اس پر اس کو دوا برسلے ہیں۔

۱۵۹۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ”غلام تمھارے بھائی

ہیں اس لیے انھیں بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔“ اور

مَلِكِنَا الْعُدْبَةُ وَ أَحَبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ قِسْمَةٍ كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْيُسْمَةِ إِلَّا دَهَى كَانَتْ

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرُوتُ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَنْقَلَعِ عَنْ أَبِي ذُرٍّ عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا جُوَيْرُوتُ عَبْدَ الْحَمِيدِ عَنْ الْمُعْوِذَةِ عَنْ الْحَارِثِ مَنْ أَبِي ذُرٍّ عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَنْ عَمَارَةَ عَنْ أَبِي ذُرٍّ عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْذُ تِلْكَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُ يَقُولُ هُوَ أَشَدُّ أُحِبُّ عَلَى الدَّجَالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُ قَوْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِيَا وَكَأَنْتَ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَفْتَتِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ اسْمُئِيلَ

باب ۱۵۹۶ فَعْلٍ مَنْ آوَى جَارِيَتَهُ

وَقَلَّمَهَا

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ عَنْ مَطْرِفٍ عَنْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَاعْلَمَهَا فَاحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَهْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَتْ لَهُ أَجْرَاتُ

باب ۱۵۹۷ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْغُلَامُ بَيْدٌ إِخْوَانُكُمْ فَامْلِكُوهُمْ مِثْلًا لَكُمْ

قَوْلِهِ تَدْنِي، وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا
بِهِ شَيْئًا ذَٰلِكُمْ دِينُ الْحَقِّ الَّذِي
وَالَيْتَنِي وَالْمَسْكِينُ وَالْهَارِ ذِي الْقُرْبَى
وَالْهَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنَيبِ وَ
ابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّا
اللَّهُ لَا يُغَيِّبُ عَنْكَ كَانَتْ مِنْخَسَاتٍ
فَخُورًا ذِي الْقُرْبَى الْقَرِيبِ وَالْجُنُبِ
الْقَرِيبِ الْهَارِ الْجُنُبِ يَعْنِي الصَّاحِبِ
فِي السَّفَرِ

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ أَبِي بَرٍّ عَنْ
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا وَاحِدٌ الْأَخْطَبِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ الْمُعَدَّرَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ
أَبَا ذَرٍّ الْقَعْفَرِيَّ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى
عَلَاءٍ حُلَّةٌ فَسَلَّمَا عَنْ ذِيكَ
فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَجُلًا فَسَأَلَنِي
إِلَى السَّبْرِ مَسْأَلَةً فَسَلَّمْتُ فَقَالَ
بِالسَّبْرِ مَسْأَلَةٌ عَنْ عَيْنٍ وَسَلَّمْتُ
أَعْتَمِدْتَهُ بِأَيْمِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ
خَوَلَكُمْ بَعَثَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ
فَمَنْ كَانَ إِخْوَانُكُمْ تَحْتَ يَدَيْكُمْ
فَلْيُطْعِمُوهُمْ وَمَا يَأْكُلُ وَلَا يَلْبِسُوهُمْ
مِمَّا يَلْبَسُونَ وَلَا يُكْفِنُوهُمْ مِمَّا
يُكْفِنُونَ فَإِنْ كَفَفْتُمْ عَنْهُمْ مَا يُكْفِيهِمْ
فَأَعْيَنُوا لَهُمْ

پارہ ۱۵۹۸۔ اَلْعَبْدُ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةً
لِقَوْمِهِ أَوْ لِنَفْسِهِ سَعِدَ كَمَا

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا كَفَفَ سَيِّئَاتِهِ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے
ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ اچھا معاملہ
کرو، عزیز و نزدیکوں، ارشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں، مسکینوں
کے ساتھ، قریب اور دور کے پردیسوں کے ساتھ کسی معاملہ
میں شریک کے ساتھ، مسافروں اور غلاموں کے ساتھ اچھا
معاملہ رکھو، کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں فرماتا جو کرتے
والا اور اپنی بڑائی جانے والا ہو“ (آیت میں) ذی القربے
سے مراد ارشتہ دار ہیں، جنب سے اجنبی اور الحار الجنب
سے مراد رفیق سفر ہیں۔

۲۳۶۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے
شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واحد الاحمدی نے حدیث بیان کی،
کہا کہ میں نے معمر بن سواد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر
غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کے بدن پر بھی ایک ہی ٹھکانہ تھا اور آپ کے
غلام کے بدن پر بھی ایک ہی ٹھکانہ تھا۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے
فرمایا کہ میری ایک صاحب (مال رن) سے تلخ کلامی ہو گئی اور میں نے انھیں
ان کی ماں کی طرف سے مار دلائی۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری
شکایت کی۔ مجھ سے آں معذرت کرنے دریافت فرمایا کیا تم نے انھیں ان کی
ماں کی طرف سے مار دلائی ہے، پھر آپ نے فرمایا، تمہارے خدمت گار بھی
تمہارے بھائی ہیں (صرف فرق اتنا ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے انھیں تمہارے
قبضے میں دے رکھا ہے، اس لیے صبی کا بھی کوئی بھائی قبضے میں ہوا ہے
وہی کھانا چاہیے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی پہنا نا چاہیے جو وہ خود پہنتا
ہے اور ان پر ان کی برداشت سے زیادہ بار نہ ڈالنا چاہیے، لیکن اگر ان
کی طاقت سے زیادہ بار ڈالو تو پھر ان کی مدد بھی کر دیا کرو کہ وہ اپنی ذمہ
داری سے بخوبی عہدہ برآ ہو سکیں۔

۱۵۹۸۔ غلام، جو اپنے رب کی عبادت بھی اچھی طرح کرے
اور اپنے آقا کی غیر خواہی بھی۔

۲۳۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک
نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، غلام، جو اپنے آقا کا بھی غیر خواہ بردار اپنے رب کی

وَ اَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّهِ كَانَ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ۝
 ۲۳۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
 عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ
 جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَتْ تَأْدِيبَهَا وَاعْتَمَقَهَا
 وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ آذَى حَقَّ اللَّهِ
 وَحَقَّ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ ۝

۲۳۶۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ
 سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الْمَمْلُوكِ
 الْمَصْلُوحِ أَجْرَانِ وَالْغُزَى تَمْلِكُنِي يَدِيهِ كَوَلَا لِيْهِمَا دُ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبَرَأَتِي لَا جَبْنْتُ أَنْ
 أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ ۝

۲۳۶۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَعْمٍ حَدَّثَنَا
 أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لِعَبْدٍ مَالٍ أَحَدُهُمَا يُخْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ
 وَيُفَضِّلُهُ يَسْتَدِيمُ ۝

باب ۱۵۹۹ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ
 وَقَوْلِهِ عَبْدِي أَوْ أَمْرِي وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 وَالْقَالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ دَائِمًا بَعْدُ وَقَالَ
 عَبْدُكَ اسْكُوكَا - وَأَنْفِيَا سَيِّدًا هَا
 لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ تَشْيِيتِكُمْ
 الْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُفُّوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَادْكُفِّي عَنْ رَيْتِكِ
 سَيِّدُكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ ۝

ہاں میرا ذکر نہ (آیت میں رکب سے مراد) سیدک ہے یعنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کلمہ سے دریافت فرمایا تھا کہ "تھارامردار کون ہے؟"

عبادت بھی اچھی طرح کرتا ہو تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔
 ۲۳۶۷ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے
 خبر دی، انھیں صالح نے، انھیں شعبی نے، انھیں ابو بردہ نے اور ان
 سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا، جس کسی کے پاس بھی کوئی باندی ہو اور وہ اسے ادب
 پورے حسن و خوبی کے ساتھ، پورا آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو
 اسے دو اجر ملتے ہیں۔ اور جو غلام اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے
 اور اپنے آقا کے بھی تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔

۲۳۶۸ - ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبد اللہ نے
 خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے انھوں نے سعید بن
 مسیب سے سنا، بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ان سے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، غلام جس کی ملکیت میں ہو اور
 صالح ہو تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت
 میں میری جان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد راج اور والدہ کی خدمت
 رکے نفاک) نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ کسی کا غلام ہو کر مروں۔

۲۳۶۹ - ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ
 نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی
 اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا۔ کتنا مبارک ہے کسی کا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت تمام حسن و
 آداب کے ساتھ بجالاتا ہے اور اپنے مالک کی غیر خواہی بھی کرتا بھی کر لے۔

۱۵۹۹ - غلام پر بڑائی جتانے کی اور یہ کہنے کی کراہت کہ
 "میرا غلام" یا "میری باندی"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اور تمہارے
 غلاموں اور تمہاری باندیوں میں جو صالح ہیں" اور فرمایا
 (سورہ نمل میں) "ملوک غلام" (سورہ یوسف میں فرمایا) اور
 دونوں نے اپنے آقا کو دروازے پر پایا۔ اور اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا: "تمہاری عورت باندیوں میں سے" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے
 لیے) (پسند علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ) "اپنے آقا کے
 ہاں میرا ذکر نہ" (آیت میں رکب سے مراد) سیدک ہے یعنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کلمہ سے دریافت فرمایا تھا کہ "تھارامردار کون ہے؟"

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَفَعَتِ الْعَبْدُ
مَسِيَدَهُ وَآخَسَتْ مِبَادَةَ رَيْبِهِ هَكَذَا لَهُ
أَجْرُكَ مَرَّتَيْنِ ۝

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلُوكُ
الَّذِي يُحْسِنُ مِبَادَةَ رَيْبِهِ وَيُكْوِتِي إِلَى سَيِّدِهِ
الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِيتٌ نَحْوٌ وَاسْتِصِيحَةٍ وَالطَّاعَةِ
لَهُ أَجْرَانِ ۝

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّادِ بْنِ
مُسَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا
يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ أَطْعِمَ رَتَبَكَ وَصَتِي رَتَبَكَ اسْتَقِ
رَتَبَكَ وَتَقْتُلْ سَيِّدِي مُوَلَّايَ وَ
لَا يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَسْرَى وَتَقْتُلْ قَتَايَ
وَقَتَايَ وَغُلَّابِي ۝

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّامِ حَدَّثَنَا
جَبْرِ بْنُ حَزْرَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْتَفَ
نَعِيْبًا لَهُ مِنْ الْعَبْدِ تَكَانَ لَهُ مِنْ أَمَالٍ مَا يَبْلُغُ
قِيَمَتَهُ يَوْمَ عَلَيْهِ قِيَمَةُ عَدْلٍ فَأَهْتَفَ مِنْ مَالِهِ
فَلَا نَقْدَ مَعَهُ مِنْهُ ۝

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُكْمُ
رَاِمٍ مُسْتَوْلٍ مِنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ لَا مِيرَاثَ لِي فِي عَلَى

۲۳۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان
سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب
غلام اپنے آقا کی غیر خواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت تمام حسن و
آداب کے ساتھ بجالائے تو اسے دو گنا اجر ملتا ہے۔

۲۳۷۱۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مملوک جو اپنے رب
کی عبادت حسن و آداب کے ساتھ بجالاتا ہے اور اس کے آقائے کے جو اس
پر حق، غیر خواہی اور فرمانبرداری (کے ہیں) انہیں بھی ادا کرتا ہے تو اسے
دو گنا اجر ملتا ہے۔

۲۳۷۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث
بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے، انہوں نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے
کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص (کسی غلام کی کسی بھی شخص سے) یہ نہ کہے کہ
”اپنے رب پر پالنے والے کو کھانا کھلاؤ“ اپنے رب کو دھوکا دو۔ اپنے رب کو
پانی پلاؤ۔ بلکہ صرف میرے سردار، میرے آقا (سیدی دمولای) کہنا چاہیے۔
اسی طرح کوئی شخص یہ نہ کہے ”میرا بندہ، میری بندی“ بلکہ یوں کہنا چاہیے :
”میرا آدمی۔ میری لونڈی۔ (فتاویٰ و فتاویٰ و غلامی)

۲۳۷۳۔ ہم سے ابو الشام نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حاتم
نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا
اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا جس سے غلام کی مصفا نہ قیمت ادا کی جاسکے
تو اسی کے مال سے پورا غلام آزاد کیا جائے گا ورنہ مبتلا آزاد ہو گیا (صرف
وہی حصہ اس کی طرف سے آزاد ہو رہے گا)۔

۲۳۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع
نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص مگر ان ہے اور اس لیے اس کی رعایا کے

بارے میں اس سے سوال ہوگا، پس لوگوں کا امیر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، انسان اپنے گھروالوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھروالوں سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، پس جان لو کہ تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور ہر فرد سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

۲۳۷۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے بیان کی، ان سے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب باندی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ (حد شرعی) پھر اگر کرے تو کوڑے لگاؤ اور اب بھی اگر کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، تیسری یا چوتھی مرتبہ (آپ نے فرمایا کہ) پھر اسے بیچ دو خواہ قیمت میں ایک درہم ہی ملے یہ

۱۶۰۰۔ جب کسی کا خادم کھانا لائے ؟

۲۳۷۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے محمد بن زیاد نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کسی کا خادم کھانا لائے اور وہ اسے اپنے ساتھ رکھانے کے لیے (لے) تو بٹھا کے تو ایک یا دو لقمہ مزد کھانا چاہیے یا (آپ نے لقمہ اور لقمین کی بجائے) ککڑ اور کلین فرمایا، کیونکہ کام تو سارا اسی سے کیا ہے۔

الثَّاسِ رَاجِعٌ وَهُوَ مُسْتَوْحِلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاجِعٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مُسْتَوْحِلٌ عَنْهُمْ وَالزَّوْجَةُ رَاجِعَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَكَدِّهِ وَهِيَ مُسْتَوْحِلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاجِعٌ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مُسْتَوْحِلٌ عَنْهُ أَلَا فَمَنْ لَكُمْ رَاجِعٌ وَصَلُّكُمْ مُسْتَوْحِلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزَّهْرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَأَجْلِدُوهَا إِذَا زَنَتِ فَاجْلِدُوهَا إِذَا زَنَتِ فَاجْلِدُوهَا فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ يُبْعَوْنَ وَكَوْصُفِي

بَابُ إِذَا آتَا خَادِمُهُ بِكَلَامِهِ

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِثْمَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَكْرَمٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى خَادِمُهُ بِكَلَامِهِ فَإِنْ كَرِهَ يَجْلِسُ مَعَهُ فَيُؤَدِّئُهُ لِقَمَةٍ أَوْ لِقْمَتَيْنِ أَوْ كَلَةً أَوْ كَلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيٌّ عِلَاجُهُ

اے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ غلاموں اور باندیوں پر ان کے مالکوں کو بڑائی نہ جانی چاہیے۔ انسان ہونے کی حیثیت سے تمام انسان برابر ہیں اور شرف و اتیانہ ایک انسان کو دوسرے پر صرف تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ اسلام نے سطحی قسم کی مساوات کا ڈھنڈو اٹھایا ہے، ایسا ہے، انسانوں میں طبقات اور نوعیتوں کے فرق کو تسلیم کیا ہے، اس کے باوجود سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی حکایت و مالکیت کا یقین و تصور سب پر مقدم ہے۔ آقا اگر غلام کو ”میرا غلام“ یا ”میری باندی“ جیسے الفاظ سے خطاب کرتا ہے تو اس سے اس کے دل کے کبر و عجب کی نشاندہی ہوتی ہے اس لیے احادیث میں اس سے منع کر دیا گیا کہ ایسا نہ کہیں مصنف رحمۃ اللہ علیہ قرآن کی آیتیں بھی لائے ہیں جن میں انھیں الفاظ سے خطاب ہوا ہے تو مقصد اس کا یہ ہے کہ احادیث میں ممانعت تہذیب و تادیب کے لیے ہے۔ انسانوں کو خاص فطرت کے پیش نظر خداوند تعالیٰ اگر اپنے کلام میں یہی فرماتا ہے تو بات دوسری ہے۔

بَابُ ۱۶۱ - أَلْعَبْدُ رَاغٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ
وَلَسَبَ الشَّيْءُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُ إِلَى السَّيِّدِ :

۱۶۱۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔ اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غلام کے) مال کو آقا کی طرف منسوب
کیا ہے۔

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ
فَالْأَوَّلُ مَارَاغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْآخِرُ فِي
أَهْلِهِ رَاغٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَوَّلُ فِي
بَيْتِهِ زَوْجَهَا رَاغِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا
وَالْآخِرُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاغٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ
رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هُوَ يَقُولُ لَأَعْلَمَنَّ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَبَ إِلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّحْلِ
فِي مَالِ آيَةِ رَاغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ
رَاغٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ :

بَابُ ۱۶۲ - إِذَا قَنَبَ الْعَبْدُ
فَلْيَجْتَئِبِ الْوَجْهَ :

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
قَالَ وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ قُرَظٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبَّرِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ،
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ الشَّيْخِ

۲۳۷۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے
خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور
انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہر فرد نگران ہے اور اس سے اس کی رعایت
بارے میں سوال ہوگا، امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعایت کے بارے
میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر کے معاملات کا نگران ہے اور اس سے اس
کی رعایت کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور
اس سے اس کی رعایت کے بارے میں سوال ہوگا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص طور سے (نام بنام) انھیں کے بارے میں سنا
ہے اور مجھے خیال ہے کہ آپ نے بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگران
ہے اور اس سے اس کی رعایت کے بارے میں سوال ہوگا، پس ہر فرد نگران ہے
اور سب سے اس کی رعایت کے بارے میں سوال ہوگا۔

۱۶۲۔ اگر کوئی غلام کو مارے تو چہرے سے بہر حال
پر ہیز کرنا چاہیے

۲۳۷۸۔ ہم سے محمد بن معید حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، کہا کہ
مجھے ابن قلاؤن نے خبر دی انھیں سعید بن مسیب نے، انھیں ان کے والد سقاؤر
انھیں ابو مریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اور ہم سے عبد اللہ
بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر
نے خبر دی، انھیں ہشام نے اور انھیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ

لے مار پیٹ میں چہرے پر مارنے سے پرہیز صرف غلام کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ یہاں چونکہ غلاموں کا بیان ہے، اس لیے عنوان میں اسی کا
خصوصیت سے ذکر کیا۔ بلکہ چہرے پر مارنے سے پرہیز کا حکم تمام انسانوں بلکہ جانوروں تک کے لیے ہے۔

۲۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے راوی کے نام کی بجائے ابن قلاؤن پر اکتفا کیا۔ جیسا کہ محدثین نے کھلبے یہ ابن سحمان ہیں۔ یہ راوی ضعیف تھے اور
غالباً سند میں ان کا ذکر اسی لیے خصوصیت سے نہیں آیا۔ صحیح بخاری میں دو یا تین جگہ اس طرح آیا ہے لیکن اس سے روایت میں کوئی غامی نہیں پیدا
ہوئی کیونکہ مدار اس سند پر نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے اسی حدیث کی ایک اور سند مذکور ہے اور وہی مدار علی ہے۔ یہ سند صرف تاکید و تائید کے
لیے آئی ہے اس موقع پر اگر اس سند کے جس میں راوی کا ذکر ابن قلاؤن سے ہے حذف بھی کر دیتے تو کوئی حرج نہ تھا۔

وَيَسْأَلُ أَحَدَهُمَا فَمَا يَسْأَلُهُمَا إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ
خَيْرًا. فَكَاتِبُهُ. وَقَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي يُونُسُ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا
تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةٌ
أَوْاقٍ نَجَسَتْ عَلَيْهَا فِي خَمْسِ سِنِينَ
فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ وَنَجَسَتْ
فِيهَا أَرَأَيْتَ إِنْ مَدَدْتُ لَهُمْ
عِدَّةً وَاحِدَةً أَيْبَيْتُكَ أَهْلَكَ
كَاتِبُكَ فَيَكُونُ وَلَا يُلِيقُ
مَنْ هَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ
ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالُوا لَا إِنْ أَنْ تَكُونِ
لَنَا الْوَلَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ فَدَخَلَتْ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَرَسَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْنِيهَا
فَأَعْتَقِيْنِيهَا فَزِنَا الْوَلَاءُ بَيْنَ أَهْلِكَ
ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ
رِجَالٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ
فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ اشْتَرَى شَرْطًا لَيْسَ
فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَا هِلْ شَرْطُ اللَّهِ
أَحَقُّ وَأَوْثَقُ ۝

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمَكَاتِبِ
وَمَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ
اللَّهِ - فِيهِ ابْنُ عَسَمَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۳۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْكَلْبُ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ

ابن انس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، وہ مالدار تھے لیکن آپ نے انکار کیا، اس پر میری
عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور ان سے اس کا تذکرہ کیا) عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا (انس رضی اللہ عنہ سے) کہ کتابت کا معاملہ کرو، انھوں نے پھر بھی انکار کیا
تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دُڑے سے مارا آپ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے
کہ ”غلاموں میں اگر خیر و کثیر تو ان سے کتابت کا معاملہ کرو“ چنانچہ
انس رضی اللہ عنہ نے کتابت کا معاملہ کر لیا۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ بریرہؓ ان کے پاس آئیں، اپنے کتابت کے معاملہ میں ان کی مدد
مطلوبہ کرنے کے لیے۔ بریرہؓ کو پانچ اور تیرہ پانچ سال کے اندر
پانچ قسطوں میں ادا کرنا تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، انھیں خود بریرہؓ میں ملجی
ہوگئی تھی کہ یہ تباہ اگر میں انھیں ایک ہی مرتبہ (چاندی کی یہ مقدار)
ادا کر دوں تو کیا تمھارے مالک تمھیں میرے ہاتھوں بیچ دیں گے؟
پھر میں تمھیں آزاد کر دوں گی اور تمھاری دلائی میرے ساتھ قائم ہو جائیگی
بریرہؓ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور ان کے سامنے یہ نئی صورت پیش کی
انھوں نے کہا کہ ہم یہ صورت اس وقت منظور کر سکتے ہیں کہ دلاہ ہمارے
ساتھ قائم رہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میرے پاس نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا، حضور اکرم ﷺ
نے فرمایا کہ تم خرید کر بریرہؓ کو آزاد کر دو، دلاہ تو اسی کی ہوتی ہے
جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دباہر گئے، تو لوگوں کو کھٹا
کیا۔ آپ نے فرمایا، ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں (معاذ اللہ)
میں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے، پس جو شخص
کوئی ایسی شرط لگائے جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے
اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مستحق اور زیادہ مضبوط ہے۔

۲۳۷۰ - کتاب سے کس قسم کی شرطیں جائز ہیں؟ اور جس نے کوئی
ایسی شرط لگائی جس کی اصل کتاب اللہ میں موجود نہ ہو، اس سلسلے میں ابن
عمر رضی اللہ عنہ کی بھی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

بہارِ نبوی

۲۳۷۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ

اَخْبَرْتُهُ اَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْعِيْنَهَا فِي كِتَابَتِهَا وَكَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي اِلَى اَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَتَكُونِ وَلَا تُرِيدُ أَنْ تَعْلَمَ فَكَرْتُ ذَلِكَ بَرِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَبِ عَلَيْهِ فَلْتَفْعَلْ وَتَكُونِ وَلَا رَدَّ لَنَا فَكَرْتُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي خَاتَمِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِيَمَنِ اعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَوْا شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْلَى ۖ

۲۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لَتَعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنْ وَلَاَعَهَا لَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعِبُ ذِيكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنِ اعْتَقَ ۖ

باب ۶۵۱ رِسْعَانَةُ الْمَكَاتِبِ وَ

سَوَالِهِ النَّاسِ ۖ

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ أَبِي سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتِبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَانٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْ قِيَسَةً

بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس، اپنے معاملہ کتابت میں مدد لینے کے لیے آئیں ابھی انھوں نے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ، اگر وہ یہ پسند کریں کہ تمہارے معاملہ کتابت کی پوری رقم میں ادا کر دوں اور تمہاری دولا دیر سے ساتھ قائم ہو تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ صورت اپنے مالکوں کے سامنے رکھی، لیکن انھوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) تمہارے ساتھ نیک کام کرنا چاہتی ہیں تو انھیں اس کا اختیار ہے لیکن تمہاری دولا دیر ہمارے ہی ساتھ قائم رہے گی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم خرید کر انھیں آزاد کر دو، دولا تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ پس جو بھی ایسی شرط لگائے گا جس کی اصل کتاب اللہ میں موجود نہ ہو تو وہ ناقابل عمل ٹھہرے گی، خواہ سو مرتبہ ایسی شرطیں کیوں نہ لگائے، اللہ تعالیٰ کی شرط ہی (عمل کے) لائق اور مضبوط ہے۔

۲۳۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں تائیب نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک باندی کو خریدنا چاہا اور مقصد انھیں آزاد کرنا تھا اس باندی کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر (ہم بیع کر سکتے ہیں کہ آزاد کرانے کے بعد) دولا دیر ہمارے ساتھ قائم رہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ ان کی اس شرط کی وجہ سے تم نہ روکو، دولا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۶۰۵۔ کتاب کا لوگوں سے امداد طلب کرنا اور

سوال کرنا۔

۲۳۸۱۔ ہم سے عبید بن نعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عمار نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کا معاملہ کر لیا ہے۔ ہر سال ایک اوقیہ مجھے دینا پڑ گیا

لہٰذا ابھی اس سے پہلے ایک روایت میں پانچ اوقیہ پر اس معاملے کا ذکر ہے۔ اس طرح کے اختلافات راویوں میں بکثرت ہیں اور محدثین عام طور سے ان میں تطبیق کی بھی کوئی کوشش نہیں کرتے کیونکہ یہ واقعات ہیں، البتہ جب حدیث میں کسی مسئلہ کا مادہ ہوتا ہے تو اس پر پوری طرح بحث کرتے ہیں۔

فَاعْيِزْنِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَحَبَّ أَهْلِكَ
 أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ حِدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتَقِلَتْ
 فَقُلْتُ وَتَكُونُ وَلَا أُولِيكَ لِي فَقَدَهِتُ إِلَى
 أَهْلِهَا فَأَبْوَا ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ
 عَزَمْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبْوَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ
 الْوَلَدُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ لَنِي كَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ
 حُذِرْ بِهَا فَأَعْتَقْتَهَا وَأَشْتَرِيْهُنَّ الْوَلَدُ فَإِنَّمَا الْوَلَدُ
 بَيْنَ أَهْلَتِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمَدَ اللَّهُ وَأَنشَى عَلَيْهِ
 ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَابُ رِجَالٍ تَنْكُحُ نِسَاءَهُمْ
 شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِذَا سَمِعْتَ
 لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ كَيْفَ يَكُونُ فَإِنْ كَانَ مِائَةً
 شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللَّهِ تَعَالَى أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَثَقُّ مَا بَالُ
 رِجَالٍ تَنْكُحُ يَقُولُ أَحَدُهُمْ خَشِيَ يَا قُلَانُ وَلِي
 الْوَلَدُ إِنَّمَا الْوَلَدُ بَيْنَ أَهْلَتِكَ

باب بیع النکاح إذا رضى
 وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْهُمَا بَقِيَ عَلَيْهِ نِكَاحٌ
 وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْهُ
 قَالَ ابْنُ عَسَاكَرٍ رَضِيَ عَنْهُمَا بَقِيَ عَلَيْهِ نِكَاحٌ
 وَإِنْ مَاتَ وَارِثٌ حَسَنٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ
 أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْزُ
 عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ عَنْهَا أَنَّ أَحَبَّ
 أَهْلِكَ أَصَبَ لَهَا ثَمَنُ صَبِيَّةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْتَقَلَتْ
 فَقُلْتُ فَكَرَرْتُ بَرِيرَةَ ذَلِكَ بِأَهْلِهَا فَقَالُوا إِلَّا أَنْ
 يَكُونَ وَلَا تُولُوْهُ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى فَرَضَتْ

آپ بھی میری مدد کیجئے۔ اس پر عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو
 میں انہیں (یہ ساری رقم) ایک ہی مرتبہ دیدوں اور پھر تمہیں آزاد کر دوں تو میں
 ایسا کر سکتی ہوں، تمہاری ولاد میرے ساتھ ہو جائے گی وہ اپنے مالکوں کے
 پاس گئیں تو انہوں نے اس صورت سے انکار کیا اور ایسے اگر انہوں نے بتایا کہ
 میں نے صورت ان کے سامنے رکھی تھی لیکن وہ اسے صرف اس وقت قبول کرنے
 کے لیے تیار ہیں کہ ولاد ان کے ساتھ قائم رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے سنا تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، میں نے آپ کو مطلع کیا تو آپ
 نے فرمایا کہ تم انہیں لے کر آزاد کر دو اور انہیں ولاد کی شرط لگانے دو۔ ولاد
 تو بہر حال اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ عائشہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کیا، اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے اہل
 تم میرے کچھ لوگوں کو یہ کیا ہو گیا ہے کہ (صحابت میں) ایسی شرط لگاتے ہیں
 جن کی کوئی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے پس جو بھی شرط ایسی جس کی اصل
 کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے خواہ ایسی تشریطیں کیوں نہ لگائی جائیں
 اللہ کا فیصلہ ہی حق ہے اور اللہ کی شرط ہی مستحکم ہے۔ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے
 کہ وہ یہ کہتے ہیں، اے فلاں! آزاد کر دو اور ولاد میرے ساتھ قائم رہے گی
 ولاد تو صرف اسی کے ساتھ ہو سکتا ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۰۶۔ مکاتیب کی بیع، اگر وہ اس پر راضی ہو۔ عائشہ نے
 فرمایا کہ مکاتیب پر (بدل کتابت میں سے) جب تک کچھ بھی باقی ہے
 وہ غلام ہی رہے گا۔ زید بن ثابت نے فرمایا، جب تک ایک دم
 بھی باقی ہے (مکاتیب آزاد مقصور نہیں ہوگا) ان عمرہ نے فرمایا، کہ
 مکاتیب پر جب تک کچھ بھی باقی ہے وہ اپنی زندگی، موت اور جرم
 (سب) میں غلام ہی مقصور ہوگا۔

۲۳۸۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
 خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے، انہیں عمرہ بنت عبد الرحمن نے کہ بریرہ رضی
 عائشہ رضی عنہا سے مروی ہے۔ عائشہ نے ان سے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک
 یہ صورت پسند کریں کہ میں بدل کتابت کی ساری رقم (انہیں ایک مرتبہ دے دوں
 اور پھر تمہیں آزاد کر دوں) میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہ رضی عنہا اس کا ذکر اپنے مالک
 سے کیا تو انہوں نے کہا کہ (میں اس صورت میں یہ قبول ہے) کہ ولاد، تمہاری ہمار
 ہی ساتھ قائم رہے۔ مالک نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے بیان کیا کہ عمرہ بن یحییٰ

تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انھیں خرید کر آزاد کرو دو دلاؤ تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۰۷۔ مکاتیب نے کسی سے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کرو دو اور

اس نے اسی غرض سے اسے خریدا۔

۲۳۸۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن ابی نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں عتبر بن ابی لہب کا غلام تھا ان کا جب انتقال ہوا تو ان کی اولاد میری وارث ہوئی۔ ان لوگوں نے مجھے ابن ابی عمرو کو بیچ دیا اور ابن عمرو نے مجھے آزاد کر دیا، لیکن بیچتے وقت عتبر کے وارثوں نے دلاؤ کی شرط اپنے لیے لگا لی تھی (تو کیا یہ شرط صحیح ہے؟) اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے یہاں آئیں اور انھوں نے کتابت کا معاملہ کر لیا تھا، انھوں نے کہا کہ مجھے آپ خرید کر آزاد کر دیجئے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ایسا کر دوں گی (لیکن مالکوں سے بات حیت کے بعد) انھوں نے بتایا کہ وہ مجھے بیچے پر صرف اس شرط کے ساتھ تیار ہیں کہ دلاؤ انھیں کے ساتھ قائم رہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے ستایا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ) آپ کو اس کی اطلاع ملی۔ اس لیے آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا۔ انھوں نے صورت حال کی آپ کو اطلاع دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ بریرہ کو خرید کر آزاد کر دو اور مالکوں کو جو بھی شرط پائیں لگا نہ دو۔ غیاثہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا، مالکوں نے چونکہ دلاؤ کی شرط رکھی تھی اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کے ایک مجمع میں) خطاب فرمایا کہ دلاؤ تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے (اور جو آزاد نہ کریں) اگر وہ سوشلین بھی لگا لیں (دلاؤ پھر بھی ان کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتی)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہفتہ کے مسائل

اس کی فضیلتیں اور ترغیب۔

۲۳۸۳۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب

عمرہؓ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْنَهَا وَاعْتِقِيْنَهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۖ

باب ۶۱۰ إِذَا قَالَ الْمَكْتُبُ اشْتَرِيْ

وَاعْتِقِيْنِ فَإِشْتَرَاهُ لِذَلِكَ ۖ

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي

أَيُّنَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ

كُنْتُ لِعُثْبَةَ بِنْتِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ

وَرَسُولِي بَنُوهُ وَإِثْمُهَا عَوْفِي مِنْ

ابْنِ أَبِي عَمْرٍو فَاعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو

اشْتَرَطَ بَنُو عُثْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ دَخَلْتُ

بِرَبْرَةٍ وَهِيَ مَكْتُبَةٌ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتَنِي وَ

اعْتَقَيْتَنِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبْغُوْنِي

حَتَّى يَشْتَرُوْهُا وَلَا فِي فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ

لِي بِذَلِكَ فَسَمِعَ مِنْكَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ

فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ

اشْتَرِيْنَهَا وَاعْتِقِيْنَهَا وَذَعْنَهُمْ يَشْتَرُوْنَ

مَا شَاءُوا فَإِشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَاعْتَقَتْهَا

وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ

أَعْتَقَ وَإِنْ اشْتَرَطُوا مِائَةً

شَرَطَ ۖ

کتاب الہبۃ

وَقَدْ مَلَكَهَا وَالْحَرَامُ عَلَيْهَا ۖ

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ

نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے مسلمان خواتین! ہرگز کوئی پردوسن اپنی دوسری پردوسن کے لیے (معمولی پردہ کو بھی) حقیر نہ سمجھے، خواہ بکری کے کھراکھی کیوں نہ ہو بلکہ

۲۳۸۵۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اڑوسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے یزید بن رومان نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے عروہؓ سے فرمایا میرے بھائی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر ہر کسی پر عروہؓ تھا کہ ہم ایک پاندہ دیکھتے پھر دوسرا دیکھتے پھر تیسرا دیکھتے اس طرح دو دو پہننے گزر جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ پہنچتی تھی میں نے پوچھا، خاتمہ! پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ آپ نے فرمایا صرف دو چیزوں، کھجور اور پانی پر گزار رہتا تھا (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری پردوسی تھے جن کے پاس دو دو دینے والی کیریاں تھیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بھی ان کا دو دو بیچا یا جایا کرتے تھے۔ آپ اے ہمیں پلاتے تھے۔

۱۶۰۹۔ معمولی پردہ ہے۔

۲۳۸۶۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر مجھے دست یا پائے (کے گوشت) پر بھی بلایا جائے تو میں قبول کر لوں گا اور مجھے دست یا پائے (کے گوشت) کا بد یہ بھیجا جائے تو اسے قبول کر لوں گا۔

۱۶۱۰۔ جو اپنے دوستوں سے بد یہ مانگے۔ ابو سعید

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ میرا بھی حقہ لگانا۔

۲۳۸۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے

لے مطلب یہ ہے کہ اپنے پردوسن کے پاس بدایا وغیرہ بھیجے رہنا چاہیے۔ اگر کسی کے پاس زیادہ نہیں تو جو کچھ بھی ہو معمولی سے معمولی چیز اس کا بھی بد یہ بھیجنے میں شامل نہ کرنا چاہیے۔ بکری کے کھراکھ کو صرف بد یہ کی کم قیمت کے ظاہر کرنے کے لیے آیا ہے۔

آبِ ذِئْبٍ عَنِ الْمُكْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا بَنَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَغْفِرَتْ حَاةً تَجَارَتْهَا
وَكُوْكَدَسْنِ شَاةً ۝

۲۳۸۵۔ حَلَّ شَاةً عَنِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الذُّوْلِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
يَعْرُودَةُ ابْنُ أُخْتِي إِنْ كُنَّا بَنَظَرُ إِلَى الْهَلَالِ ثُمَّ
الْهَلَالِ كَلِمَةً أَهْلَكَةً فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوْقِدَتْ فِي
أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ
يَا خَالَةَ مَا كَانَ يُعْنِيكُمْ قَالَتْ أَلَسَوْدَاتُ
الشَّهْرِ وَالنَّسَاءُ أَرَأَيْتَهُ قَدْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ النَّاسِ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ
مَنَا عِجْرٌ وَكَانُوا يَنْتَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ أَلْبَانِ يَعْمِدُ فَيَسْقُونَهَا ۝

بابُ التَّحْلِيلِ مِنَ النِّهْبَةِ

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَسْرَةٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْ مِثْنُ ابْنِ ذَرِيعٍ أَوْ ذَرِيعٍ لَوَجَّهْتُ وَكَوْأَهْدَى
إِلَى ذَرِيعٍ أَوْ ذَرِيعٍ لَوَجَّهْتُ ۝

بابُ الْإِسْتِغْفَارِ مِنَ أَضْعَافِهِ

شَيْئًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَضْرِبُوا إِلَى مَعْنَى سَهْمًا ۝

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَتَاتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى إِيمَرَةَ
مِنْ أَلْفَيْ جَرِيرَيْنِ وَكَانَتْ لَهَا عَلَامَةٌ نَجَّارٌ قَالَ
لَهَا مُدْرِي عَبْدُ لَوْ فُلَيْسَ لَنَا أَعْوَادُ
الْمُسْبَرِّ كَأَمَرْتُ عَبْدًا هَافِدًا هَبْ فَقَطَعَ مِنَ
النَّجَّارِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ ارْتَكَبَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلِي بِهِ إِلَى نَجَّارِؤِيهِمْ فَاحْتَمَلَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ ۚ

۲۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّكَنِيِّ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ
فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَاكِلٌ أَمَامَنَا وَالنَّوْمُ مُحْرَمُونَ وَأَنَا
عَزِيمٌ مُخْرِمٌ فَأَبْصَرْتُوْا حِمَارًا وَحِشْيًا ذَا
مَشْعُولٍ أَفْهِمْتُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِ نُوْفِي بِهِ
وَأَحْبَبُوا نَوَافِي أَبْصَرْتُهُ وَانْفَقْتُ فَأَبْصَرْتُهُ
فَقُمْتُ إِلَى النَّعْصِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ
وَلَيْسْتُ السَّوْطَ وَالزُّنْمَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي
السَّوْطَ وَالزُّنْمَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ
عَلَيْهِمْ بَشَرِي فَقَضَيْتُ فَذَلِكُ فَاحْدُثْهَا
ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ
جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَفُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ
ثُمَّ ارْتَمَوْا شُكْرًا فِي أَكْلِهِمْ إِنَّمَا وَهُمْ حُرْمٌ
فَوَضَعْنَا وَجَعَلْنَا الْعَصَدَ مَعِي فَأَذَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا لَنَا هُ عَن
ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ تَيْبُهُ نَعْلِي فَقُلْتُ
نَعَمْ فَنَا وَنَتُهُ الْعَصَدُ فَآكَلَهَا

سہل رضی اللہ عنہ نے کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہاجر خاتون کے پاس لاپنا
آدمی بھیجا۔ ان کا ایک نلام بڑھئی تھا۔ ان سے آپ نے فرمایا کہ اپنے نلام سے
ہمارے لیے کر دیوں گا ایک منبر بنانے کے لیے کہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے نلام
سے کہا۔ وہ جا کر جھاڑ کاٹ لائے اور اسی کا ایک منبر بنایا جب وہ منبر بنا چکے
تو خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہا بھیجا کہ منبر بن کر تیار ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہوا کیا کہ اسے میرے پاس بھجوا دیں۔ لوگ اسے
جب لائے تو حضور اکرم نے بھی اٹھایا اور جہاں تم اب دیکھ رہے ہو وہیں آپ
نے اسے رکھا۔

۲۳۸۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
عمر بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے عبد اللہ بن
ابی قتادہ سلمیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ کمر کے راستے میں
ایک جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے قیام فرماتے دُج اوداع کے موقع پر
اور لوگ تو اعرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میرا اعرام نہیں تھا۔ میرے ساتھیوں
نے ایک گور خر دیکھا۔ اس وقت چیل ٹانگے میں مصروف تھا۔ ان لوگوں نے
مجھ سے کچھ کہا نہیں لیکن ان کی خواہش یہی تھی کہ کسی طرح میں اس گور خر کو
دیکھ لیتا۔ چنانچہ میں نے جو نظر اٹھائی تو گور خر دکائی دیا۔ میں فوراً گھوڑے
کے پاس گیا اور اس پر زین رکھ کر سوار ہو گیا۔ اتفاق سے جلدی میں کوڑا
اور نیزہ دونوں بھول گیا۔ اس لیے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے
کوڑا اور نیزہ دے دیں۔ انہوں نے کہا، ہرگز نہیں بخدا ہم تنہا ہی (شکاریہ)
کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ یہ سب لوگ حرم تھے۔ مجھے اس پر غصہ آیا اور
میں نے خود ہی آکر دو دونوں چیزیں لے لیں۔ پھر سوار ہو کر گور خر پر چھپا اور
اس کا شکار کر لیا (رضعی ہو کر) وہ میری چکا تھا۔ اب لوگوں نے کہا کہ اسے کھانا
چاہیے، لیکن پھر اعرام کی حالت میں اسے کھانے (کے جواز پر) شبہ ہوا لیکن بعض
لوگوں نے شبہ نہیں کیا اور گوشت کھایا (پھر ہم آگے بڑھے اوس میں نے اس گور خر
کا ایک دست چھپا رکھا تھا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس
کے متعلق آپ سے سوال کیا (آپ نے فرمایا کہ اسے کھانا کھانے کے جواز کا
فتویٰ دیا) اور دریافت فرمایا کہ کیا اس میں سے کچھ بچا ہوا تھا اسے پاس موجود بھی
ہے؟ میں نے کہا جی ہاں اور وہی دست آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اسے

تناول فرمایا، تاکہ وہ ختم ہو گیا۔ آپ بھی اس وقت حرم تھے (ابو حازم نے کہا کہ) مجھ سے یہی حدیث زید بن اسلم نے بھی بیان کی، ان سے علاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۶۱۱۔ جس نے پانی مانگا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "مجھے پانی پلاؤ"

۲۳۸۹۔ ہم سے خالد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن ہلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو طلحہ نے جن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن تھا۔ حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) ہمارے اسی گھر میں تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ہمارے پاس ایک بکری تھی، اسے ہم نے دوا، پھر میں نے اس میں اپنے اسی کنویں کا پانی ملا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ ابو بکرؓ نے آپ کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے، عمرؓ سامنے تھے اور ایک اعرابی اُنیں طرف تھے۔ جب آپ کی کفارغ ہوئے تو (پیلے میں دو دو ہج گیا تھا اس لیے) عمرؓ نے عرض کیا یہ ابو بکرؓ ہیں (یعنی اس بچے ہوئے حصے کے یہی زیادہ مستحق ہیں) لیکن آپ نے اس اعرابی کو عطا فرمایا (کیونکہ وہ دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے) پھر فرمایا دائیں طرف بیٹھنے والے (مقدم ہیں) دائیں طرف بیٹھنے والے ہی! ہاں دائیں طرف سے ابتدا کیا کرو۔ انسؓ نے فرمایا کہ یہی سنت ہے، یہی سنت ہے تین مرتبہ (آپ نے اسے دہرایا)

۱۶۱۲۔ شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے شکار کے دست کا ہدیہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے قبول

نہ فرمایا تھا۔

حَتَّى نَقْدَهَا وَهُوَ مُخْرِمٌ نَحَدَّ شَيْئٍ
بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاوِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ۝

باب ۱۶۱۱ مَنِ اسْتَقَى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِي
الْأَيْمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِي ۝

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَدْلَجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ
أَسْمُهُ قَبْلَهُ اللَّهُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
سَمِعْتُ أَنَا يَقُولُ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَاهُنَّ فَاسْتَقَى
فَعَبَلْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ثَمَّ شَبْتُهُ
مِنْ مَاءٍ بَيْنَنَا هَذِهِ فَأَعْطَيْتُهُ وَ
أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارٍ دَعَمْرُ تَجَاهَهُ
وَأَعْرَاجِي عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا قَرَعُ
قَالَ مُسْرُومٌ هَذَا أَبُو بَكْرٍ رَمَى فَأَعْطَى
الْأَعْرَاجِي ثُمَّ قَالَ الْإِسْمُونِيُّ الْإِسْمُونِيُّ
أَلَا كَيْتَوْنِي قَالَ أَسْ رَمَى فَهِيَ سَنَةٌ فَبُهِتَ سَنَةٌ
فَلَمَّا سَرَّاتٍ ۝

باب ۱۶۱۲ قَبُولُ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبُولُ

الْأَيْمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ

عَمْدُ الصَّيْدِ ۝

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جُشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
أَسِي بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ رَمَى قَالَ انْفُخْنَا
أَرْتَبْنَا بِمَرِّ الْقَوْمَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَقَبُوا
فَادْرَكْتُمَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا
أَبَا طَلْحَةَ فَذَكَرْتُ بِهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْرِكُهَا أَوْ ذَكَرْتُهَا
قَالَ نَحْنُ نَهَا لَا شَكَّ فِيهِ فَقَبِلَهُ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ

۲۳۹۰۔ ہم سے سلیمان بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید بن انس بن مالک نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرالظہران میں ہم نے ایک خرگوش کا بچہ کیا (لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور اسے تھکا دیا) امدین نے قریب پہنچ کر اسے پکڑ لیا۔ پھر ابو طلحہؓ کے یہاں لایا، آپ نے اسے ذبح کیا اور اس کے پیچھے کا یا دونوں رانوں کا گوشت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا (شعبہ نے بعد میں یقین کے ساتھ) کہا کہ دونوں رانیں آپ نے بھیجی تھیں، اس میں کوئی شر نہیں حضور اکرمؐ نے اسے قبول فرمایا تھا میں نے پوچھا اور اس میں سے آپ نے تناول بھی فرمایا تھا؟

قَالَ وَآكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قِيلَهُ :

بَابُ ثَمَانٍ

۲۳۹۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَحْشَمَةَ
أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِمَارًا وَحَشِييًا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ يَوْذَانَ فَرَدَّ
عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ أَمَا أَنَا لَمْ
تُرَدَّ مَعِيكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ :

بَابُ الْكُؤُلِ الْهَدِيَّةِ :

۲۳۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مُوسَى حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّاسَ حَالُوا يَسْتَحَرُّونَ بِمَسَدٍ أَوْ
هُمُ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ
بِذَلِكَ مَرْصَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ :

۲۳۹۳- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ
بْنِ زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حَنِيفَةَ خَالَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَنًا وَاضْبًا فَأَكَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقِطِّ وَالسَّنِّ وَتَرَكَ الضَّبَّ
تَعَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَكَلَ عَلَى مَا أَجِدَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا أَكَلَ عَلَى مَا أَجِدَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۳۹۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ رَحْدَةَ

انہوں نے بیان کیا کہ تناول بھی فرمایا تھا۔ اس کے بعد پھر آپ نے فرمایا کہ آپ
نے وہ ہدیہ قبول کیا تھا۔

۲۳۹۱- ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان
کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبید بن مسعود نے، ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
نے اور ان سے صعوب بن جحاش نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں گورشا کا ہدیہ پیش کیا تھا، حضور اس وقت مقام ابواء یا مقام وذان
میں تھے (راوی کو سفید ہے) حضور اکرم نے اس کا ہدیہ واپس کر دیا۔ پھر ان
کے چہرے پر نزاحت کے آثار دکھائیے کہ فرمایا کہ میں نے یہ ہدیہ صرف اس لیے
واپس کیا ہے کہ میں احرام کی حالت میں ہوں۔

۱۶۱۳- ہدیہ قبول کرنا

۲۳۹۲- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لوگ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) ہدیہ
بجھنے کے لیے عائشہؓ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اپنے ہالہ سے
یا اس خاص دن کے انتظار سے (راوی کو کھجک ہے) لوگ حضور کی خوشنودی
طبع حاصل کرنا چاہتے تھے۔

۲۳۹۳- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے جعفر بن ابی اس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ
کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی خالہ ام حنیفہؓ نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر لگھی اور گوہ کا ہدیہ پیش کیا۔ حضور اکرمؐ نے پنیر اور
لگھی میں سے تو تناول فرمایا لیکن گوہ پسند نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی۔ ابن
عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (اسی) دسترخوان پر گوہ کو
بھی کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر
کبھی نہ کھائی جاتی۔

۲۳۹۴- ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے

لے گوہ کے مکروہ ہونے پر تو مسکا اتفاق ہے لیکن محدثین کے یہاں اس کا گوشت مکروہ تہنزیہی ہے اور فقہاء احناف مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ اس حدیث
کے علاوہ دوسری احادیث بھی گوہ کے گوشت کے مسئلہ میں آئی ہیں جن سے اس کے گوشت پر سخت ناگواری مفہوم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ گوہ نہایت
برترین جانور ہے اور اس کے گوشت میں سمیت بھی ہوتی ہے۔

مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ مِنْهُ أَهْدِيَّةً أَوْ مَصَدَقَةً فَإِنْ قِيلَ مَصَدَقَةٌ قَالَ رَدُّهَا عَلَيْهِمْ كُلُّوا وَلَكِنْ كُلُّوا مِنْ هَذِهِ هَدِيَّةً مَكْرَبَ بَيْدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ ۝

۲۳۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ رَحَدٍ كُنَّا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ تَصَدَّقْ عَلَى بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هُوَ لَهَا مَصَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۝

۲۳۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ رَحَدٍ كُنَّا شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا آرَدَتْ أَنْ تَشْرِي عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنَّهَا اشْتَرَوْهَا وَلَا وَهَافُ كَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيَهَا فَأَقْتَرِيهَا فَلَمَّا الْوَلَدُ يَمُوتُ أَهْتَقَ وَأَهْدَى لَهَا لَحْمًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تَصَدَّقَ عَلَى بَرِيرَةَ هُوَ لَهَا مَصَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَبَرْتُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَوْجَهَا حُرَّادُ عَبْدُ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ رَوْجَهَا قَالَتْ لَا أَدْنَى أَحَرَّ مِنْهَا ۝

۲۳۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتٍ أَبُو الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن طہان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپ دریافت فرماتے، یہ میرے لیے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ۔ لیکن خود دکھاتے اور اگر کہا جاتا کہ یہ ہے تو آپ خود بھی کھاتے اور صلوات کے ساتھ تناول فرماتے۔

۲۳۹۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتزک گوشت پیش کیا گیا۔ اور یہ بتایا گیا کہ ہریرہ رضی اللہ عنہا نے صدقہ میں دیا ہے لیکن حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لیے یہ صدقہ ہے اور ہمارے لیے یہ رجب ان کے واسطے سے پہنچا تو (ہریرہ سے) حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے۔

۲۳۹۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث قاسم سے سنی تھی اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انھوں نے ہریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے لیے (پھر خریدنا چاہا، لیکن ان کے مالکوں نے دلاؤ کی شرط اپنے لیے لگائی۔ پھر جب اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ انھیں خرید کر آزاد کرو، دلاؤ تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے، اور ہریرہ رضی اللہ عنہا کے یہاں (صدقہ کا) گوشت آیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا یہ وہی ہے جو ہریرہ کو صدقہ میں ملا ہے۔ یہ ان کے لیے تو صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے (چونکہ ان کے واسطے سے بطور ہدیہ ملا ہے) یہ ہے اور آزادی کے بعد ہریرہ کو اختیار دیا گیا تھا کہ اگر چاہیں تو اپنے نکاح کو فسخ کر سکتی ہیں) عبد الرحمن نے پوچھا ہریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر (حضرت نفیث رضی اللہ عنہ) غلام تھے یا آزاد؟ شہد نے بیان کیا کہ میں نے عبد الرحمن سے ان کے شوہر کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں وہ غلام تھے یا آزاد !

۲۳۹۷۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں خالد بن عبد اللہ نے خبر دی، انھیں خالد ہذا نے انھیں حفصہ بنت سیرین نے کہ ام علیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے

أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ الشَّيْطَانُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ عِنْدَ كُمُ مَكْنَى
قَالَتْ لَا أَرَاهُ يَكُنْ أُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي
يَكُنْ إِيَّاهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ إِنَّمَا بَلَغْتُ بِحِلْمِهَا
بِأَمِّ ١٦١ مَن أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحْتَى
بَعْضُ نِسَائِهِمْ دُونَ بَعْضٍ ۝

٢٣٩٨- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّاسُ يَتَحَوَّنُونَ بِهَذَا يَا هُمْ يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ فَنَذَرْتُ لَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ۝

٢٣٩٩ - حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ مَحْزُوبٍ بَيْنَهُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسُودَةُ وَالْحِزْبُ الْأُخْرَى أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ صَلُّوا حَيْثُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدْيَةً يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ نَعَتْ مَا حِبُّ الْهَدْيَةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حِزْبٌ أُمُّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا عَلَيْكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَاوْ أَنْ يُهْدَى

اور دریافت فرمایا کیا کوئی چیز رکھنے کی (تھاسے پاس ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ام عطیہ رحم کے یہاں جو آپ نے صدقہ کی بکری بھیجی تھی، اس کا گوشت انھوں نے بھیجا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کرو، اپنی مہرگ پہنچ چکی ہے

نہ ۶۱۔ جس نے اپنے دوست کو یہ بھیجا اور اس کے لیے اس کی کسی خاص بیہوشی کی باری کا انتظار کیا۔

۲۳۹۔ ہم نے سلمان بن حربؓ نے حدیث بیان کی، ان سے علاء بن زیدؓ نے مرسل بیان کیا، ان سے ہشامؓ نے، ان سے ان کے والدین اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ لوگ پیرا یا سچید کہ یہ میری باری کا انتفا کر کرتے تھے۔ ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ میری سوسئیں راجبات المؤمنینؓ رہی ہیں، اس وقت انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا کہ اے حضورؐ مصائب سے فرما دیں کہ عائشہؓ کی باری کا کوئی انتفا نہ کیا کرے، تو آپؐ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔

۹۹۳۔ ہم سے انہیں نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی دو جماعتیں تھیں، ایک میں عائشہ، حفصہ اور سوعہ رضوان اللہ علیہن اور دوسری جماعت میں ام سلمہ اور بقیہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن تھیں۔ مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت و تعلق کا علم تھا۔ اس لیے جب کسی کے پاس کوئی یہ بہن ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تو انتظار کرتا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ رضی اللہ عنہا گھر میں قیام کی باری پہنچتی تو یہ یہ دینے والے صاحب اپنا بہن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجتے۔ اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ازواج مطہرات نے آپس میں صلاح مشورہ کیا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کریں تاکہ آپ لوگوں سے فرمادیں کہ جسے آن حضور کے یہاں یہ یہ بھیجا ہو وہ (کسی کی خاص باری کا انتظار کیے بغیر) آپ ہی آں حضور رہوں دیں بھیجا کرے۔ چنانچہ ان ازواج رضوان اللہ علیہن

لے سچی اس کا کھانا جائز ہے۔ اس سے پہلے اس مسئلہ پر نوٹ لکھا جا چکا ہے کہ حد، الزکوة وغیرہ جب معتق شخص کو مل جائے تو وہ میں طرح چاہے جائز حدود میں اسے استعمال کر سکتا ہے وہ چاہے تو کسی ایسے شخص کو بھی کھلا سکتا ہے جس کے لیے حد لیتا جائز نہ ہو۔ کیونکہ حد قیاد الزکوة وغیرہ جب کسی کو دے دیا گیا تو اس کا مفہوم شریعت کی نظر میں یہ ہے کہ مزید کو پوری طرح مالک بنادیا گیا۔ اب وہ شخص جس طرح اپنے ذائق مال کو خرچ کر سکتا ہے اسی طرح اسے بھی۔

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَتْ مِنْ بَيُوتِ نِسَائِهِ فَنَكَلَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ قَلَمَ يَقُلْنَ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَنَكَلَتْهُ حَتَّى دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمَّا يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَنَكَلَتْهُ حَتَّى دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمَّا يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا لَا تُؤْخِذِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ أُخِي لَمَّا يَأْتِيَنِي وَأَنَا فِي تَوْبِ أُمِّ رَافِعَةَ الْأَمَاءِ لَيْسَتْ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتَوْبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ رَأْيِ رَأْيِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ رَأَيْتُ دَعَوْتَ قَائِمَةً بِبَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ يَأْتِيكَ يَنْشُدُكَ اللَّهُ الْعَدْلَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فَنَكَلَتْهُ فَقَالَ يَا بَنِيَّ أَلَا عَجِبِينَ مَا أَحْبَبْتُ قَالَتْ بَلَى فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ وَخَبَرْتُهُنَّ فَقُلْنَ أَرْجِعِي إِلَيْهِمْ فَإِنَّ تَرْجِعَ فَأَرْسَلَنَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَعْلَنْتُ وَ قَالَتْ إِنَّ نِسَاءً أَتَوْنَ يَنْشُدُنَّكَ اللَّهُ الْعَدْلَ ابْنُ أَبِي قَحَافَةَ فَرَفَعْتُ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَائِمَةٌ فَسَبَّهَهَا حَتَّى رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفَرُ إِلَى عَائِشَةَ رَمَاهُنَّ نَكَلًا قَالَتْ فَتَنَكَلْتُهُنَّ عَائِشَةُ رَمَاهُنَّ تَرُدُّهُنَّ إِلَى زَيْنَبَ رَمَاهُنَّ حَتَّى أَسْكَنْتُهُمَا قَالَتْ فَتَنَفَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهُمَا بَيْنَ أَجْزَابِكُمْ فَقَالَ

کے مشورہ کے مطابق انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ لیکن حضور اکرمؐ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر ان ازدواج نے پریا تو انھوں نے بتا دیا کہ مجھے آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ازدواج مہجرات نے کہا کہ پھر ایک مرتبہ کہو، انھوں نے بیان کیا کہ پھر صبح آپؐ کی باری آئی تو دوبارہ انھوں نے آپؐ سے عرض کیا۔ اس مرتبہ بھی آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب ازدواج نے پوچھا تو انھوں نے پھر وہی بتا دیا کہ آپؐ نے مجھے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ ازدواج نے اس مرتبہ ان سے کہا کہ آں حضور کو اس سکہ پر بلواؤ تو سہی۔ جب ان کی باری آئی تو انھوں نے پھر کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مجھے اذیت دہو عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا اپنی ازدواج میں سے کسی کے کپڑے میں بھی ٹھہر پر وحی نازل نہیں ہوئی ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر انھوں نے عرض کیا، آپؐ کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے اللہ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں، یا رسول اللہ! پھر ان ازدواج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجز ادبی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کہلوا یا کہ آپؐ کی ازدواج ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں خدا کے لیے آپؐ سے عدل چاہتی ہیں۔ چنانچہ انھوں نے بھی آپؐ سے گفتگو کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بیٹی! کیا تم وہ پسند نہیں کرتی ہو جو میں پسند کروں؟ انھوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں! اس کے بعد وہ واپس آگئیں اور ازدواج کو اطلاع دی۔ انھوں نے ان سے بھی دوبارہ خدمت نبوی میں جانے کے لیے کہا۔ لیکن آپؐ نے دوبارہ جانے سے انکار کیا تو انھوں نے (ام المؤمنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے سخت گفتگو کی اور کہا کہ آپؐ کی ازدواج ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں آپؐ سے خدا کے لیے انصاف مانگتی ہیں۔ ان کی آواز بلند ہو گئی اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی نہیں چھوڑا عائشہ رضی اللہ عنہا وہیں بیٹھی ہوئی تھیں انھوں نے (ان کے منہ پر) انھیں بڑا اھلا کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھنے لگے کہ دیکھیں کچھ بولتی ہیں یا نہیں۔ یہ سن کر انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بول پر دیا اور زینب رضی اللہ عنہا کی باتوں کا جواب دینے لگیں۔ اور آخر انھیں خاموش کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ

الْبُحَارِيُّ الْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يَدُورُ عَنْ
هَيْشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ أَبُو مُزَوَانَ عَنْ
هَيْشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَنْحَرُونَ
بَعْدَ آيَاتِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَعَنْ هَيْشَامٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثُرَيْبٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْأَوْدِ عَنْ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هَيْشَامٍ قَالَتْ عَاشُورَاءُ كُنْتُ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَأْذَنْتُ فَادْخُلْتُ ۝

باب مَا يَدُورُ مِنَ الْهَدَايَةِ ۝

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي شَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَخَلْتُ حَلِيبَةَ
فَتَا وَكَيْبٍ طَيْبًا قَالَ كَانَ أَكْسَى لَا يَدُورُ أَقْيَبُ قَالَ وَ

کی بیٹی ہے (خضعی اللہ عنہم وجمعین) بخاری نے کہا کہ آخری کلام
فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے متعلق ہشام بن عروہ نے ایک اور شخص کے واسطے سے
بھی بیان کیا ہے۔ انہوں نے زہری سے روایت کی اور انہوں نے محمد بن
عبدالرحمن سے۔ ابو مردان نے بیان کیا، ان سے ہشام نے اور ان سے عروہ
نے کہ لوگ ہدایا بھیجنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کیا
کرتے تھے اور ہشام کی ایک روایت قریش کے صاحب اور ایک دوسرے
صاحب سے جو موالی میں تھے، بھی ہے۔ وہ زہری سے نقل کرتے ہیں اور
وہ محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے
اندرون کی اجازت چاہی تو میں اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر تھا۔

۱۶۱۵۔ جو ہدیہ واپس نہ کیا جاتا چاہیے۔

۲۴۰۔ ہم سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث
بیان کی، ان سے عروہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
فاطمہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، عروہ نے بیان کیا کہ میں شامہ بن عبد اللہ
کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے خوشبو عات فرمائی اور بیان کیا

لے اگر کسی شخص کے محتاج میں ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان میں باہم تمام معاملات میں عدل و انصاف اور برابری قائم رکھنا شوہر کے لیے ضروری ہے لیکن اگر کوئی
دوسرا شخص ہدیہ بھیجے اور اس سلسلے میں ادا شناسی سے کام لے کر ایسے موقع پر بھیجے جب شوہر اپنی سب سے محبوب بیوی کے یہاں تمام نہ پڑے ہو۔ اپنی باری کے
مطابق تو اس کی ذمہ داری شوہر پر نہیں آتی اور جو کچھ اس کے پاس ہدیہ یا کسے اس کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام بیویوں میں اسے برابر برابر تقسیم کرے شوہر
پر مساوات اور عدل کے سلسلے میں صرف وہی امور ضروری ہیں جن کا وہ خود ذمہ دار ہے مثلاً سونے کی باری مقرر کرنا کھانے پکڑنے اور دوسری ضروریات میں انصاف اور
مساوات سے کام لینا وغیرہ۔ اہم بات مومنین میں باہم آپس کے اپنے سے متعلق تمام امور میں عدل و مساوات کو ملحوظ رکھنا تھا اور اس کی شالیں حدیث میں کثرت
ہیں۔ اس حدیث سے ازواج مطہرات کے باہم مناقشے کی بھی ایک جگہ سی تصویر سامنے آتی ہے طبعیتیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق لوگوں سے
تعلق رکھتا اور ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ ازواج مطہرات کے باہم تعلق اور ان کی گروہ بندی کی بھی مروت اتنی ہی حقیقت ہے۔ ان کے مناقشوں کے بارے میں اس بنیادی
امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ اپنی تمام فضیلتوں کے باوجود وہ انسان ہی تھیں حضور اکرم کی عدل گسٹرات سے ہی ان میں شکایتیں ہو جاتی تھیں اور آپ کے سامنے اپنے مطالبات
بھی وہ رکھ کر کرتی تھیں بالکل اسی طرح جس طرح عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ معاملہ کرتی ہیں البتہ ازواج مطہرات اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے متاثر ہیں اور وہ ہے
تقویٰ، خواہشات نفسانی کی مخالفت، دنیا پر آخرت کی ترجیح اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جو خیر انوری تھے۔ اور آپ اس امتیاز کی جھلک ان کے ہر معاملے میں
دیکھ سکتے ہیں اور یہی طویل حدیث میں بھی ۱

اس موقع پر یہ بھی نہ بیوان چاہیے کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ ان کے گھریلو معاملات میں بھی جتنا کرتا ہے تاکہ زندگی کے اس خاص موڑ پر بھی
ان معاملات میں ان کا عزم، ان کا تقویٰ اور ان کا عدل و انصاف امتیوں کے لیے اسوۂ حسنہ بنے اور تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ان کی جلالت میں
بھی خیر و برکت ہے اور ان کی جلالت میں جلالت سے زیادہ خیر ہے۔

کرانس رخصت فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۶۱۶۔ جن کے نزدیک غیر موجود چیز کا ہدیہ درست ہے۔

رَعِمَ اَنَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا يَرُدُّ الْطِيبَ +

بَابُ مَنْ رَاَى الْهَبَةَ الْعَابَةَ

جَابِزَةٌ +

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ سَهَابٍ قَالَ
ذَكَرْتُ رَوْاهُ أَنَّ الْمُسَوِّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا وَمَزُونُ ابْنِ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُهُ كَوَازِنُ
قَامَ فِي الْمَازِنِ فَأَشْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ
أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِيَّاهُ اسْكُمُ
جَاءَهُ وَفْدًا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ
إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ مِائَةً فَكُنْتُ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيبَ
ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى
حَقِّهِ حَتَّى تُطِيبَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَفِيءُ اللَّهُ
عَلَيْهِ فَاذْكُرْ النَّاسَ مِنْ هَبَتِنَا لَكَ +

بَابُ الْمَكَافَاةِ فِي الْهَبَةِ +

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يُؤُسَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ
الْهَبَةَ وَيُطِيبُ عَلَيْهَا كَذِيٍّ كُرُ
وَكَيْعٍ وَمَعَاذِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ +

بَابُ الْهَبَةِ لِلْوَكْدِ وَإِذَا أُعْطِيَ

تَبَعٌ وَكَدِمْ كَثِيفًا لَمْ يُجِزْ حَتَّى يَدُلَّ
بَيْنَهُمْ وَيُطِيبُ الْاُخْرَيْنِ مِثْلَهُ فَكَذَلِكَ
عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمْدُوا بَيْنَ أَوْدِ وَكَدِ فِي الْعَطِيقَةِ وَهَلْ
تَلَوَادِرَ أَنْ يَجِيعَ فِي عَطِيقَتِهِ وَمَا يَأْكُلُ

۲۴۰۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ نے ذکر کیا کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما اور مزون ابن اخبرہ نے کہا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے لوگوں کو خطاب فرمایا، اللہ کی، اس کی شان کے مطابق ثنائی کے بعد آپ نے فرمایا: اے اللہ! یہ تمہارے بھائی (موازن) کے لوگ، تاہم یہ کہ تمہارے پاس آئے ہیں اور میں بھی بہتر سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں۔ اب جو شخص اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ واپس کر دے اور جو یہ چاہتے ہوں کہ ان کا حصہ لے (تو وہ بھی واپس کر دیں) اور میں اللہ تعالیٰ (اس کے بعد) سب سے پہلی نصیب کر دے گا اس میں سے ہم سے دے دیں گے۔ اس پر لوگوں نے کہا، ہم آپ کو انہی خوشی سے ان کے قیدی واپس کرتے ہیں۔

۱۶۱۶۔ ہدیہ کا بدلہ۔

۲۴۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے لیکن اس کا بدلہ بھی دے دیا کرتے تھے۔ وکیع اور معاذ نے (اپنی روایت) ہشام کے واسطے سے یہ نہیں نقل کی کہ انہوں نے اپنے والد سے ادا انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے (لیکن ان کی روایت مرسل ہے)

۱۶۱۸۔ اپنے لڑکے کو ہبہ کرنا۔ اور اپنے بیٹے لڑکوں کو

اگر کوئی چیز ہبہ میں دی تو جب تک انصاف کے ساتھ تمام لڑکوں کو برابر برابر دے، یہ ہبہ جائز نہیں ہوگا۔ الہبۃ باپ کے خلاف گواہی

دہی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عطیوں کے سلسلے میں اپنی اولاد کے درمیان انصاف سے کام لو۔ اور کیا والد اپنا عطیہ واپس بھی لے سکتا ہے؟ باپ اپنے لڑکوں کو

مِنْ كَالٍ وَكَيْدٍ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَتَعَدَّى
وَأَشْفَرَى الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
عُمَرَاءَ بَعِيدًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ
أَصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتُ ۝

۲۴۰۳۔ كَحَلَّ تَسَاعُدًا اللَّهُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ
بْنِ السُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ عَنْ الشُّعْمَانِ
ابْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاكَ أَقْبَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَفِي زَعَلْتُ ابْنِي هَذَا أَهْلًا مَسَا
فَقَالَ أَكُلْ وَلَكِ عِلَّتْ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ ۝
بابُ الْإِشْهَادِ فِي النُّبُوَّةِ ۝

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
أَبُو هَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
الشُّعْمَانِ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ
يَقُولُ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَ لَكَ عَمْرَةٌ
بِنْتُكَ رَوَّاحَةٌ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَغْنَيْتُ
أَسْبِيَّ مِنْ عَمْرَةٍ بِنْتِ رَوَّاحَةَ عَطِيَّةً
فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
أَغْنَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا كَمَا
لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللَّهَ - وَاعْبُدُوا بَنِينَ أَوْلَادِكُمْ
فَرَجَعَ فَزَادَ عَطِيَّةً ۝

بابُ حَبَةِ الرَّجُلِ بِمَرَاتِهِ وَالْمَرْأَةِ
بِزَوْجِهَا - قَالَ أَبُو هَانِئٍ مَجَازَةً وَقَالَ عُمَرُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يَرْجِعَانِ وَالْأَسَادَاتُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَنْ يَمْرُضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ
وَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَائِدُ فِي هَيْبَتِهِ
كَالْكَتَبِ يُعَوِّدُ فِي قِسْمِهِمْ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ
فَيَمُوتُ قَالَ بِمَرَاتِهِ هَيْبَةُ لَوْ

مال سے نیک نیتی کے ساتھ جب کہ تقدی کا ارادہ نہ ہو سکتا
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ
خریدا اور پھر اسے آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا کہ
اس کا جو چاہو کرو۔

۲۴۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک
نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن
نعمان بن بشیر نے حدیث بیان کی اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
نے کہ ان کے والد انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے
اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیلے حضور اکرمؐ نے
دریافت فرمایا، کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسرے لوگوں کو بھی دیلے؟
۱۶۱۹۔ ہدیہ کے گواہ۔

۲۴۰۴۔ ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حوازہ نے حدیث
بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا کہ
میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ منبر پر بیان فرما رہے تھے
کہ میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رباح رضی اللہ عنہا انھوں
کی والدہ نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ
نہ بنائیں میں تیار نہیں ہوسکتی چنانچہ (حاضر خدمت ہو کر) انھوں نے عرض کیا کہ عمرہ
بنت رباح سے، اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انھوں نے کہا کہ پیسے میں
آپ کو اس پر گواہ بنا لوں حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا اسی جیسا عطیہ
ابھی تمام اولاد کو آپ نے دیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر آپؐ
نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف کو قائم
رکھو، چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔

۱۶۲۰۔ مرو کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہدیہ،
ابراہیم نے فرمایا کہ جائز ہے۔ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ دونوں
انپا ہدیہ واپس نہیں لے سکتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض
کے ایام ماشر رضی اللہ عنہما کے گھر گزارنے کی اپنی دوسری ازواج
سے اجازت مانگی تھی (اور ازواج مطہرات نے اپنی اپنی باری باری
کردی تھی) اور حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ انپا ہدیہ واپس لینے والا
شخص، اس کئے کی طرح ہے جو اپنی ہی سے چائے پیتا ہے۔ ذمہ داری

اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنا حق مہر یا سارا مہر مجھے بہرہ کر دو (اور اس نے کر دیا) اس کے تصور ہی میں دیر بعد اس نے بیوی کو طلاق دی اور بیوی نے اپنی مہر کا بہم چاہا، لہذا تو نہ مہر نے فرمایا کہ اگر شوہر نے محض دعوے کے لیے ایسا کیا تھا (جیسا کہ صورت مذکور میں ہے) تو اسے واپس کرنا پڑے گا لیکن اگر بیوی نے اپنی خوشی سے بہرہ کیا ہو اور شوہر نے بھی کسی قسم کا دھوکہ اس سلسلے میں اسے نہ دیا ہو تو یہ صورت جائز ہوگی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”اگر تمہاری بیویاں دل سے اور خوش ہو کر تمہیں اپنی مہر کا کچھ حصہ دے دیں“ (تو لے سکتے ہو)۔

بِمَنْ مَّوَدَّ أَقْلَیْ اَزْمَعَهُ، ثُمَّ لَمْ یَسْکُتْ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی صَنَعَ فَرَجَتْ فِیْهِ قَالَ یَزِدُّ اَیْمَهُ اِنْ کَانَ نَحْبَهَا وَ اِنْ کَانَ لَمْ یَنْطَلِقْ عَنْ طِیْبِ نَفْسِ لَیْسَ فِیْ نَفْسِ بِمِثْلِ مِثْرِ خَدِیْعَةٍ جَا زَ قَالَ اِنَّهُ تَعَمَّنُ فَاِنْ طَلَبَ لَصَلَفَ عَنْ شَمْلِ مَوْضِعِهِ نَفْسًا ۝

متحدہ

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو اَیْمُنٍ یَحْیٰی بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هَارُثُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ زُهْرِي قَالَ اَخْبَرَنِي مُبِينٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمْ يَأْتِ شَيْءٌ لَنَا نَقُلُ شَيْئًا مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اِنَّهُ قَدْ اَزْدَجَدَ اَنْ يُّتْرِكَ فِیْ بَيْتِي فَذَوْنُ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَحْتَ رَجُلٍ كَا لِرَّيْمِ وَكَانَ بَيْنَ النَّبَاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اَخْرَجَ قَالَ مُبِينٌ اَللَّهُ قَدْ كَرِهَ اِذْ بَيْنَ بَيْنِ رَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ فِیْ وَهْلٍ لِّدُرِي مَنْ مَرْحَبِ الَّذِي كَرِهَ شَيْءَ عَائِشَةَ قُلْتُ اَرَاكَ اَلَمْ يَكُنْ يَنْزِلُ رَجُلًا لِّبَ ۝

۲۴۰۵۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عمر نے انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عائشہ نے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھی اور تکلیف شدید ہو گئی (مرض الوفا میں) تو آپ نے اپنی ازواج سے میرے گھر میں ایام مرض گزارنے کی اجازت چاہی اور آپ کو اجازت ازواج نے دے دی تو آپ اس طرح تشریف لائے کہ دونوں قدم زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ آپ اس وقت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان (ان کا سہارا لیے ہوئے) تھے۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی کی اس حدیث کا ذکر ابن عباس رضی سے کیا تو انھوں نے مجھ سے دریافت فرمایا، عائشہ رضی نے جن کا نام نہیں لیا، جانتے ہو وہ کون تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا سَائِدُ بْنُ اَبُو اَیْمُنٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَرْبَابٍ عَنْ زَيْنِ عَبَّاسٍ عَنْ قَالَ قَالَ اَلَمْ يَكُنْ يَنْزِلُ رَجُلًا لِّبَ ۝

۲۴۰۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنا بہرہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو کتے کے کپڑے چاٹتا ہے۔

بَابُ حَبْرِ التَّوَدُّ لِيُغْنِيَ زَوْجَهَا

۱۹۲۱۔ عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو بہرہ کرتی ہے یا

لے سکتی جب تمام ازواج نے اپنی اپنی باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہرہ کر دی تو یعنی باریاں انھیں نے بہرہ کی تھیں انھیں واپس نہیں مانگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مرض الوفا تھا اور جس دن آپ نے ازواج مطہرات سے اجازت چاہی تھی اُس دن آپ میوہ دینی اللہ عنہا کے گھر تھے۔

غلام آزاد کرتی ہے تو شوہر کے ہوتے ہوئے بھی جائز ہے۔
لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عورت بے عقل و شعور نہ ہو، کیونکہ اگر وہ
بے عقل و شعور ہوئی تو جائز نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے: ”بے عقل و شعور لوگوں کو اپنا مال نہ دو۔“

۲۴۰۔ ۷۔ ہم سے ابو ماسم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے
ان سے ابن ابی ملیک نے، ان سے عباد بن عبد اللہ نے اور ان سے اسماء رحمہ
نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس صرف وہی مال ہے
جو میرے شوہر (نذیر) نے میرے پاس رکھا ہے، تو کیا میں اس میں سے صدقہ
کر سکتی ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا صدقہ کیا کرو، چھپا کے نہ رکھو کہیں تم سے
بھی (اللہ کی طرف سے) چھپا دیا جائے۔

۲۴۰۔ ۸۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے
عبید اللہ بن خیر نے حدیث بیان کی، ان سے شام بن عروہ نے حدیث بیان کی
ان سے قاطمہ نے اور ان سے اسماء رحمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، خرچ کیا کرو، گنا نہ کرو تاکہ تمہیں بھی گن کے نہ ملے اور چھپا کے نہ رکھو
تاکہ تم سے بھی اللہ تعالیٰ (اپنی نعمتوں کو) نہ چھپالے۔

۲۴۰۔ ۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے
سے یزید نے، ان سے یحیر نے ان سے ابن عباس رحمہ کے مولیٰ کریم نے
اور انھیں (ام المؤمنین) میمونہ بنت حارث رحمہ نے خبر دی کہ انھوں نے ایک
باندی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیے بغیر آزاد کر دی۔ پھر جس دن
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آپ کے گھر قیام کی تھی، انھوں نے خدمت نبویؐ
میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بھی معلوم ہوا، میں نے اپنی باندی آزاد کر دی
ہے۔ ان حضور ﷺ نے فرمایا، اچھا تم نے آزاد کر دیا! انھوں نے عرض کیا کہ ہاں۔
فرمایا کہ اگر اس کے بجائے تم نے اپنے مال کو دے دی ہوتی تو تمہیں اس سے
بھی زیادہ اجر ملتا۔ بہر بن مغیرہ عروس، انھوں نے بکیرے، انھوں نے کریم
سے بیان کیا کہ میمونہ رحمہ نے آزاد کیا تھا۔

۲۴۱۔ ۱۰۔ ہم سے جان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے

وَعِيَتْهَا إِذَا كَانَتْ لَهَا زَوْجٌ فَمَوْجِبًا رَدَّ
إِذَا كُنْتُمْ مَكْنُ سَفِينَةً فَإِذَا كَانَتْ
سَفِينَةً لَمْ يَجْزُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَ
تَوَكَّلُوا السَّفِينَةَ أَمْوَالَكُمْ ۝

۲۴۰۔ ۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي
مَالٌ إِلَّا أَدَخَلَ عَلَى الذَّبْيِ فَأَتَصَدَّقُ
قَالَ تَعَسَّدَ بَقَا وَكَ شَوْعِي فَيُؤَيَّ
عَلَيْكَ ۝

۲۴۰۔ ۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُرَّةَ
عَنْ قَاتِمَةَ مِنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْفُفِي وَلَا تُخْفِي فَيُخْفِي
اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تَوَعِي فَيُؤَيَّ اللَّهُ عَلَيْكَ ۝

۲۴۰۔ ۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ عَنْ ابْنِ
يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَى
مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً
وَلَمْ تَسْأَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَانَ
يَوْمُهَا السَّيْفِي سِيدَ وَرَعَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ اسْعَوْثِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي أَعْتَقْتُ وَلَيْسَ فِي قَالَ
أَوْ فَعَلْتَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ
أَعْتَقْتِهَا أَخْرَأْتُكَ كَأَنَّكَ لَأَخْبَرْتُكَ
وَقَالَ يَكُونُ مَضْرَعٌ عَنْ قَسْرٍ عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ
أَنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ ۝

۲۴۱۔ ۱۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

لے یعنی اگر عورت اپنا مال کسی کو بیہ کر رہی ہے یا اپنا غلام آزاد کرتی ہے تو اس کے لیے شوہر کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر اسے
ان تصرفات کا اختیار اور حق ہے۔ البتہ اگر کوئی عورت بے عقل و شعور ہے کہ کسی معاملہ کی اسے تیز نہیں تو ایسی عورت میں عام لوگوں کو بھی تصرفات
سے روک دیا جاتا ہے۔ مادہ اسی لیے عورت کو بھی روکا جائے گا۔

خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج کے لیے قرعہ اذانی کرتے اور جن کا حصہ نکل آتا انھیں کو اپنے ساتھ (سفر میں) لے جاتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی معمول تھا کہ اپنی تمام ازواج کے لیے ایک ایک دن اور رات کی باری مقرر کر دی تھی، البتہ (آخر میں) اسودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اکبر بنی کی وجہ سے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی، اس سے ان کا مقصد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا تھی۔

۱۶۲۲۔ بدیہ کا زیادہ مستحق کون ہے؟ بکرمے مرد کے واسطے سے، انھوں نے بکیر کے واسطے سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریم کے واسطے سے بیان کیا کہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صبیحہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی آزاد کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر وہ تمھارے بیٹے یا منوں کو مل جاتی تو تمھیں اور زیادہ اجر ملتا۔

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ سَفَرًا أَقْدَرَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَفْضِلُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِثْلَهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا عِدَّةَ أَنْ سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَقِيَ بِذَلِكَ رِضًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

باب ۶۲۲ بَيْنَ بَيْدَةٍ أَوْ بِهَدِيَّةٍ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ كَرِيمٍ أَنَّ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مِثْلَهُنَّ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلَيْلَتَهُ لَهَا فَقَالَ لَهَا وَكَوْ وَصَلْتَ بِنْتِ أَخَوَاتِكَ كَانَ أَكْظَمَ لِأَجْرِكَ

بمنجنف

۲۴۱۱۔ كَحَلَّ شَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْفِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ تَمَنَّى بِنْتِ مَيْمُونِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنِي جَارِيْنِ قَالِي أَيْهَا أَهْلِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا

باب ۶۲۳ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ يَلِدْهُ

۱۶۲۳۔ جس نے کسی عذر کی وجہ سے بدیہ قبول نہیں کیا

لے شریعت نے بدیہ کو قبول کرنے کی ترغیب دی ہے، کیونکہ یہ وہ عمدہ ترین مال ہے جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو صرف محبت، بھائی چارگی اور انسانیت کے نام سے دیتا ہے۔ لیکن حالات مختلف ہوتے ہیں۔ جن مقاصد کے حصول کے لیے شریعت نے بدیہ لینے اور دینے کی ترغیب دی ہے بعض اوقات بدیہ سے مقاصد وہ نہیں ہوتے، بلکہ اس کے بالکل عکس ہوتے ہیں۔ اس لیے نہ صرف ایسے ہدایا سے شریعت نے روکا ہے بلکہ جرم بھی قرار دیا ہے، اسی لیے منصب و حکومت پر آنے کے بعد، ان لوگوں کی طرف سے اگر کوئی بدیہ ملے جن سے ان کے مفاد و البتہ ہوں تو شریعت نے اس سے روکا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو رشوت قرار دیا ہے اور خود ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض مواقع پر اس طرح کے ہدایا کے خلاف سخت تنبیہ فرمائی تھی، بہر حال حالات کے اختلاف کی وجہ سے اس کی نوعیت بھی مختلف ہو جاتی ہے۔

عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں یہ تھا اور اب تو دشوت مٹی ہے۔

بنت بنت

۲۴۱۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے مصعب بن خثامہ لیثی رحمہ سے سنا، آپ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے، آپ کا بیان تھا کہ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گور خر خرید لیا تھا، اُن حضور اس وقت مقام ابواء یا دوان میں تھے اور محرم تھے، اُن حضور نے وہ گور خر واپس کر دیا، صوبی نے فرمایا کہ اس کے بعد جب آپ نے میرے چہرے پر ندامت کا اثر دیا، یہی کی دلیلی کی وجہ سے دیکھا تو فرمایا یہ بد بواہی کا مناسبت تو نہ تھا لیکن ہم محرم ہیں اس لیے واپس کر دیا۔

۲۴۱۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد سے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ بن زہیر نے اور ان سے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ازد کے ایک صحابی کو جنھیں ابن عتبہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا، پھر جب واپس آئے تو کہا یہ تم لوگوں کا ہے۔ دینیت المال کا اہم قدم کا مال اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ اس پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ اپنے والد یا انبی والدہ کے گھر میں کہوں نہ بیٹھے رہے، دیکھتے وہاں بھی انھیں ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس میں سے اگر کوئی شخص کچھ بھی لے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا، اگر ادب ہے تو وہ اپنی آواز نکالتا ہو گا۔ گالٹ ہے تو وہ اپنی اور اگر کبریٰ ہے تو وہ اپنی آواز نکالتی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنے اقدار اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی نعل مبارک کی سفیری دیکھ لی اور فرمایا، اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا۔ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا، تین مرتبہ (آپ نے یہی فرمایا)۔

۲۴۱۴۔ ایک شخص نے دوسرے کو ہدیہ دیا یا اس سے وعدہ کیا پھر (دو تین میں سے کسی ایک کا) ہدیہ کے محبوب لڑتے تک پہنچنے سے پہلے انتقال ہو گیا، عبیدہ نے فرمایا کہ (وعدہ کی صورت میں) اگر ہدیہ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتْ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ ۚ

۲۴۱۲۔ كَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِيعَ الصَّقَفِ ابْنَ جَنَابَةَ اللَّيْثِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحُشِي وَهُوَ بِأَذْيَافِ ابْنِ دَوَّانٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَزَدَهُ قَالَ صَنَعْتُ فَلَمَّا عَرَفْتُ فِي زَجْجِي زَدَهُ هَدِيَّتِي قَالَ لَيْسَ بِنَا زَدًا عَلِمْتُ وَلَكِنَّا حُرْمًا ۚ

۲۴۱۳۔ كَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ بَنُو الْأَنْبِيَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذِهِ أَسْكُكُمْ هَذِهِ أَهْدَى لِي قَالَ فَمَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَقْرَأُ لَهُ أَمْرًا وَكَذَلِكَ تَفْعَلُ بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْتَمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنَّكَ كَأَنَّ بَعِيدَ اللَّهِ رُعَاةً أَوْ بَعْرَةً لَهَا حَوَارُ أَوْ شَاةً تَبْعُرُكُمْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عَفْرَةً إِبْطِينَ اللَّهُمَّ هَلْ تَبَلَّغْتَ اللَّهُمَّ هَلْ تَبَلَّغْتَ ثَلَاثًا ۚ

۲۴۱۴۔ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثَمًّا مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ وَقَالَ عَمِّيْدَةُ إِنَّ مَاتَ وَكَانَتْ فَصُلَّتْ

الْمُهْدَىٰ وَالْمُهْدَىٰ لَهُ
حَقَّ فَيُحْيِي يَوْمَ رُثَيْتِهِ وَإِنْ لَمْ
يَكُنْ فَمُتِلَتْ فِيهِ يَوْمَ رُثَيْتِهِ
الْمُهْدَىٰ أَهْدَىٰ وَقَالَ الْحَسَنُ
أَيُّكُمْ مَاتَ قَبْلَ فِيهِ
يَوْمَ رُثَيْتِهِ الْمُهْدَىٰ لَهُ

إِذَا
قُبِضَ هَذَا
الرَّسُولُ

دنیوی نے بدیہ کو (اپنے سامان سے) الگ کر دیا جو اداس کے
بداس کا انتقال ہو جائے اور جسے بدیہ دیا جائے دالہ قدوہ
زندہ ہو تو یہ بدیہ (اس کا یا) اس کے ورثہ کا ہوگا (جیسے اس نے
بدیہ دینے کے ارادہ سے چیز کو اپنے سامان سے نکال دیا تھا)
لیکن اگر سامان سے اسے جدا نہ کیا ہو تو پھر وہ چیز (بدیہ دینے
والے کے انتقال کے بعد) خود اسی کے ورثہ کا حصہ ہو جاتی ہے
حسن نے فرمایا کہ اگر بدیہ قاصد کے ہاتھ میں آگیا تو فریقین میں سے
خواہ کسی کا بھی پیسہ انتقال ہو جائے بدیہ موبہلہ کے ہی ورثہ
کو ملے گا۔

۲۴۱۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اگر برون
کا مال (مزدیہ کا) آیات میں نہیں اتنا آتا تین مرتبہ دوں گا لیکن برون سے
مال آنے سے پہلے ہی حضور اکرم وفات فرما گئے۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
ایک منادی سے یہ اعلان کرنے کے لیے کہا کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا کوئی دودھ ہو یا آپ پر اس کا کوئی قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ
میں ان کے یہاں گیا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دودھ کیا تھا
تو انھوں نے تین لپ بھر کر مجھے دیئے (جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دودھ فرمایا تھا)۔

۲۴۱۵۔ غلام یا سامان پر قبضہ کب متصور ہوگا؟ ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو اسے غریہ اور پھر فرمایا کہ عبد اللہ یہ تمہارا
ہے۔

۲۴۱۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن ابی لمیکہ نے اور ان سے مسور بن عزمہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور عمر مراد کو اس
میں سے ایک بھی نہیں دی، انھوں نے (مجھ سے) فرمایا، بیٹے چلو۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلیں میں ان کے ساتھ چلا۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ
اندر جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ میں آپ کا منتظر کھڑا ہوں

۲۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَنْزُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا
قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَخْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا
ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدِرْ حَتَّى تُوَفِّي النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ
مَنَا وَيَا قَتَادَ مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا
فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَدَنِي وَحَتَّى فِي ثَلَاثٍ

بَاب ۱۲۵ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَيْدُ وَالْمَتَاعُ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَغِيرٍ فَاشْتَرَاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ
لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ

۲۴۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ
الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةٌ وَلَمْ يُعْطِ
مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَسْمُ
أَنْطَلِقُ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ

فَقَالَ ادْخُلْ فَاَدْخُمَهُ لِي قَالَ فَاَدْخُمَهُ
لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُ مَيْتَتِهِمَا فَقَالَ
حَبَابًا هَذِهِ أَلَّتْ قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ
مَخْرَمَةً ۚ

بَابُ ۶۲۶ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا
الْآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ ۚ

۲۴۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْبُوبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ هَكَكَتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ
وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِبُ
رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَمَهْلُ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ
أَنْ تَلْعَمَ سِتِّينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ
فَجَاءَ رَجُلٌ تَرَى الْأَنْصَارَ يَهْرَقُونَ وَالْعُرُقُ
الْمَسْكُونُ فِيهِ تَسْرُ فَقَالَ اذْهَبْ بِهَذَا
فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِثْلًا
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجُ
مِثْلًا قَالَ اذْهَبْ فَالْحِمْهُ
أَهْلَكَ ۚ

بَابُ ۶۲۷ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ
قَالَ شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ هُوَ جَابِرٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ
ابْنُ عُمَرَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنًا وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ
حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ
جَابِرٌ قِيلَ أَيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا سَأَلَ أَنْ يَقْبَلُوا السَّعْرَ

چنانچہ میں جا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہالایا۔ آپ اس وقت انہیں قبائل میں
سے ایک قبیلہ پہنچے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، کہاں پہنچے ہوئے تھے۔ وہ یہ قبا
تھاری ہے۔ مسور نے بیان کیا کہ محترمہ نے قبا کی طرف دیکھا، حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محترمہ خوش ہو گئے؟

۱۶۲۶۔ کسی نے دوسرے شخص کو ہدیہ دیا، اس نے اسے
لے تو لیا لیکن یہ نہیں کہا کہ میں قبول کرتا ہوں؟

۲۴۱۶۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد
نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے
ان سے حسید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ ایک
عروابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے
کہ میں تو ہلاک ہو گیا! حضور اکرم نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ عرض
کیا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی ہے (روزہ کی حالت میں)
حضور اکرم نے دریافت فرمایا تھا اسے پاس کوئی غلام ہے؟ کہا کہ نہیں،
دریافت فرمایا دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں، دریافت
فرمایا، پھر کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے سکتے ہو؟ اس پر بھی جواب دیا
کہ نہیں۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انفاری ”عرق لائے“ عرق ایک کھجور
کا بنا ہوا لٹہ کرہ ہوتا تھا جس میں کھجور رکھی جاتی تھی۔ اُن حضور نے انفاری سے
فرمایا کہ اسے بے جاؤ اور صدقہ کر دو۔ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ!
کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کر دوں؟ اور اس ذات کی قسم جس نے
آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے مگر میں نے اس سے زیادہ محتاج اور
کوئی گھرانہ نہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا، پھر جاؤ! اپنے ہی گھر والوں کو کھلا دو
(اس حدیث پر لوٹ گزر چکا ہے)۔

۱۶۲۷۔ اگر کوئی دوسرے شخص پر اپنا قرض کسی کو ہبہ
کرے؟ شبہ نے کہا اور ان سے حکم نہ کر یہ جائز ہے جن بن علی
رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو اپنا قرض ہدیہ میں دیا تھا نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی کا دوسرے شخص پر کوئی حق ہے تو اسے ادا
کرنا چاہیے یا عات کر لینا چاہیے جاہل زمانہ نے فرمایا کہ میرے والد
فہیدہ جوئے تو ان پر قرض تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قرض
خواہوں سے کہا کہ وہ میرے باغ کی کھجور (اپنے قرض کے بدلے میں)

قبول کر لیں اور میرے والد کو معاف کر دیں۔

۲۴۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی تھی یونس نے خبر دی اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی اور انھیں جابر بن عبد اللہ نے خبر دی کہ اُمّ الدیّٰی میں ان کے والد شہید ہو گئے تھے (اور قرض چھوڑ گئے تھے) قرض خواہوں نے تقاضے میں بڑی شدت اختیار کی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس سلسلے میں گنت گوی حضور اکرم نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے بارگاہ کھجورے میں میرے والد کو معاف فرمادیں لیکن انھوں نے انکار کیا حضور اکرم نے مجھے میرا بیٹا انھیں نہیں دیا اور نہ ان کے لیے بھلے تر دوائے بیکہ فرمایا کہ کل صبح میں تمہارے یہاں آؤں گا صبح کے وقت آپ تشریف لائے اور کھجور کے درختوں میں بیٹھے رہے اور برکت کی دعا فرماتے رہے پھر میں نے بھلے تر کمر قرض خواہوں کے سارے حقوق ادا کر دیئے اور میرے پاس کھجور بچ بھی گئی اس کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ تشریف فرماتے ہیں کہ آپ کو واقع کی اطلاع دی عمر رضی اللہ عنہ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے حضور اکرم نے ان سے فرمایا، عمر سن رہے ہو! عمر نے عرض کیا میں تو پہلے سے معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ابجد اس میں کبھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

۱۶۲۸ ایک چیر کا ہر کئی اشخاص کو۔ اسناد میں قاسم بن

محمد اور ابن ابی قحیف سے فرمایا کہ میری بہن عائشہ رضی اللہ عنہا سے دراشت

میں مجھے غایہ (کی جائیداد) ملی تھی معاویہ رضی اللہ عنہ اس کا ایک لاکھ

(درہم) دیا لیکن میں نے اسے نہیں لیا ابھی اہم دونوں کو ہر یہ ہے۔

۲۴۱۸۔ ہم سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث

بیان کی، ان سے ابو حازم اور ان سے سہل بن سعد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے نوش فرمایا۔ انہیں طرف

ایک بچے تھے اور سب برسے برسے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔

حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو (بچا ہوا مشروب) میں

ان لوگوں کو دے دوں۔ لیکن انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ سے ملنے والے

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استنباط کیا ہے کہ ایک چیز کچھ اشخاص کو مشترک طریقہ پر مہر کی جاسکتی ہے کیونکہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

حَاطِبِي وَيَخْلُوَا اَبِي :

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَمَّا عَنِ اللّٰهِ
اَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اَلَيْتُ حَدَّثَنِي يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ
بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ
مَاتَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيدًا اَنَا شَهِدَ الْعُرَمَاءُ فِي
مَقْرُبِهِمْ فَاتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَكَّمْتُهُ مَسَاءَهُمْ اَنْ يَقْبَلُوْا شَمْرًا حَاطِبِي
وَيَخْلُوَا اَبِي فَاَبَوْا قُلْتُ لِيْطَهِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ
وَلَكِنْ قَالَ مَاعَدُوْا عَلَيْكَ قَمْعًا عَلَيْنَا حَتّٰى
اَضْبَحَ فَطَافَ فِي الْخَلِ وَدَعَانِي سِدْرَةً بِالْبَرْكَةِ
فَعَدَّ ذُنُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حَقَّوْهُمْ وَبَقِيَ مَا
مِنْ شَمْرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَاَخْبَرْتُهُ
بِمَالِكٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اَسْمَعُ
وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ اَلَا يَكُوْنُ قَدْ عَلَيْنَا اَنَّكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ :

۱۶۲۸ بِأَسْمَاءِ هَبَّةٍ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ وَقَالَتْ

أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي قَحِيْفٍ

وَرَفَعَتْ عَنِ اُخْتِي عَائِشَةَ بِالنَّاقَةِ وَقَدْ اَعْطَانِي

بِهَا مِثْلَ مِائَةِ اَلْفٍ فَهُوَ كَمَسًا :

۲۴۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بِشَرَابٍ فَتَرَدَّدَ وَعَنْ

يَعْنِيَنَّهُ عَزَمَ وَمِنْ يَسَارِهِ اِلَّا شَيْخًا فَقَالَ

لِنَاذِرٍ اِنْ اَذْنَتْ لِيْ اَعْطَيْتُ لَهُوَ اَقْرَبُ فَقَالَ مَا

كُنْتُ اِرْثُثِيْ بِمِثْلِيْ وَنُكَّ كَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استنباط کیا ہے کہ ایک چیز کچھ اشخاص کو مشترک طریقہ پر مہر کی جاسکتی ہے کیونکہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

أَحَدًا فَتَلَّهٖ فِي سِدْرٍ ۝

بمنہج

باب ۱۶۲۹ (۱) الْبَيْتَةُ الْمَقْشُورَةُ وَغَيْرُ الْمَقْشُورَةِ
وَالْمَقْشُورَةُ وَغَيْرُ الْمَقْشُورَةِ وَقَدْ وَهَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
لِلْمُزَانِ مَا عَمِلُوا مِنْهُمُ وَهُوَ غَيْرُ مَقْشُورٍ
قَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مَيْسَعَرٌ عَنْ مُخَارِبٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ أَنْتَيْتٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَسْجِدِ فَقَضَا فِي وَرَاقَةٍ ۝

کسی حصے کا میں اشیاء نہیں کر سکتا حضور اکرمؐ نے پیادہ چھٹکے کے ساتھ ان کی طرف بڑھا دیا۔

۱۶۲۹۔ بہ خواہ قبضہ میں آیا ہو یا نہ آیا ہو تقسیم شدہ ہو یا نہ ہو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہوازن کو ان کی تمام غنیمتیں پس
کر دی تھیں، حالانکہ اس کی تقسیم نہیں ہوئی تھی ثنابت نے بیان
کیا کہ ہم سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے مخارب نے اور
ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں نبی حاضر ہوا تو آپؐ نے میرے (دنہ کی قیمت)
اولیٰ اور مزید بخشش بھی کی یہ

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ بَعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي

۲۴۱۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غدر
نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مخارب نے
اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ میں نے

بقیہ حاشیہ، میں بائیں طرف بیٹھنے والے کئی اصحاب تھے اور آپؐ نے ان سب کے لیے اجازت چاہی تھی لیکن فقہاء حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ میرے نہیں تھا، بلکہ مرقا بہت
کی ایک صورت تھی میرا اور اباحت میں فرق ہے۔ ایک چیر مشرک طور پر چڑا تھا اس کو ہر کرنے کی صورت میں جو تفصیل ہے وہ فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

حاشیہ صفحہ ۱۱۶۲: اس باب میں مصنف رحمہ اللہ اپنے مسلک کے لیے دو احادیث کو بنیاد کے طور پر بیان کیا ہے۔ ایک قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کا معاملہ
ہے کہ اسلامی لشکر کے قبضہ میں آنے کے بعد آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پھر ہوازن والوں کو واپس کر دیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں
میرا یہ کہی کی کوئی صورت ہی نہیں تھی۔ بلکہ جو لوگ قید ہوئے تھے وہ اسلامی قانون کے اعتبار سے غلام بنائے جاتے لیکن آل حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے انھیں آزاد کر دیا تو یہ میرے نہیں تھا بلکہ آزادی دینا تھا۔ پھر اگر میرے بھی تسلیم کر لیا جائے تو لینے والے مستحق تھے۔ علان گویا یہ تھا
کہ جس کے قیدی ہیں وہ بے جائیں، اب تمام قبیلہ والے آئے اور اپنے اپنے قیدیوں کو لے کر چلے گئے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں الگ الگ
قبضہ متحقق ہو جاتا ہے۔ دوسری بنیاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جس کی تفصیل اس سے پہلے گذر چکی ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے
آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ خریدے، پھر مدینہ واپس آکر اس کی قیمت ادائیگی اور ساتھ ہی مزید بخشش کے طور پر بھی آپؐ نے غایت فرمایا
مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ ایک تو تھی اہل قیمت اور زیادتی یہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انھیں بہرہ دیا وہ اس قیمت سے الگ
کر کے نہیں دیا تھا جس کے جابر رضی اللہ عنہ مالک تھے بلکہ اس کے ساتھ ہی دے دیا تھا۔ لہذا یہ ”بہرہ مشاع“ کی صورت ہوئی۔ اگر یہ صورت جائز
نہ ہوتی تو حضور اکرمؐ کیسے دے سکتے تھے۔ لیکن یہ وجہ بھی صحیح نہیں جابر رضی اللہ عنہ کو جو بہرہ ملا تھا وہ قطعاً الگ اور اہل قیمت سے علیحدہ تھا چنانچہ
وہ ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس بہرہ کو جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے میں کبھی اپنے سے جدا نہیں کر دوں گا۔ لہذا
مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسلک کے ثبوت کے لیے جو بنیاد قائم کی تھی وہ واضح طور پر ثابت نہیں ہوئی۔ (حاشا کا اس باب بنیادی نقطہ نظر یہ ہے
کہ میرا یہ کہی کا سارا دار و مدار بہرہ دینے والے کی مرضی اور خوشی پر ہے۔ غریہ و فردخت کی طرح سے یہ کوئی عقد نہیں ہے۔ اس لیے اس
میں وہ ابہام بھی نہ رہنا چاہیے جس کی غریہ و فردخت میں اجازت دے دی گئی ہے۔ اس لیے میرا یہ کہی کے لیے قبضہ مزدوری ہے
اور اسے مشاع بھی نہ ہونا چاہیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں ایک اونٹ بچا تھا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو پھر آپ نے وزن کیا، شعبہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ (جاہل زمانہ نے فرمایا) میرے لیے وزن کیا (آپ کے حکم سے حضرت جالب نے) اور (اس پر تلے کو جس میں سکتھا) جھکا دیا (تاکہ مجھے زیادہ ملے) اس میں سے فتور (سامیر) سے پاس جب سے معذور تھا، لیکن شام والے (اموی لشکر) یوم ترو کے موقع پر چھین لے گئے۔

۲۴۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہانک نے، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب لایا گیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک بچے تھے اور قوم کے بڑے لوگ بائیں طرف تھے حضور اکرمؐ نے بچے سے کہا کہ کیا تمہاری طرف سے اس کی اجازت ہے کہ میں بچا ہوا مشروب ان بزرگوں کو دے دوں تو انہوں نے کہا کہ نہیں، بخدا، میں آپ سے ملنے والے اپنے حصہ کا ہر گز ایثار نہیں کر سکتا۔ پھر حضور اکرمؐ نے مشروب ان کی طرف جھکے کے ساتھ برہا دیا۔

۲۴۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن عثمان بن جبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا اور ان سے ابو ہریرہؓ نے، فرمایا کہ ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھا (اس نے بیہوشی کے ساتھ تقاضا کیا) تو صحابہؓ نے اس کی طرف بڑے لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو، حق والے کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کے لیے ایک اونٹ اسی کے اونٹ کی عمر کا دو قرض تھا) خرید کر اسے دے دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس سے (بھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی کو خرید کر دے دو کہ تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

۲۴۲۰۔ جب مقداد اشجیؓ نے مقداد اشجاس کو کوئی چیز

ہدیہ میں دی۔

۲۴۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن بحیر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے کہ مروان بن حکم اور مسور بن محرزہؓ نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا اور آپؐ سے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی انھیں واپس کر دیے جائیں تو آپؐ نے ان سے فرمایا

سَقَرُ قَدْ مَا آتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ أَتَيْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أَرَاهُ كَوَزَنَ لِي فَارْجِعْ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ عَشَى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ ۝

بزمین میں

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَضَ ابْنًا وَوَعَنَ تَمِيمِينَ عَدَمَ دَعَتْ بِسَارِهِ أَشْيَاخُ فَقَالَ لِعَدَمٍ أَتَاذَنَ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَذَا ۝ فَقَالَ الْعَدَمُ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْتِي بِتَمِيمِي مِلَّةَ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ ۝

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ قَمْعٌ بِهِ أَفْعَابُ فَقَالَ دَعُوهُ خِيَاتَ بِصَاحِبِ الْعَقِي مَتَّ لَا تَوَدَّلَ اسْتَرَوْا لَدَيْهَا فَأَعْطَوْهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ سَيِّئًا إِلَّا سَيِّئًا هِيَ أَفْعَالُ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ فَاسْتَرَفَعْنَا فَسَطَّوْهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً ۝

بَابُ ۱۶۳ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةً

تَقْوِيمٌ ۝

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُورٍ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ عُقَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْأَنْكَرِ وَالنَّسُورَ ابْنِ مَخْرُومَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ جَدَّيْ وَدُهُوَزْتُ مُسْلِمِينَ فَمَا لَوْكَ أَنْ

يُرَدُّ إِلَيْهِمْ أَمْرًا لَّهُمْ وَسَبَّيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَيْمَنًا
مَنْ تَرَوْنَ وَ أَحَبُّ الْعَدِيَّةِ إِلَيَّ أَمَّنَّا قُلْنَا
فَأَخْتَارُوا أَحَدَهُ الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا الشَّجِي
وَأَمَّا الْآخَرُ وَقَدْ كُنْتُ أَتَانِيكَ وَ حَكَتِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَزَعَهُ بَعْضُ عَشْرَةٍ
لَمَلَّةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ مَنَّا تَبَيَّنَ
لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ رَأَوْا
إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدَهُ الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا مَا تَنَا
نَعْتًا رَسَبْنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَبَى عَلَى
اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِنْخَوَانَكُمْ
هُوَ لَا عِجَابَ وَ تَنَايَسِينَ وَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنَّ أَرَدَ
إِلَيْهِمْ سَبَّيَهُمْ فَسَمِعْتُ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيَّبَ
ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِّهِ
حَتَّى تُعْطِيَهُ آيَاةُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا
فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ مَلَيْبِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكُمْ
فَقَالَ لَهُمْ أَنَا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ
مِمَّنْ كَذِبًا ذَاتَ فَارِجٍ هُوَ أَحْسَنُ يَرْفَعُ إِلَيْنَا
مُرَقَّاتُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَهُ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ
عُرْقَاءُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا
وَ أَذِنُوا وَ هَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا مِنْ سَبْيِ
هُوَ أَيْتَ هَذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَكُنِي
فَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا ۝

باب ۱۶۳ مَنِ اهْتَدَى لَهُ هَدْيَةٌ وَ عِنْدَهُ
جُلَسَاءُ يَوْمَ قَهْوٍ أَحَقُّ وَ يُدَّ كَرَمًا وَ
عَبَّاسٌ أَنْ يَجْلِسَ يَوْمَ شُرَكَاءُ وَ كَمْ
يَصِحُّ ۝

۲۴۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقْلَبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

میرے ساتھ جتنی بڑی جماعت ہے اسے بھی تم دیکھ رہے ہو اور سب سے زیادہ
یہی بات ہی مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس لیے تم لوگ ان دو چیزوں
میں ایک ہی سے کہتے ہو، یا قیدی لے لیا یا مال۔ میں نے تو تمہارا پہلے ہی
انتظار کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاکم سے واپسی پر تقریباً دس دن
تک ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے تھے۔ پھر جب ان کے سامنے یہ بات
پوری طرح واضح ہو گئی کہ حضور اکرم ان کی صرف ایک ہی چیز واپس کر سکتے
ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدیوں کو (واپس لینا) پسند کرتے ہیں،
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر مسلمانوں کو خطاب کیا، آپ نے اللہ
کی اس کی شان کے مطابق تعریف بیان کی اور فرمایا اما بعد، یہ تمہارے
بھائی تمہارے پاس اب توبہ کر کے آئے ہیں، میرا خیال یہ ہے کہ انہیں ان
کے قیدی واپس کر دیے جائیں اس لیے جو صاحب اپنی خوشی سے واپس
کرنا چاہیں وہ لے لیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہوں کہ اپنے حصے کو نہ چھوڑیں
بلکہ ہم انہیں اس کے بدلے میں سب سے پہلی غنیمت کے مال میں سے انہیں
دیں تو وہ بھی اپنے موجودہ قیدیوں کو (واپس کر دیں) سب صاحب نے اسی پر
کہا کہ ہم اپنی خوشی سے انہیں واپس کر رہے ہیں۔ یا رسول اللہ! حضور اکرم
نے فرمایا۔ لیکن واضح طور پر اس وقت یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کون اپنی خوشی سے
انہیں واپس کرنے کے لیے تیار ہے اور کون نہیں، اس لیے سب لوگ اپنے
خیموں میں (واپس جائیں) اور تمہارے سائیدے تمہارا معاملہ لاکر پیش کریں۔
(سب سے مشورہ کرنے کے بعد) چنانچہ سب لوگ واپس ہو گئے اور فائدہ مندوں نے
ان سے گفتگو کی اور واپس ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ تمام لوگوں
نے خوشی سے اجازت دی ہے۔ قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں یہی
بات معلوم ہوئی ہے۔ یہ زہری رحمۃ اللہ علیہ کا آخری قول تھا یعنی یہ کہ قبیلہ
ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں یہی بات معلوم ہوئی ہے۔

۱۶۳۱۔ کسی کو ہدیہ ملا اور دوسرے لوگ بھی اس کے پاس

بیٹھے ہوئے تھے تو اس کا متفق وہی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما
ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھنے والے بھی اس ہدیہ میں شریک ہوں گے
صحیح نہیں ہے۔

۲۴۲۳۔ ہم سے ابن مقالب نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی
انہیں سلمہ بن سہل نے، انہیں ابو سلمہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ أَخَذَ سِنًا نَجَاءً صَاحِبُهُ يَتَقَا صَاهُ
بُالِ رَتْ لِيَصَاحِبَ الْحَقِّ مَدْلًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ
مِنْ سِنِهِ وَقَالَ أَفَضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً
۲۴۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ مَحَبِّ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى
بَكْرِ لِعُمَرَ صَعْبٌ كَمَا كَانَ يَتَقَدَّرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُوهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا يَتَقَدَّرُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْنِيهِ
فَقَالَ مُمْرَهُوْلَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ
يَا عَبْدَ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ :

باب ۱۳۲ إِذَا دَهَبَ بَيْنَ التَّوَجُّلِ وَهُوَ
رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا
مُسْنَدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ
عَلَى بَكْرِ صَعْبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَغْنِيهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ :

باب ۱۳۳ هَوَاتِمَ مَا يَكُونُ لِبُسْمَا :

۲۴۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حُلَّةً سَجْدًا وَوَيْدَ بَابِ الْمُسْجِدِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ تَوَاشَرْتُمُنَّهَا فَلَيْسَتْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَأَنْتُمْ هَذِهِ قَالُوا إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَمْ يَخْلَقْ
لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَّةٌ فَأَعْطَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ أَكْسَوْتُمُنَّهَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص عمر کا اونٹ قرض لیا۔ قرض خواہ تقاضا کرنے آیا
اور نادیدہ گفتگو کی، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق دالے کو کہنے کا حق بہت ہے
پھر آپ نے اس سے ابھی عمر کا اونٹ اسے دیا اور فرمایا کہ تم میں افضل وہ
ہے جو (قرض یا دوسروں کے حقوق) ادا کرنے میں سب سے بہتر ہو۔

۲۴۲۴ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے کہ وہ سفر میں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور عمر بن عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار
تھے۔ وہ اونٹ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی آگے بڑھ جایا کرتا تھا
اس لیے ان کے والد (عمر بن عمر) کو تنبیہ کرنی پڑتی تھی کہ اے عبد اللہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کسی کو نہ بڑھنا چاہیے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ عمرؓ اسے بچ دو، عمر بن عمر نے عرض کیا یہ تو آپ ہی کا ہے
حضور اکرمؐ نے اسے خرید لیا، پھر فرمایا، عبد اللہ! یہ اب تمہارا ہے جس طرح
چاہو، اب اسے استعمال کرو۔

۱۳۲ - کسی نے دوسرے شخص کو مہر کیا، اور مہر محبوب لہ
اس پر سوار تھا تو جائز ہے۔ حمیدی نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن اوران سے ابن عمر بن عمر نے
بیان کیا کہ ہم نبی کریمؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور میں ایک
سرکش اونٹ پر سوار تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ
سے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو، چنانچہ آپؐ نے اسے خرید
لیا اور پھر فرمایا، عبد اللہ اب یہ تمہارا ہے۔

۱۳۳ - ایسے کپڑے کا بد یہ جس کا پہننا پسندیدہ نہ ہو

۲۴۲۵ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے مالک سے ان سے
نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے
وکیعہ مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی عتہ (بک راس) آپؐ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بڑا اچھا ہوتا اگر آپؐ اسے خرید لیتے اور جوہر کے
دن اور وفد کی پذیرائی کے مواقع پر اسے زیب تن فرماتے حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کا جواب یہ دیا کہ اسے وہی لوگ پہننے میں جن کا آخرت میں کوئی
حصہ نہیں ہوتا۔ کچھ دنوں کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بہت سے
ریشمی ہٹے آئے اور آپؐ نے ایک حلقہ ان میں سے عمرؓ کو بھی عطا فرمایا:

وَقُلْتُ فِي حُكْمِ عُمَارٍ مَا قُلْتُ نَعَالَ
إِنِّي لَمُ أَكُتُبُهَا بِسَلْبَتِهَا فَكَمَا
عُمَرُ أَخَالَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا :

بِزَيْنِ بْنِ جَنَاحٍ

۲۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيَتْ قَاطِمَةُ فَلَمَّا
يَدُ خُلِّ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَدَكَ كَرَمَتْ لَهُ ذَلِكَ
فَدَا نَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ
مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَاتَّاهَا عَلَى فَدَا كَرَمَتْ
ذَلِكَ نَهَا فَقَالَ لَيْتَ لِيَا مُرُفِي فِيهِ بِمَا
شَاءَ قَالَ تَوَسَّلْ بِهِ إِلَى فُلَانِ أَهْلِ بَيْتِ
بِهِمْ حَاجَةٌ :

۲۴۲۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَبْدَةُ الْكَلْبِيِّ عَنْ مَيْسَرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ يَكْرِجٍ قَالَ
أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُذَّةَ
سِكْرَاءَ فَلَبِسَتْهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ
فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ :

باب ۱۶۳ قبول النَّدْيَةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَاجَرَ ابْنُ أَسَدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ
فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْجَبَارٌ فَقَالَ أَعْطُوا
أَجْرَ دُحْدُحٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَاةً فِيهَا سَمٌّ وَقَالَ

عمر رضی اللہ عنہ اس پر عرض کیا کہ آپ یہ مجھے پہننے کے لیے عنایت فرما رہے ہیں، حالانکہ
آپ خود عطار کے حلوں کے بارے میں جو کچھ فرماتا تھا فرما چکے ہیں حضور اکرمؐ نے
فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے
ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکے میں مقیم تھا۔

۲۴۲۶۔ ہم سے ابو جعفر محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضال
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے نافع نے اور ان سے
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں گھر تشریف لے گئے
لیکن اندر نہیں گئے، بلکہ باہر ہی سے واپس چلے آئے، اس کے بعد علیؓ گھر آئے
تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے اس کا ذکر کیا کہ حضور اکرمؐ گھر میں تشریف نہیں لائے
علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا میں نے
اس کے دروازے پر دھاری دار پر وہ لٹکا دیکھا تھا (اس لیے واپس چلا آیا)
حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے دنیا کی آرائش و زیبائش سے کیا سروکار، علیؓ
نے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرمؐ کی گفتگو کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ آن حضورؐ
مجھے جس طرح کا چاہیں اس سلسلے میں حکم فرمائیں (اُن حضورؐ کو جب یہ بات پہنچی
تو آپؐ نے فرمایا کہ فلاں گھرنے میں اسے بھجوا دیں، انھیں ضرورت ہے۔
۲۴۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبدالملک بن سیرہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے
زید بن وہب سے سنا، کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلمؐ نے مجھے ایک ریشمی حُلہ بدیہ میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا، لیکن جب
غصے کے آثار رونے مبارک پر دیکھے تو اسے (اپنے گھر کی) عورتوں
میں چھا کر تقسیم کر دیا۔

۱۶۳۔ مشرکین کا بدیہ قبول کرنا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ ابراہیمؑ
نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک
بادشاہ (یاد یہ کہا کہ ظالم حکمران تھا۔ اس بادشاہ نے کہا کہ انھیں
(ابراہیمؑ) کو اجر (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو دے دو) نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں (غیر کے یہودیوں کی طرف سے) بدیہ کے

لے دروازہ پر کھڑا لٹکا نا جائز نہیں تھا، لیکن فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی ہیں اور آپ کو ان سے غایت درجہ محبت ہے۔ اس لیے آپؐ دنیا میں جس طرح
ہر طرح کی آرائش و زیبائش سے انک پرکھ رہا جاتے ہیں وہی ان کے لیے بھی آپؐ نے پسند فرمایا اور اسی لیے ناگہاری کا اظہار فرمایا۔

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا کسی کے ساتھ کھانے کی کوئی چیز بھی ہے۔ ایک صحابی کے ساتھ تقریباً ایک صاع کھانا تھا، وہ اٹھا کر کھانا کھا، پھر ایک دراز قد مشرک بکریاں لٹکا ہوا آیا حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، یہ بیچنے کے لیے ہے یا کسی کا عطیہ ہے یا آپ نے (عطیہ کی بجائے) ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں، بیچنے کے لیے ہے۔ حضور اکرمؐ نے اس سے ایک بکری خریدی۔ پھر وہ ذبح کی گئی، حضور اکرمؐ نے اس کی کبھی بھرتے کے لیے کہا، انہذا، ایک سو تیس اصحاب میں سے ہر ایک کو آپ نے اس کبھی میں سے کاٹ کے دیا جو موجود تھے انہیں تو آپ نے فوراً ہی دے دیا اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا۔ پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابلوں میں رکھا اور بے خوف ہیر ہو کر کھایا۔ جو کچھ قابلوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے۔ ادا کیا۔

۶۳۵۔ مشرکوں کو ہدیہ دینا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ،
”جو لوگ تم سے دین کے بارے میں رے نہیں اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے انھوں نے نکالا ہے، تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ احسان کرنے اور ان کے معاملہ میں انصاف کرنے سے تمہیں روکتا نہیں ہے“

۲۴۳۱۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن دنیا رنے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص کے یہاں عذق رکھا ہے تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ یہ عذق خرید لیجئے تاکہ مجھ کے دن اور صبح کوئی دھڑ آئے تو آپ اسے ہٹا کر میں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اسے تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت سے عذق آئے ادا آپ نے ان میں سے ایک عذق عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ میں اسے کس طرح بہن بٹھاؤں

لے جس طرح مشرکوں میں غیر مسلموں کا ہدیہ قبول کرنا ہوتا ہے، انہیں ہدیہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر کوئی غیر مسلم دارالحرب میں رہتا ہے اور جس ملک کا وہ باشندہ ہے، مسلمان ملک کا تعلق اس کے ساتھ غیر دستار ہے یا جنگ کے سے حالات چل رہے ہیں تو کسی مسلمان کے لیے درست نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسا ہدیہ دارالحرب کے غیر مسلم باشندوں کو دے جو رسلنی دھیرہ میں کارآمد ہو سکتا ہو۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ خَوْفٌ فَعُجِبْتُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ يَنْكُمُ نَيْسُو قَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَوْ غَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ كَانَتْ تَرَى مِنْهُ شَاةً فَصَبَعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْرَى وَأَمَرَ اللَّهُ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِذْ قَدْ جَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ جُزْءٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهِ إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَوْ غَطِيَّةً أَوْ بَيْعًا كَانَتْ غَائِبًا لَهُ فَعَمِلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشِيعًا فَفَضَّلَتِ الْقَصْعَتَانِ دَحْنَنَا عَلَى الْبَيْعِ أَوْ كَمَا قَالَ :
بِأَمْرِ اللَّهِ الْهَدْيَةُ لِلشَّيْخَيْنِ وَقَوْلِ
اللَّهُ تَعَالَى لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنْ الَّذِينَ لَكُمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ :

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ هَذْلَةً عَلَى رَجُلٍ يُكَاثِمُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْتِمُّ هَذِهِ الْهَذْلَةُ تَكْلِسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا أَجَاءَكَ الْوَقْدُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا آمَنٌ لَا خِلَافَ لَهُ فِي الْأُخْرَى فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلِيِّ فَارْسَلَهُ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا

جب کہ آپ خود ہی اس کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمانا تھا فرما چکے ہیں۔ ان حضرات نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے، تم اسے بیچ دو یا کسی غیر مسلم کو پہنا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے اپنے ایک بھائی کے یہاں بیچ دیا جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔

۲۴۳۲۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان کے والد نے اور ان سے اسحاق بن ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میری والدہ جو مشرک تھیں میرے یہاں آئیں۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، میں نے یہ بھی کہا کہ وہ مجھ سے ملاقات کی، بہت خواہشمند ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر دو۔

۱۶۳۶۔ کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنا دیا ہوا ہدیہ یا صدقہ واپس لے۔

۲۴۳۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام اور شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن مسیب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لینا ایسا ہے جیسے اپنی ہی ہوتی ہے چائنا۔

۲۴۳۴۔ ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم مسلمانوں کو بڑے عادات و اطوار اور اعتقاد رکھنے چاہئیں، اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی ہی کتے چائنا ہے۔

۱۷۔ حضرت اسحاق رضی اللہ عنہا، ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کی والدہ کا نام قتیلہ بنت عبد العزیٰ تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں چاہتے کے زمانے میں طلاق دے دی تھی اور وہ مشرک تھیں۔ حضرت اسحاق کے پاس زبیب، گنچی وغیرہ کا ہدیہ لے کر آئی تھیں۔ روایتوں میں ہے کہ اسحاق رضی اللہ عنہا نے ان کا ہدیہ لینے سے انکار کر دیا تھا اور انہیں اپنے گھر آنے کی بھی اجازت نہیں دی تھی۔ پھر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے پوچھا تو آپ نے انہیں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن معاملت کا حکم دیا تھا۔ ان کا اسلام ثابت نہیں ہے۔

وَقَدْ قُلْتُمْ فِيهَا مَا قُلْتُمْ قَالَ رَفِي لَحْدُ
اَلْكُفَّهَا يَلْبَسَهَا تَبِيْعُهَا اَوْ تَكْسُوْهَا
فَاَوْسَلْ بِهَا عَمْرًا اَوْ اَمْرًا لَّدُنْ اَهْلِ مَلَكَةٍ
قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ ۝

۲۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ رَسُوْلٍ حَدَّثَنَا
اَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ
اَبِي سَبْكُرٍ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى اُمِّ رَضِيَ
مُشْرِكَةً فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَفْنَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفْأَصِلُ
اُمِّي قَالَ نَعَمْ مِنْ اُمَّكِ ۝

بنت بنت بنت

۱۶۳۶۔ لَا يَجِبُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي
هَبِيْتِهِ وَمَصْدَقَتِهِ ۝

۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ مَسِيْبٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَاثِدُ فِي هَبِيْتِهِ
كَاَلْعَاثِدِ فِي قَيْسِيَّتِهِ ۝

۲۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَلْمُبَارَكِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اَلْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مَثَلُ السَّوْبِ
اَلَّذِي يَبْعُوْدُ فِيْ هَبٍ يَتْلُوْكَ اَلْكَلْبُ يَرْجِعُ
فِي قَيْسِيَّتِهِ ۝

۲۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمَلْتُ مَسْلَى
فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصَاعَهُ الْكُوفِيُّ كَانَتْ
عَيْنُهُ فَكَارَدَتْ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَكُنْتُ
أَنْتَهُ بَأْتِيَهُ بِرُغْصٍ كَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَا تَشْتَرِهِ وَارْتِ أَغْطَاكَ بِدِرْهَمٍ
وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَاشِدَ فِي صَدَقَتِهِ
كَالْكَلْبِ يَلْعُودُ فِي قَيْسِهِ :

۲۴۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ بْنُ مُوسَى
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَيِّدٍ أَنَّ
بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ نَبِيَّ مَصِيبٍ تَوَلَّى بَنِي جَدْمَانَ
أَذْهَبُوا بَيْنَتَيْنِ وَخَجَرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ ذَلِكَ صُغَيْرًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ
يَشْهَدُ لَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ
مَنْزُورٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصِيبًا
بَيْنَتَيْنِ وَخَجَرَةً فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِمْ لَهُمْ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ مَا قِيلَ فِي الْعَمْرِى وَ
الرَّقْبَى أَمْرُهُ الدَّارِ فَيَحْيَى عُمَرَى
جَعَلَتْهَا لَهُ وَأَسْتَمَرَ كَمَرٍ فِيهَا
جَعَلَكُمْ
عَمَارًا :

۲۴۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزاع نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابیہ نے کہ انھوں نے
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک گھوڑا امیر
کے راستے میں جہاد کے لیے (ایک شخص کو) دیا جسے میں نے گھوڑا دیا تھا
اس نے اسے ضائع کر دیا اور کوئی دیکھ بھال نہیں کی، اس لیے میرا ارادہ
ہوا کہ اس سے اپنا گھوڑا خرید لوں، میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ شخص گھوڑا
سستے داموں پر بیچ دے گا۔ لیکن جب میں نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ
سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو، خواہ تمہیں ایک ہی درہم میں
کیوں نہ دے۔ کیونکہ اپنے صدقہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی
طرح ہے جو اپنی ہی تھپے چاٹتا ہے (حدیث پر نوٹ پیچہ گذر چکا ہے)۔

۲۴۳۶۔ ہم سے ابی ایسم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن
یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن
عبید اللہ بن ابی ملیک نے خبر دی کہ ابن جدمان کے مولیٰ بنو مصیب نے دعویٰ
کیا کہ دو مکان اور ایک حجرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیب کو عنایت
فرمایا تھا (جو درخت میں انھیں ملنا چاہیے) غلیفہ مردان بن مکرم نے پوچھا
کہ تمہارے حق میں اس دعویٰ پر شہادہ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ ابن عمر
مردان نے آپ کو بلوایا تو آپ نے شہادت دی کہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مصیب کو دو مکان اور ایک حجرہ دیا تھا اور مردان نے آپ
کی شہادت پر فیصلہ ان کے حق میں کر دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۹۳۸۔ عمری اور رقبی کے سلسلے کی روایات ابھی تک
اگر کہا کہ میں نے عمر بھر کے لیے تمہیں یہ مکان دیا تو اسے عمری کہتے
ہیں (مطلب یہ ہے کہ اس کی عمر بھر کے لیے) مکان میں نے اس کی ملکیت
میں دے دیا "استمرکم فیہا" کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے تمہیں
زمین میں بسایا :

۱۔ عمری اور رقبی یہ دونوں عقد جاہلیت میں رائج تھے۔ ایک شخص دوسرے سے یہ کہتا کہ جب تک تم زندہ ہو یہ مکان تمہارا ہے تو مصنف کی تفسیر کے
مطابق یہ ایک طرح کا بیع سمجھا جائے گا اور کہنے کے مطابق عمر بھر دوسرا شخص اسے استعمال کر سکے گا۔ رقبی کی صورت یہ تھی کہ کوئی شخص کہتا ہے میرا گھر ہے، اگر
میں پہلے مر گیا تو تم اسے لے لیا لیکن اگر تم مجھ سے پہلے مر گئے تو پھر میری رہے گا۔ فقہاء کے یہاں اس باب میں تفصیلات ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
دولت میں جس مفہوم کے لیے ان الفاظ کا استعمال ہوتا تھا مزدوری نہیں کہ ہمیں بھی لینا دینا اس کا مفہوم رہا ہو۔ غالباً ائمہ کے اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

باب ۱۶۴۱ - منیہ کی فسیت لہ

۲۴۴۱ - ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا ہی عمدہ ہے بدیہ اس دودھ دینے والی اونٹنی کا جس نے ابھی حال ہی میں بچہ جنا ہوا اور دودھ دینے والی بکری کا جو صبح دشام اپنے دودھ سے برتن پر دیتی ہے۔

۲۴۴۲ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف اور اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے بیان کیا کہ کیا ہی عمدہ صدقہ ہے دودھ دینے والی اونٹنی کا ۲۴۴۳ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے خبر دی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے ساتھ کوئی بھی سامان نہ تھا، انصار زمین اور جائیداد والے تھے انصار نے مہاجرین سے یہ معاملہ لے لیا کہ وہ اپنے اموال میں سے انھیں ہر سال پھل دیا کریں گے اور اس کے بدلے میں مہاجرین ان کے باغات میں کام کی کر لیں گے۔ انس رضی اللہ عنہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیوی تھیں، انھیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کا ایک باغ بیٹھا دیا تھا، لیکن اس حضور نے وہ باغ اپنی مولا ام ایمن رضی اللہ عنہا کو جو اس میں زید کی والدہ تھیں عنایت فرما دیا تھا۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خیر کے یہودیوں کے استیصال سے فارغ ہوئے اور مدینہ واپس تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے ہر ایک واپس کر دیئے جو انھوں نے بھلوں کی صورت میں دے رکھے تھے۔ (کیونکہ اب مہاجرین کے پاس بھی خیر کی فسیت میں سے مال آگیا تھا)۔ آنحضرت نے انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کا باغ بھی واپس کر دیا اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کے بجائے اپنے باغ میں سے (کچھ درخت) عنایت فرمائے۔ احمد بن شیبہ نے بیان کیا کہ انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں یونس نے اسی طرح والبتہ اپنی روایت

باب فضل النبیۃ

۲۴۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُسَمِّي النَّبِيَّةَ الْفَاتِحَةَ الْفَاتِحَةَ الصَّبِيَّةَ وَمَنْعَةً وَالشَّاةُ الصَّبِيَّةَ نَعْدُو أَبَانَاهُ وَنَشْرُو حَمْلَ بَانَاهُ ۚ

۲۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيِّدِيهِمْ نَبِيٌّ شَيْئًا وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْأَنْصَارُ فَقَا سَمْعَهُمْ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْلَمُوهُمْ شِمَارًا مَوَالِيَهُمْ كُلِّ عَامٍ وَيُكَلِّفُوهُمْ الْقَتْلَ وَالْمَوْتَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سَلِيمٍ كَانَتْ أُمُّ قُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَبِي فُلَحَةَ فَكَانَتْ أَهْلُتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ إِذَا قَامَ فَهَاتِ النَّبِيَّةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْأَنْبِ مَوْلَا كُهُ أُمُّ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مِنْ قَبْلِ أَهْلِ حَبْرَةَ فَتَحَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَتَاعَهُمْ كُلِّ كَانُوا مَتَاعَهُمْ مِنْ شِمَارِهِمْ فَوَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَيْمٍ عِدَاهَا وَأَعْلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ أَيْمٍ مَكَانَهُ مِنْ حَاتِلِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ أَخْبَرُونَا بِهَذَا

نے ملے، دودھ دینے والی اونٹنی یا کسی بھی ایسے جانور کہتے ہیں جو کسی دوسرے شخص کو کوئی بدیہ کے طہ پر اس کا دودھ پینے کے لیے دے۔

یہ ملحوظ رہے کہ فیہ، ہمارے عام اور مشہور مفہوم کے اعتبار سے صدقہ نہیں ہے بلکہ یہ حسن معاملت اور صلہ رحمی کے باب سے تعلق رکھتا ہے حدیث میں صدقہ کا مفہوم بہت عام ہے۔ آپ اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ میثقی بات کو بھی صدقہ کہا گیا ہے اور ہر مناسب اور اچھے طرز عمل کو صدقہ کہا گیا ہے۔

عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكَانَهُ مِنْ خَالِيهِ +
 ۲۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ
 حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّاعٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ
 السُّكُونِيِّ بِمَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ
 فَضْلَةً أَعْلَى هُنَّ مِنْ بَيْعَةِ الْعَنْزِ مَا مِنْ
 عَامِلٍ يَتِمُّ لَهُ بِخَصْمَةٍ مِنْهَا رَجَاءٌ ثَوَابُهَا وَ
 قَصْدِيَّتٌ مَوْعُودُهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا
 الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدُ مَا دُونَ مِثْلِهَا
 الْعَنْزُ مِنْ رَدِّ السَّيِّئِ وَتُفْمِيتِ الْعَالِيَةِ وَ
 إِمَاظَةِ الْأَذَى عَنِ الْكَلْبِ وَنَحْوِهَا مَا اسْتَطَعْنَا
 أَنْ نَكْتُبَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَضْلَةً +

۲۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ
 حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ
 جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ بَيْنَا قُصُولِ الْأَرْضَيْنِ
 فَقَالَ لَوْ أَجِوُهَا بِأَنْفُسِي وَالْأَرْبَعِ وَالْبَقِيعِ
 فَقَالَ الشَّيْطَانُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزِرْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا
 أَخَاهُ فَإِنَّ أَبِي قَتَيْبَةَ أَرْضَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ
 بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّاعٍ حَدَّثَنَا
 الْمُهْمَرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا
 أَبُو سَعِيدٍ قَالَ رَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى اللَّهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ عَنْهُ الْعَجْرَةُ فَقَالَ
 وَفِيكَ إِنَّ الْعَجْرَةَ ثَانِيَةٌ شَدِيدٌ فَعَمِلَ ذَلِكَ مِنْ
 رَيْبٍ قَالَ تَعَمَّرُ قَالَ نَعْنَعِي صَدَقَتْهَا قَالَ تَعَمَّرُ
 قَالَ فَعَمِلَ تَمَنَحَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ تَعَمَّرُ
 قَالَ فَتَحَلَّيْتُ يَوْمَ مَرُورِهَا قَالَ تَعَمَّرُ
 قَالَ فَأَعْمَلُ مِنْ قَدَائِمِ الْبَحْرِ كَذَبْتُ اللَّهُ لَنْ
 يَتَوَلَّوْهُ مِنْ عَمَلِي شَيْئًا +

اس جہلے مکاتہن من حادثے، مکاتہن من نا تصدیق کیا
 ۲۴۴۳ - ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یونس نے
 حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن
 عطیہ نے، ان سے ابو کبشہ سولی نے اور انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
 سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چالیس
 فضلتیں، جن میں سب سے اعلیٰ و ارفع دودھ دینے والی بکری کا بھیر کرنا
 ایسی ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک فضلت پر بھی عامل ہوگا ثواب کی نیت سے
 اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے
 جنت میں داخل کرے گا، حسان نے فرمایا کہ دودھ دینے والی بکری کے بھیر
 کو چھوڑ کر ہم نے سلام کا جواب، پھینکنے والے کا جواب اور تکلیف دہ چیز کو
 راستے سے ہٹانے وغیرہ کا شمار کیا، لیکن پندرہ فضلتوں سے زیادہ ہم نہ شمار
 کر سکے۔

۲۴۴۴ - ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث
 بیان کی، کہا کہ مجھ سے غطاء نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ
 نے بیان کیا کہ ہم میں سے بہت سے اصحاب کے پاس فاضل زمین بھی تھی، انھوں
 نے کہا کہ تنہائی یا چڑھائی یا نفع کی بھائی پر ہم کیوں تو اسے دے دیا کریں۔
 اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بڑھا جائے
 یا پھر کسی اپنے بھائی کو بھیر کر دینا چاہیے اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو پھر اپنی زمین
 اپنے پاس ہی رکھے رہے (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے) اور محمد بن یونس
 نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث
 بیان کی، ان سے عطاف بن یزید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید رضی
 اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
 اور آپ سے ہجرت کے لیے پوچھا، آں حضور نے فرمایا، خاتم پر دم کرے،
 ہجرت تیرا ہی دشوار مرحلہ ہے، تمھارے پاس اونٹ بھی ہے انھوں نے کہا
 کہ جی ہاں، آپ نے دریافت فرمایا، اور اس کا صدقہ زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہو؟
 انھوں نے کہا جی ہاں، آپ نے دریافت فرمایا، اس میں سے کچھ بد بھی دیتے ہو؟
 انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا، تو تم اسے پانی پلانے کے
 لیے گھاٹے پر لے جانے کے لیے دہتے ہو گے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں، پھر آپ
 نے فرمایا کہ سات سمنہ برابر بھی تم اگر عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھارے عمل میں سے کوئی چیز
 نہیں چھوڑے گا۔

۲۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ أَرْضُكُمْ فَمَنْ زُرَّهَا فَقَالَ بِمَنْ هِيَ فَقَالَ لَوْ أَكْتَرَأَهَا ضَلَّ فَقَالَ أَمَّا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَّهِ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا :

باب ۱۶۴۲ إِذَا قَالَ أَخَذْتُكَ هَذِهِ الْخَارِيَّةَ عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ حَاجِزٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هَذِهِ خَارِيَّةٌ وَإِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هَذَا الثَّوبَ فَهُوَ هَبِئَةٌ :

۲۴۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ ابْنُ إِسْرَافِيلَ بِسَارَةٍ فَأَعْطَوْهَا أَجْرًا فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ أَشْعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ كَبَّتْ أُنْكَافِرُ وَأَخَذَ مَوْلِيكَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مَهَا هَاجَرَ :

باب ۱۶۴۳ إِذَا اخْتَلَّ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَأَنْ تُعْمَرَى وَالْمَدَقَّةُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ أَنْ يُرْجَعَ فِيهَا :

۲۴۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ مَا بَكََّا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ

۲۴۴۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عاصم نے بیان کیا کہ مجھ سے ان میں سب سے زیادہ اس (مخبر) کے جانتے والے نے حدیث بیان کی۔ ان کی مراد ابن عباسؓ سے تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایسے کھیت کی طرف گئے جس کی کھیتی بھیا رہی تھی، آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ فلاں نے اسے کرایہ پر لیا ہے اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر وہ ہر پے دے دیتا تو اس سے بہتر تھا کہ اس پر تین سو رقم وصول کرے

۱۶۴۲۔ عرف عام کے مطابق کسی نے دوسرے شخص سے کہا

کہ یہ باندی میں نے تمہاری خدمت کے لیے دی تو جائز ہے

بعض حضرات نے کہا کہ باندی عاریت ہوگی اور اگر یہ کہا کہ

میں نے تمہیں یہ کپڑا پہننے کے لیے دیا تو کپڑا ہیہ ہوگا بلکہ

۲۴۴۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی

ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم

علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی تو انھیں بادشاہ نے آجر کو

راجہ رضی اللہ عنہا عطیہ میں دیا۔ پھر وہ واپس ہوئیں (اور ابراہیمؑ سے) کہا

دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ نے کا خر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک باندی بھی خدمت

کے لیے دی۔ ابن میر نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بادشاہ نے آجر کو ان کی خدمت

کے لیے دیا تھا۔

۱۶۴۳۔ جب کسی شخص کو گھوڑا سواری کے لیے ہدیہ کر دے

تو وہ عمری اور صدقہ کی طرح ہوتا ہے (کہ اسے واپس نہیں لیا جا

سکتا) لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ واپس لیا جاسکتا ہے

بہت چن

۲۴۴۸۔ ہم سے حمید بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، کہا

کہ میں نے مالک سے سنا، انھوں نے زید بن اسلم سے پوچھا تھا تو انھوں نے

میں نے اس طرح کے معاملات کا فیصلہ عرف عام کے مطابق ہوگا۔ باندی کسی کو خدمت کے لیے دینے کا مفہوم اس زمانے میں عاریت لیا جاتا تھا۔

اور کپڑا پہننے کے لیے دینے سے مراد ہیہ ہوتا تھا، اس لیے اسی کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ایک شخص کو دے دیا تھا، پھر میں نے دیکھا کہ وہ اسے بیچ رہے ہیں۔ اس لیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (اسے خریدنے کے متعلق) لیکن آپ نے فرمایا کہ اس گھوڑے کو نہ خریدو، اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و

گواہوں کے مسائل

۴۴۴ ۱۔ گواہوں کا پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے۔
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ ”اے ایمان والو! جب ادھار کا معاملہ کسی مدت متعین تک کے لیے کرنے لگو تو اس کو ٹھیک لیا کرو۔ اور لازم ہے کہ تمہارے درمیان کچھ والا ٹھیک ٹھیک کیے اور لکھنے سے انکار نہ کرے، جیسا کہ اللہ نے اسے سکھادیا، پس چاہیے کہ وہ لکھ دے اور چاہیے کہ وہ شخص لکھوائے جس کے ذمے حق واجب ہے اور چاہیے کہ وہ اپنے ہر دودگارا اللہ سے ڈرتا رہے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پھر اگر وہ جس کے ذمے حق واجب ہے عقل کا کوتاہ ہو یا یہ کہ کمزور ہو اور اس قابل نہ ہو کہ وہ خود لکھوائے تو لازم ہے کہ اس کا کارکن ٹھیک ٹھیک لکھوا دے اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو۔
پھر اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، ان گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو تا کہ ان دو عورتوں میں سے ایک دوسری کو یاد دلاوے، اگر کوئی ایک ان دونوں میں سے بھول جائے۔ اور گواہ جب بلائے جائے تو انکار نہ کریں اور اس (ماتم کو خواہ وہ چھٹی ہو یا بڑی، اس کی میاوت تک لکھنے سے اکتانہ جاؤ یہ کتاب اللہ کے نزدیک زیادہ سے زیادہ قرین عدل ہے اور شہادت کو درست تر رکھنے والی ہے اور زیادہ سزاوار ہے اس کی کہ تم شہیدین نہ پڑو، بجز اس کے کہ کوئی سودا مست بدست ہو جسے تم باہم لیتے ہی رہتے ہو۔ سو تم پر اس کی کوئی ادا نہیں کی تم اسے نہ لکھو

قَالَ سَمِعْتُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
عَلَى خَدَّيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَرَأْتُهُ يَبْعُ
فَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَا تَشْرَوْا وَلَا تَبْعُوا فِي صَدَقَتِكُمْ

متحدہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الشہادات

بَابُ مَا يَجَازِي الْبَيْتَةَ عَلَى الْمَدِينِ
يَقُولُ تَقَى بَيْنَ سِدْرَيْنِ مَوَازِيْدَ اِنْدَانِيْمَ
يَدِيْنِ اِلَى اَجْلِ شَمْسٍ وَكُسْبُوْهُ وَ
لَيْكُنْ بَيْنَكُمْ كِتَابٌ لِّعَدَلٍ وَلَا
يَاْبُ كَاتِبٌ اَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ
فَلْيَكْتُبْ وَيُسَيِّدِ الَّذِي عَلَيْهِ
الْحَقُّ وَلَيْسَ لِلَّهِ رَبِّهِ وَلَا يَبْعُ
مِنْهُ شَيْءٌ فَرَنْ كَاتِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ
سَفِيْهُ اَوْ صَوِيْهُ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُبَلَّ
هُوَ قَلِيْمٌ وَيَسْهُ بِالْعَدَلِ وَاسْتَشْهِدَا
شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ وَارَنْ كَذَبِكُومَا
رَجُلَيْنِ فَحُجَّ وَامْرَاَتَانِ مِمَّنْ
بَرَّضُوْنَ مِنَ الشَّهَادَةِ اَنْ تُفْلِحَ اِحْدَاهُمَا
فَتُدَيَّرَ اِحْدَاهُمَا اُخْرَى وَلَا يَأْبَ
الشَّهَادَةُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْأَلُوْا
اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلَى
اَجْلِهِ ذِكْرُ اَقْطَاعِ عِنْدَ اللَّهِ وَاَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَاَدْفَى اَلْوَقُوْا اِلَّا اَنْ
تَكُوْنُ بَحْرَةً حَيْرَةً شَدِيْرًا وَهَذَا بَيْنَكُمْ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا

وَأَشْهَدُ وَإِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَكَا بَعْدَ
وَلَا شَهِيدٍ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ يَنْقِصُطُ شَهَادَةُ اللَّهِ
وَكُونُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوَالِدِينَ
الْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ عَنِيَّ أَوْفِيَاءَ فَاللَّهُ
أَوْفَى بِمِيمَتِهِمْ فَذَلِكُمْ تَتَّبِعُوا أَنْ
تَقُولُوا وَإِنْ كُنُوا أَوْفَرُ صَوَاحِبَاتِ
اللَّهُ كَانَتْ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

باب ۶۳۵ إِذَا عَدَلَ رَجُلٌ أَحَدًا
فَقَالَ لَا تَعْلَمُوا إِلَّا خَيْرًا وَقَالَ مَا
عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا ۝

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمرٍ الشَّيْخِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانٌ وَقَالَ
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَنْقَمَةُ بْنُ دَقَامٍ وَ
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
نُصَرِّقُ بَعْضًا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِدْمِ فَدَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ
حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ نِسَاءَ مَرْهَمًا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ
فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ أَهْلُكَ وَلَا تَعْلَمُوا إِلَّا خَيْرًا
وَقَالَتْ بَرْبِرَةُ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا امْرَأَةً أَعْيَصَهُ
أَكْتُمِينَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ

اور جب خرید و فروخت کرنے ہو تب بھی گواہ کر دیا کہ گواہی کا تب
اور گواہ کو نقصان نہ دیا جائے اور اگر ایسا کر دے تو یہ تمہارے
حق میں ایک گناہ شمار ہوگا اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تمہیں
سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ
کا ارشاد کہ اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم رہنے والے
اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے ہو، چاہے وہ تمہارے یا
(تمہارے) والدین اور عزیزوں کے خلاف ہو۔ وہ امیر، مفلس
اللہ پر حال) دونوں سے زیادہ حق دار ہے، تو خواہشِ نفس کی
پیروی نہ کرنا کہ (حق سے) بہت جاؤ اور اگر تم کسی کو دے یا پہلوتی
کر دے تو جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے خوب خبردار ہے۔

۱۶۳۵۔ ایک شخص دوسرے کے اچھے عادات و اطوار بیان
کرنے کے لیے اگر صرف یہ کہے کہ تم تو اس کے متعلق اچھا ہی
جانتے ہیں یا یہ کہے کہ میں اس کے متعلق صرف اچھی ہی بات

۲۳۴۹۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نیری
نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان نے حدیث بیان کی، اور لیث نے بیان
کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں
عروہ بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث
کے متعلق خبر دی اور ان کی باہم ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق
کرتی ہے کہ جب ان پر تہمت لگانے والوں میں جہت لگائی تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو انجی بیوی (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو اپنے سے
جدا کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے بلایا، کیونکہ وحی اب تک آپ پر اس سلسلے
میں رہنمائی کے لیے نہیں آئی تھی۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو یہ فرمایا کہ آپ کی زوجہ
مطہرہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) میں ہم سولے خیر کے اور کچھ نہیں جانتے اور بریرہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ
نے کہا کہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتی جس سے ان پر عیب لگایا جاسکے، اتنی بات

اے مقدمات کے لیے گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے اور گواہ کی سب سے پہل شرط یہ ہے کہ وہ عادل اور اچھے عادات و اطوار کا آدمی ہو تاکہ اس کی گواہی پر استنباح کیا
جاسکے۔ اسلام نے مقدمات میں بنیادی و پروردگاروں کے عادل اور نیک چلن ہونے پر بہت زور دیا ہے کیونکہ فیصلے میں بنیادی سچتے ہیں۔ گواہوں کے حالات
معلوم کرنے کے لیے دو طریقے ہیں، ایک تو یہی کہ حاکم کی عدالت میں کوئی قابل اعتماد اور گواہ کو جاننے والا شخص اس کی عدالت اور نیک چلنی کی گواہی دے۔ دوسرا طریقہ
یہ ہے کہ حکومت کے خفیہ آدمی گواہ کے متعلق پوری طرح معلومات حاصل کریں مصنف رح پہلے طریقے کے متعلق بتاتے ہیں کہ اگر کسی گواہ کی نیک چلنی بیان کرتے ہوئے کوئی شخص
صرف اتنا کہے کہ میں اس کے متعلق اچھی ہی بات جانتا ہوں تو اتنی بات بھی اس پر اعتبار رکھنے کے لیے کافی ہوگی۔

مزدور ہے کہ وہ نو عمر لڑکی میں راہِ دلی نہ مری کی وجہ سے سین اوقات تجنی خاف ہو جاتی ہیں کہ آنا گندھتی ہیں اور پھر جا کے سو رہتی ہیں اور بکری اگر اسے کھینچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہمت کے جھوٹ ثابت ہونے کے بعد فرمایا: ایسے شخص کی طرف سے کون نذر خواہی کرے گا جو میری بیوی کے داسے بی بی مجھے ذمہ پہنچا ہے سزا اپنے گھر میں میں نے سوائے خیر اور کچھ نہیں دیکھا اور (وہ بھی) اس تہمت میں) لوگ ایک ایسے شخص کا نام پتے ہیں جن کے متعلق بھی مجھے خیر کے سوا اور کچھ معلوم نہیں (حدیث) لکھ تفصیل کے ساتھ بعد میں آئے گی)۔

۲۴۶۔ چھپے ہوئے آدمی کی شہادت، عمرو بن مرثد رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی ہے اور فرمایا کہ جو بھوٹے اور فریبا کے ساتھ ایسی صورت اختیار کی جاسکتی ہے، شبی، ابن سیرین عطاء اور قتادہ نے فرمایا کہ سننا بھی شہادت کے لیے کافی ہے اور حسن و حسنہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسے اس طرح کہنا چاہیے کہ اگرچہ ان لوگوں نے مجھے گواہ نہیں بنایا ہے لیکن میں نے اس اس طرح کہا ہے:

۲۴۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے ضروری، انھیں زید نے کہ سالم نے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر کھجور کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد تھا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باغ کے اندر داخل ہوئے تو آپ درختوں کی آڑ میں چھپ کر چلنے لگے، آپ بچا رہتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھنے نہ پائے اور اس سے پہلے آپ اس کی باتیں سن لیں، ابن صیاد ایک روٹی دار چار دیں زمین پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ لنگر لٹا تھا، ابن صیاد کی ماں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہ آپ درخت کی آڑ سے اُڑے ہیں اور کہنے لگی اے صاف: یہ محمد آ رہے ہیں (حدیث میر و سلم) ابن صیاد متنبہ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اسے اپنے حال پر رہنے دیتی تو بات ظاہر ہو جاتی بلکہ

ہم نہ ہوتے

۲۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاعہ کوفیہ

نے ابن صیاد ایک بیوی و زائد لڑکا تھا، کچھ نیم بخون صاحب و غریب قسم کی باتیں کیا کرتا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ تنہائی میں اسے خود سے باتیں کرتے ہوئے دیکھیں کہ کیا بات ہے۔ اس کے واقعات احادیث میں کثرت میں اور آئمہ ان کی مزید تفصیلات آئیں گی۔

تَنَامُ عَنْ عَجِينِ اَهْلِيهَا فَتَأْتِي السَّادِجَاتُ
نَتَا حُلَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَمْنَعُ نَا مِنْ رَبِّهِ سَلَفَتِي
اِذَا هُوَ فِي اَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ
مِنْ اَهْلِي اِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا
رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا

ہم نہ ہوتے

۲۴۶۔ شہادتِ لغتیں۔ وَاجَزَهُ عَمْرُو
بْنُ مَرْثِدٍ قَالَ وَكَذَلِكَ يَمْنَعُ بِالْكَذِبِ
الْفَاجِرُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَ
عَطَاءُ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَقَالَ الْحَسَنُ
يَقُولُ لَمْ يَشْهَدُ فِي شَيْءٍ وَافِي سَمْعِي
كَذًا اَوْ كَذًا

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو اَيُّوبَ الْاَنْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْاُصْمُوقِيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
يَقُولُ اُتْلِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِي
ابْنِ كَعْبٍ اِلَّا نَصَارِي يَوْمَ تَابَ النَّخْلُ اَلَيْسَ فِيهَا ابْنُ
صَيَّادٍ حَتَّى اِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ
يَجِدُ دُوعَ النَّخْلِ وَهُوَ يَحْتَمِلُ اَنْ كَيْسَمَعُ مِنْ ابْنِ
صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَبْرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ
عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَيْظَةٍ لَمْ يَفِيهَا مَرْمَةٌ اَوْ مَرْمَةٌ فَكَرَأَتْ
اَمْرًا مِنْ صَيَّادٍ اَلَيْسَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بَيْدُ دُوعِ
النَّخْلِ فَقَالَتْ لَابْنِ صَيَّادٍ اَنْ اَصَافُ اِهَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَامِي
ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَرَّكْتُ بَيْنَ

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الْاُصْمُوقِيِّ عَنْ عَائِشَةَ جَاءَتْ اِمْرَاةٌ رَفَاعَةَ

الْعَرَضِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْتِ كُنُوتٌ
عِنْدَ رِفَاعَةِ قَطْلَتَيْنِ فَأَبَتْ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ
النَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ
رَوْحِي تَذَوُّقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذَوُّقِي عُسَيْلَتِكَ
وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَكَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ
بُنِ أُمِّ عَاصٍ بِأَبْكَابٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يُفِي ذَنْ
لَهُ كَتَلُ يَا أَبَا بَكْرٍ إِلَّا تَسْمَعُ إِلَى
هَذَا مَا كُفِّرَ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۶۴ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شَهِدُوا
بِشَيْءٍ فَقَالَ آخَرُونَ مَا عَلَيْنَا ذَلِكَ يُحْكَمُ
بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْمُحْمَدِيُّ هَذَا
كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكُفَّةِ وَقَالَ الْفَضْلُ
لَمْ يُصَلِّ قَاحَةً النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ
كَذَلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ
فُلَانٍ عَلَى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَ
آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِينَ ثَمَّ يَقْضَى
بِالْزِّيَادَةِ

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا جَبَانٌ أَخْبَرَنَا أَنَّ اللَّهَ
أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بِابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُنِيكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْغَارِثِ

کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں نے ذی
زوجیت میں تھی پھر انھوں نے طلاق دے دی اور طلاق قطیعت کے ساتھ دی (تم طلاق
پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کی، لیکن ان کے پاس تو اس کپڑے کے
چھوڑ کر رہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم رفاعہ کے پاس دوبارہ
جانا چاہتی ہو؟ لیکن تم اس وقت تک اب ان سے شادی نہیں کر سکتیں جب تک تم عبدالرحمن
بن زبیر کا مزانہ چھو لو اور وہ تمہارا مزانہ چھو لیں۔ اس وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
نبوی میں موجود تھے اور خالد بن سعید بن امیہ رضی اللہ عنہ دروازے پر اپنے لیے
(اندر آنے کی) اجازت کا انتظار کر رہے تھے، انھوں نے کہا، ابو بکر! کیا اس
حوریت کو نہیں دیکھتے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس طرح جاتی زور
زور سے کہہ رہی ہے

۶۴۔ جب ایک یا کئی گواہ کسی معاملے میں گواہی دیں اور
دوسرے گواہ یہ کہہ دیں کہ ہمیں اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں تو فیصلہ
اسی کے قول کے مطابق ہوگا جس نے گواہی دی ہوگی۔ حمید نے
فرمایا کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے بلال رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہیں میں نماز پڑھی ہے اور نفل نماز نے فرمایا تھا کہ آپ
سے نماز رکعت کے اندر نہیں پڑھی ہے۔ تو تمام لوگوں نے بلال رضی
اللہ عنہ کی گواہی کو تسلیم کر لیا۔ اسی طرح اگر دو گواہوں نے اس کی گواہی
دی کہ فلاں شخص کے فلاں پر ایک ہزار درہم ہیں اور دوسرے
دو گواہوں نے گواہی دی کہ ڈیڑھ ہزار درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ
کی گواہی دینے والوں کے قول کے مطابق ہوگا۔

۲۲۵۲۔ ہم سے جابر نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں
بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن ابی علیہ نے خبر دی اور
انھیں عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انھوں نے ابو طالب بن عزیز کی روایت کی

سے اس باب میں دو ایسے اقوال کا ذکر ہے جس میں سنی پر اعتماد کیا گیا ہے۔ ابن جہاد کی بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سننا چاہتے تھے کہ وہ آپ کو
نہ دیکھ سکے اور اپنے خاص رنگ میں لگن تا اور برادر ہوتا ہوا آپ سے سن سکیں اور اس سے اس کے متعلق کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔ دوسرا واقعہ رفاعہ رضی
اللہ عنہ کی بیوی کا ہے کہ ان کی گفتگو کو سن کر حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قہر دلائی۔ اس وقت آپ نے انھیں دیکھا اور نہ انھوں نے آپ کو
اس کے باوجود آپ کچھ گئے تھے کہ بولنے والی خاتون کون ہیں۔

۲۔ کیونکہ فعل کی ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی بنیاد اس پر تھی کہ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا، گویا اس سلسلے میں آپ کو
چونکہ علم نہیں تھا اس لیے انکار کیا۔ اس کے برخلاف بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا اس لیے سب نے آپ ہی کی بات مانی۔

سے شادی کی تھی۔ پھر ایک خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ عقبہ کو میں نے دودھ پلایا ہے اور آپ نے مجھے پہلے اس سلسلے میں کچھ بتایا بھی نہیں تھا۔ پھر انہوں نے آل ابوالباب کے یہاں آدمی بھیجے کہ ان سے اس کے متعلق پوچھے دیکھا واقعی مذکورہ خاتون نے ان کی بیوی کو دودھ پلایا؟ انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے دودھ پلایا ہے۔ عقیدہ مذکور اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدح حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا حضور اکرمؐ نے فرمایا، اب کیا ہو سکتا ہے جب کہ کہا جا چکا کہ دونوں رضاعی بھائی بہن ہیں (چنانچہ آپؐ نے دونوں میں جدائی کرادی اور ان کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا) حدیث پر نوٹ آئندہ آئے گا۔

۶۴۸۔ عادل گواہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اپنے بیٹے

دو عادل آدمیوں کو گواہ بناؤ۔“ اور (اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ)

”گوامہوں میں سے جنہیں تم پسند کرو۔“

۶۴۵۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے ...

... خبر دی۔ انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف ...

... نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عقبہ نے بیان کیا اور ...

... انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ بیان فرماتے ...

... تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کا وحی کے ذریعہ

مواخذہ ہو جاتا تھا کہ کوئی اگر چھپ کر بھی جرم کرتا تو وحی کے ذریعہ حضور اکرمؐ صلی

اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا جاتا تھا، لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور ہم صرف انہیں

امور میں مواخذہ کر سکتے ہیں جو تمہارے عمل سے ہمارے سامنے ظاہر ہوں، اس

لیے جو کوئی ہمارے سامنے خیر کا مظاہرہ کرے گا ہم اسے امن دیں گے اور اپنے

قریب رکھیں گے، اس کے باطن سے ہمیں کوئی سروکار نہ ہوگا کہ اس کا محاسبہ

تو اللہ تعالیٰ کرے گا۔ اور جو کوئی ہمارے سامنے برائی کا مظاہرہ کرے گا تو ہم

بھی اسے امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اس کی تعدین کریں گے خواہ وہ یہی کہتا

رہے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

۶۴۹۔ (تعدیل کے لیے کتنے آدمیوں کی شہادت ضروری ہے؟)

أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةُ أَبِي إِيَّابِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ
عَمِيَّةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عَمِيَّةُ
مَا أَعْلَمُ أَتَيْتُكَ أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي
فَارْسَلْ إِلَى أَبِي إِيَّابٍ يَمْنًا لَهُمْ فَقَالُوا
مَا عَلِمْنَا أَرْضَعْتَ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ إِلَى
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ يَا لَمَدِينَةِ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَ
قَدْ قِيلَ فَقَارَقَهَا وَتَكَلَّمَ رَوْحًا غَيْرَهُ ۝

باب ۶۴۸ الشہدایہ العدول۔ وقول

اللہ تعالیٰ والشہد واذوی عدل منکم

وممن ترضون من الشہدایہ ۝

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ تَافِعٍ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَمِّيَّةَ ابْنَةَ

بْنِ عَمِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

يَقُولُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِالْوَحْيِ

فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَأَى الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا تَأْخُذُ كُذُوبُ

بِمَا ظَهَرْنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ

لَنَا خَيْرًا مِمَّا هُوَ وَكَرْبًا هُوَ وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ

سِرِّيَرَتِهِ شَيْءٌ إِلَّا اللَّهُ يُعَاسِبُكَ

فِي سِرِّيَرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سَوْءَ

لَمَّا نَأْمَنُهُ وَلَمْ نَصَدِّقْهُ وَرَأَى قَالَ إِنَّ

سِرِّيَرَتَهُ حَسَنَةٌ ۝

باب ۶۴۹ تعدیل کتبہ یجوز؟

یہ یعنی گواہوں کو عادل ثابت کرنے کے لیے جو کوئی عدالت میں جلی جائے گی تو اس کے لیے کتنے آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ امام شافعی، امام محمد اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ تو کہتے ہیں کہ کم از کم دو آدمیوں کا ہونا ضروری ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مرنے والے اور ذمہ دار ہے تو ایک شہادت بھی کافی ہو سکتی ہے۔

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّارَةٌ
قَاتِلُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ لَهَا مَرَّةٌ
بِأُخْرَى قَاتِلُوا عَلَيْهَا شَرًّا وَقَالَ عَنِ
ذَلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَوَيْلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قُلْتُ لِمَ أَوْجَبَتْ وَ لِمَ لَمْ
وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْعُومَرِ الْمُؤْمِنُونَ
شَهِدَ آمُرُ بِاللَّهِ فِي الْأَرْضِ

بِزَيْنَبِ بْنِ

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَيْتُ
الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ
يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ
فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَاشْتَيْ خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ
وَجَبَتْ لَهَا مَرَّةٌ بِأُخْرَى فَاشْتَيْ خَيْرًا
فَقَالَ وَجَبَتْ لَهَا مَرَّةً ثَلَاثَةً فَاشْتَيْ
شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ
أَرْبَعَةٌ بَعِيرٌ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَ
ثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قُلْتُ سَأَلَهُ عَنْ الْوَاحِدِ

يَا نَبِيَّ الشَّهَادَةُ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ

الْمُسْتَنْبِقِينَ وَالْمَوْتِ الْمَعْنِيمِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْصَعَتَيْنِ وَأَبَا سَلَمَةَ قُتَيْبَةَ وَالثَّبَّتِ

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ
الْحَكَمِ عَنْ وَرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَفْخَحَ

۲۳۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن
زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس
میت کی تعریف کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر
دوسرا جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس کی بڑائی کی، یا اس کے سوا اور لفظ ظرائف
مفہوم کو (اداکر کے لیے) کہے (راوی کو شبہ ہے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس پر بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے اس جنازہ
کے متعلق بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی اور پہلے جنازہ پر بھی یہی فرمایا، اُن حضور
نے فرمایا کہ مومن قوم کی شہادت (اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے) یہ لوگ زمین
پر اللہ کے گواہ ہیں۔

۲۳۵۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن
ابی فرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی،
ان سے ابوالاسود نے بیان کیا کہ میں مدینہ میں آیا تو یہاں دبا بھوئی ہوئی تھی
لوگ بڑی تیزی کے ساتھ مر رہے تھے میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ جنازہ گذرا
لوگوں نے اس میت کی تعریف کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔
پھر دوسرا گذرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب
ہوگئی، پھر تیسرا گذرا تو لوگوں نے اس کی بڑائی کی، عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے بھی
فرمایا کہ واجب ہوگئی، میں نے پوچھا، امیر المؤمنین! کیا واجب ہوئی، انھوں
نے فرمایا کہ میں نے اسی طرح کہا ہے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا،
کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی اچھائی کی شہادت دیں تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں
داخل کرے گا، ہم نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اور اگر تین دیں؟
آپ نے فرمایا کہ تین پر بھی! ہم نے پوچھا اور اگر دو آدمی دیں؟ فرمایا دو پر بھی!
ہم نے ایک کے متعلق آپ سے نہیں پوچھا تھا۔

۱۶۵۰۔ نسب، مشہور رفاعت، اور پرانی موت کی شہادت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو شبہ
راولہب کی مادی اسے دودھ پلایا تھا، اور اس پر اعتماد۔

۲۳۵۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شبہ نے حدیث بیان کی
انھیں حکم نے خبر دی، انھیں مراک بن مالک نے، انھیں عروہ بن زید نے اور ان
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پروردگار کا حکم نازل ہونے کے بعد افعیٰ نے فخر سے (میری

آنے کی اجازت چاہی تو میں نے انھیں اجازت نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں، حالانکہ میں آپ کا (رضاعی) چچا ہوں میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میرے بھائی (دائل) کی بیوی نے آپ کو میرے بھائی کی کا دودھ پلایا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ افرغ نے پرچ کہا تھا، انھیں (اندر آنے کی اجازت دے دیا کرد۔

۲۳۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمارے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے متعلق فرمایا کہ یہ میرے حلال نہیں ہو سکتی، جو چیزیں نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں، رضاعت کی وجہ سے بھی وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ یہ میرے رضاعی بھائی کی روک میں ہے۔

۲۳۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی بکر نے، انھیں عمرہ بنت عبد الرحمن نے اور انھیں امی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف فرما تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنی جرہ ام المؤمنین (حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرا خیال ہے یہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا ہیں، انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میری آپ کے گھر میں جس میں حفصہ رہتی ہیں) آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا خیال ہے یہ خدا کا حب حفصہ کے رضاعی چچا ہیں پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے ایک رضاعی چچا کے متعلق پوچھا کہ اگر خداوند زندہ ہوتے تو کیا میرے پاس آسکتے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، رضاعت سے بھی وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ولادت کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۲۳۵۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی

قُلْتُ اَذْنُ لَهُ فَقَالَ اَتَخَذَ حَبِيبَتِي وَ اَنَا مَمْلُوكٌ فَقُلْتُ وَ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ اَرَضَعْتُكِ امْرَاةً اُخْتِي يَلْبَسُ اُخْتِي فَقُلْتُ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحَ اُسْدُ فِي

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَبَّاءُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي بِحَرَمِ مِنَ الرِّمَاضِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ حَتَّى يَبْتَغِيَ اُخْتِي مِنَ الرِّمَاضَةِ ۝

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يُتَذَاذَنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ مَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَاهُ فَلَا نَأْتِيهِ حَفْصَةَ مِنَ الرِّمَاضَةِ فَقَالَتْ مَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يُتَذَاذَنُ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَاهُ فَلَا نَأْتِيهِ حَفْصَةَ مِنَ الرِّمَاضَةِ فَقَالَتْ مَائِشَةُ كَوَ كَانَ فَلَا نَأْتِيَهُمَا مِنَ الرِّمَاضَةِ دَخَلَ عَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَتَانِ الرِّمَاضَةُ يُحْرَمُ مَا يُحْرَمُ مِنَ الْبُؤْلَانَةِ ۝

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

نے حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ آپ کے چچا تھا۔ لیکن چونکہ عمر میں کوئی خاص فرق نہ تھا۔ اس لیے جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پیتے تھے، حمزہ رضی اللہ عنہ کے بھی دودھ پینے کا وہی زمانہ تھا اور دونوں حضرات نے ابو لہب کی یا نبی کو یہ کہ دودھ پیتا تھا۔ حضرت حمزہ کی صاحبزادی جن کا نام امامہ یا عامرہ بتایا جاتا ہے کے متعلق یہ حدیث اسی بنیاد پر فرمائی تھی۔

انہیں اشعث بن شعث نے، انہیں ان کے والد نے، انہیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مگر میں تفریق لائے تو میرے یہاں ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا: یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا: اپنے بھائیوں کے متعلق سوچ لیا کرو، کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے ساتھ ہو، اس روایت کی متابعت ابن مہدی نے سینان کے واسطے کی ہے۔

۱۶۵۱۔ کسی پر زنا کی تہمت لگانے والے یا چوری زانی کی گواہی نہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ان کی شہادت کبھی نہ قبول کرو“ ایسی لوگ فاسق ہیں۔ سو ان کے جو توبہ کریں، (اگر صدق ہو) سے توبہ انسان کے گناہ کو ختم کر دیتی ہے، عمر زہنے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ شبل بن معبد اور مانع کو مغیرہ رضی اللہ عنہما تہمت لگانے کی دیر سے کوڑے لگواتے تھے اور پھر ان کی توبہ قبول کر لیتی تھی اور فرمایا تھا کہ جو شخص توبہ کرے گا میں اس کی گواہی قبول کر دوں گا۔ عبد اللہ بن عقبہ، عمر بن عبد العزیز، سعید بن جبیر، طاؤس، محمد بن شبیب، عکرمہ، زہری، محاسب بن دینار، شریح اور مصدق بن قرہ رحمہم اللہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔ ابو الزناد نے فرمایا کہ ہمارے یہاں مدینہ میں یوں ہی ہوتا ہے کہ جب کسی پر تہمت لگانے والا شخص اپنے کہے ہوئے سے توبہ کرے اور اس پر اللہ رب العزت سے معفرت طلب کرے تو اس کی گواہی قبول کی جاتی ہے شعیب اور قتادہ رحمہما اللہ نے فرمایا کہ جب تہمت لگانے والے نے خود کو جھٹلایا تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے (مصدق بن قرہ) اور پھر اس کی شہادت قبول کیا جائے گا۔ ثوری نے فرمایا کہ غلام کو اگر چھٹی گواہی

سُئِنَ عَنْ أَسْمَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَانِ رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَحَدُ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَنْظِرُونِ مَنْ إِخْوَانُكَ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُئِينَ ۝

باب ۱۶۵۱ دَخَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَجَدْنَا عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ وَشَبْلَ بْنَ مَعْبِدٍ وَتَاقِعًا يَهْدِي مِنَ الْغَيْرَةِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَأَجَاذَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَشُعَيْبٌ وَهَكْرَمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارَبُ بْنُ دِيكَارٍ وَشُرَيْحٌ وَمَعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ الْأُمَوِيُّ عِنْدَنَا بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ الْفَاسِقُ عَنْ قَوْلِهِ فَإِذَا اسْتَغْفَرَ رَبَّهُ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ دَخَلَ دَاوُدُ إِذَا كَذَبَ نَفْسَهُ جَلِدَ وَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِذَا جَلِدَ النَّبِيْدُ ثُمَّ أَفْتِيَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ

۱۶۵۱۔ یعنی بچے کا اسی زمانہ میں کسی عورت کے دودھ پینے کا اعتبار ہے جب کہ بچے کی زندگی کے لیے وہ ضروری ہو۔ دودھ اس کا جزو بدن بنتا ہو اور اس کی بھوک مال کے دودھ ہی سے جاتی ہو۔ یعنی مدتِ رضاعت جو دو سال یا تیس مہینے کی ہے اگر اس کے اندر دودھ بچے کسی مال کا دودھ پینے میں تو اس کا اعتبار ہو گا اور دوزخ میں حرمت ثابت ہوگی ورنہ نہیں۔

۲۔ احاف کے نزدیک ان کی گواہی کسی وقت بھی قبول نہیں کی جاسکتی خواہ ان پر شرعی مدد جاری کر دی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو۔ اگر کسی زمانے میں ایسے شخص کے حالات اچھے بھی ہو گئے پھر بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ شریعت نے ان کی جو سزا مقرر کی ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی توبہ کبھی قبول نہ کی جائے لیکن امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر بھڑکی کے حالات اچھے ہو گئے اور اس نے توبہ بھی کر لی تو اس کی گواہی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دوزخ فریق کا استدلال بھی آیت قرآنی ہے۔

وَابِ اسْتَقْصَى الْمَحْدُودِ فَمَضَايَا حَائِزَةً
وَقَالَ بَقِصُ النَّاسِ لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ
الْعَاذِ وَابِ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوزُ
بِكَاحٍ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ ذَنْ تَزْوِجَ
بِشَهَادَةِ مَحْدُودٍ حَاذِ وَابِ
تَزْوِجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَ
أَجَاذَ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ وَالْعَبْدِ
وَالْأَمَةِ لِزَوْجِيَّةِ هَذَا رَمَضَانَ
وَكَيْفَ تَعْرِفُ تَوْبَتَهُ وَقَدْ نَفَعُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُذَافِ سَنَةً وَنَفَعُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَلَامِ كُفَّ نَبِي
مَا لَيْسَ وَ مَا حَبِئَهُ حَقُّ
مَعْنَى خَمْسُونَ لَيْلَةً ۝

منہجیت

کی وجہ سے) کوٹھے گائے گئے اور پھر اسے آزاد کر دیا گیا تو اب اس
کی گواہی جائز ہوگی۔ اسی طرح اگر سزایافتہ کو قاضی بنا دیا گیا ہر قو
اس کے فیصلے نافذ ہوں گے لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ بھٹی
جہمت لگانے والے کی گواہی درست نہیں ہے خواہ اس نے توبہ
کیوں نہ کر لی ہو۔ پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ دو گواہوں کے بغیر نکاح
جائز نہیں ہے، لیکن اس صورت میں دو (جہمت لگانے کی وجہ سے)
سزایافتہ افراد کی گواہی پر اگر کسی نے نکاح کیا تو جائز ہے، انہیں
بعض حضرات کے کہنے کے مطابق کسی نے اگر دو غلاموں کی گواہی پر
نکاح کیا تو جائز نہیں ہوگا اور انہیں نے آگے چل کر سزایافتہ
(جہمت لگانے کی وجہ سے) غلام اور باندی (سب کی) رضامندی
کے ردیت ہلال کی گواہی جائز قرار دے دی۔ اور جہمت لگانے
والے کی توبہ کا علم کیسے حاصل ہوگا؟ (کہ اس کے بعد گواہی کی اسے
اجازت دی جاسکے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زانی کو ایک
سال تک کے لیے جلا وطن کر دیا تھا۔ اسی طرح آپ نے کعب
بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں سے گفتگو کرنے کی ممانعت
کر دی تھی، یہاں تک کہ پچاس دن گزر گئے۔

اے مراد امام ابو حنیفہ رحمہ سے ہے، امام بخاری نے جو کہ اس مسئلے میں امام شافعی رحمہ کا مسلک اختیار کیا ہے اس لیے اسی کے حق میں تمام دلائل انہوں نے
جمع کر دیے ہیں۔ مصنف رحمہ امام ابو حنیفہ رحمہ کے مسلک پر اعتراض کر رہے ہیں کہ اس باب میں ان کے قول میں خود تضاد اور تعارض ہے، کہیں تو
وہ کہتے ہیں کہ جہمت لگانے والے کی شہادت جائز ہے اور کہیں اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے کہا کہ جہمت لگانے والے کی گواہی کسی صورت میں بھی
قبول نہ کی جائے لیکن نکاح کے باب میں اسے تو انہیں کی گواہی کو جائز قرار دے دیا۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ نکاح کے لیے دو غلاموں کو اگر گواہ بنایا تو جائز نہ ہوگا۔
لیکن ردیت ہلال کے مسئلہ میں تو غلام باندی اور جہمت لگانے والے سب ہی کی گواہی کو جائز قرار دے دیا، لیکن اصل بات یہ ہے کہ مصنف رحمہ کے مذنبہ اخلاف کا مسلک واضح
نہیں ہے۔ جہمت لگانے والے کی شہادت کو جو امام صاحب نے ناقابل قبول قرار دیا ہے، اصل تو یہی ہے لیکن پھر جو انہوں نے نکاح کے مسئلہ میں اسے نکاح کے منفعہ ہونے
کے لیے کافی قرار دیا ہے اس کی وجہ سے کہ گواہ کا جو اصل مقصد ہے کہ اس سے کسی وجہ سے کو ثابت کیا جائے، نکاح کے انعقاد میں یہ صورت نہیں ہے، امام صاحب نے
صرف اتنا کہہ لیا کہ نکاح منفعہ ہوتا ہے گا، اس لیے دعویٰ کے ثبوت اور کسی مسئلے کے معنی انعقاد میں جو واضح فرق ہے اس کی بنیاد پر گواہی کے جواز و عدم جواز کا
فیصلہ ہوا ہے۔ جہمت لگانے والے کی جو شہادت ناقابل قبول قرار دی گئی ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس کی زندگی میں ایک ایسا واقعہ پیش آگیا جس نے اسے
اس قابل نہیں سمجھ لیا کہ اس کے قول اور شہادت کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کیا جاسکے۔ یہ وجہ نہیں کہ شہادت کی اس میں کوئی اہمیت ہی باقی نہیں رہی ہے۔ یہ نہ کہ تنہا دلت کی اہمیت
اصلاً تو ہر حال اس میں ہے۔ البتہ نکاح کے یہی شاہد اگر کسی نزاع کے موافق قاضی کی عدالت میں ہا کر کوئی دلیلی تو ان کی گواہی رد کر دی جائے گی، کہو کہ ان کی گواہی سے کوئی دعویٰ
ثابت نہیں کیا جاسکتا وہ تو ایک معتد تھا کہ اس میں شاہد ہونے کے لیے بنیاد و شاہد کا فقط محتاج رہتا ہے جو جہمت لگانے والوں کو بھی قابل ہے۔ رمضان کی ردیت ہلال کے مسئلہ میں مصنف رحمہ
نے جو کچھ کہ لیا ہے وہ بھی قابل غور ہے کیونکہ اس کو حلیہ شہادت کے باب میں مانے ہی نہیں، بلکہ یہ صرف اجازت ہے اسی لئے رمضان کے چاند دیکھنے والوں کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ
شہادت یا اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ اپنا بیان دیں۔

۲۴۶۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی اور ان سے یونس نے اور سیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عمرہ بن زبیر نے خبر دی کہ ایک خاتون نے فرج مکہ کے موقع پر جبری کر لی تھی پھر انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا اور آپ کے حکم سے ان کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر انھوں نے اچھی طرح توبہ کر لی اور شا دی کر لی۔ اس کے بعد وہ آتی تھیں تو میں ان کی ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا کرتی تھی۔

۲۴۶۱۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، انا ابیہ نے ان سے بیان کیا ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے زبیر بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے جوشی ثناء دی کہ وہیں اور زندا کریں۔ یہ حکم تھا کہ انھیں تنو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا جائے۔

۲۴۶۲۔ (۱) حق کے خلاف اگر کسی کو گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دینی چاہیے۔

۲۴۶۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ابو جحان ثقی نے خبر دی، انھیں شعبی سے، اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے میرے والد سے، مجھے ایک چیز بہہ دینے کے لیے کہا (پیسے تو کچھ بچکی سے کیونکہ دوسری بیوی کے بھی اولاد تھی) پھر انہی کو اور مجھے وہ چیز بہہ کر دی لیکن والدہ نے کہا کہ جب تک آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معاملہ میں گواہ نہ بنائیں میں اس پر تیار نہ ہوں گی۔ چنانچہ والد میرا ہاتھ پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں ابھی تو عمر تھا۔ انھوں نے عرض کیا کہ اس لڑکے کی ماں عمرہ بنت ردامہ مجھ سے ایک چیز اسے بہہ کرنے کے لیے کہہ رہی ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اس کے علاوہ اور بھی تمہارے لڑکے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں ہیں۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، مجھے حق کے خلاف معاملہ پر گواہ نہ بناؤ۔ ابو جحان نے شعبی کے واسطے سے نقل کیا ہے "حق کے خلاف میں گواہی نہ دوں گا"۔

۲۴۶۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زبیر بن مغرب سے سنا کہا کہ

۲۴۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَهَبٌ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ أَلَيْكَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَزْوَةِ النَّفْعِ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسَنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ خَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ فَيُسَمَّنَ زَفَاً وَكَمْ يُحْمَنُ بِجِلْدٍ مِائَةً وَتُقَرَّبُ عَامٍ ۝

بَابُ ۱۶۵ لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهِادَةِ جَوْرٍ إِذَا أَشْهَدَ ۝

۲۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ أَخْبَرَنَا أَبُو جَحَانَ الشَّعْبِيُّ مِنَ الشَّعْبِيِّ عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَمَزَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّيْ أُمِّي بَعَثَ الْمَوْهَبَةَ لِي مِنْ مَالِهِ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَوَهَبَهَا لِي فَتَأْتِ لَا أَرْضَى حَتَّى تَشْهَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا عَلَاؤُ مَا فَاتِي فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّهُ بَنَتْ زَوْاحَةً سَأَلْتُ فِي كَيْفِ الْمَوْهَبَةِ يَهْدِي قَالَ أَلَيْكَ وَلَكِ مِوَاهُ قَالَ فَقَدْ قَالَ فَأَرَأَيْتَ قَالَ لَا تَشْهَدُ فِي عَمَلٍ جَوْرٍ وَقَالَ حَرِيْزٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَمَلٍ جَوْرٍ ۝

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَهْرٍ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرَ بْنَ مَغْرِبٍ

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کی جان لینا اور جھوٹی شہادت دینا سب کبیرہ گناہ ہیں، اس روایت کی متابعت غنڈر، ابو عامر، بہز اور عبد الصمد نے شعبہ کے داسمہ سے کی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَتَعَقُّقُ
الْوَالِدَيْنِ وَتَقْتُلُ النَّفْسَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ
تَأْتِيَهُ عُنْدَ رُؤَايَا بَعْثِ وَأَبُو عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ
عَنْ شُعْبَةَ ۝

۲۴۶۶۔ حَدَّثَنَا سَدَّةٌ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ
الْمُضَلِّ حَدَّثَنَا النُّجَيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْتُمْ كُنْتُمْ يَا كِبَرُ الْكَبَائِرِ
ثَلَاثًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَتَعَقُّقُ الْوَالِدَيْنِ وَ
حَتَّى وَكَانَتْ مُشْكًا فَقَالَ أَلَا وَكُلُّ
الزُّورِ قَالَ قَسَا زَالَ يَكْزُرُهَا حَتَّى
كُنَّا لَيْسَتْ سَكَّتْ وَقَالَ إِبْنُ سُلَيْمٍ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا النُّجَيْمِيُّ عَنْ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ۝

۲۴۶۶۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن فضال نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین مرتبہ آپ نے اسی طرح فرمایا، صحابہؓ نے عرض کیا، کبیرہ گناہیں، یا رسول اللہ! آپ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ اس وقت تک ٹھیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب (اُنے والی بات کہ میت کو داغ کرنے کے لیے) آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا، اہل اور جھوٹی شہادت بھی، انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملے کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے (اپنے دل میں) کاش! آپ خاموش نہ ہو جاتے۔ ہمیں بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے جریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اہل ان سے جریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔

منہج جنت

۶۵۴۔ شَهَادَةُ الْإِسْلَامِ - وَأَمْرُهُ
وَنِكَاحُهُ وَإِنْكَاحُهُ وَمُبَايَعَتُهُ وَ
كَبُولُهُ فِي النَّكَاحِ وَغَيْرِهِ وَمَا يُعْرِفُ
بِالْأَصْنَافِ وَأَجَازِ شَهَادَتِهِ قَائِمٌ وَالْحَقُّ
وَأَمِنْ بَيِّنَاتٍ وَالْأُذُنُ وَقَطَاعٌ وَقَالَ
الشَّعْبِيُّ كَجَوْرِ شَهَادَتِهِ إِذَا كَانَ مَا قَوْلُهُ
وَقَالَ الْعَمَدِيُّ كَمَنْ يَكْزُرُ قَوْلَهُ وَقَالَ
الْمُؤَدَّبِيُّ أَرَأَيْتَ ابْنَ قَسَا يَزَالُ يَكْزُرُهَا

۶۵۴۔ ۱۔ تابینا کی گواہی ہے۔ (تصرف میں) اس کا حکم، اس کا نکاح کرنا، دوسرے کسی کا نکاح کرنا، اس کی خرید و فروخت اس کی اذان وغیرہ اور اس کی طرف سے وہ تمام امور جو آواز سے کئے جاسکتے ہیں، اگر قبول کرنا، قائم، امن، امن بے امن، زہری، اور عطاء ہے ابی تابینا کی گواہی کی اجازت دی ہے طبی نے فرمایا ہے کہ اگر وہ ذہین اور سمجھدار ہے تو اس کی گواہی ماننے سے حکم نے فرمایا کہ بہت سی چیزوں میں اس کی شہادت جائز ہو سکتی ہے۔ زہری نے فرمایا، اچھا تاہم اگر اس میں اس کی شہادت

لے، صحابہؓ کی معذور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت کا معاملہ تھا کہ آپ ایک ایسے کو بار بار فرماتے تھے تو انہیں یہ ظالم گذار کہ اس سے آپ کو صحبت ہوتی ہوگی اور کاش اب آپ خاموش نہ رہیں اور اپنے کو زیادہ تکلیف میں نہ ڈالیں۔

کے متعلق فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تابینا کی شہادت اگر ہو گیا ہے تو اس کی گواہی ماننے سے حکم نے فرمایا کہ بہت سی چیزوں میں اس کی شہادت جائز ہو سکتی ہے۔

۲۴۶۸۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بال رضی اللہ عنہ رات میں اذان دیتے ہیں، اس لیے تم لوگ کھانی سکتے ہو درمیان میں سو رہے ہو، تاکہ (فجر کے لیے دوسری) اذان دی جائے۔ یا (یہ فرمایا) تاکہ ابن کثوم رضی اللہ عنہ کی اذان سن لو جو ان دنوں فجر کی اذان دیا کرتے تھے، ابن ام کثوم رضی اللہ عنہ تاہنا تھے اور جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہو گئی ہے وہ اذان نہیں دیتے تھے۔

۲۴۶۹۔ ہم سے زیاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن وہبان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی مرثدہ نے اور ان سے مسور بن مخزوم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے والد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو، ممکن ہے آپ ان میں سے کوئی مجھے بھی عزابت فرمائیں۔ میرے والد (جعفر رضی اللہ عنہ وسلم کے گھر پہنچ کر) دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ اور باہر میں گئے۔ اُن حضور نے ان کی آواز پہچان لی اور باہر تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک قبائلی تھی، آپ اس کی خوبیاں بیان کرنے لگے اور فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے ہی لیے الگ کر رکھی صرف تمہارے ہی لیے۔

۱۶۵۵۔ عورتوں کی شہادت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذکر۔

» اگر دو مرد ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گوہی میں پیش کرو)

۲۴۷۰۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، انھیں عیاض بن عبد اللہ نے اور انھیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے آدھے کے برابر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہی تو ان کی عقل کا نقصان ہے۔

۱۶۵۶۔ باندیوں اور غلاموں کی گواہی، انس رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ غلام اگر نیک چلن ہے تو اس کی شہادت جائز ہے۔

شریح اور زرارہ بن اوفیٰ نے بھی اسے جائز قرار دیا ہے۔

ابن سیرین نے فرمایا کہ اس کی شہادت جائز ہے، اسو اس صورت کے

۲۴۶۸۔ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْزَمُ الْيُودُ أَنْ يَكُونَ بِكَيْلٍ فُكُلًا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُكُونَ أَوْ قَالَ حَقٌّ تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْلَى لَا يُكُونَ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ أَسْمِعْتِ ۝

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَهْبٍ وَزَادَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً فَقَالَ بِنِ ابْنِي مَخْرَمَةَ لَسْتُ بِأَبِيهِ مَتَى أَنْ يَطِيعَنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقَامَ ابْنِي عَلَى الْبَابِ فَتَنَكَّرَ فَقَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ مُرِيدٌ مَخَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُولُ هَبَاتُ هَذَا أَلَمْ يَهَبَاتُ هَذَا أَلَمْ ۝

باب ۱۶۵۵ شَهَادَةُ النِّسَاءِ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى

كَانَ كَذَلِكَ يُكُونُ رَجُلَيْنِ فَرَجُلٍ وَامْرَأَتَانِ ۝

۲۴۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَا بَلَىٰ. فَذَلِكَ مِنْ نِقَمَاتِ عَلَيْهَا ۝

باب ۱۶۵۶ شَهَادَةُ الْإِمَارَةِ وَالْقَبِيلِ

وَقَالَ النَّبِيُّ شَهَادَةُ الْقَبِيلِ جَائِزَةٌ إِذَا هَاتَا

فَهَاتَا وَآمَدَا ذَا حَرْجٍ وَزَارَا ذَا أَوْفَى وَ

قَالَ ابْنُ سِيرِينَ شَهَادَةُ جَائِزَةٌ إِنْ أُنْقِصَ

جب غلام اپنے مالک کے حق میں گواہی دے (کہ اس میں مالک کی
فرداری کا خضر ہے) حسن اور ابراہیم نے معمولی چیزوں میں غلام
کی گواہی کی اجازت دی ہے بشرطیکہ نہ فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص غلاموں
اور باندیوں کی اولاد ہے۔

۲۴۷۱۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان
سے ابن ابی ملیک نے، ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے اور ہم سے
علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان
سے ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی ملیک سے سنا، کہا کہ مجھ سے عقبہ
بن حارث رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی (یہ کہہ کر) میں نے یہ حدیث ان سے
سنی کہ انہوں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی، انہوں
نے بیان کیا کہ پھر ایک سیاہ رنگ باندی آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں
کو دودھ پلایا ہے، میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو
آپ نے میری طرف سے رخ پھیر لیا، میں نے پھر آپ کے سامنے ہاکر اس کا ذکر
کیا تو آپ نے فرمایا اب (تکاح) کیسے باقی رہ سکتا ہے جب کہ تمہیں ان
خاتون نے تمہارا دیا ہے کہ انہوں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ چنانچہ آپ نے
انہیں ام یحییٰ کو اپنے ساتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۵۷۔ وظاعی مال کی شہادت۔

۲۴۷۲۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن سعید نے ان سے
ابن ابی ملیک نے، ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ایک خاتون سے شادی
کی تھی، پھر ایک اور خاتون آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا
یہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ جب تمہیں تجاویز
کیا (کہ ایک ہی خاتون تم دونوں کی رضاعی ماں ہے) تو پھر کیا صورت ہو سکتی ہے، اپنی
بیوی کو اب اپنے سے جدا کر دو یا اسی طرح کے الفاظ آپ نے فرمائے۔

۱۶۵۸۔ عورتوں کا نام ایک دوسرے کی اچھی عادات و

الحوار کے متعلق گواہی دینا۔

۲۴۷۳۔ ہم سے ابو ربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی اور حدیث کے
بعض (معانی و مقاصد) انہیں احمد نے کھائے تھے، ان سے یحییٰ بن سلیمان نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے زہری نے حدیث بیان کی،
ان سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، طاہر بن یحییٰ اور عبید اللہ بن عبد اللہ

بشیرؓ و آجازه الحسن و ابن جریج
فی الثقی و الشافعی و قال شریح
کلکم یؤمید و ما یر

بن جریج

۲۴۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ
ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مَرْثُومٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ
تَزَوَّجَ امْرَأَتِي بِنْتَ أَبِي إِيَّاهِبٍ قَالَ
فَجَاءَتْ أُمِّ سَوْدَاءَ فَقَالَتْ قَدْ
أَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ عَنِّي
قَالَ فَتَتَعَيَّتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ
وَكَيْفَ وَقَدْ رَعَيْتُ أَنْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَنَظَرَا
عَنْهَا

باب ۱۶۵۷ شَهَادَةُ الْمَرْضِعَةِ

۲۴۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ
تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةً فَقَالَتْ لِي
قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْمَا عَنْكَ أَوْ
نَحْوَهُ

باب ۱۶۵۸ تَقْدِيرُ التَّيَّارِ بِنَفْسِهِ

بِنَفْسِهِ

۲۴۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ
دَاوُدَ وَآثَمُ بْنُ مَرْثُومٍ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْكٌ
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ
ابْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلِيٍّ بْنِ وَقَّاصٍ

النَّبِيِّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَخَبَرَهَا
اللَّهُ مِنْهُ قَالَ الزَّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ مَعَهُ شَيْءٌ
عَلَّيْقَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ أَوْحَى مِنْ بَعْضٍ
وَأُثْبِتَ لَهُ إِفْتِصَامًا وَوَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي مِنْ عَائِشَةَ وَ
بَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ
يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْدَمَ بَيْنَ أَذْوَاجِهِ فَأَيُّهُنَّ
خَرَجَ سَمَّيْنَهَا خَرَجَ يَمَّا مَعَهُ فَأَقْدَمَ بَيْنَنَا
فِي مَزَاوِعَ عَزَاوَاهَا فَخَرَجَ مَعِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ
بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْإِنجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ
وَأُنْزَلُ فِيهِ فَنَسِيرُ نَاسِحًا إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَمْدُومَةٍ يَلِكُ
وَقَعْلٌ وَدَنُوتًا مِنَ الْمَدِينَةِ أَذَتْ كَيْلَةً
بِالرَّجُلِ فَخُتَّتْ حِينَئِذٍ أَدْنُوًا بِالرَّجُلِ
فَتَشْتَبِهُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْعَبْشَ
فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّجُلِ
فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ فِي
مِنْ خَدَمِ أَطْفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ مَرَجْتُ فَالْتَمَسْتُ
عِقْدِي فَعَبَسَنِي ابْتِغَاءً لَهَا فَاقْبَلْ
الْعَدِيَّةَ يَدُ حَلُونَ لِي فَاحْكُوا أَهْوَ دَجِي
فَرَحَلُوهُ عَلَى بَيْتِي الْكُفَى لَكُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْبُونَ أَفِي
بِهِ وَكَانَ الْبَيْتُ إِذْ ذَٰلِكَ خِفَا فَاهُ شَقِيحٌ وَكَمْ
يَسْتَمُ الْخُصْمُ وَرَمْنَا يَا لَكُنْ الْعَلَقَةُ مِنَ الْفَعَامِ
فَلَمْ يَسْتَكِرْ الْقَوْمُ حِينَ رَعَوْهُ لَيْلَ الْهُدُوجِ فَاحْتَلَوْهُ
وَكُنْتُ تُجَارِيَةً حَذِيثَةً أَلْتَمَسْتُ الْخَمْلَ وَسَارُوا
فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَ الْعَبْشُ فَخُتَّتْ مِنْهُمْ

بن عبس نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ معہہ عائشہ رضی اللہ عنہا
سے وہ واقعہ بیان کیا جس میں تہمت لگانے والوں نے انہیں جو کچھ کہنا تھا،
کہہ دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خود انہیں اس سے بری قرار دیا تھا۔ زہری نے
بیان کیا کہ (زہری سے بیان کرنے والے) جبکہ سنہیں زہری کے ہمدرد کہے، تمام راویوں
نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا تھا۔ بعض راویوں
کو بعض دوسرے راویوں سے حدیث زیادہ ملا تھی درمیان میں وہ زیادہ بہتر
طریقہ پر کر سکتے تھے، بہر حال ان سب راویوں میں نے پوری حدیث محفوظ کر لی تھی جسے
وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے بیان کر سکتے تھے۔ ان راویوں میں ہر ایک
کی روایت سے دوسرے راوی کی روایت کی تصدیق ہوتی تھی ان بیانات میں
جن میں وہ مشترک رہے ہوں گے، ان کا بیان تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے
درمیان قرعہ اندازی کرتے، جن کا حصہ نکلتا، سفوس وہی آپ کے ساتھ
جاتی تھیں۔ چنانچہ ایک غزوہ کے موقع پر جس میں آپ بھی شرکت کر رہے تھے
آپ نے قرعہ اندازی کی اور حصہ میرا نکلا۔ اب میں آپ کے ساتھ تھی۔ یہ واقعہ پرک
کی آیت کے نازل ہونے کے بعد کا ہے، اس لیے مجھے ہر جگہ سمیت سوار کیا
جاتا تھا اور اسی سمیت (سواری سے) اتارا جاتا تھا اور اس طرح ہم روانہ ہوتے
تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ہو سکتے
اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات آپ نے کوچ کا اعلان کر دیا۔
جب کوچ کا اعلان ہوا تھا تو میں (رقعہ حاجت کے لیے تنہا) اٹھی اور قعہ
حاجت کے بعد کہ دس کے قریب آگئی۔ وہاں پہنچ کر جو میں نے اپنا سینہ ٹکوا تو
میرا انفار کے جزع کا بار موجود نہیں تھا۔ اس لیے میں وہاں دوبارہ پہنچی جہاں
قعہ حاجت کے لیے گئی تھی، اور میں نے بار کو تلاش کیا۔ اس تلاش میں میری ہونگی
اس عرصے میں وہ اصحاب جو مجھے سوار کرتے تھے آئے اور میرا ہودج اٹھا کر میرے
اونٹ پر رکھ دیا۔ وہی سہی سمجھے کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں، ان دونوں عورتیں
ہلکی چلکی ہو کر گئی تھیں، بیماری بھرم نہیں۔ گوشت ان میں زیادہ نہیں رہتا تھا۔
کیونکہ سب مولیٰ غذا کا تھی تھیں۔ اس لیے ان لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو انہیں
اس کے بوجھ میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوا، میں یوں بھی فخر کر رہی تھی۔ چنانچہ ان
نے اونٹ کو بانک دیا اور خود بھی اور خود بھی اس کے ساتھ چلنے لگے۔ جب بھر
روانہ ہو چکا تو مجھے اپنا اٹھال اور میں پر او کی کبڑہ آئی لیکن وہاں کوئی متنفس موجود

نہ تھا، اس لیے میں اس جگہ گئی جہاں پہلے میرا قیام تھا، میرا خیال تھا کہ جب وہ لوگ مجھے نہیں پائیں گے تو میں لوٹ کر آؤں گی (اپنی جگہ پہنچ کر میں یوں ہی نہیں ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی، صفوان بن معصل سلی تم زکوٰۃ دینی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے تھے تاکہ لشکریوں کی گری پڑی چیزوں کو اٹھا کر انھیں ان کے مالک تک پہنچائیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ اسی کام کے لیے مقرر تھے) وہ میری طرف سے گزرے تو ایک سولے انسان کا سایہ نظر پڑا اس لیے اور قریب پہنچے، پردہ کے کلم سے پیچھے وہ مجھے دیکھ چکے تھے، ان کے اتنا شہ پر مٹھنے سے میں بیدار ہو گئی تھی، آخر انھوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے اگلے پاؤں کو موڑ دیا تاکہ ہلاکی مرد کے میں خود سوار ہو سکوں، چنانچہ میں سوار ہو گئی، اب وہ اونٹ پر مجھے بٹھانے ہوئے وہ خود اس کے آگے آگے چلے گئے، اسی طرح جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو لوگ بھری دوپہر میں آرام کے لیے پڑاؤ ڈال چکے تھے (اتنی ہی بات تھی جس کی بنیاد پر) جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا، اور تہمت کے معاملے میں پیش عبد اللہ بن سہل (مناقی) تھا، پھر ہم مدینہ آگئے اور میں ایک مہینہ تک بیمار رہی، تہمت لگانے والوں کی باتوں کا خوب چوچا ہوا تھا، اپنی اس بیماری کے دوران مجھے اس سے بھی بڑا اسٹہرہ ہوتا تھا کہ ان دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لعلت و کرم بھی میں نہیں دیکھتی تھی جس کا مشاہدہ اپنی پچھلی بیماریوں میں کر چکی تھی، پس آپ گوریں جب آتے تو سلام کرتے اور معرفت اتنا دریافت فرماتے براج کیسا ہے، جو باتیں تہمت لگانے والے پھیلا رہے تھے ان میں سے کوئی بات مجھے معلوم نہیں تھی جب میری صحت کچھ ٹھیک ہوئی تو (ایک رات) میں ام سلمہ کے ساتھ منامع کی طرف گئی، یہ ہماری قصائے حاجت کی جگہ تھی ہم رات یہاں رات ہی میں آتے تھے، یہ اس زمانہ کی بات ہے جب ابھی ہمارے گھروں کے قریب بیت اللہ نہیں بنے تھے۔ میدان میں جانے کے سلسلے میں (قصائے حاجت کے لیے) ہمارا رمل تعلیم عرب کی طرح تھا، میں اور ام سلمہ بنت ابی دہم چل رہے تھے کہ وہ اپنی چادر میں اُجھ کر گر پڑیں اور ان کی زبان سے نکل گیا بیسٹ برباد ہو۔ میں نے کہا بھری بات آپ نے زبان سے نکالی، ایسے شخص کو بڑا کبیر ہی میں آپ، جو مدد کی روانگی میں شریک تھے۔ وہ کہنے لگیں، اے جو کچھ ان سبھوں نے کہا ہے، وہ آپ سے نہیں سننا، پھر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی ساری باتیں سنائیں اور ان باتوں کو سن کر میری بیماری اور بڑھ گئی، میں جب اپنے گھر واپس ہوئی تو رسول اللہ

وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَأَمَّيْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ فَلَقَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَقْدُرُ فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ تَبَيَّنَا أَنَا جَالِسَةً عَلَى خِيَمَتَيْنَايَ قُتِلَتْ وَكَانَ مَتَوَاتٌ بَنُ الْمُقَطَّلِ الشُّكْرِ ثُمَّ الرُّكُوفُ مِنْ ذُرَاةِ الْجَبِشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي قَدَايَ سَوَادٍ (نَسَا) ثَالِثٌ فَأَتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْعِجَابِ فَأَسْتَقِظْتُ بِأَسْرَجَةٍ وَهِيَ حِينَئِذٍ آسَاخٌ رَاحَتَهُ قَوِيٌّ يَدُهَا مُزَكَّبَتُهُمَا فَأَطْلَعُ يَخُودِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَبِشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُعْتَرِسِينَ فِي غَوَاةِ الظُّلُمَةِ قُتِلَتْ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ النَّوَى كَوْنِي الْإِفْلَاقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزَنْزٍ فَقَدَرْنَا الْمَدِينَةَ فَأَسْتَكَيْتُ بِهَا شَمْرًا يَغِيضُونَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْلَاقِ وَيَرِيثُونِي فِي رَجْعِي أَيْ لَا أَرَى مِنَ الشَّيْءِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَطْلُوعَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمَرْتُ رَسْمًا يَدْخُلُ فَيَسْتَلِمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَسْلِمُ لَا أَسْعُرُ بِكُنْ وَ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى لَقِيتُ وَصَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَعٍ قِيلَ لَنَا مَعَ مُسَبَّرَةٍ نَا لَا تَخْرُجُ إِلَّا نَيْلًا إِلَى نَيْلٍ وَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ انْكَتَفَ قَرِيبًا مِنْ بَيْتِنَا وَأَمَرْنَا أَسْرًا نَدْرَبُ الْوَلَّيَ فِي السَّبْرِيَّةِ أَوْ فِي السَّنْدَةِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَعٍ بَنَتْ إِيَّاهُ رَهْمَتُهَا فَقَعَرَتْ فِي مِرْطَلِهَا فَأَلْقَتْ نَعْسَ مِسْطَعٍ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَلَسَيْنِ رَجُلًا شَهِدَ بَذْرًا فَقَالَتْ يَا هَنَّا كُ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا فَأَخْبَرْتَنِي بِتَوَلَّى أَهْلَ الْإِفْلَاقِ فَأَزْدَدْتُ مَرَمًا إِلَى مَرَمِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ
 كَيْفَ يَسَلِّمُ فَقُلْتُ ائْتَنِي إِلَى أَبِي فَقَالَ وَأَنَا
 حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَمِيعَ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهَا
 فَأَوْفَى لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ
 أَبَوِي فَقُلْتُ لِي مَا يَسْخَرُكَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ
 يَا بَنِيَّةُ هَوَيْ عَلَى نَفْسِكَ الشَّانَ فَوَاللَّهِ نَعَسًا
 كَأَنْتِ امْرَأَةٌ قَطْرٌ وَهَيْئَتُهُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا
 وَلَهَا مَرَأَةٌ أُخْرَى إِلَّا أَكْثَرُنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ
 وَلَقَدْ يَسْخَرُكَ النَّاسُ بِهَذَا فَقَالَتْ قِمْتُ يَدُكَ
 اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَزُقَانِي وَمَعِيَ لَا
 أَكْثَلُ يَوْمَئِذٍ أَصْبَحْتُ فَذَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَاسْمَاءَ
 بِنْتُ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبِثَ الْوَحْيُ لَيْسَتْ شَيْئُهُمَا
 فِي فِرَاقِ أَهْلِهِمَا فَمَا اسْمَاءُ فَاسْمَاءُ فَاسْمَاءُ
 بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَدِّ لَهَا فَقَالَ
 اسْمَاءُ أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَسَلْتُ
 اللَّهُ إِلَّا خَيْرًا وَآمَنَ عَلِيٌّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُفَضِّلِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ
 سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلَّ الْجَارِيَةُ نَعْدًا فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةُ فَقَالَ
 مَا بَرِيْرَةُ هَلْ رَأَيْتَ فِيهَا شَيْئًا يُرِيْبُكَ فَقَالَتْ
 بَرِيْرَةُ لَا وَأَتَذِي بَعْدَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ
 مِنْهَا أَمْرًا أَهْمُّهُ عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ أَنْتَ
 جَارِيَةُ خَدِيجَةَ السَّقَنِ تَمَامُ عَنِ الْعَجِينِ فَتَقَاتِي
 السَّاحِبِ فَتَأْكُلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ مَا اسْتَعْدَرْتِ مِنْ عَبْدٍ لِلَّهِ
 مِنْ أَبِي بَرٍّ سَلَوْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ يَتَذَرُنِي مِنْ رَجُلٍ يَلْعَنُنِي إِذَا هُوَ فِي أَهْلِي فَوَاللَّهِ
 مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا الْخَيْرَ وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا

صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کیسا ہے مزاج؟
 میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ مجھے والدین کے یہاں جانے کی اجازت
 دیجئے۔ اس وقت میرا ارادہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تحقیق کروں گی۔ حضورؐ
 نے مجھے جانے کی اجازت دے دی۔ اور میں جب گھر آئی تو میں نے
 اپنی والدہ سے ان باتوں کے متعلق پوچھا جو لوگوں میں پھیلی ہوئی تھیں انہوں
 نے فرمایا: بیٹی! اس طرح کی باتوں کی پروا نہ کر، وہ خدا کی قسم شاید ہی
 ایسا ہو کہ تجھ جیسی عورت کو یہ سورت عورت کسی مرد کے گھر میں بھرا اور اس کی
 سونکھیں بھی بھریں۔ پھر بھی اس طرح کی باتیں نہ پھیلائی جائیں گی۔ میں نے کہا:
 سبحان اللہ! (سو کنوں کا کیا ذکر) وہ تو دوسرے لوگ اس طرح کی باتیں
 کر رہے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ رات میں نے وہیں گزاری، صبح تک
 یہ عالم تھا کہ آنسو نہیں تھکتے تھے اور نہ نیند آئی۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنی بیوی کو جہاد کرنے کے سلسلے میں مشورہ کرنے کے لیے علی بن
 ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا، کیونکہ وہی (اس سلسلے میں) اب
 تک نہیں آئی تھی۔ (اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی اپنے اہل کے ساتھ محبت کا علم تھا، اس
 لیے اہل کے مطابق مشورہ دیا اور کہا، آپ کی بیوی، یا رسول اللہ! خدا کا حکم ان کے
 متعلق خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ! اللہ
 تعالیٰ نے آپ پر کوئی تکلیف (اس سلسلے میں) نہیں کی ہے، عورتیں ان کے سوا بھی
 بہت ہیں۔ باندی سے بھی آپ دریافت فرمائیے۔ وہ بھی بات بیان کریں گی۔
 چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا
 خادمہ اور دریافت فرمایا، بریرہ رضی اللہ عنہا تم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو کوئی ایسی چیز دیکھی
 ہے جس سے تمہیں شبہ ہو جو۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں اس ذات کی قسم
 جس نے آپ کو حق کے ساتھ سمیٹ فرمایا ہے، میں نے ان میں ایسی کوئی چیز بھی
 نہیں دیکھی جس کا عیب میں ان پر لگا سکوں، اتنی بات ضرور ہے کہ وہ نوجوان لڑکی
 ہیں، ان کا گوندہ کر سوجاتی ہیں اور پھر ران کی لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے
 بکری آتی ہے اور کھاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن (منبر پر)
 کھڑے ہو کر عبد اللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں مدح پائی، آپ نے فرمایا کہ
 ایک ایسے شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس کی مجھے اذیت اور تکلیف
 دہی کا سلسلہ اب میری بیوی کے معاملے تک پہنچ چکا ہے، ابھی اپنی بیوی کے
 بارے میں خبر کے سوا اور کوئی چیز مجھے معلوم نہیں (ران کی برأت تو دیکھتے کہ انہم بھی

اس معاملے میں انھوں نے ایک ایسے آدمی کا لیا ہے جس کے متعلق بھی یہ غیر کے
سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ خود میرے گھر میں جب بھی وہ آئے ہیں زیر سے ساتھ
ہی آئے (یہ سن کر) سعد بن معاذ رحمہ اللہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ!
واللہ میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ شخص (جس کے متعلق تہمت لگانے کا
آپ نے اشارہ فرمایا تھا) اوس سے ہو گا تو ہم اس کی گردن مار دیں گے (کیونکہ
سعد بن معاذ رحمہ اللہ قبیلہ اوس کے سردار تھے) اور اگر خروج کا آدمی ہوا تو آپ
ہمیں حکم دیں، جو بھی آپ کا حکم ہو گا، ہم تعمیل کریں گے۔ اسی کے بعد سعد
بن معاذ رحمہ اللہ کھڑے ہوئے جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے، حالانکہ اس
سے پہلے آپ بہت صبر کرتے تھے، لیکن اس وقت (سعد بن معاذ رحمہ اللہ کی بات پر)
حمیت سے غصہ ہو گئے تھے اور کہنے لگے (سعد بن معاذ رحمہ اللہ سے) خدا
کے دوام و بقا کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو، تم اسے قتل کر سکتے ہو اور
تمہارے اندر اس کی طاقت ہے۔ پھر اسید بن حضیر رحمہ اللہ کھڑے ہوئے

مَا عَمِنْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَتْ يَدُيْهِ
عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا وَاللَّهِ أَغْدِرُكَ مِنْكَ إِنَّكَ كَانَتْ
مِنَ الْأَوَّلِينَ مَنَرْنَا عَنْقَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ إِيَّائِنَا
مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْنَا أَنْ نَقْعَلَنَّهُ فِيهِ أَمَرَكَ
فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ
وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَاحِبًا وَلَكِنْ اخْتَصَمْتُهُ
الْحَمِيَّةَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ
وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ فَقَامَ أَسِيدُ
بْنُ الْحَضِيرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ
وَاللَّهِ لَتَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ
يُجَادِلُ عَنِ الْمُتَافِعِينَ فَتَارَ الْغِيَاثُ

لے سعد بن معاذ رحمہ اللہ مدینہ کے مشہور قبیلہ خزرج کے سردار اور جلیل القدر صحابی ہیں۔ ساری ہی زندگی اسلام کی حمایت و نصرت میں گذری لیکن
سعد بن معاذ رحمہ اللہ کے مقابلہ میں جو بات آپ نے کہی اسے وہیں دوسرے نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے حضرت عائشہ رحمہ اللہ پر جو جہت لگائی گئی تھی وہ بھی بہت سنگین تھی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے انتہائی مدد پہنچی تھا۔ حضور اکرم کی زندگی میں ایسے واقعات شاید ہی ملیں کہ آپ نے اپنے کسی ذاتی
معاملے میں صحابہ سے اس طرح حد چاہی ہو۔ اگرچہ غور کیا جائے تو یہ واقعہ بھی آپ کا ذاتی نہیں رہ جاتا بلکہ خدا کے رسول اور پیغمبر ہونے کی وجہ سے یہ بھی
دین اور پوری امت کا مسئلہ تھا۔ بہر حال حضور اکرم نے جب اس معاملہ کو صحابہ رحمہ اللہ کے سامنے رکھا تو سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے اٹھ کر اپنی مدد اور قرعہ بانی کا یقین دلایا
اسی وقت کی گفتگو سے اور اس لیے بھی کہ بات پھیل چکی تھی اور مسلم و منافقوں کو کہ تہمت لگانے میں پیش پیش کون ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے کہا
کہ روئے سخن قبیلہ اوس کی طرف ہے کیونکہ محمد اللہ بن ابی قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا تھا۔ ابھی چند سال کی بات تھی کہ اوس و خزرج ایک دوسرے کے جانی
دشمن تھے اور سال ہا سال کی باہم خونریز لڑائیوں نے ایک دوسرے کے خلاف دلوں میں بغض و کینے کی جڑیں مضبوط کر دی تھیں۔ اسلام آیا تو یہ سب اس
طرح ایک ہو گئے تھے جیسے مٹی میں کوئی واقعہ ہی پیش نہ آیا ہو۔ لیکن بہر حال پشتہا پشت کی دشمنی تھی۔ عربوں کی دشمنی، شکوک و شبہات کا پوری طرح ختم ہونا ممکن ہی
نہ تھا جب سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے کھڑے ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مدد کا یقین دلایا تو سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ ہم سے بدلہ لینا چاہتے ہیں اور اسی لیے یہ کہتا
آپ کی زبان پر آگئے۔ ہر ان کی روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے دین پر اس کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ اے معاذ! اس وقت تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مدد نہیں، بلکہ ان دشمنیوں کا بدلہ لینا چاہتے ہو جو جاہلیت کے زمانہ میں ہم لوگوں میں باہم تھیں۔ تمہارے دل اب بھی صاف نہیں ہوئے ہیں اس پر سعد بن معاذ رحمہ اللہ
نے فرمایا کہ میرے دل کی بات اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اس پس منظر کے بعد اہل معاذ رحمہ اللہ کے لب و لہجہ کی تخی کی بنیاد مل جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قصد
ہے کہ اہل معاذ رحمہ اللہ سے معاملے میں لیکن غصہ بھی نے ان کی حمیت کو بگاڑ دیا تھا ورنہ ظاہر ہے، اسلام کے معاملے میں صحابہ نے اپنے فائز ان اور اہل باپ کی بھی پروا نہیں کی
یہ تو صرف قبیلہ کا معاملہ تھا لیکن جب مقابلہ کی طرف سے شکوک و شبہات ہوں اعدان کے لیے کسی نہ کسی درجہ میں بنیاد بھی ہو تو آدمی ایسی باتیں بھی کہہ جاتا ہے اور اس
تمام بحث میں جالی عربوں کی حمیت، ان کا نہ ختم ہونے والا کینہ، اور معمولی سی بات پر اپنی جان مرادینے والا جذبہ جس کے نتیجے میں ذرا سی بات صدیوں باقی رہنے
والی خول دیر جگنو کا ہمیشہ خیر ثابت ہوئی ہیں ملحوظ رہنا چاہیے۔

الرَّؤُوسِ وَالْأَعْزَاجِ حَتَّى هَوَّأَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمِينِ
 فَنَزَلَ فَخَفَضَهُمْ حَتَّى سَكَنُوا وَسَكَتَ
 وَبَكَيْتُ يَوْمَئِذٍ لَا يَزَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَا الْكُفْلُ
 يَكُونُ قَامُكُمْ عِنْدِي أَبَوَايَ وَفَضْلُ
 بَكَيْتُ لَيْسَتْ بَيْنِي وَيَوْمَ مَا حَقَّ أَفْكَتُ أَتَى
 الْبُكَاءُ قَالَتْ كَيْسَرِي قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا
 جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَسْبُكِي إِذَا انْتَأَذَتْ
 امْرَأَةٌ مِمَّنِ الْأَنْصَارُ فَأَوْفَتْ كَمَا جَلَسْتُ
 تَبْكِي مَعِي فَبَيْنَا عَنْ كَدَالِكَ إِذْ دَخَلَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُلَسٍ وَلَمْ
 يُجْلِسْ مِنْهُمْ قِيلَ مِنْ قِيلٍ قِيلَ فِي مَا
 قِيلَ قَبْلَهُمَا وَكَذَلِكَ مَكَثَ سَهْرًا الْأَيُّمِيُّ
 إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ
 ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ فَارِسَ بَلْعَرِي عَنَيْتُ
 كَذَا أَوْ كَذَا فَإِنْ كُنْتُمْ بَرِيئِينَ
 فَسَيُزِيلُكُمْ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتُمْ أَلَمْتُمْ
 فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُؤْتِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ
 إِذَا أَمُوتَ بَيْنَ أَيْدِيهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ
 عَلَيْهِمْ فَلَمَّا قَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دُمُعِي حَتَّى مَا أَحْسَنُ مِنْهُ
 قَطْرَةٌ وَقُلْتُ لَوْ أَنَّ حَبَّ حَبِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ بِرَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَوْ أَنَّ حَبَّ حَبِّي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا قَالَتْ
 وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَتْ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السَّيِّدَةِ الْأَخْرَأُ كُنْتُ
 مِنَ الْكُفْرَانِ فَقُلْتُ إِي وَاللَّهِ لَقَدْ
 عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَبَعْتُمْ مَا يَخْدَعُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرْتُ فِيكُمْ

رسول خدا کے چپاڑا دعائی اور کہا خدا کی قسم! ہر اسے قتل کر دیں
 گے را اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوا کوئی شخصہ نہیں رہ جاتا کہ تم
 بھی منافق ہو، کیونکہ منافقوں کی طرف سے مدافعت کرتے ہو، اس پر اداس
 غور و غور قبیلوں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھنے ہی دے
 تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ابھی تک منبر پر تشریف رکھتے تھے
 منبر سے اترے اور لوگوں کو نرم کیا، اب سب لوگ خاموش ہو گئے۔
 اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو گئے۔ میں اس دن بھی روتی رہی، نہ میرا
 آنسو ٹھنکا تھا اور نہ ٹھنکا آتی تھی، پھر میرے پاس میرے والدین آئے ہیں
 دو راتوں اور ایک دن سے برابر روتی رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے
 روتے میرے دل کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ والدین
 ابھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری خاتون نے اجازت چاہی
 اور میں نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر
 رونے لگیں۔ ہم سب اسی طرح رہیں در رہے، تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھوں
 تشریف لائے اور بیٹھ گئے جس دن سے میرے متعلق وہ باتیں کہی جا رہی تھیں جو کبھی
 نہیں کہی گئی تھیں اس دن سے میرے پاس آپ نہیں بیٹھے تھے۔ آپ ایک بیٹھنے تک
 انتظار کرتے رہے تھے، لیکن میرے معاملے میں کوئی وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی
 تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لے دیے اور فرمایا
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے متعلق مجھے یہ باتیں معلوم ہوئی ہیں اگر تم اس معاملے میں بری ہو تو
 اللہ تعالیٰ بھی تمہاری برادرت ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ
 سے مغفرت چاہو اور اس کے حضور توبہ کرو کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا
 ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو ہی حضور اکرم
 نے اپنی گفتگو ختم کی، میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ اب ایک قطرہ بھی میری
 نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 میرے متعلق کہیے لیکن انھوں نے فرمایا، بتدريج مجھے نہیں معلوم کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کو مجھے کیا کہنا چاہیے، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جو کچھ فرمایا، اس کے متعلق ان حضور سے آپ کچھ کہیے، انھوں نے یہی فرمادیا کہ بتدريج
 مجھے نہیں معلوم کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہنا چاہیے۔ انھوں نے بیان کیا
 کہ میں تو عمر بھر کہی، قرآن مجھے زیادہ یاد نہیں تھا۔ میں نے کہا، خدا اگر وہ مجھے معلوم ہوا
 ہے کہ آپ لوگوں نے بھی لوگوں کی افواہ سنی ہے اور آپ لوگوں کے دلوں میں وہ بات

وَصَدَّقْتُمُوهُ بِهِ وَلَكِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّي بَرِيْءَةٌ
 وَاللّٰهُ يَنْفَعُ اِنِّي لَبَرِيْءَةٌ لَّوْ تَصَدَّقْتُمْ قَوْلِيْ بِذَلِكَ
 وَلَكِنْ اِعْتَدَنْتُ لَكُمْ بِاَمْرِ وَاللّٰهُ يَنْفَعُ اِنِّي
 بَرِيْءَةٌ تَصَدَّقْتُمْ وَاللّٰهُ مَا اَجِدُنِيْ وَ
 لَكُمْ مُّشْكِرًا اِنَّ اَبَا يُوسُفَ اِذْ قَالَ فَصَبْرًا حَسِيْلًا
 وَاللّٰهُ اَلْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ لَكُمْ كَخَوَلْتُ
 عَلٰى فِرَارِشِيْ وَاَنَا اَرْجُو اَنْ تُسَبِّحُنِيْ اَللّٰهُ
 وَلَكِنْ وَاللّٰهُ مَا ظَنَنْتُ اَنْ يُنْزِلَ فِيْ شَاقٍ
 وَحَسْبِيَ ذَلَاكَ اَحَقُّرُفِيْ نَفْسِيْ مِنْ اَنْ يُسَلِّمَ لَكُمْ
 بِالْقُرْآنِ فِيْ اَمْرِيْ وَلَكِنْ كُنْتُ اَرْجُو اَنْ
 يُبْرِئَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ فِيْ النَّوْمِ
 رُكُوْا يُسَبِّحُنِيْ اَللّٰهُ مُوَالِدُ مَا رَاَهُ قَبْلِيْ
 وَلَا حَرَمٌ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَقِّيْ اَنْزَلَ
 عَلَیْهِ فَاَخَذَهُ مَا كَانَ لَأَحَدٍ مِنَ الْمُبْرَحُوْلِيْنَ
 اَنْهُ لِيَتَّخِذَ مِنْهُ مِثْلُ الْجَمَانِ مِنَ الْمَرْكِي
 فِيْ يَوْمِ مَكَاثٍ فَلَمَّا سَرَى مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ وَهُوَ يَضْحَكُ فَصَحَّ
 اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ
 اَهْمِيْ اَللّٰهُ فَتَدْبِرُ اِيَّكَ اَللّٰهُ فَقَالَتْ لِيْ اِنِّي
 مُوْمِنٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ
 قُلْتُ لَا وَاللّٰهُ لَا اَمُوْر اِيْنِيْ وَلَا اَحَدٌ
 اِنَّ اللّٰهُ قَانَزَلَ اَللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ السَّوْمَ جَاءُوْا بِالْاَقْلَامِ
 مَعْصِيَةً بِكُمْ اَلْاُمَمُ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هَذَا فِي
 بَرَاءَتِيْ قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّیْقُ وَكَانَ يَلْفُفُ عَلٰى
 مِطْطَحٍ اِنَّمَا قَدْ يَفْرَأُ بِكُمْ مِنْهُ وَاللّٰهُ رَاَ اَنْتُمْ عَلٰى
 مِطْطَحٍ كَسِيْثًا اَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ يَا عَائِشَةُ قَانَزَلَ اللّٰهُ
 تَعَالٰى وَلَا يَأْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ
 اِلٰى قَوْلِهِ يَفْعُوْرُ رَجُلًا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ عَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّي
 لَا حُبَّ اَنْ يَنْفَعِرَ اللّٰهُ لِيْ فَدَجَعَهُ اِلَى مِطْطَحٍ

بیٹھ گئی ہے اور اس کی تصدیق بھی آپ لوگ کر چکے ہیں، اس لیے اب انہیں کہیں کہ
 میں (اس بہانے سے) بری ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی اس سے بری
 ہوں، تو آپ لوگ میری اس معاملے میں تصدیق نہیں کریں گے، لیکن اگر میں زندہ نہ
 اپنے دوسرے لوگوں، حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں
 تو آپ لوگ میری بات کی تصدیق کر دیں گے، بخدا میں اس وقت اپنی اور آپ
 دونوں کی کوئی مثال، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد (یعنی علیہ السلام کے مومنین باقی
 کہ انھوں نے بھی فرمایا تھا "پس مجھے میری جہل عطا ہوا اور جو کچھ تم کہتے ہو اس میں
 میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے" اس کے بعد ستر پر بیٹھے اپنا کعبہ دوسری طرف کر لیا،
 اور مجھے امید تھی کہ خود اللہ تعالیٰ میری براءت کریں گے، لیکن میرا یہ خیال کبھی نکلا کہ
 میرے متعلق وحی نازل ہوگی، میری اپنی نظر میں حیثیت اس سے بہت معمولی تھی کہ
 قرآن مجید میں میرے متعلق کوئی آیت نازل ہو۔ اں مجھے اتنی امید نہ تھی کہ آپ
 کوئی خطاب دیکھیں گے، جس میں اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ خدا کو اس کے
 ابھی آپ اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے اور نہ اس وقت تک گھر میں موجود کوئی باہر
 نکلا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ اللہ اشہد وحی سے آپ میں طرح پسینے
 پسینے ہو جاتے تھے وہی کیفیت اب بھی تھی، پسینے کے قطرات موتروں کی طرح آپ
 کے ہم مبارک سے گر رہے تھے، حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا
 تو آپ ہلے رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا
 آپ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمد بیان کر دو کہ اس نے ہمیں بری قرار دیا
 میری والدہ نے کہا جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کے کہہ دو جو جلا
 میں نے کہا، نہیں، خدا کی قسم! میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر کھڑی نہیں
 ہوں گی اور رسول اللہ کے اندر کی حمد بیان نہیں کر دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 نازل فرمائی تھی (ترجمہ) "جن لوگوں نے تہمت تراشی کی ہے، وہ تم میں سے کچھ لوگ
 ہیں" جب اللہ تعالیٰ نے میری براءت میں یہ آیت نازل فرمائی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جو مسلح
 میں انشا اللہ کے اخراجات خرابت کی وجہ سے خود ہی اٹھاتے تھے۔ کہا کہ اب خدا،
 اب میں مسلح پر کوئی چیز خرچ نہیں کر دوں گا کہ وہ بھی عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں
 شریک تھے (آپ خلا نہ ہی اور نادانستہ طور پر شریک ہو گئے تھے) اس پر اللہ تعالیٰ
 نے یہ آیت نازل فرمائی "تم میں سے صاحب فضل و صاحب مال لوگ قسم نہ کھائیں"
 اللہ تعالیٰ کے ارشاد غفور رحیم تک، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم میں اب
 میری یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے مسلح کے سامنے میں اللہ تعالیٰ

اَللّٰہُ فِی کَاثَ مُبْجَرِی عَلَیْہِ وَکَانَ رَسُوْلُ
اَللّٰہِ مَسْئَلِی اَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَمَّا لَزِیْتَبْ
بِیْنَتَا جَنْحُش عَنْ اَمْرِی فَقَالَ یَا زَیْنَبُ
مَا عَلِمْتُ مَا رَاَیْتُ فَقَالَتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَحْسِنْ سَمْعِی وَبَصَرِی وَاللّٰہُ مَا
عَلِمْتُ عَلَیْہَا اِلَّا خَیْرًا قَالَتْ وَهِيَ
اَلَسْنِی کَا نَفْسُ مَسْئَلِی فَقَصَصَتْہَا
اَللّٰہُ بِالْوَرَمِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ
ہِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ مِثْلَہُ قَالَ
وَحَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ رَبِیعَةَ بِنِ
اَبِی عَبَّیْدٍ الرَّحْمَنِ وَیَحْیٰ اَبْنِ سَعِیْدٍ
عَنْ اَنَسٍ بِنِ مَحْمُوْدٍ عَنْ اَبِی بَکْرٍ
مِثْلَہُ :

باب ۱۶۵۹ اِذَا اَذْنَى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاةً وَ
قَالَ اَبُو حَبِيْلَةَ وَحَدَّثْتُ مُبُوذَّ اَقْلَمًا رَافِیًا
مُحَمَّدًا قَالَ عَسَى الْمُوَيَّرُ اَبُو مَسَا
كَتَبْتُ بِحَقِّی قَالَ حَدَّثَنِی اَنَّهُ
رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَلِكَ اَذْهَبَ

کی مرضی کے خلاف مدبر اختیار کرنے کی وجہ سے) چنانچہ صلح رضی اللہ عنہ کو جو آپ
پہلے دیا کرتے تھے، وہ پھر دینے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب
بنت جحش راجع المؤمنین رضی اللہ عنہا سے بھی میرے متعلق پوچھا تھا۔ آپ
نے دریافت فرمایا کہ زینبؓ رقم عائشہؓ کے متعلق کیا جانتی ہو؟ اور
کیا دیکھا ہے؟ انھوں نے جواب دیا، میں اپنے کان اور اپنی آنکھ کی مخالفت
کرتی ہوں اگر جو چیز میں نے نہ دیکھی ہو یا نہ سنی ہو وہ آپ سے بیان کرنے
لگوں (خدا گواہ ہے کہ میں نے ان میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ عائشہؓ
نے بیان کیا کہ یہی میری ہمہ تن ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اُنھیں تقویٰ کی وجہ سے
بچا لیا کسی خلاف واقعات کہنے سے) ابو الریح نے بیان کیا کہ ہم سے یلع
نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن عروہ نے، ان سے عروہ نے اور ان سے
عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے زید بن اسلم نے اسی حدیث کی طرح۔ ابو الریح نے (دوسرا
سند میں) بیان کیا کہ ہم سے یلع نے حدیث بیان کی ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن
اور یحییٰ بن سید نے اور ان سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے، اسی حدیث
کی طرح ہے۔

۱۶۵۹۔ عرف ایک شخص اگر کسی کی تعدیل کر دے تو کافی ہے

اور ابو حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک روکا راستے میں پڑا ہوا پایا جب
مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا شاید غار ہاک کا باعث نہ ہو،
غالباً آپ مجھے اس معاملے میں متہم قرار دے رہے تھے لیکن میرے
قبیلہ کے سردار نے کہا کہ یہ مصلح آدمی ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر

لے، یہ طویل حدیث مذکور در میزان کے تحت اس لیے لائے ہیں کہ اس میں بریرہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کا ذکر ہے کہ معذور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
حضرت عائشہؓ کے متعلق دریافت فرمایا اور انھوں نے آپ کے فضائل و اخلاق پر اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ اسی طرح اس حدیث میں زینب رضی اللہ عنہا
کی شہادت کا بھی ذکر ہے۔ حدیث آئندہ بھی آئے گی۔

لے تعدیل کا مفہوم ہے کسی کی عدالت پر گواہی دینا۔ عدالت کے وصف کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آدمی شریف اور عمدہ عادات و اخلاق کا ہوا اور اُس میں سنجیدگی
اور مروّت ہو۔ یوں تو عربی میں عدالت کا مفہوم بہت وسیع ہے لیکن قضا و قانون کے باب میں زیادہ شدت سے کام لیا گیا تو پھر صحیح معنوں میں گواہ کا ماحول بھی ممکن
نہ رہے گا۔ اس لیے مفہوم کی تعین میں صرف اس کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ واقعی اللہ پر گواہیاں بآسانی مل سکیں اور اس میں زیادہ موثر گواہی کا موقع باقی نہ رہے
تعدیل کا لفظ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ گذر چکا ہے لیکن ہر موقع پر ہم نے اس کا ترجمہ کرنا کافی سمجھا۔ البتہ یہاں اس لفظ کو باقی رکھا ہے اور اس کی
تشریح کر دی ہے۔

لے یہ ایک خل ہے اور ایسے موقع پر پڑتے ہیں کہ بظاہر تو امن و سلامتی ہو، لیکن انجام اور حقیقت کے اعتبار سے معاملہ خطرناک ہو اور رضی اللہ عنہ نے سمجھا تھا کہ
مکس ہے یہ انھیں کا روکا ہوا اور بیت المال سے اس کا وظیفہ وصول کرنے کے لیے بچے کے متعلق خلاف واقعات کہہ رہے ہوں۔

وَعَلَيْتُمْ نَفَقَتُهُ

بِزَيْنَتِ بَنَاتِهِ

۲۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
أَشْيَثٍ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ الشَّرِيفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ دَيْلَتٌ قَطَعَتْ مُنَى صَاحِبَةٍ
قَطَعَتْ عَنْقَ صَاحِبَةٍ مِزَارًا لَهُ قَالَ مَنْ
كَانَ مِنْكُمْ مَادِمًا مَخَافَهُ لَا مَحَالَةَ فَتَقَبَّلُ
أَخْصِيْبُ فَلَا تَأْتِيهِ حَسْبُكَ وَلَا أُزِيحُ عَلَى
اللَّهِ أَحَدًا أَخْصِيْبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنَّ كَاتِبَ
يَعْلَمُ ذِيكَ مِنْهُ

باب ۱۶۶۰ مَا يَكُونُ مِنَ الْوَهَّابِ فِي
السَّحَرِ وَنَقْلُ مَا يَعْلَمُهُ

۲۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَسْتَعِيذُ عَلَى رَجُلٍ
وَيُطْلِقُ يَدَيْهِ فِي مَدَامِهِمْ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ وَأَوْقَعْتُمْ
فَهَرَّ الرَّجُلُ

باب ۱۶۶۱ بُلُوغُ الْقُرْبَانِ وَشَهَادَتُهُمْ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا بَلَغَ الْأَوْفَاتُ
مِنْكُمْ أَمْثَلَةً فَلْيَسْتَأْذِنُوا وَقَالَ مُؤَيَّدٌ إِحْمَلْتُمْ
فَأَنَّا بَيْنَ شَيْئٍ مَفْرُوعَةٍ سَنَةً وَبُلُوغِ النِّسَاءِ
فِي الْخَيْصِ يَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّزْقُ يَسِيرُ
مِنْ الْمُخَيَّصِ إِلَى تَوْلِهِمْ أَنِ يَنْتَهِنَ حَلَّتْ
وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ أَذْكَرْتُ جَارَةً لَنَا
جَدَّةً مَسْنَتٌ إِحْدَى وَعِشْرِينَ
سَنَةً

ایسی بات ہے تو پھر جاؤ، بچے کا نفقہ ہمارے ریت المال کے
ڈتے رہے گا۔

۲۴۷۴۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الوہاب نے خبر دی
ان سے خالد حذاف نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر نے اور
ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ دوسرے شخص کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا، افسوس، تم نے تو اپنے ساتھی
کی گردن کاٹ ڈالی، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، کئی مرتبہ آپ نے اسی
طرح فرمایا، پھر ارشاد فرمایا، اگر کسی کے لیے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنا ناگزیر ہو
ہو جائے تو یوں کہنا چاہیے کہ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں، ویسے اللہ اس کے
لیے کافی ہے اور اس کے باطن سے بھی واقف ہے (میں قطعیت اور یقین کے
ساتھ کسی کی تہلیل نہیں کر سکتا، ان اس کے شوق مجھے فلاں فلاں باتیں معلوم
ہیں، اگر واقعی وہ باتیں اس کے شوق اسے معلوم ہیں۔

۱۶۶۰۔ تعریف و توصیف میں مبالغہ پر نا پسندیدگی،
یعنی بات معلوم ہے اتنی ہی کہنی چاہیے۔

۲۴۷۵۔ ہم سے محمد بن صہبان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا
نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا
کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف کر رہا تھا اور تعریف و توصیف میں مبالغہ سے کام
لے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اس شخص کو ہلاک
کر دیا اور اس کی پشت توڑ دی۔

۱۶۶۱۔ بچوں کا بلوغ اور ان کی شہادت، اور اللہ تعالیٰ
کا ارشاد کہ "عجب تمہارے بچے احکام کی عمر کو پہنچ جائیں
تو پھر انھیں (گھروں میں جانے کے لیے) اجازت دینی چاہیے،
مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں احکام کی عمر کو پہنچا تو میں بارہ
سال کا تھا۔ اور روایوں کا بلوغ جن سے معلوم ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ جو عورتیں صحیح سے
مائوس ہو چکی ہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ان یضمن علیہن
نکاح حسن بن صالح نے فرمایا کہ میں نے اپنی ایک بیوی کو دیکھا کہ وہ کھانا
صال کی عورتیں وادی بن بکی تھیں

یہ عرب اور دوسرے گرم خطوں کے واقعات ہیں، جہاں لڑکے اور لڑکیاں بہت کم عمر میں بالغ ہوجاتی ہیں۔

۶۴۴ھ - ہم سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اُحد کی لڑائی کے موقع پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (مخافہ پر جانے کے لیے) پیش ہوئے تو انھیں اجازت نہیں ملی، اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی۔ پھر خزندہ خندق کے موقع پر پیش ہوئے تو اجازت نہ گئی، اس وقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی۔ نافع نے بیان کیا کہ جب یہ عمریں عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں، ان کی خلافت کے زمانے میں گیا تو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے فرمایا کہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان یہی حد ہے۔ پھر انھوں نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ جس بچے کی عمر پندرہ سال ہو جائے (اس کا فوجی وظیفہ) بیت المال سے مقرر کر دیں۔

۲۴۷۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے علاء بن یسار نے۔ اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل ضروری ہے۔

۱۶۶۲۔ قسم لینے سے پہلے، حاکم کا سوال مدعی سے کہ کیا

تمہارے پاس کوئی گواہی موجود ہے ؟

۸۷۴ - ہم سے محمدؐ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہؓ نے غبرویؓ اور انھیں اُمتش نے، انھیں شیعین نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کوئی ایسی قسم کھائی جس میں وہ جھوٹا تھا کسی مسلمان کا مال چھیننے کے لیے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح لے گا کہ نہ اوندھ نہ دوس اس پر غضبناک ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس پر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا اگر اچھا ہے، یہ حدیث میرے ہی متعلق آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی میرا، ایک یہودی سے ایک زمین کا ٹکڑا اٹھا، یہودی میرے حق کا اٹھا کر رکھ دیتا تھا، اس لیے میں اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔ حضور اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ میں مدی تھا اگر کوئی پہلے کرتا تو میری ہی ذمہ داری ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولؐ کا ہر قدم میرے پاس کوئی بھی نہیں، اس لیے آں حضورؐ نے یہودی سے فرمایا کہ ہر قدم کھانڈ۔ اشعث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بول پڑا یا رسول اللہؐ

٢٢٤٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي قَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَرَضْتُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ
أَرْبَعٍ مِثْرَةٍ سَنَةً فَلَمْ يُعْزِفْ ثُمَّ
عَرَضْتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ
عِشْرَةٍ فَأَجَارَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدْ مَكَ
عَلَى مُرَبَّنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةُ قَدَمَتُهُ
هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدِيثٌ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ
وَكُتِبَ إِلَى عَمَلِهِ أَنْ يَقْرَأُوا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عِشْرَةٍ هـ
٢٢٤٧ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بِإِسْنَادٍ رَوَاهُ يَنْبُغُ بِهِ الشَّيْخُ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَسَلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ هـ

باب ۱۶۶۲ سَوَالِ الرَّاكِبِ الْمُدْعَى هَلْ

لَكَ بِعِنَّةٍ قَبْلَ الْيَمِينِ ۖ

٢٣٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنِ الزَّهَرِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ
لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ كَفَى اللَّهَ
وَهُوَ عَلَيْهِ مَفْنُونٌ قَالَ فَقَالَ الزَّهَرِيُّ
بَيْنَ قَلْبِي وَبَيْنَ اللَّهِ كَذِبٌ ذَلِيلٌ سَعَاتُ
سَبْعِي وَتَسْعِي رَجُلٍ مِمَّنْ يَتَوَدَّ أَنْ يَرَى جَهَنَّمَ
فَقَدْ مَنَعَهُ مِنَ الْيَتَمِ وَالْيَتِيمَةُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَبْنَ
يَتَوَلَّى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَبْذُرُ
قَالَ فَتَسْمَعُ رَأَيْتُ قَالَ فَقَالَ لِيَسْمَعُوا مِنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ فَلَسْتُ نَارَ رَسُولِ اللَّهِ (١) رَأَيْتُ

پھر قریہ قسم کھائے گا اور میرا مل مجھم کر جائے گا۔ انھوں نے بیان کیا کہ یہی واقعہ پر ائمہ حقانی نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) ”جو لوگ اللہ کے مہر نہ سنبھال سکیں وہ معمولی پونجی خریدتے ہیں“ آخر آیت تک ۔

۱۶۶۳۔ اموال اور حدود میں مدعی علیہ کے ذمے صرف

قسم ہے (اگر مدعی قانون کے مطابق گواہی نہ پیش کر سکے)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدعی سے) فرمایا کہ تم اپنے دو گواہ پیش

کر دو ورنہ مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ ہو گا۔ قسبیہ نے بیان

کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے (کو ذکے

قاضی) ابن شبر نے بیان کیا کہ (مدینہ کے قاضی) ابو الزناد

نے مجھ سے مدعی کی قسم کے ساتھ صرف ایک گواہ کی گواہی کے

نافذ ہو جانے کے بارے میں گفتگو کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے ”اور تم اپنے مردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو واپس

اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، جن کو آپ

سے کہ تم مطمئن ہو تاکہ اگر کوئی ایک ان دو میں سے بھول جائے

تو دوسری اسے یاد دلادے“ میں نے کہا کہ اگر مدعی کی قسم کے

ساتھ صرف ایک گواہ کی گواہی کافی ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت

تھی کہ ایک دوسری کو گواہی یاد دلادے (اگر وہ بھول گئی ہو) اس

دوسری کے ذکر کی ضرورت ہی پھر کیا تھی ؟

۲۴۷۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث

بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا

تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ کے لیے قسم کھانے کا فیصلہ

کیا تھا۔

۱۶۶۴۔ باب

يُحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَا لِي قَالَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى اِنَّ الْاَذْيَنَ يَشْفَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَاَيُّهَا يَعْهَدُ
ثُمَّ قِيلَ لَهُ اِنِّي اُخْرَا لِي ۝

۱۶۶۳۔ اَلْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ فِي

الْأَمْوَالِ وَالْأَحْدَادِ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ شَاهِدًا أَوْ يَمِينَةً وَقَالَ قُتَيْبَةُ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ كَثْفَتِ

أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ

الْمُدْعَى فَقُلْتُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ

اشْتَشْهَدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ

كَأَنْتُمْ تَكُونُونَ رَجُلَيْنِ كَرَجُلٍ وَأَمْرَانِ

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا

فَتُضِلَّ الْآخَرَىٰ أَفَلَا تَفْقَهُونَ إِذَا

كَانَ يَكْتَفِي بِشَهَادَةِ شَاحِدٍ

وَيَمِينِ الْمُدْعَى فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ

تُدْكَرَ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَىٰ مَا

كَانَ يُصَلِّحُ بِهِ كَرَجُلٍ ۝

الْآخَرَىٰ ۝

۲۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ

عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَىٰ بِأَلْيَمِينٍ عَلَى

الْمُدْعَى عَلَيْهِ ۝

باب

۱۔ اسلامی قانون کے اعتبار سے گواہی صرف ایک طرف سے پیش کی جاسکتی ہے۔ یعنی مدعی کی طرف سے۔ اب یہ فیصلہ باقی رہ جاتا ہے کہ مدعی کے کہا

جائے تو یہ حالات کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں اور قاضی ہی بدانت میں پیش کرے اس کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ مدعی کے قرار دیا جائے تو اسلامی قانونی

مدعی کے لیے مزدی قرار دیا جائے کہ وہ گواہ پیش کرے۔ اگر وہ گواہ نہ پیش کر سکے تو مدعی علیہ سے کہا جائے گا کہ وہ قسم کھائے اور اس کی قسم

پر فیصلہ کر دیا جائے گا۔ صرف یہی دو صورتیں کسی معاملہ کے فیصلے کی ہیں، لیکن بعض ائمہ نے کہا ہے کہ مدعی کے پاس اگر دو گواہ نہ ہوں بلکہ صرف

ایک گواہ ہو تو اس سے قسم ہی لے لی جائے اور اس طرح ہی مسئلہ کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مسلک کے خلاف ہیں، اس

لیے احادیث کے نقطہ نظر ہی کے حق میں دلائل پیش کر رہے ہیں۔

فَدَاكَرَحَدِيثِ الْبَلْعَاتِ +

باب ۱۶۶۶ اَلْيَسِينُ بَعْدَ الْقَصْرِ +

۲۴۸۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ عَبْدِ الصَّمِيدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُشَّةٌ لَا يُكْتَسِبُهَا اللَّهُ وَلَا يُنْظَرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَا يَبْغِي يَتَنَمَّعُ مِنْهُ السَّيِّئُ وَرَجُلٌ يَبْغِي رَجُلًا يُبَايِعُهُ مَا لَا يَلْتَمِثُ فَإِنْ أَعَادَ مَا يُرِيدُ وَفِي لَهُ وَإِلَّا كَوْنُ يَنْوِي لَهُ وَرَجُلٌ مَادَمَ رَجُلٌ يَسْلَعُهُ بَعْدَ الْقَصْرِ فَخَلَفَ بِأَنَّهُ تَقَدَّ أَعْطَاهُ بِهِ كَدًّا أَوْ كَدًا فَآخَذَ هَا +

باب ۱۶۶۷ تَحِيَّتُ الْمَدْعَى عَلَيْهِ خَيْرٌ مِمَّا

وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَسِينُ وَلَا يُعْرَفُ مِنْ مَوْجِعِ إِفْعِيرِهِ - وَقَصْنِي مَرْوَانَ بِالْيَسِينِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْخَبَرِ فَقَالَ أَحَبُّتُ لَهُ مَا فِي وَجَعَلُ زَيْدٌ يَخْلِفُ وَأَبَى أَنْ يَخْلِفَ عَلَى الْخَبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَاكَ أَوْ يَسْمِينَا

۱۶۶۶ - مدعی علیہ پر جہاں قسم واجب ہوئی فوراً ہی اس سے قسم لی جائے گی اور اس جگہ سے کہیں دوسری جگہ اسے نہیں لے جایا جائے گا۔ مردان بن حکم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک مقدمے کا فیصلہ منبر پر بیٹھے ہوئے کیا اور (مدعی علیہ ہونے کی وجہ سے) ان سے کہا کہ قسم آپ میری جگہ اُٹھ کر کھائیے (یعنی منبر کے قریب) لیکن زید رضی اللہ عنہ اپنی ہی جگہ سے قسم کھانے لگے اور منبر کے پاس جا کر قسم کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ اس سے آپ کے نزدیک قسم میں کوئی تاکید و تنفیذ نہیں پیدا ہو سکتی تھی۔ مردان کو اس پر بڑا تعجب ہوا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہ فرمایا تھا کہ دو گواہ لا

لے گیا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مدعا قبول نہیں کیا اور بار بار یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تم پر حد جاری کی جائے گی۔ کیونکہ ان کا جو مدعا تھا وہ معاملے کا صرف ایک پہلو تھا۔ اگر صرف کسی کے مدعی کی بنیاد پر حکم کا حکم لگایا جائے تو دنیا میں فساد پھیل جائے گا۔ اس لیے معاملے کے ہر پہلو پر نظر رکھنی چاہیے اور سب کی رعایت ہونی چاہیے۔ احادیث کی آئندہ آئے گی۔

۱۶۶۷ - قسم میں تاکید و تنفیذ کی خاص مکان جیسے مسجد وغیرہ یا کسی خاص وقت جیسے عصر بعد یا محبوب کے دن وغیرہ سے نہیں پیدا ہوتی یہ اخاف کا مسلک ہے اور امام بخاری بھی یہی بتانا چاہتے ہیں کہ جہاں عدالت ہے اور قانون شریعت کے اعتبار سے مدعی علیہ پر قسم واجب ہوتی ہے اس سے قسم اسی وقت اور ویسی لی جائے گی۔ قسم لینے کے لیے دکی خاص وقت کا انتظار کیا جائے اور نہ کسی مقدس جگہ اسے لے جایا جائے، اس لیے کہ مکان و زمان سے اہل قسم میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔

فَلَمْ يَخْصَ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ ۝

درہ فریق ثانی کی قسم پر قبضہ ہوگا، آپ نے کسی خاص جگہ کی قسم کے لیے اختصاص نہیں فرمائی تھی۔

۲۴۸۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو ذر اہل نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قسم اس لیے کھاتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ کسی کا مال رونا جائز ہو (مذہب پر) منہ کر جائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ خداوند قدوس اس پر غضبناک ہوں گے۔
۱۶۶۸۔ جب لوگوں نے قسم واجب ہوتے ہی ایک دوسرے سے پہلے کھانے کی کوشش کی۔

۲۴۸۴۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن خدیج، انھیں مہام نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اشخاص سے قسم کھانے کے لیے کہا (ایک ایسے مقدمے کے سلسلے میں جس کے یہ لوگ مدعی علیہ تھے) قسم کے لیے سب ایک ساتھ آگے بڑھے تو اُن حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قسم کھانے کے لیے ان میں باہم قرعہ اندازی کی جائے، کہ پہلے کون قسم کھائے۔

۱۶۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”جو لوگ اللہ کے عہد اور

اپنی قسموں کے ذریعہ معمولی پونجی حاصل کرتے ہیں“

۲۴۸۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن ہارون نے خبر دی، انھیں عوام نے خبر دی، کہا کہ ہم سے ابراہیم ابو اسماعیل سکسی نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ایک شخص نے اپنا سامان دکھا کر (بیچنے کے لیے) اللہ کی قسم کھائی کہ اس سامان کا اتنا مل رہا تھا، حالانکہ اتنا اسے نہیں مل رہا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ معمولی پونجی حاصل کرتے ہیں“ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گاہکوں کو بچانے کے لیے قیمت بڑھانے والا سود خوار کی طرح خائن ہے۔

۲۴۸۶۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو ذر اہل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

۲۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْطَعَ بِهَا مَا رَزَقَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبٌ ۝

بَابُ ۱۶۶۸ إِذَا تَرَكَ قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ ۝

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَهْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَمَرُوا أَنْ يُسَمَّ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ ۝

بَابُ ۱۶۶۹

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْرُونَ

بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ۝

۲۴۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا لُثُومٌ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَقَامَ رَجُلٌ بِلَعْنَةٍ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَفْعَلُ بِهَا مَا كُنْتُ يُعْطِيهَا فَكَرَرْتُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى النَّاسُ جَشَّاءُ كَلَّ رَجُلًا خَائِنًا ۝

۲۴۸۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ كَاذِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُكَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَنْ يَمِينٍ كَاذِبًا
يَقْتُطِعْ مَالَ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ
لَيْقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْكَ عَصَبَانٌ وَأَنْزَلَ
اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي الْعُشْرَانِ إِنَّ
الَّذِينَ يَشْتَرُونَ يَعْمَدُوا اللَّهَ وَآيْمَانَهُمْ
فَمَنَا حَيْسَرًا أَلَا يَتَذَكَّرُ لَوْلَا أَلَمْ يَشْعُرْ فَقَالَ
لِمَا حَذَّكَمُ عَبْدُ اللَّهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذَّاءُ كَذَا
قَالَ فِي الْيَوْمِ كَذَّاءُ

بَابُ ۱۶۷ كَيْفَ يُسْتَحْتَفُ ؟ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى يَخْلُقُونَ يَا لَكُمْ نَكْرًا وَقَوْلُهُ عَزَّ
وَجَلَّ ثُمَّ جَاءُواكَ يَخْلُقُونَ يَا اللَّهُ إِنَّ
أَرْزُقَنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا يَقَالُ
يَا اللَّهُ وَيَا اللَّهَ وَيَا اللَّهَ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ حَلَفَ
بِاللَّهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يَخْلُقُ
بِغَيْرِ اللَّهِ

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا مَا يَكُ عَنْ عَوَمِ أَبِي سَهْلٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عَفِيٍّ أَنَّ اللَّهَ
يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنْ الْإِسْلَامِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَسَّ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ
هَلْ عَلَى عَذْرَاهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصِيَامَ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَى عَذْرَاهَا قَالَ لَا إِلَّا
أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَى عَذْرَاهَا

بھولی قسم اس لیے کھاتا ہے کہ اس کے ذریعہ کسی کا مال یا کسی کے مال کی بچہ
انہوں نے بیان کیا کہ اپنے بھائی کا مال سے جسے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس مال
میں سے لے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں قرآن
میں یہ آیت نازل فرمائی تھی ”کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ
پرہیز حاصل کرتے ہیں“ الخ پھر مجھ سے اشعث رضی اللہ عنہ کی کلمات بھولی تو انہوں
نے پوچھا کہ محمد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آج تم لوگوں سے کیا حدیث بیان
کی تھی میں نے ان سے بیان کر دی تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی دل سے
کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۶۷۔ قسم کیسے لی جائے گی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وہ
لوگ آپ کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں“ (اپنا عذر پیش کرتے
ہوئے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”پھر وہ لوگ آپ کے پاس آتے
ہیں اور اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہمارا اپنے طرز عمل سے مقصد
غیر خواہی اور موافقت کے سوا اور کچھ نہ تھا“ اور کہا جاتا ہے۔
باللہ، تاللہ، واللہ (اللہ کی قسم) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، اور وہ شخص جو اللہ کی قسم عصر بعد بھولی کھاتا ہے
اور اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھاتی چاہیے۔

۲۴۸۵۔ ہم سے اسحاق بن محمد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچانے، ان سے ابو سہل نے
ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے
سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں آئے اور اسلام کے متعلق پوچھنے لگے۔ آن حضور نے فرمایا، دن اور
رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا (مسلماً کی اور بہت سی ضروریات کے لیے)
انہوں نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں
یہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی طرف سے کچھ کر لو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اور رمضان کے روزے (وہی اسلام میں سے ہیں) انہوں نے پوچھا،
کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ واجب ہے، آپ نے فرمایا کہ نہیں، سوا اس کے کہ
جو تم اپنے طور پر رکھو۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے سامنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا تو انہوں نے پوچھا، کیا (جو واجب زکوٰۃ

نے میں قسم میں چھوڑ لی جاسکتی ہے۔ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ قسم اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات ہی کی کھاتی چاہیے جیسا کہ قرآن کی آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

قَالَ لَا إِذَا أَنْ تَطَوَّعَ كَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ۝

بن بن بن

۲۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرْنَا فِعْرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَخْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْنُتْ ۝

بَابُ ۱۶۱ مَنْ أَقَامَ الْبَيْتَةَ بَعْدَ الْيَمِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ الْبَيْتَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاحِرَةُ ۝

۲۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَحْتَضِرُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَعَلْتُمْ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا يَقُولُ فَلَنَسَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِمَّنِ الشَّارِ فَلَا يَأْخُذُهَا ۝

بَابُ ۱۶۲ مَنْ أَمَرَ بِإِجَارِ الْوَعْدِ فَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ إِسْمَاعِيلُ رَأَى كَانَ صَادِقُ الْوَعْدِ وَتَقَى ابْنُ الْأَشْوَجِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ

آپ نے بتائی ہے، اس کے علاوہ بھی پھر کوئی چیز واجب ہے (اموال میں) اس مضمون میں فرمایا کہ نہیں سوا اس کے جو تم خود اپنی طرف سے دو۔ اس کے بعد وہ صاحب یہ کہتے ہوئے جانے لگے کہ خدا گواہ ہے، میں نہ ان میں کوئی زیادتی کروں گا اور نہ کوئی کمی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انہوں نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہوئے۔

۲۴۸۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ نافع نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے ورنہ غامض رہنا چاہیئے۔

۱۶۱۔ جس مدعی نے (مدعی علیہ کی) قسم کے بعد گواہ پیش

کیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ ممکن ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ میں کوئی ایک دوسرے سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا مقدمہ پیش کر سکتا ہو، طاووس، ابراہیم اور شریح رحمہم اللہ نے فرمایا کہ عادل گواہ جھوٹی قسم کے مقابلے میں قبول کیے جانے کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۴۸۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے زید بن اوران سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ میرے یہاں اپنے مقدمات لاتے ہو اور یہ ممکن ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ میں سے ایک دوسرے سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا مقدمہ پیش کر سکتا ہو، اس لیے اگر میں کسی فریق کے لیے اس کی (اچھی) بحث کے نتیجے میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کروں تو اس کے سوا کچھ نہیں ہوا کہ میں نے دوزخ کا ایک حصہ اسے دے دیا ہے جسے دینا ہی بہتر ہے۔

۱۶۲۔ جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا جن بیری دم

نے یہ کیا تھا۔ اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس وصف سے کیا ہے کہ وہ وعدے کے سچے تھے۔ ابن اشوج نے

اسے جہور امت کا مسلک یہ ہے کہ وعدہ پورا کرنے کے لیے کسی سے کہنا یا اس کا حکم دینا، یہ لوگوں کا اپنا بھی معاملہ ہے قضا یا قانون کے تحت نہیں آتا لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وعدہ کرنے کا حکم بھی قضا کے تحت آ سکتا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی غالباً اس باب میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔

پورا کرنے کے لیے فیصلہ کیا تھا (عدالت میں) اور سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسے نقل کیا تھا۔ مسور بن غزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اپنے ایک داماد کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا، اُسے پورا کیا، ابو عبد اللہ نے کہا کہ اسحاق بن ابراہیم کو میں نے دیکھا کہ وہ ابن اشوح کی حدیث سے استدلال کرتے تھے۔

۲۴۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ انھیں ابرو سفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل سے ان سے کہا تھا، میں نے تم سے پوچھا تھا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (تھیں) کس بات کا حکم دیتے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ تمہیں ناز، صدقہ، عفت، عہد کے پورا کرنے اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں اور یرب کی ہفت ہے

۲۴۹۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسمیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسہل نے، ان سے نافع بن مالک بن ابی عامر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب کوئی بات کہی ہو کہی، امانت اسے دی گئی تو اس نے اس میں خیانت کی اور وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کی۔

۲۴۹۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی ان سے ابن حریج نے بیان کیا، انھیں عمرو بن دینار نے خبر دی، انھیں محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہی (بحرین کے عامل) علاء بن حضری رضی اللہ عنہ کے یہاں سے مال آیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس کسی کا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قسم ہو یا آل حضور کا کوئی وعدہ ہو تو وہ ہمارے یہاں آئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ اتنا اتنا مال مجھے عاقبت فرمائیں گے۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ برطعائے اور میرے ہاتھ پر پانچ سوا درپھر پانچ سوا درپھر پانچ سو گن دیئے۔

ذَلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ ابْنُ سُرَيْبٍ مَخْرَمَةٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صَهْرًا لَهُ قَالَ وَعَدَنِي قَوْفِي لِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَخْتَجِرُ بِحَدِيثِ بْنِ أَشْوَحَ

۲۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ مَاذَا يَا مُرْكُزُ فَرَأَيْتَ أَنَّهُ أَمَرَكَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَقَابِ وَالْوَفَا بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الزَّمَانَةِ قَالَ وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيِّ ۖ ۲۴۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ شَارِعِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَكَ كَذَبَ وَإِذَا أَوْثَقَكَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَكَ أَخْلَفَ ۖ

۲۴۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ آيَاتٍ بَلَّغَ مِنْ قِبَلِ الْعَلَائِقِ الْخَضَوِيِّ يَقَالُ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كُنْتُ لَهُ فَبَلَّغْهُ عِدَّةً فَلْيَأْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي يُعْطِينِي هَكَذَا وَهَكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ قَاتِلَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَكَذَّبَنِي بِيَدِي خَمْسًا ثُمَّ خَمْسًا ثُمَّ خَمْسًا ثُمَّ خَمْسًا مِائَةً ۖ

۲۴۹۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں سعید بن سلیمان نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کیا، ان سے سالم بن اظہر نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ عیرو کے ایک یہودی نے مجھ سے پوچھا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہر کے ادا کرنے میں، کون سی مدت پوری کی تھی زنی آٹھ سال کی یا دس سال کی، میں کا قرآن میں ذکر ہے، میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں، ہاں عرب کے عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ لوں (تو پھر تمہیں بتاؤں گا) چنانچہ میں نے ابن عباس رضی سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ آپ نے بڑی مدت پوری کی (دس سال کی) جو دونوں مدتوں میں بہتر تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب کسی سے وعدہ کرتے تو اسے پورا کرتے تھے۔

۱۶۷۳۔ غیر مسلموں سے شہادت دینے کا مطلب کی جائے؟
شبی نے بیان کیا کہ دوسرے ادیان والوں کی شہادت ایک سے دوسرے کے خلاف یعنی جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ ”ہم نے ان میں باہم دشمنی اور بغض کو ہوا دے دی ہے۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے نقل کیا کہ اہل کتاب کی (ان کی مذہبی روایات میں) نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب مکہ یہ کہہ لیا کہ وہ کہہ لیا کہ جو کچھ اس نے نازل کیا، سب پر ہم ایمان لائے۔ الآیہ۔

۲۴۹۴۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اسے مسلمانو! اہل کتاب سے تم کوئی حوالا نہ کرتے

۲۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَذْهَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ يَهُودِيًّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتَةِ آتَى الْأَحْبَابِ فَغَضَى مُوسَى قُلْتُ كَوَ أَذْرَى عَشَى أَقْدَرَ عَلَى حَنْدٍ انْقَرَبَ كَمَا سَأَلَهُ فَقَبَضْتُ فَمَسَنْتُ بَنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ غَضَى الْأَكْرَهَا وَأَطِيبَ لَهَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ قَعَلَ ۖ

باب ۱۶۷۳ لَا يُقْبَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْبَيْتِ يَغْضِبُهُمْ عَلَى بَعْضِ يَقُولِهِ تَعَالَى فَأَعَزَّيْنَا بَيْنَهُمُ الْفِدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكْذِبُوا بُوَهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْأَمَةُ ۖ

۲۴۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ مسلم ہوتا ہے کہ اسلامی عدالت، غیر مسلموں کی شہادت قبول نہ کرے لیکن احفاد کے نزدیک ان کی شہادت بھی قبول کی جائے گی اور ان کی شہادتوں پر فیصلے بھی کیے جائیں گے۔ اگرچہ اس باب کے دونوں مذاہب میں تفصیل ہے لیکن بنیادی طور پر احفاد یہ کہتے ہیں کہ کوئی غیر مسلم اگر کسی دوسرے غیر مسلم کے خلاف شہادت میں پیش کیا جائے اور گواہ کی شرائط اس پر پوری اترتی ہوں تو اس کی گواہی مقبول کی جائے گی، مسلمان بھی کسی غیر مسلم کو اپنے مقدمے میں گواہ کے طور پر پیش کر سکتا ہے اور عدالت کو، اگر گواہ بیٹنے کی اس میں شرائط موجود ہیں، اس کی گواہی قبول کرنی پڑے گی۔ ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت لائی گئی، جنھوں نے نہ کیا تھا۔ تو ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے چار شاہد لاؤ۔ علامہ مارونی رحمہ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس کی سند عمدہ ہے اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کی شہادت کی اجازت دی تھی۔ علامہ مارونی رحمہ نے اس حدیث کو مسلم کی شرائط کے مطابق بتایا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جو دلائل اس کے خلاف نقل کیے ہیں اگر ان پر غور کیا جائے تو واضح ہو گا کہ وہ امور قضا اور عدالت سے متعلق سرے سے نہیں ہیں اور اس باب میں ان سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

ہو، حالانکہ تھاری وہ کتاب جو تھار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بعد میں نازل ہوئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہو اور اس میں کسی قسم کی آمیزش بھی نہیں ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہی کتاب چکا ہے کہ اہل کتاب نے اس کتاب کو بدل دیا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا تھا۔ اور خود ہی اس میں تیسر کر دیا اور پھر کہتے تھے کہ یہ کتاب (ان زیادتیوں اور تیزات کے ساتھ جو خود انہوں نے کئے تھے) اللہ کی طرف سے ہے، ان کا مقصد اس سے صرف یہ تھا کہ اس طرح تھوڑی پونجی (دنیا کی) حاصل کر سکیں۔ ہرگز نہیں۔ (تھار ظر عمل اس وجہ سے اور بھی سنگین ہے کہ) مجاہد نے ان کے کسی آدمی کو بھی نہیں دیکھا کہ وہ ان آیات کے متعلق تم سے کچھ پوچھتا ہو جو تم پر (تھار سے) نبی کے ذریعہ نازل کی گئی ہیں۔

۱۶۷۴۔ مشکلات کے مواقع پر قرعہ اندازی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”جب وہ اپنے قلم ڈالنے لگے (قرعہ اندازی کے لیے تاکہ اس کی تعیین کر سکیں کہ) میری کفالت کون کرے گا؟“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) کہ جب سب لوگوں نے اپنے اپنے قلم ڈالے (نہر اردن میں) تو تمام قلم پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہہ گئے، لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم اس بہاؤ میں اوپر اگیا اس لیے انہوں نے ہی مریم علیہا السلام کی کفالت کی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاٰتٰہُمْ کے معنی ہیں ”قرعہ اندازی کی“ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ (میں من المدحضین کے معنی میں) من المسہرین (یعنی قرعہ انہیں کے نام نکلا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی مقدمہ میں مدعی علیہ ہونے کی بنا پر) چند اشخاص سے قسم کھانے کے لیے کہا تو وہ سب (ایک ساتھ) ہر گے بڑھے، اس لیے آپ نے ان میں باہم قرعہ ڈالنے کے لیے فرمایا کہ سب سے پہلے قسم کون کھائے۔

۲۲۹۵۔ ہم سے عمرو بن جعفر بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعیب نے حدیث بیان کی، انہوں نے عثمان بن بشر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے حدود کے بارے میں مدائمت برتنے والے اور اس میں مبتلا ہو جانے والے کی مثال ایسا ہی قوم کی ہے جس نے

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْتَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتٰبِ وَكِتٰبُكُمْ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذْتُمُ الْاَخْيَارِ بِاللّٰهِ تَعَزَّوْا زَنَہُ تَمْ يُشَبُّ وَ قَدْ حَذَّ كَلْمُ اللّٰهِ اِنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ يَكْفُرُوْنَ مَا كَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوْا بِاَيْدِيْهِمْ اَلْكِتٰبَ فَقَالُوْا هٰؤُلَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ يَبِيْشْتَرُوْا بِهٖ نَمْنًا قَلِيْلًا اَكَلَا فِيْہَا كَدَّ مَجَآءَ كَدِّ نَرِّ اَنْعَلُوْا عَنْ مُسَاكِلَتِہُمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا مِنْہُمْ رَجْعًا قَطُّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُنْزِلَ عَلَیْكُمْ

بَابُ ۱۶۷۴ اَلْمُتْعَدَّةُ فِي الْمَشْكَلَاتِ وَ قَوْلُهُ اِذْ يُلْعَنُ اَكْلًا مَعَهُ اَيْتُهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَ قَالَ بَنُ عِيَّابٍ رَوَّ اَخْتَرُوْا فَجَرِيَتْ تَوَلَّوْا مَعَ الْجَوْرِيَّةِ وَ عَلَّ قَلْمُ زَكْرِيَّا الْجَوْرِيَّةَ فَلَقَهَا زَكْرِيَّا وَ قَوْلُهُ فَاَهَمَّ اَقْرَعُ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ مِنَ الْمَسْهَرِ مِنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَرْضَ الشَّيْءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمِ الْيَمِيْنِ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ اَيْتُهُمْ يَحْلِفُ

بنت بنت

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ اَنْهُ سَمِعَ الشَّعْبَانَ بْنَ كَيْشِيرٍ يَقُوْلُ قَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدَّحِيْنَ فِيْ حَدُوْدِ اللّٰهِ وَ اَنَّا قَبْرٌ فِيْہَا مَثَلُ قَوْمٍ اُسْقُوْا

سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا
وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي
فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالسَّمَاءِ عَلَى الَّذِينَ
فِي أَعْلَاهَا فَتَأْذُوهُمْ فَتَأْخُذُ فِتْنًا
فَجَعَلَ يَتَقَرَّرُ اسْفَلُ السَّفِينَةِ
فَاتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأْذَنِيكُمْ
فِي ذَلَالِي مِنَ السَّمَاءِ فَإِنْ
أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَجْحُوهُ وَتَجَّوْا
أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلِكُوهُ وَ
أَهْلِكُوا أَنْفُسَهُمْ ۝

۲۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِیَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ
بْنُ زَيْدٍ الْفَضَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ
امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ
أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ طَارَ لَنَا سَهْمُهُ
فِي الْمَسْكَنِ حِينَ أَقْرَعَتِ الْفَضَارِ مَسْكَنِي
الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ
عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ فَاشْتَكَى فَمُرَضَّاهُ
حَتَّى إِذَا تَوَقَّيْتُ وَجَعَلَنَاهُ فِي بُيَارِهِ دَخَلَ
عَلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا السَّائِبَ فَتَهَادَيْتُ
عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَكَ فَقُلْتُ
لَا أَدْرِي يَا بَنِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا عُثْمَانُ فَقَدْ
جَاءَهُ وَاللَّهُ الْيَقِينُ وَإِنِّي لَا رَجُوءَ لَهُ الْخَيْرُ وَاللَّهُ
مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِهِ قَالَتْ
قَوْلَهُ لَا أَدْرِي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا وَأَخْبَرَنِي ذَلِكَ

ایک کشتی (پر سفر کرنے کے سلسلے میں) قرعہ اندازی کی۔ اس کے نتیجے میں کچھ لوگ نیچے کی منزل
پر سوار ہوئے اور کچھ اوپر کی منزل پر۔ نیچے کے لوگ پانی لے کر اوپر کی منزل سے گزرتے
تھے اور اس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی تھی اس خیال سے کہ اوپر کے لوگوں کو
ان کے جانے آنے سے تکلیف ہوتی ہے) نیچے والے کھانا ڈالنے کی کشتی کے نیچے کا حصہ
کاٹنے لگے (تاکہ ان سے سفر کا پانی لے لیا کریں۔ اب اوپر والے آئے اور کھانے
لگے کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ انھوں نے کہا کہ تم لوگوں کو رہا رہے اور جانے آنے سے تکلیف
ہو رہی تھی اور ہمارے لیے بھی پانی ضروری تھا۔ اب انھوں نے اگر نیچے والوں کا ہاتھ
کپڑ لیا اور انھیں ان کی حماقت سے روک دیا) تو انھیں بھی ہمت دی اور خود بھی ہمت
پائی، لیکن اگر انھیں چھوڑ دیا (اور جو وہ کر رہے تھے انھیں کرتے دیا) تو انھیں
بھی ہلاک کیا اور خود بھی ہلاک ہو گئے۔

۲۴۹۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان
سے زہری نے بیان کیا، ان سے خارجہ بن زید انصاری نے حدیث بیان کی کہ ان کی
رشتہ دار ایک خاتون ام عطاء رضی اللہ عنہا نے جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بیعت بھی کی تھی، انھیں خبر دی کہ انصاری نے جب مہاجرین کو رحمت کے فوراً
بعد اپنے یہاں ٹھہرانے کے لیے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے
قیام کا انتظام ہمارے حصے میں آیا۔ ام عطاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ عثمان بن
مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں ٹھہرے (اور کچھ دنوں بعد) بیمار پڑ گئے۔ ہم نے ان کی تیماردگی
کی لیکن ان کی وفات ہو گئی اور جب ہم انھیں کفن دے چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے کہا، ابوالنبی عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت) تم پر اللہ کی رحمتیں
نازل ہوں، میری گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے یہاں تمھاری ضرورت و تکمیل
کی ہوگی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا یہ بات تمھیں کیسے معلوم ہو گئی کہ اللہ
تعالیٰ نے ان کی عزت و تکمیل کی ہوگی۔ میں نے عرض کیا، میرے ماں اور باپ آپ پر فدا
ہوں یا رسول اللہ! مجھے یہ بات کئی ذریعہ سے معلوم نہیں ہوئی ہے پھر آن حضور رضی اللہ
فرمایا، عثمان کا جہاں تک معاملہ ہے، تو خدا شاہد ہے کہ ان کی وفات ہو چکی ہے اور
میں ان کے بارے میں (خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے) خبر ہی کی توقع رکھتا ہوں لیکن خدا کی
قسم، رسول اللہ ہونے کے باوجود خود مجھے یہ بھی علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا
(عثمان رضی اللہ عنہ کا تو کیا ذکر) ام عطاء کہنے لگیں خدا کی قسم، اب میں اس کے بعد کسی شخص کی باقی
کبھی نہیں بیان کروں گی (اس تین کے ساتھ) اس سے مجھے رنج بھی بہت ہوا (کہ
آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں نے کس تین کے ساتھ ایک ایسی بات کہی جس کا مجھے علم تھا)

قَالَتْ قَنِيمُ فَأُرِيَتْ يُعْمَلُ عَيْنَا
تَجْرِي تُجْتَبِئُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ

۲۲۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ مَعَهُمَا
خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يُقْسِمُ لِكُلِّ مَرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَها
وَلَيْلَتَها عِدَّتَانِ سَوْدَةٌ مِنْ زَمْعَةٍ وَهَبَتْ يَوْمَها وَ
لَيْلَتَها لِنَائِشَةٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِي بِذَلِكَ
يَوْمًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۹۸ - حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَيْعَكُمْ النَّاسُ
مَا فِي الْمِتَدَّاءِ وَالصُّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا
إِلَّا أَنْ يَسْتَحْضُوا عَلَيْهِ لَا اسْتَحْضُوا وَتَوَيْعَكُمْ مَا فِي
الْمُحْجِرِ لَا سَتَقُوا إِلَيْهِمْ وَتَوَيْعَكُمْ مَا فِي
الْعَمَةِ وَالصُّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا

انہوں نے بیان کیا کہ (ایک دن) میں سوئی ہوئی تھی کہ خواب میں عثمان کے یہاں
ایک جادری چشمہ دیکھا میں رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ
سے خواب بیان کیا، آپ حضور نے فرمایا کہ یہ ان کا (نیک) عمل تھا۔

۲۲۹۷ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی
انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خبر دی اور
ان سے عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے
تو اپنی اندواج میں قرعہ اندازی فرماتے اور جن کا حصہ نکل آتا، انہیں اپنے ساتھ
لے جاتے حضور اکرم کا یہ بھی معمول تھا کہ اپنی ہر بیوی کے لیے ایک دن اور ایک
رات متعین کر دی تھی (باری باری) البتہ سو وہ بنت زعفران نے (اپنی عمر کے آخر میں)
اپنی باری آپ حضور کی زوجہ عائشہؓ کو دے دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خوشنودی و درمنا حال ہو (کیونکہ وہ خود بزرگی ہو چکی تھیں)۔

۲۲۹۸ - ہم سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے ابوبکر کے مولیٰ سمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے
اور ان سے ابومریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگوں کو معلوم
ہو تا کہ اذان اور صفت اول کی کتنی برکت ہے پھر انہیں اس ثواب کے حامل کرنے
کے لیے قرعہ اندازی کرنا پڑتی تو وہ قرعہ اندازی بھی کرتے اور اگر انہیں معلوم ہو جاتا
کہ عشاء اور صبح کی نماز کی کتنی فضیلتیں اور برکتیں ہیں تو گھٹنوں کے بل اگر آنا
پڑتا پھر بھی آتے۔

صَلَحُ كَمَسَائِلِ

كِتَابُ الصَّلَحِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۶۷۵ - لوگوں میں باجم صلح کر دینے سے متعلق آیات و احادیث
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ان کی اکثر سرگوشیوں میں غیر نہیں ہوا
ان (سرگوشیوں کے) جو حد تک یا بھی بات کی مدت لوگوں کو ترغیب
دلائیں یا لوگوں کے درمیان باجم صلح کرائیں اور جو شخص یہ اعمال اللہ تعالیٰ
کی خوشنودی کے لیے کرے گا تو جلد ہی ہم اسے عظیم اجر دیں گے اور
اُمم کا اپنے اصحاب کے ساتھ مختلف مقامات پر لوگوں میں باجم صلح
کرانے کے لیے جانا۔

۱۶۷۵ مَا جَاءَ فِي الْأَصْلَحِ بَيْنَ النَّاسِ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ جُلُومِهِمْ
إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ
أَصْلَحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ
أَجْرًا عَظِيمًا وَخُرُوجِ الْأَمَامِ إِلَى الْمَوَاقِعِ
لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ +

۲۴۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَاةٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ
اَنَّا سَأَلْنَا بَعْثَ بَنِي عَمْرِو وَهُوَ عَوْفٌ كَانَتْ بَيْنَهُمْ
شَيْءٌ وَفَرَحَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَا
مِنْ أَهْلِهِمْ يُصَلِّهِمْ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَأْتِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِرَأْسٍ فَذَلِكَ بِالصَّلَاةِ
وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلَى
أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَبَسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تُوَفَّرَ
النَّاسُ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ
فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَنَّى فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ
فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ
حَتَّى أَكْثَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي
الصَّلَاةِ فَانْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَأَاهُ فَامْسَكَ إِلَيْهِ يَدَهُ فَأَمَرَ بِصَلَاتِهِ كَمَا هُوَ
فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ رَجَعَ
الْمَقْرُومُ وَرَأَاهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ
فَنَمَا فَرَحَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِذَا نَأَيْبَكُمْ شَيْءٌ عَزَّ فِي صَلَاتِكُمْ أَحْذَرُوا بِالتَّصْفِيحِ
أَنْتُمْ التَّصْفِيحُ لِلنَّبِيِّ مَنْ تَأَيَّبَ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ
فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ
أَحَدٌ إِلَّا لَنَقَتْ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ جِئْتَ أَشْرَفَ
إِلَيْكَ لَمْ تَقُلْ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِإِنِّي
خَافْتُ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدًا اللَّهُ بْنُ أَبِي نَاطِلٍ

۲۴۹۹۔ ہم سے سعید بن ابی مرزوم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتادہ
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن عبد
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (قبائری) ابو عمرو بن عوف میں باہم کچھ رخصت ہو گئی تھی تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو ساتھ لے کر ان کے یہاں ان میں
باہم صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے (آپ لوگوں میں صلح صفائی میں مشغول رہے)
اور نماز کا وقت ہو گیا، لیکن آپ تشریف نہ لائے بیچا پنجہ ہلال رضی اللہ عنہ نے آگے
برہرے اذان دی، ابھی تک چہرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے تھے
اس لیے وہ (اُن حضور میں) کدایت کے مطابق، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے
اور ان سے کہا کہ اُن حضور وہیں رک گئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا ہے، کیا
آپ لوگوں کو نماز پر دعا دیں گے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو۔ اس کے بعد
نماز کی اقامت ہوئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے (نماز کے درمیان میں) نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے پہلی صف میں پہنچے (ابو بکر رضی
اللہ عنہ نے اس کے لیے) لوگ بار بار ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگے، ابو بکر رضی اللہ عنہ کسی
دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے (لیکن جب بار بار ایسا ہوا تو) آپ متوجہ ہوئے اور
محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پیچھے ہیں، حضور اکرم نے اپنے
ہاتھ کے اشارے سے انھیں حکم دیا کہ جس طرح وہ نماز پڑھا رہے ہیں اسے جیسا
رکھیں، لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد بیان کی اور اٹھے پاؤں
پیچھے آگئے اور صف میں مل گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور لوگوں کو
نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں ہدایت
کی کہ لوگو! جب نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگتے ہو ہاتھ
پر ہاتھ مارنا تو عورتوں کے لیے ہے، مردوں کو جس کی نماز میں کوئی بات پیش آئے
تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے، کیونکہ وہ لفظ جو بھی سنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا اور
لے ابو بکر رضی اللہ عنہ جب میں نے اشارہ بھی کر دیا تھا تو پھر آپ لوگوں کو نماز کیوں نہیں
پڑھاتے رہے؟ انھوں نے عرض کیا، ابو قتادہ کے بیٹے کے لیے یہ بات مناسب نہ
تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے نماز پڑھا لے (حدیث اور
اس پر نوے پہلے گزر چکا ہے)۔

۲۵۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی،
کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، اگر آپ عبد اللہ بن ابی رافع (کے یہاں) تشریف

نے چلتے تو بہتر تھا حضور اکرم اس کے یہاں ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم پیدل آپ کے علوم میں تھے ہر مہرے آپ گزر رہے تھے وہ شہر زمین تھی جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے یہاں پہنچے تو وہ کہنے لگا، اؤ! آپ دور جا رہے، آپ کے گدھے کی پوسے مجھے تکلیف ہو رہی ہے اس پر ایک انصاری صحابی پوسے کے خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کی پوسے بہتر ہے۔ بعد اللہ (مناقی) کی طرف سے اس کی قوم کا ایک شخص ان صحابی کی بات پر غصے ہو گیا اور دونوں نے ایک دوسرے کو بڑا بھلا کہا پھر دونوں طرف سے دونوں کے حمایتی مشتعل ہو گئے اور اٹھنا پانی چھڑی اور جوتے تک قربت پہنچی۔ یہیں معلوم ہوا کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی اگر مسلمانوں کے مدگردہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو!

۱۶۷۶۔ جو شخص لوگوں میں باہم صلح کرنے کی کوشش کرتا ہے

وہ بھیو ثانی ہے۔

۲۵۰۱۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں حید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ نے انھیں خبر دی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جھڑواہ نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرنے کی کوشش کرے اور اس کے لیے کوئی اچھا بات کی جھلی کھائے (یا رادی نے) یقول خبر لکھا۔

۱۶۷۷۔ امام اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ جلد صلح کرانے

چلیں۔

۲۵۰۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن عبد اللہ اور اسحاق بن محمد قروی نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ قبائے لوگوں نے آپس میں جھگڑا لیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک نے دوسرے پر پتھر پھینکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا، جلد ہم

نے دوسری روایت میں ہے کہ آپ میٹور نالی گدھے پر سوار تھے اور گدھے نے دال پہنچ کر بیٹاب کیا تھا اس پر عبد اللہ بن ابی نے یہ جملہ بایہ کہ ”لوگوں کو اس گدھے کی پوسے بچائیے“ کہا تھا لے احاطہ کے یہاں صراحت جھڑبون کی صورت میں بھی جائز نہیں۔ البتہ مصالح کے پیش نظر تفریق و کنا یہ صورت سے کیا جاسکتا ہے انھیں مصالح میں سے ایک مصلحت دو آدمیوں میں باہم صلح کرانا بھی ہے کہ اس میں فریقین کے ملنے اس کے خلاف کی باتیں اس طرح رکھی جائیں کہ دونوں کے دل صاف ہو جائیں اور صلح ہو جائے۔

إِلَيْهِ الشُّعْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا
فَا تَلَقَّى الْمُسْلِمُونَ يَنْشَوْنَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ
مُسْنَعَةٌ فَلَمَّا أَتَاهَا نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّكَ عَمِيٌّ وَاللَّهِ لَتَمْدَّ أَذَانُ شَتَّى حِمَارِكَ فَقَالَ
رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللَّهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَبُ رِيحًا مِنْكَ فَغَضِبَ لَيْدًا
رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَشَتَّى فَغَضِبَ يَكْرًا وَاحِدًا مِنْهُمَا
أَمَّا بَكَّةُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا صَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالْأَيْدِي
وَالْتِيَالِ فَبَلَفْنَا أَنَّهُمَا أَنْزَلَتْ وَأَنَّ هَاتِفَتَانِ مِّنَ
الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا

بَابُ لَيْسَ أَكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ

بَيْنَ اثْنَيْنِ

۲۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّةً
أَمَرَ كُلُّهُمْ بِبَنَاتٍ عَقِبَتْ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ أَكَاذِبُ الَّذِي
يُصْلِحُ بَيْنَ اثْنَيْنِ خَيْرٌ أَوْ يُعْلَلُ خَيْرٌ

بَابُ قَوْلِ الْأَمَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ هُوَ

بَيْنَهُمَا يُصْلِحُ

۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْثِيُّ وَرِثَعِيُّ بْنُ
مُحَمَّدٍ الْقُرَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَهْلَ قِيَاءٍ اقْتَتَلُوا
حَتَّى تَرَاؤُا بِالْحِجَابَةِ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ان میں باہم صلح کرائیں گے۔

۱۶۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اگر دونوں فریق آپس میں صلح

کریں، اور صلح بہتر ہے“

۲۵۰۳۔ ہم سے قسب بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں کہ) ”اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے بے توجہی اور اعراض محسوس کرے، فرمایا کہ یہ ایسا شوہر ہے جو اپنی بیوی میں ایسی چیزیں پائے جو اسے پسند نہ ہوں، عمر کی زیادتی وغیرہ اور اس لیے اسے اپنے سے جدا کرنا چاہتا ہو اور عورت کہے کہ مجھے جدا کر دو ورنہ فقہ وغیرہ جس طرح تم پا ہو دیتے رہنا تو انھوں نے فرمایا کہ اگر دونوں اس پر راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۶۷۹۔ اگر ظلم کی بنیاد پر صلح کی، تو قبول نہیں کی جائے گی۔

۲۵۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے فریق نے بھی کھڑے ہو کر یہی کہا کہ اس نے سچ کہا، آپ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے۔ اعرابی نے کہا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا، پھر اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا، قوم نے کہا کہ تمہارے لڑکے کو رحم کیا جائے گا لیکن میں نے اپنے لڑکے کے اس جرم کے بدلے میں سوکریاں اور ایک باندی دی (تاکہ یہ لوگ اسے معاف کر دیں) پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ تمہارے لڑکے کو تلو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی سے کر دوں گا۔ باندی اور کبریاں تو تمہیں کو لوٹا دی جاتی ہیں، البتہ تمہارے لڑکے کو تلو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور انہیں تم پر قبضہ اسلم کے، ایک مہینہ تھے، اس عورت کے یہاں جاذبہ اور اسے رجم کر دو اور لڑکے وہ زنا کار قرار کر لے، چنانچہ انہیں گئے اور رجم کر اس نے بھی زنا کار قرار کر لیا۔ اس لیے اسے رجم کر دیا گیا۔

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذَٰلِكَ فَقَالَ اَذْهَبُوا بِنَا فَنُصَلِّیْہُمْ
بَابُ ۱۶۷۸ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَنْ یُّصَلِّحَ
بَیْنَهُمَا مَصلَحًا وَالمُصلَحُ خَیْرٌ

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
وَأَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا شُكْرًا وَآوَاغَرْنَا
قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنْ امْرَأَتِهِ مَا لَا
يُحِبُّهُ حَبْرًا أَوْ عَيَّرَ فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا
فَنَقُولُ أَمْسِكِي وَاقْصِدِي مَا شِئْتِ قَالَتْ
فَلَا بَأْسَ إِذَا ارْتَضَيَا

بِزَيْتِ بَنِي

بَابُ ۱۶۷۹ إِذَا اضْطَحَّوْا عَلَى مُصْلِحٍ يَجُوزُ
فَالْمُصْلِحُ مَرْدُودٌ

۲۵۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا بَنُو أَبِي ذَيْبٍ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
الْحُصَيْنِيَّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
اقْضِ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ
مَدَقِ رَقِصَ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ فَقَالَ
الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ أُبْنِي كَانَ عَشِيْقًا عَلٰی هَذَا
فَرَفَقَ بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ
الرَّجْمُ فَقَدْ بَيَّنَّتُ أُبْنِي مِنْهُ بَيِّنَاتٌ
مِنْ خَلْمٍ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ
الْعِلْمِ فَقَالُوا ارْتَمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ
مِائَةً وَتَغْرِيبٌ عَامٍ فَقَالَ الشَّيْبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قُضِيَ بَيْنَكُمْ
بَكْتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْعَدَّةُ فَرَدَّ
عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ مِائَةً وَتَغْرِيبٌ عَامٌ وَأَمَّا أَنْتِ
يَا أُتَيْسُ لِرَجُلٍ فَأَعِدِّي امْرَأَتَهُ هَذَا كَارِجَتُهَا فَذَا
عَلَيْهَا أُتَيْسٌ فَزَجَّهَا

۲۵۰۵۔ ہم سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ کدو ہے۔ اس کی روایت عبداللہ بن جعفر قزحی اور عبدالواحد بن عون نے سعد بن ابراہیم کے واسطے سے کی۔

۸۰ ۱۶۔ صلح کی دستاویز کس طرح لکھی جائے، (دیکھا اس طرح کہ) یہ اس بات کی دستاویز ہے کہ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے صلح کر لی ہے جب کہ اس کے قبیلے یا نسب کا ذکر نہ کیا ہو۔

۲۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے خدری نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے براہین مازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی صلح (قریش سے) کی تو دستاویز علی رضی اللہ عنہ نے لکھی تھی انھوں نے اس میں لکھا، محمد، اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مشرکین نے اس پر اعتراض کیا کہ محمد کے ساتھ رسول اللہ نہ لکھو۔ اگر آپ رسول اللہ ہوتے تو ہم آپ سے روٹتے ہی کیوں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ ٹھادیں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو اسے نہیں مٹا سکتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اپنے ہاتھ سے وہ لفظ مٹا دیا اور مشرکین کے ساتھ اس شرط صلح کی کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ (آٹھ سال) تین دن کے لیے کم آئیں گے اور پھر نیا مہینہ رکھ کر داخل ہوں گے۔ نئی گروہوں نے پوچھا کہ جہان السلاح (جس کا حدیث میں ذکر ہے) کیا چیز ہوتی ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ نیا مہینہ اور جو چیز اس کے اندر ہوتی ہے (اس کے مجموعے کا نام جہان ہے)۔

۲۵۰۷۔ ہم سے عید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے ابواسحاق نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھا اور کہہ دیا کہ وہ مہینہ لیکن کہہ کے لوگوں نے آپ کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ آخر صلح اس پر ہوئی کہ آٹھ سو سال آپ مکہ میں تین دن تک قیام کریں گے جب اس کی دستاویز لکھی جائے گی تو اس میں لکھا گیا کہ یہ وہ صلح ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے لیکن مشرکین نے کہا کہ ہم تو اسے نہیں مانتے۔ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو رکشے کے بھی نہیں، پس آپ صرف محمد بن عبد اللہ ہیں، انھوں نے

۲۵۰۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسٍ سَمِعَ مِنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فهُوَ كَدُوٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرَّمِيُّ وَعَبْدُ الْوَحِيدُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ :

يَانِيبُ كَيْفَ يَكْتَبُ هَذَا مَا صَالِحٌ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ لَمْ يَنْسَبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ :

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ اَلْبِرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَسَا صَالِحٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْحُدُودِ هَيْتَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي مُسَلَمَةَ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلشَّرِكَوْنَ لَا تَكْتُبُ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ كُذِّبَتْ رَسُولًا كُذِّبَتْ فَقَالَ لِيُحْيِي أَمْعَهُ فَقَالَ عَلِيُّ مَا أَنَا بِأَلْهِي أَمْعَاهُ فَمَحَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّاهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَاصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَثَاوِرَ وَلَا يَدْخُلُهَا إِلَّا بِجُلْبَتِ السَّلَاحِ فَسَأَلُوهُ مَا جُلْبَتُكَ السَّلَاحِ فَقَالَ الْغِرَابُ بِسَائِلِهِ :

۲۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُوسَى عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِي إِسْحَقَ عَنْ اَلْبِرَاءِ قَالَ اَعْتَمَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَابِي أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَامَ هُمْ عَلَى أَنْ يَنْقِمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَثَاوِرَ فَلَمَّا كَتَبُوا اَلْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَامَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَوْ لَوْ يَوْمَئِذٍ فَلَوْ تَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ

فرمایا کہیں رسول اللہ بھی ہوں، اور محمد بن عبد اللہ بھی، اس کے بعد میں نے سفیان کہ رسول اللہ کا لفظ مشاؤد۔ انھوں نے عرض کیا، نہیں، خدا کی قسم میں یہ عقیدہ بھی نہیں مٹاؤں گا۔ آخر آنحضرتؐ نے خود دستاویز دی اور کہا کہ یہ اس کی دستاویز ہے کہ محمد بن عبد اللہ نے اس شرط پر صلح کی ہے کہ کوئی وہ ہتھیار یا نیام میں رکے بغیر داخل نہ ہوں گے، اگر کوئی باغی ہو ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے ساتھ نہ لے جائیں گے، لیکن ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص کہیں رہنا چاہے گا تو اسے وہ دروہیں گے۔ جب آئندہ سال آپؐ کو تشریف لے گئے اور انہیں قیام کی مدت پوری ہو گئی تو قریش، علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ مدت پوری ہو گئی ہے اور اب وہ ہمارے یہاں سے چلے جائیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہے رواد ہونے لگے، اس وقت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک بچی چچا کرتی آئیں، علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے ساتھ لے لیا۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہاتھ پکڑ کر لائے اور فرمایا اپنی چچا زاد بہن کو بھی ساتھ لے کر، چنانچہ انھوں نے انہیں اپنے ساتھ سوار کر لیا پھر علیؑ زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کا باہم نزاع ہوا۔ علیؑ نے فرمایا کہ اس کا مستحق میں زیادہ ہوں یہ میرے چچا کی بچی ہے۔ جعفرؑ نے فرمایا کہ میرے چچا کی بچی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں بھی ہے۔ زیدؑ نے فرمایا کہ میرے بھائی کی بچی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچی کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور عادات و اخلاق سب میں مجھ سے مشابہ ہو، زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے مولا بھی۔

۱۶۸۱۔ مشرکین کے ساتھ صلح۔ اس باب میں ابوسفیانؓ

کی بھی ایک روایت ہے۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے واسطے سے بیان کیا (ایک حدیث کے ذیل میں) کہ پھر تھوڑی

دیر میں صلح ہو جائے گی۔ اس باب میں سہل بن حنیف، اسامہ اور مسودہ

رضی اللہ عنہم کی بھی روایات ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جوی

بن مسعود نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے

ابو اسحاق نے اور ان سے برادر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کی صلح مشرکین کے ساتھ تین شرائط کے

تحت کی تھی، یہ کہ مشرکین میں سے (دوران صلح میں) اگر کوئی فرد آں حضورؐ

أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ يَسِّرْ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ - قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْخُولُ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَامَنِي عَلَيْهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سَلَامًا إِلَّا فِي الْقَرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَإِنْ لَا يَسْمَعُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ بِهَا فَمَا دَخَلَهَا وَمَعْنَى الذَّجَلِ أَتَوَاعِيَتْ فَقَالُوا قُلْ لِيَصَاحِبُكَ الْخُرَيْمُ عَنَّا فَقَدْ مَعْنَى الذَّجَلِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمْ أَهْلُهُ حَمْزَةً يَا عَمْرُؤُ يَا عَمْرُؤُ فَتَنَّا وَلَهَا عَيْنٌ فَأَخَذَتْ بِسِدِّهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكَ أَهْلُهُ فَتَبِعَتْ حَمَلَهَا فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَيْنٌ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيُّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ رُبَّمَا تَوَعَّتِي وَقَالَ جَعْفَرٌ أَهْلُهُ عَيْنٌ وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ أَهْلُهُ أَنَحِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا لَهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِيَكُنْ رَأْسُ مَتْنِي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ يَجْعَلُ أَشْبَهَتْ خَلْقِي وَخَلْقِي وَقَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ أَكُونَا وَمَوْلَا نَا

باب ۱۶۸۱ الصلح مع المشركين فيه

عن أبي سفيان وقال عوف بن مالك عن

النبي صلى الله عليه وسلم أنه لما كان هذنة بينكم

وبين بني الأصغر وفيه سهل بن حنيف

وأسماء والمنصور عن النبي صلى الله عليه وسلم

وقال مؤمن بن مسعود حدثنا سفيان بن

سعيد عن أبي إسحق عن البراء بن عازب

قال ما لي أظن النبي صلى الله عليه وسلم المشركين يوم

الحديبية على ثلاثة أشياء على

کے پاس (قرار ہو کر) آئے تو آپ اسے واپس کر دیں گے، لیکن اگر مسلمانوں میں سے کوئی فرد مشرکین کے یہاں پناہ لے گا تو یہ لوگ ایسے شخص کو واپس نہیں کریں گے۔ یہ کہ آپ آئندہ سال مکہ آسکیں گے اور صرف تین دن ٹھہریں گے۔ اور یہ کہ ہتھیار، تلوار، تیر وغیرہ نیام اور ترکش میں ڈال کر ہی مکہ میں داخل ہوں گے، چنانچہ ابو جہل رضی اللہ عنہ (جو مسلمان ہو گئے تھے اور قریش نے آپ کو قید کر رکھا تھا) ہیر ٹیل کو گھسیٹتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں (شرائط معاہدہ کے مطابق) مشرکوں کو واپس کر دیا، اہل بخاری رہے کہہا کہ مولیٰ نے ابوسفیان کے واسطے سے ابو جہل کا ذکر نہیں کیا ہے اور (الابجلیان السلاح کے بجائے) الابجلب السلاح کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

۲۵۰۸۔ ہم سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن نعمان نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے تافع نے اودان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کا اہرام باندھ کر نکلے تو کفار قریش بیت اللہ جاتے سے مانع آئے، اس لیے آپ نے قربانی کا جانور حدیبیہ میں ہی ذبح کر دیا اور سر بھی وہیں منڈوا لیا اور کفار کے آپ نے اس شرط پر صلح کر لی تھی کہ آپ آئندہ سال عمرہ کر سکیں گے، جو اوروں کے سوا اور کوئی ہتھیار ساتھ نہ لائیں گے (اور وہ بھی نیام میں) اور قریش جتنے دنوں چاہیں گے اس سے زیادہ آپ مکہ میں قیام نہ کر سکیں گے (یعنی تین دن) چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ سال عمرہ کیا اور شرائط کے مطابق آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ پھر جب تین دن قیام کو گذر چکے تو قریش نے مکہ سے چلے جانے کے لیے کہا اور آپ وہاں سے چلے آئے۔

۲۵۰۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن یاسر نے اور ان سے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور عیصہ بن زید بن سہل رضی اللہ عنہما غیر گئے۔ غیر کے یہودیوں سے مسلمانوں کی ان دونوں صلح تھی

۱۶۸۲۔ ویت پر صلح۔

۲۵۱۰۔ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نضر کی بیٹی

أَنَّ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمَشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ آتَاهُمُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَذَبُوا وَكَذَّبُوا وَصَلَّى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِحُلَّيْنِ السَّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَجْوَاهُ فَبَجَاءَ أَبُو جُنْدَلٍ لِيُخْبِرُنِي فِي قُبُورِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ قَالَ نَمْرَيْكَ كَرُّ مَوْثَلٍ عَنْ سُنَيْنِ أَبَا جُنْدَلٍ وَقَالَ
إِلَّا بِحُلَّتِ السَّلَاحُ

بثبت بن

۲۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَفَّانٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا إِذْ خَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْتَهُ وَبَنَاتِ الْبَيْتِ فَتَحَرَّهِنَّ يَكُونُ وَحَاتٍ رَأْسَهُ بِالْعَدَنِيَّةِ وَهَذَا مَا هُوَ عَلَى أَنْ يُفْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يُحِلَّ سَلَا حًا مَلِكِيَهُمْ إِلَّا سَيُوقًا وَلَا يُقِيمُ بِهَا إِلَّا مَا أَحْبَبُوا فَمُتَمَرَمِتِ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ مَا لَعَمْرُؤُا فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ

۲۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شَرِيحُ بْنُ نَعْمَانَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أَمْلَقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ يُنَوِّدِي إِلَى حُمَيْرٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صَدُوحٌ

باب ۱۶۸۲ الصَّلْحُ فِي التَّوْبَةِ

۲۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَسَا حَدَّثَهُمَا أَنَّ الرُّبَيْعَ

ربیع رضی اللہ عنہا نے ایک روکی کے دانت توڑ دیئے۔ اس پر روکی والوں نے تادان مانگا اور ان لوگوں نے معافی چاہی لیکن معاف کرنے سے انھوں نے انکار کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بدلہ لینے کا حکم دیا یعنی ان کا بھی دانت توڑ دیا جائے (انس بن نضرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ربیع کا دانت ہم کس طرح توڑ سکیں گے! انہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، ہم ان کا دانت نہیں توڑیں گے۔ اُن صفورم نے فرمایا کہ انس! کتاب اللہ کا فیصلہ تو بدلہ لینے (قصاص) ہی کا ہے چنانچہ یہ لوگ رضی ہو گئے اور معاف کر دیا پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ خدا ان کی قسم پوری کرتے ہیں۔ فزاری نے (اپنی روایت میں) حمید کے واسطے سے اور وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے۔ یہ زیادتی نقل کی ہے کہ وہ لوگ رضی ہو گئے اور تادان لے لیا۔

۶۸۳۔ (حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو برسے گروہوں میں صلح کرانے اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد کہ ”پس دونوں میں صلح کرادو“

۲۵۱۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بھری رحمہ سے سنا، وہ بھلیا کرتے تھے کہ بخدا، جب حسن بن علی رضی اللہ عنہ (معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں) پہاڑوں جیسا لشکر لے کر پہنچے تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اپنے مقابل کا استیصال کئے بغیر واپس نہ جائے گا۔ معاویہؓ نے اس پر کہا اور بخدا، وہ ان دونوں اصحاب میں زیادہ اچھے تھے، کہ اسے عمروؓ اگر اس لشکر نے اس لشکر کا استیصال کر دیا یا اس نے اس کا کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) لوگوں کے امور (کی جواب دہی کے لیے) میری کفالت کون کرے گا لوگوں کی عورتوں کے سلسلے میں میری کفالت کون کرے گا۔ لوگوں کے عیال کے سلسلے میں میری کفالت کون کرے گا؟ آخر معاویہؓ نے حسن رضی اللہ عنہ کے یہاں قریش کی شاخ بنو عبد شمس کے دو آدمی بھیجے۔ عبد الرحمن بن مرہ اور عبد اللہ بن عامر بن

وہی اہلۃ انفس کسرت ثنیۃ ہمار سیۃ فقلبو الارض وطلبو النعوا فابوا فاکتوا الشی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہم بالنقصان فقال انس بن النضر انکسر ثنیۃ الربیع کما رسول اللہ لا والذی بعثک بالحق لا نکسر ثنیۃہما فقال یا انس کتاب اللہ النقصان قرضی انعمو وعقوا فقال الشی صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو قسم علی اللہ لا یرکأ کاذ انما ارید عن حمید عن انس قرضی انعمو

وَقِيلُوا الْاَرْضَ ۝

باب ۶۸۳ قول الشی صلی اللہ علیہ وسلم لعمیر بن عبد اللہ بنی ہذا اسیدہ وقل اللہ ان یتصلح بہ بنین فیتصلح عظیمتین وقولہ جل ذکرہ فاصلحوا بینهما ۝

۲۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْمَدٍ حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ اَحْسَنَ يَحْمُولَ السَّقْبِلَ وَاللَّهُ اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَوِيَّةَ بِكَتَابِ امْنَالِ الْجَبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنِّي لَذِي كِتَابٍ لَا تُؤْتِي حَتَّى تَقْتُلَ اَقْرَانَهَا فَقَالَ مَعَهُ مُعَوِيَّةٌ وَكَانَ وَاللَّهِ حَايِرُ الرَّجُلَيْنِ اَنَّى عَمْرُو بْنُ قَتْلٍ هُوَ لَوْ هُوَ لَوْ لَوْ هُوَ لَوْ لَوْ مَنْ فِي بَأْمُوْرَاتِ مَنْ فِي بِنِيَا وَهْمٌ مَنْ فِي بِنِيَا وَهْمٌ قَبْعَتٌ (كَيْدٌ رَجُلَيْنِ مِنْ قَوْلِي مَنْ بِنِيَا وَهْمٌ عَيْنُ الرَّحْمَنِ بِنِ سَمْرَةَ وَهَبُ اللَّهِ بْنُ حَامِرِ بْنِ

لے یعنی دونوں طرف مسلمان ہیں، وہ مارے جائیں یا ہاری طرف کے لوگ بہر حال مسلمانوں ہی کا نقصان ہو گا اور مجھے اللہ کے حضور میں اس کی جواب دہی کرنی پڑے گی، اب تمہیں بتاؤ کہ کیا جب اللہ کی بارگاہ میں مجھ سے سوال ہو گا تو وہاں میرا کوئی ساتھ دے سکے گا؟

كَرِيمٍ فَقَالَ أَذْهَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَأَعْرِضًا عَلَيْهِ وَقَوْلًا لَهُ وَأَطْلُبًا إِلَيْهِ فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَ لَهُ فَطَلَبًا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّا بَيْنُو عَيْنِ الْمُطْلَبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا الْكَمَالِ كَرِثَ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَانَتْ فِي دِمَائِهَا قَارًا فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذًا أَوْ كَذًا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَهَذَا لَكَ قَالَ فَسَنَ قِي بِلَهْدَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَصَالِحُهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَيْمَنَةِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى حَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وََعَنْهُ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ أُنْبِيَّ هَذَا سَيِّدًا وَلَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ قَوْمَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّهَا ثَبَتَتْ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ ۝

باب ۶۸۴ مَلْ يُعِينُوا إِيَّامًا بِالْصَّلَاحِ

۲۵۱۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَدْنَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرَّحَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ تَمَرَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَقُولُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ حَصُورٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصَوَاتُهُمَا وَرَأَى أَحَدَهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْأُخْرَى سِرًّا فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمَتَانِي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ آتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَهْ آتَى ذَلِكُ أَحَبُّ ۝

کریم۔ آپ نے ان دونوں اصحاب سے فرمایا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ اور ان کے سامنے صلح پیش کرو، ان سے اس پر گفتگو کرو اور فیصلہ انھیں کی مرضی پر چھوڑ دو۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور آپ سے گفتگو کی اور فیصلہ آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیا حسن بن علی علیہما السلام نے فرمایا، ہم بنو عبد المطلب سے ہیں۔ یہ (خلافت کا) مال ہم نے خرچ کیا ہے (لوگوں پر) کیونکہ (اس دور میں) اس امت میں قتل و فساد کی گرم بازاری (جسے مال خرچ کر کے ہی روکا جاسکتا ہے) ان دونوں اصحاب نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کے سامنے خال خال صورتیں رکھی ہیں، معاملہ آپ کی مرضی پر چھوڑا ہے اور آپ سے پوچھا ہے حسن رضی اللہ عنہ نے دریا فت فرمایا کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ ان دونوں فاصدوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا تو انھوں نے یہی کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ اور آخر آپ نے صلح کر لی۔ پھر فرمایا کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مینبر پر فرماتے سنا ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما اکل حصور علی اشر علیہ وسلم کے پہلو میں تھے اور اُن حصور کے بھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسن رضی اللہ عنہ کی طرف، اور فرماتے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرانے کا۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک اس حدیث کو حسن بصری کا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی سنا ثابت ہے۔

۶۸۴۔ کیا امام صلح کے لیے اشارہ کر سکتا ہے؟

۲۵۱۲۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابو الرحال محمد بن عبد الرحمن نے، ان سے ان کی والدہ عمرہ بنت عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر بھگدائے والوں کی آواز سنی، جن کی آواز بلند ہو گئی تھی۔ قصہ یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے سے قرع میں کچھ کر کے درمقابلے میں ترمی برتنے کے لیے کہہ رہا تھا اور دوسرا کہتا تھا کہ خدا کی قسم میں یہ نہیں کر سکتا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف گئے اور فرمایا کہ اس بات پر خدا کی قسم کھانے والے صاحب کہاں ہیں کہ وہ ایک اچھا کام نہیں کریں گے، ان صحابی نے قرع میں کیا میں ہی ہوں، یا رسول اللہ! میرا قرع تو جو جاتا ہے وہی کر دوں گا۔

۲۵۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِينٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْأَعْمَرِ قَالَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَتَيْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ كَتَيْبِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدَّادٍ أَلَا سَلْبَتِي مَالٌ
فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا
فَمَرَّ بِهِمَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا كَتَيْبُ فَأَشَارَ بِسُومٍ كَأَنَّهُ يَقُولُ انْصُفْ
فَأَحَدَهُ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا
بَابُ ۱۶۸۵ فَضِيلُ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ
وَالْعُدُولُ بَيْنَهُمْ ۝

۲۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَاطِمِي مِنَ
النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ
يَقُولُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ ۝

بَابُ ۱۶۸۶ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالْمُسْلِمِ
فَأَبَى حُكْمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيْنِ ۝

۲۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّمَاتِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصِمٌ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
قَدْ شَهِدَ بَذَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي شِرَاحٍ تَيْنِ الْحَرَّةِ كَأَنَّهُ يَنْقِيَانِ بِهِ
كَلَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلزُّبَيْرِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ ابْنُ عَمَّتِكَ
فَتَكُونُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِسْرَاقٌ ثُمَّ أَخْبَرَنِي حَتَّى يَنْبُلُغَ الْخَيْدَرُ كَأَسْتَوْجِي

۲۵۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے
ان سے اعرج نے بیان کیا کہ ہمارے عہد اشد بن کعب بن مالک نے حدیث بیان
کی اور ان سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عہد اشد بن مدرؤاسی رم
پہر ان کا قرض تھا، ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کا پیچھا کیا اور آخر
تکرا رہی، اور دونوں کی آواز بلند ہو گئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر گھر سے
آپ نے فرمایا، اے کعب! اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جیسے آپ کہہ رہے
ہوں کہ ادھا (قرض کم کرو) چنانچہ انہوں نے ادھا قرض چھوڑ دیا اور ادھا
لے لیا۔

۶۸۵۔ لوگوں میں باہم صلح کرنے اور انصاف کرنے
کی فضیلت۔

۲۵۱۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی
انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے ہر جوت پر، ہر سون کا
صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کے ساتھ انصاف
کرنا بھی صدقہ ہے یہ

۶۸۶۔ امام کے اشارے پر اگر کسی فریق نے صلح سے انکار
کیا تو پھر قانونی فیصلہ کرے۔

۲۵۱۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن نہیر نے خبر دی، کہ زہری رضی اللہ عنہ
بیان کرتے تھے کہ ایک صحابی جو بدر کی لڑائی میں بھی شریک تھے کے خلاف وہ
کے نالے کے سلسلے میں اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہوں
نے پیش کیا، دونوں حضرات اس نالے سے (باغ، سیراب کیا کرتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زہیر تم پہلے سیراب کرو، پھر اپنے پرہوسی کو سیراب
کرنے دو۔ انصاری صحابی کو غصہ آگیا اور کہا یا رسول اللہ! کیا اسی وجہ سے کہ
یہ آپ کی چھوٹی کے لڑکے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا
رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا زہیر رضی اللہ عنہ کہ سیراب کرو اور ہائی کو (اپنے باغ،
میں) اتنی دیر تک آنے دو کہ دیوار تک چڑھ جائے۔ اس مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ

نے یعنی جو صدقہ واجب تھا وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے سے بھی ادا ہوتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع
ہوتا ہے، اور لوگوں کے ساتھ انصاف و عدل کیا جائے۔ لوگوں میں صلح کرنا بھی ایک طرح کا انصاف ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُمْ بِحَقِّهِ لِيُزَكِّيَكُمْ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى النَّبِيِّ بِمَا فِي سَعَةِ لَهُ وَلِيْلَ مُصَارِقِي
نَسْنَا أَحَقَّ النَّصَارَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَوْنِهِ الْعَلَمُ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ
الزُّبَيْرُ وَاللَّهُ مَا أَحَبُّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذِيكَ
فَلَا وَذِيكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَكُونُوا فِيهَا فَهُمْ بَيْنَهُمُ الْآيَةُ
باب ۶۸ الصَّلَاحُ بَيْنَ الْقَوْمِ وَأَصْحَابِ
الْمِيزَانِ وَالْمَجَازِفَةِ فِي ذِيكَ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَتِيمًا رَجُلًا مَكِّيًّا
قِيَاخَذَ هَذَا دِينًا وَهَذَا هَيْئًا فَإِنْ تَوَيْ رَحِمَهُمَا
لَمْ يَزِجْهُ عَلَى صَاحِبِهِ :

۲۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ
كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَوَفَّيْتُ أُبَيَّ وَ
عَلَيْهِ دَيْنٌ مَعْرُوضٌ عَلَى عُرْمَاءِهِمْ أَنْ يَأْخُذُوا
الشَّرِيصَةَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا وَكَمْ يَرَوْنَ أَنَّ فِيهِ وَكَأَنَّ
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لَهُ فَقَالَ إِذَا اجْدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِيزَانِ
إِذَنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَ
مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُصْرٌ فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ بِالْبُرْكَ
ثُمَّ قَالَ ادْعُ عُرْمَاءَكَ فَادْعُهُمْ فَمَا تَرَكْتُ
أَحَدًا لَّهُ عَلَى أُبَيٍّ دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ
ثَلَاثَةَ مَشْرُوقًا سَبْعَةَ عَجُوقًا وَسِتَّةَ
تَوَاتٍ أَوْ سِتَّةَ عَجُوقًا وَسَبْعَةَ تَوَاتٍ
فَوَاقَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ الْمُنِيرِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَصَحَّحْتُ
فَقَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُصْرٌ فَخَبَرَهُمَا فَقَالَ لَقَدْ
عَلِمْنَا إِذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے زیرِ منی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق عطا فرمایا تھا، اس سے پہلے آپ نے
ایسا فیصلہ کیا تھا کہ جس میں حضرت زیر اور انصاری صحابی رہ دوں کی رعایت
مندی تھیں جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا تو آپ نے زیر
کو ان کا پورا حق عطا فرمایا، قانون کے مطابق، عروہ نے بیان کیا کہ زیر رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا، بخیر امیر خیال ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی آپس
ہرگز نہیں تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک کامل مومن نہ ہوں گے جب
تک اپنے اختلافات میں آپ کے فیصلے کو نافذ نہ کریں گے۔"۔ الایہ
۶۸۔ قرض خواہوں اور داروں کی صلح اور اس میں تعین
سے کام لینا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دو شریک
آپس میں اس طرح صلح کر لیں کہ ایک قرض اور دوسرا نقد مال ملے
تو کوئی حرج نہیں، اب اگر ایک شریک کا مال ضائع ہو گیا تو اسے
اپنے شریک سے مطالبہ کا حق نہیں ہوگا۔

۲۵۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کیسان
نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد حب
شہید ہوئے تو ان پر قرض تھا میں نے ان کے قرض خواہوں کے سامنے یہ صورت
رکھی کہ قرض کے بدلے میں وہ (اس سال کی کھجور کے) پھل لے لیں، انھوں نے اس
سے انکار کیا، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اس سے قرض پورا نہیں ہو سکے گا، میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے
فرمایا کہ جب پھل توڑ کر مردہ (جگہ جہاں کھجور خشک کرتے تھے) میں جمع کر دو،
تو مجھے اطلاع دینا، چنانچہ میں نے حضور اکرم کو اطلاع دی، آپ تشریف لائے
ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ وہاں آپ بیٹھے اور اس میں برکت کی دعا
کی۔ پھر فرمایا کہ اب اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ اور ان کا قرض ادا کر دو چنانچہ
کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا جس کا میرے والد پر قرض رہا ہو اور میں نے اسے ادا
کر دیا ہو اور تیرہ دس کھجور باقی بھی بچ گئے۔ سات دس مجھ میں سے اور چھ دس
میں سے یا چھ دس مجھ میں سے اور سات دس میں سے بدیں میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کے وقت جا کے ملا اور آپ سے اس کا ذکر کیا، تو
آپ بیٹے اور فرمایا، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما، کہ یہاں جا کر انھیں بھی بتا دو۔
چنانچہ میں نے انھیں اطلاع دی تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ

مَا مَنَعَهُ أَنْ سَيَكُونَ ذَلِكَ وَقَالَ
هَاشِمٌ عَنْ ذُهَبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَوةُ الْعَصْرِ
لَمْ يَذْكُرْ أَبَا حَكِيمٍ وَلَا فَحِيكَ وَقَالَ
وَتَرَكَ أَفَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ دَسَقًا دَيْنًا وَقَالَ
ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ذُهَبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَوةُ
النُّطُورِ ۝

باب ۶۸۸ الصَّحْبُ بِالذِّنِّ وَالْعَيْنِ ۝

۲۵۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ التَّمِيمُ حَدَّثَنِي يُونُسُ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالٍ
أَخْبَرَهُ تَقَاصِي بَنَ أَبِي حَذْرَجٍ دَيْنًا كَانَتْ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَمَلِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَيْعَةِ كَانَتْ تَقَعُشَتْ
أَصْوَاهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمَا حَتَّى
كُفَّتْ رِيحَتْ حُجْرَتِهِمْ فَنَادَى كَيْسُ بْنُ مَالٍ فَقَالَ
يَا كَعْبُ قَالَ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاشَارَ بِيَدِهِ أَنْ
مَنَعَ الشُّعْرَ فَقَالَ كَعْبُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُمْ كَا فَعْنَاهُ ۝

کتاب الشروط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۶۸۹ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْإِسْلَامِ

وَالْأَحْكَامُ وَالْمَبَايِعَةُ ۝

۲۵۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الَّتَيْبُ عَنْ مُعَمَّلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ
الزُّبَيْرِ أَنَّ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسُورِيَّ مَخْرُجًا يُخْبِرَانِ
عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا
كَاتِبٌ سَمِعَ مِنْ عُمَرَ وَكَثْرٍ مِنْهُمْ كَانَتْ فِيهِمَا اشْتُرَاطُ سَهْلٍ
سَمِعُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ

جب آپ نے وہ کیا، جیسی ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ ایسا ہی ہوگا، ہشام کے دہب
کے واسطے سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے عصر کے
وقت جابر رضی اللہ عنہ کی عاصری کا ذکر کیا ہے، اور انھوں نے ابوبکر رضی اللہ
عنہ کا ذکر کیا اور نہ ہنسنے کا، یہ بھی بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے
والد اپنے پر تئیں دست کا قرض چھوڑ گئے تھے اور ابن اسحاق نے دہب کے
واسطے سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نہر کی نماز کا ذکر کیا ہے۔
۶۸۷-۱۔ قرض اور نقد کے ساتھ مسلح۔

۲۵۱۷- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے
حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے
یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبد اللہ بن کعب
نے خبر دی اور انھیں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے ابی
حذر رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا، جو ان کا ان کے ذمہ تھا، رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر (تقاضے اور اس کے جواب میں)
دونوں کی آواز اٹھی بلند ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سنی۔ آپ اس
وقت اپنے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ باہر آئے اور اپنے حجرہ کا
پردہ اٹھا کر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی، آپ نے پکارا، اے کعب!
انھوں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! ان حضور نے اب (ابن ابی حذر رضی
اللہ عنہ) سے فرمایا، اٹھو اور قرض ادا کر دو۔

شرطوں کے مسائل

۶۸۹-۱۔ اسلام میں داخل ہوتے وقت اور معاملات اور غیر

فروخت کے وقت کس طرح کی شرطیں جائز ہو سکتی ہیں؟

۲۵۱۸- ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عمرہ بن زبیر نے
خبر دی، انھوں نے ظنیر مردان اور مسود بن غزوہ رضی اللہ عنہ سے سنا، یہ دونوں
حضرات اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے خبر دیتے تھے کہ جب سہیل
بن عمرو نے (حدیبیہ میں) غار قریش کی طرف سے معاہدہ صلح لکھا تو جو شرط غنیمت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سہیل نے رکھی تھیں، ان میں یہ بھی تھی کہ ہم میں سے کوئی

میں شخص اگر آپ کے یہاں (فراہم کر) جائے، خواہ وہ آپ کے دین پر ہی کچھ نہ ہو، تو آپ کو اسے ہمارے حوالے کرنا پڑے۔ مسلمان یہ شرط پسند نہیں کرے تھے اور اس پر انھیں دھبہ ہوا تھا، لیکن سہل کا اس پر اصرار تھا اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (معاذہ میں) کھوایا۔ اتفاق سے اسی دن ابو جندل رضی اللہ عنہ کو (جو مسلمان ہو جانے کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں کی اذیتوں کا شکار تھے) اور کسی طرح پیریاں گھسیٹتے ہوئے قید سے فراہم کر مدعیہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تھے، ان کے والد سہل بن عمرو کے حملے کر دیا گیا، معاہدہ کے تحت، اسی طرح مدت صلح میں جو مرد بھی ان حضور کی خدمت میں آکر سے فراہم ہو کر آیا، آپ نے اسے ان کے حوالے کر دیا، خواہ وہ مسلمان کیوں نہ رہا ہو لیکن بہت سی مومن خواتین بھی ہجرت کر کے آگئی تھیں، ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیطؓ بھی ان میں شامل تھیں جو اسی دن کہہ کر سے فراہم ہو کر، آپ کی خدمت میں آئی تھیں، آپ جو ان تھیں، اور جب آپ کے گھر والے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی دلجوئی کا مطالبہ کیا تو آپ نے انھیں ان کے حوالے نہیں کیا تھا۔ کیونکہ خواتین کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا تھا کہ (ترجمہ) جب مومن خواتین تمہارے یہاں ہجرت کر کے پہنچیں تو پہلے تم ان کا امتحان لے لو کہ واقعی ان کی ہجرت کی وجہ ایمان ہے یا کچھ اور، یوں تو ان کے ایمان کو جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد تک کہ ”کفار و مفسدین ان کے لیے حلال نہیں ہیں،“ الموعودہؓ نے بیان کیا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے والی خواتین کا اس آیت کی وجہ سے امتحان لہا کرتے تھے۔ ”اے مسلمانو! جب تمہارے یہاں مسلمان خواتین ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو“ حضور رحیم تک۔ عودہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان خواتین میں جو اس شرط کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ میں نے تم سے بیعت کی، آپ صرف زبان سے بیعت میں اکتفا فرماتے تھے، ہجرت بیعت کرتے وقت آپ کے ہاتھ سے کسی بھی عورت کے ہاتھ کو بھی نہیں چھوا، بلکہ آپ ان سے بیعت صرف زبان سے لیا کرتے تھے۔

مِمَّا أَحَدٌ وَارِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِيَّانَا وَكَلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فِكْرُهُ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَإِنْ مُنْعَضُوا مِنْهُ وَأَبَى سَهْمٌ إِلَّا ذَلِكَ فَكَاتِبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ سَهْمِ بْنِ عَمْرٍو وَنَزِيَاتِهِ أَحَدًا مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَكَانَتْ أُمَّ كَلْثُومُ مِنْتَ عُقْبَةَ بِنْتُ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ غَائِبَةٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ فَلَمْ يُرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ بِمَا أَسْأَلُوا اللَّهُ فَبَيْنَهُمْ إِذَا جَاءَ كُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَا مَرَحُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيْمَانِنَ إِلَى قَوْلِهِ وَلَا هُمْ يَحْكُمُونَ كَهُنَّ قَالَ عُمَرُوهُ فَخَابَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبٌ حُتْمٌ يَهْدِيهِ الْإِيَّةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَ كُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَا مَرَحُوهُنَّ إِلَى عُمَرُو رَحِمَهُ قَالَ عُمَرُوهُ قَالَتْ عَائِشَةُ نَمَنْ أَقْرَبُ هَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَا يَعْثُلُ كَلَامًا يَكْتُمُهَا بِهِ وَاللَّهِ مَا مَسْتُ يَدُكَ يَدَ امْرَأَةٍ قَدْ فِي الْمُبَا يَعْثُرُ وَمَا يَأْتِيهِمْ إِلَّا يَقُولُهُ :

۲۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَزْرًا يَقُولُ بَا يَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ عَلَى وَالنَّصِيحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ :

۲۵۱۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد بن عمرو نے بیان کیا کہ میں نے مریر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی تو آپ نے مجھ سے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنے کا عہد لیا تھا۔

۲۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَارِ الزَّكَاةِ وَالنَّصْرِ بِكُلِّ مُسْلِمٍ ۝

باب ۱۶۹ اِذَا مَا عَزَمْتَ فَاذْكُرْهُ ۝

۲۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَايَعَ نَحْلًا قَدْ أُبْرِثَ فَشَرَّ تَهَاوُلًا لِيَا بَعِ إِذَا تَنَزَّاهُ الْمُبْتَاعُ ۝

بَابُ ۱۶۹

الشُّرُوطُ فِي الْبَيْعِ ۝

۲۵۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ فَسَمِعَتْهُمَا فِي كِتَابَتَيْهَا وَكُنَّ تَكُنَّ قَصَصَتْ مِنْ كِتَابَتَيْهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا مَا كُنْتُمْ أَرْجِعِي إِلَى أَهْلِي فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْبِيَنَّ عَنْكِ كِتَابَتَيْكَ وَتَكُونِي وَرَأُو لِي فِي قَعْلَتٍ فَكَرِهْتُ ذَلِكَ بِرِيشَةٍ إِلَى أَهْلِهَا كَاتِبُوا وَقَالُوا إِنَّ شَأْنَكُمْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَقَعَلْ وَتَكُونِ كَمَا وَلَدْتُ فَكَرِهْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْسَاطِي فَأَقْبِيَنِي فَارْتَمَا الْوَلَدُ لِيَمَنْ أَعْتَقَ ۝

باب ۱۶۹ اِذَا شَرَوْا الْبَايِعَ فَهَذَا آيَةُ

۲۵۲۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے نازقہ کر کے، زکوٰۃ ادا کرنے اور مہمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ اختیار کرنے پر بیعت کی تھی۔

۱۶۹۰۔ حسب کسی نے تاہر کیا ہوا کھجور کا باغ بیچا۔

۲۵۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی ایسا کھجور کا باغ بیچ جس کی تاہر ہو چکی تھی (تاہر کا مفہوم اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے) تو اس کے پھل (اس سال کے) بیچنے والے ہی کے ہوں گے، ہاں؛ اگر خریدار (پھل کے بھی بیع میں داخل ہونے کی) شرط لگا دے (تو پھل سمیت بیع منظور ہوگی)۔

۱۶۹۱۔ بیع کی شرطیں؟

۲۵۲۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے بیہقی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انھیں عائشہؓ نے خبر دی کہ بریرہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں اپنے مکاتبت کے معاملے میں ان سے مدد لینے کے لیے آئیں، انھوں نے ابھی تک اس معاملے میں اپنے مالکوں کو کچھ دیا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے یہاں جا کر (ان سے دریافت کر دو) اگر وہ یہ صورت پسند کریں کہ تمھاری مکاتبت کی ساری قیمت میں ادا کر دوں اور دلا میرے ساتھ تمھاری قائم ہو جائے تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہؓ نے اس کا تذکرہ جب اپنے مالکوں کے سامنے کیا تو انھوں نے انکار کیا اور کہا کہ وہ عائشہؓ (م) اگر چاہیں تو ایک کارِ ثواب تمھارے ساتھ کر سکتی ہیں (کہ تمھیں خرید کر آزاد کر دیں) لیکن دلاؤ تو ہمارے ہی ساتھ قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم انھیں خرید کر آزاد کر دو، دلاؤ تو بہر حال اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے (حدیث گزر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا گیا ہے)

بَابُ ۱۶۹

اِذَا شَرَوْا الْبَايِعَ فَهَذَا آيَةُ

إِلَى مَكَانٍ مُّسَمًّى جَاوِزٌ ۖ

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَيْمِيَّةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّهُ كَانَتْ لَيْسِيْرُ عَلَى جَبَلٍ لَهُ قَدَاخِيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَبَهُ فَنَدَّ عَالَهُ فَارْتَبِيْرُ لَيْسِيْرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بَعْثَنِيهِ بِوَقِيَّةٍ قَدْتُ لَكُمْ قَالَ بَعْثَنِيهِ بِوَقِيَّةٍ فَبَعَثَهُ فَاسْتَشْنَيْتُ جُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْحَيْمَلِ وَنَعَدْتُ قِيَمَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَارْسَلْتُ عَلَى آثَرِهِ قَالَ مَا كُنْتُ لِذَهَبَةٍ جَسَدًا وَخَدُّ جَمَلَتُ ذِي بَيْتٍ كَهَوَّ مَالِكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُعَيْبَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ فَرَّ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَ قَالَ الرَّسُولُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُعَيْبَةَ فَبَعَثَهُ عَلَى أَنْ فِي فَتَاَرَ ظَهْرَهُ حَتَّى آتِلُغَ الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ مَطَاَرٌ وَغَيْرُهُ لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَرْجِعَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَجَعَ انْفَرَدْنَا لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الرَّسُولُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغَ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِيهِ وَقَالَ مُبَيْدِلَةُ وَابْنُ إِسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ وَتَأْيِيَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

شرط لگانا تو جائز ہے لیہ

۲۵۲۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ (ایک غزوہ کے موقع پر) اسخاوند پر سوار آرہے تھے، اونٹ تنک گیا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزیرہا تو آپ نے اونٹ کو ایک منرب لگائی اور اس کے حق میں دعا فرمائی، چنانچہ اونٹ اتنی جزی سے چلنے لگا کہ کبھی اس طرح نہیں چلا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس ایک اوقیم میں مجھے پنج دو میں نے آپ کے ہاتھ پہنچ دیا، لیکن اپنے گھریک اس پر سواری کو مستثنیٰ کرایا، پھر جب ہم (مدینہ) پہنچ گئے تو میں نے اونٹ آپ کو پیش کر دیا اور آپ نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی، لیکن جب میں واپس ہونے کا تو میرے پیچھے ایک صاحب کو مجھے بلانے کے لیے بھیجا (میں حاضر ہوا تو) آپ نے فرمایا کہ میں تمہارا اونٹ کوئی لے تھوڑا ہی رہا تھا، اچھا اونٹ لے جاؤ، یہ تمہارا ہی مال ہے (اور قیمت واپس نہیں لی) شبہ نے مغیرہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عامر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تک اونٹ پر مجھے سوار ہونے کی اجازت دی تھی، اسحاق نے جریر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے مغیرہ نے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا (میں میں نے اونٹ اس شرط پر پہنچ دیا کہ مدینہ پہنچنے تک اس پر میں سوار ہوں گا۔ علاوہ مغیرہ نے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) اس پر مدینہ تک کی سواری تمہاری ہے۔ محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے مدینہ تک سواری کی شرط لگائی تھی، زید بن اسلم نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) مدینہ پہنچنے تک سوار اس پر تم ہی رہو گے۔ ابوالزہر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ مدینہ تک سواری کی اس حضور نے مجھے اجازت دی تھی۔ اس سے سالم

لے اس مسئلہ پر نوٹ اس سے پہلے بھی گزر چکا ہے۔ احاف یہ کہتے ہیں کہ بیع کے معاملہ اور عقد میں اگر شرط لگائی گئی تو بیع باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر غریہ و فروخت سے قطع نظر تبرع کے طور پر کوئی رعایت یا معاملہ کر لیا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ نیچے جو کچھ حدیث میں ہے اس سے قطعی طور پر اس کی تعیین نہیں ہوئی کہ معا کی داتی نوعیت کیا تھی۔ اس کے علاوہ مختلف روایات میں الفاظ کا بھی اختلاف ہے اور دوسری طوف خود حدیث میں ایک قطعی اور کلی قاعدہ بیان کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط کے ساتھ بیع سے منع فرمایا ہے۔ اسی لیے احاف کہتے ہیں کہ کوئی ایسی شرط نہ لگائی جائے جس میں فریقین میں سے کسی ایک کا فائدہ ہو اور بیع کے سلسلے میں اسلامی قواعد کے مطابق نہ ہو۔ اس باب کی پوری حدیث پڑھنے سے ایک قابل لحاظ بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ سارا معاملہ بیع شرع سے زیادہ حسن معاملت اور تبرع کا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی شرط کو بھی جرح پر نہ محمول کیا جائے۔

کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے گھر تک تم اس پر سوار ہو کے جاؤ۔ عید اللہ اور بنی قریظہ کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ اونٹ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اوقیس خرید لیا تھا۔ اس روایت کی متابعت زید بن اسلم نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ہے۔ ابن جریر نے عطاء بن رافع کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں تمہارا یہ اونٹ چار دینار میں لیتا ہوں۔ اس حدیث سے کہ ایک دینار دس درہم کا ہوتا ہے چار دینار کا ایک اوقیہ ہوگا۔ مغیرہ نے شعبی کے واسطے سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے (ان کی روایت میں) اور اسی طرح ابن المنکدر اور ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں قیمت کا ذکر نہیں ہے۔ ائشہ نے سالم سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں ایک اوقیہ سونے کی وضاحت کی ہے۔ ابو اسحاق نے سالم سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں دو سو درہم بیان کیے ہیں اور داؤد بن قیس نے بیان کیا، ان سے عید اللہ بن مقسم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ حضور نے اونٹ تبوک کے راستے میں (غزوہ سعدیہ) ہوتے ہوئے) خرید لیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا کہ چار اوقیہ ہیں (خرید لیا تھا) ابو نعمر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت میں بیان کیا کہ میں دینار میں خرید لیا تھا شعبی کے بیان کے مطابق ایک اوقیہ ہی زیادہ روایتوں میں ہے۔ اسی طرح گنگا ناجی تنادہ روایتوں سے ثابت ہے اور میرے نزدیک صحیح بھی ہے، ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا۔

۱۶۹۳۔ معاملات کی شرطیں۔

۲۵۲۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے بخاری، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ پیشکش کی کہ ہمارے کھجور کے باغات آپ ہم میں اور ہمارے بنی ہاشم میں تقسیم فرمادیں (مواغات کے بعد) لیکن اسے حضور نے فرمایا کہ نہیں، اس پر انصار نے کہا (مہاجرین سے) کہ آپ لوگ ہمارے باغات کے کام کر دیا کریں اور ہمارے ساتھ پھل میں شریک ہو جائیں۔ مہاجرین نے کہا کہ ہم نے سن لیا اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

۲۵۲۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ أَخَذْتُ يَارُبْعَةً ثَنَانِيَةً وَهَذَا يَكُونُ وَرَقَةً عَلَى حَسَابِ السَّيَّارِ بِعَشْرَةِ دَرَاهِمٍ وَكَمُ يَبْتِغِي الشَّيْءَ مِثْلَهُ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَقِيَّةٌ ذَهَبٌ وَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِطَرِيقِ تَبُوكَ أَخْبَرَنِي قَالَ يَارُبْعٌ آرَاقٍ وَقَالَ أَبُو مُصْرَةَ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِمِثْرَيْنِ وَثَنَانًا وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوَرَقِيَّةٍ أَكْثَرُ إِلَّا شَرَّاطُ أَكْثَرُ وَاصْمُ عُنْدِي قَالَهُ

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهِ :

باب ۱۶۹۳ الشُّرُوطُ فِي الْمَاعِيَةِ :

۲۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْسِدَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا الشَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكُونُوا الْمُسُونَةَ وَتُفْرِكُكُمْ فِي الشَّمَرَةِ قَالُوا مِمَّنَّا وَ أَطَعْنَا :

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى

علیہ وسلم نے خیر کی اراضی یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ اس میں کام کریں اور اسے بریں تو آدمی پیداوار انھیں دی جائے گی۔

۱۶۹۴۔ نکاح کے وقت مہر کی شرطیں۔ عمر رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ حقوق کی قیامت شرائط کے پورا کرنے کے وقت ہوتی ہے اور یہیں شرط کے مطابق ہی ملے گا۔ مسود نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا اور حقوق (دامادی) کی ادائیگی میں ان کی بڑی تعریف کی اور فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جب بھی کوئی بات کہی تو بچہ کبھی اور دودھ دیا تو اس میں پرے نہ نکلتے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الْيَهُودِ أَنْ يَمْلُوكَهَا وَيَزُرَّ عَوَهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ۚ

بَابُ ۱۶۹۴ الشَّرُوطُ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُمَرَ

النِّكَاحِ - وَقَالَ عُمَرَاءُ مَنَاطُ طَعِ الْمُعْتَقُ

عِنْدَ الشَّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ

الْمُسَوِّرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذَكَرَ مَهْرًا لَهُ فَأَشْفَى عَلَيْهِ فِي مَصَاهِيرِهِ

فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي وَدَعَّنِي

فَوَفِّي ۚ

۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ

أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشَّرُوطِ أَنْ

تُؤْكُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ ۚ

بَابُ ۱۶۹۵ الشَّرُوطُ فِي الْمَزَارَعَةِ ۚ

۲۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ

حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ

خَدِيجٍ يَقُولُ لَنَا أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا

نُكْرِي الْأَرْضَ مِنْ قُرْبَتِنَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ

وَلَمْ تُخْرِجْ فِيهَا فَهَيْئَتُنَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ

تُنْهَ عَنِ الْوَرَقِ ۚ

بَابُ ۱۶۹۶ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

۲۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ زُرَّيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهُمَرِيِّ عَنْ

سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْنِي حَاصِنًا وَلَا يَنْجُو وَلَا يَنْجُو

۲۵۲۶۔ ہم سے محمد ابن یزید بن یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عبید بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شرطیں جن کے ذریعہ تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے، پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

۱۶۹۵۔ مزارعہ کی شرطیں

۲۵۲۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حنظلہ زرقی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ ہم اکثر انصار کا شتمکاری کرتے تھے اور ہم زمین بٹائی پر دیتے تھے بے اکثر ایسا ہوتا کہ کسی کھیت کے ایک قطعے میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہ ہوتی اس لیے ہمیں اس سے منع کر دیا گیا، بکلی چاندی (روپے وغیرہ) کے لگان سے منع نہیں کیا گیا۔

۱۶۹۶۔ جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں۔

۲۵۲۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن الزہمیری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان تجارت نہ بیچے، کوئی شخص نجس نہ کرے

لہ یہاں مراد اس صورت سے جس میں زمیندار اور مزارع یہ طے کر لیتے تھے کہ کھیت کے فلاں قطعہ کی پیداوار ایک فریق کو ملے گی اور دوسرے کی دوسرے فریق کو، نیز کہ اس میں عموماً کسی ایک فریق کو نقصان اور خسارہ کا احتمال رہتا تھا۔

وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ
عَلَى خَطْبَتِهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ
أُخْتِهَا بِسُكُتِي إِنْ آوَاَهَا ۚ

باب ۶۹ الشَّرْطُ الَّذِي لَا يَحِلُّ
فِي الْحُدُودِ ۚ

۲۵۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا كَيْثُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ قُبَيْدِ اللَّهِ
بْنِ هَيْدٍ اللَّهُ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ إِنْهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ
الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولُ اللَّهُ أَسْتَدُّكَ اللَّهُ إِنْ قَضَيْتَ بَيْنِي بَيْنَ
اللَّهِ فَقَالَ لَخَفْهُمْ الْأَعْرَابُ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ
فَأُتِيَ بَيْنَنَا بَيْنَكَ اللَّهُ وَاشْتَدَّ فِي فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ ابْنُ أَبِي
كَاتٍ عَيْنًا عَلَى هَذَا اخْتَرَنِي بِأَمْرَاتِهِ وَإِنِّي
أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَأَمَدَنِي
مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيْنَدَةٍ فَسَأَلْتُ
أَهْلَ الْبَلَدِ فَأُخْبِرُونِي أَنَّمَا عَلَى
ابْنِي جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٍ
وَأَنَّ عَلَى أَمْرَاتِهِ هَذَا الرَّجْمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيْنِي لَا قُضِيْنَ بَيْنَكُمَا
بِكِتَابِ اللَّهِ الْكُوَيْلَةُ وَالْعَلَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ
جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٍ أَعْدِيَا نِئْسِي إِلَى
أَمْرَاتِهِ هَذَا أَقَابَ اعْتَرَفَتْ قَارِئُهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهِمَا
فَأَسْتَوْقَبْتُ فَأَمَرِيَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور نہ اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت میں (بدعتی کے ساتھ) کسی قسم کی زیادتی کر
نہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح کی موجودگی میں اپنا پیغام بھیجے اور
کوئی عورت (کسی مرد سے) اپنی (دینی یا لہسی) بہن کے طلاق کا مطالبہ نہ کرے
(جو اس مرد کے نکاح میں ہو) تاکہ اس طرح اس کے گھر کی خود مالک بن جائے۔
۶۹۔ جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں یہ

بہن بہن بہن

۲۵۲۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن قیس بن مسعود
نے اذان سے ابوبکر بن عبد اللہ بن خالد بن جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ وہ
کے رہنے والے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں
کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ کی روشنی میں کر دیں، دوسرے فریق نے جو اس
سے زیادہ بھدا رکھے۔ کہا کہ جی ہاں، کتاب اللہ سے ہی ہمارا فیصلہ فرمائیے
اور مجھے (اپنا مقدمہ پیش کرنے کی) اجازت دیجئے جنورا کر مصلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پیش کر۔ انھوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ میرا بیٹا ان صاحب کے
یہاں مزدور تھا۔ پھر اس نے ان کی بیوی سے زنا کر لیا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ
(زنا کی سزائیں) میرا لڑکا رجم کر دیا جائے گا تو میں نے اس کے بدلے میں سو گریہ
اور ایک باندی دی، پھر اہل علم سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میرے
رہنے والے (زنا کی سزائیں) کیونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا، سو کوڑے لگائے جائیں
گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے گا۔ البتہ اس کی بیوی رجم کر دی
جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ
قدرت میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ سے کر دوں گا، باندی اور
بکریاں تمہیں واپس ملیں گی البتہ تمہارے بیٹے کو تلو کوڑے لگائے جائیں گے
اور ایک سال کے لیے شہر بدر کیا جائے گا۔ اچھا، انیس رقم اس عورت کے یہاں جاؤں گے
وہ بھی اعتراف کرے (زنا کا) تو اسے رجم کر دو (کیونکہ وہ شادی شدہ تھی) بیان کیا
کہ انیس اس عورت کے یہاں گئے اور اس نے اعتراف کر لیا اس لیے رسول

لہ مرد خدا تعالیٰ کا حق ہے۔ بندہ اپنے غالب و قادر پروردگار کی نافرمانی کر رہا ہے اور اس کی سزائیں اس پر جاری کی جاتی ہیں۔ اس لیے وہ بندوں کی باہمی
صلح سے ملال نہیں جاسکتی۔ جب بھی جرم ثابت ہو گا حد بھی جاری کی جانی ضروری ہوگی، جیسا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب کے تحت حدیث میں فیصلہ فرمایا البتہ
جو سزائیں ان لوگوں کے حقوق کی وجہ سے دی جاتی ہیں ان میں صلح و غیرہ کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

وَسَلَّمَ فَرَجَحْتُ ۝

باب ۱۶۹۸ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمَكَاتِبِ
إِذَا رَضِيَ بِالنَّبِيعِ مَلِكًا أَنْ
يُعْتَقَ ۝

صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رجم کی گئی۔

۱۶۹۸۔ مکاتب اگر اپنی بیع پر اس وجہ سے راضی ہو جائے کہ اسے آزاد کر دیا جائے گا تو اس کے ساتھ کوئی شرط طے جائز ہو سکتی ہیں؟

۲۵۳۰۔ ہم سے علاء بن سحی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن امین بنی گندہ بنیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بیان فرمایا کہ ہریرہ رضی اللہ عنہ یہاں آئیں، انھوں نے کہ بت کا معاملہ کر لیا تھا مجھ سے کہنے لگیں کہ لے ام المؤمنین! مجھے آپ خریدیں، کیونکہ میرے مالک مجھے بیچنے پر تیار ہیں پھر آپ مجھے آزاد کر دیجئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان (یہاں) ایسا کر لوں گی، لیکن ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے مالک مجھے اسی وقت بیچیں گے جب ولاد کی شرط اپنے لیے لگالیں، اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر مجھے مزدورت نہیں ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا آپ کو معلوم ہو اور راوی کو شہد تھا، تو آپ نے فرمایا کہ ہریرہ کا کیا معاملہ ہے، تم انھیں خرید کر آزاد کر دو، وہ لوگ جو چاہیں شرط لگالیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آزاد کر دیا اور ان کے مالک نے ولاد کی شرط اپنے لیے محفوظ رکھی۔ آں حضور رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا کہ ولاد اسی کے ساتھ ثابت ہوتی ہے جو آزاد کرے (دوسرے) جو چاہیں شرط لگاتے رہیں۔

۱۶۹۹۔ طلاق کی شرطیں۔ ابن سبیب، حسن اور علاء نے فرمایا کہ (جملہ) شروع طلاق سے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ نفاذ شرط کے مطابق ہی ہوگا۔

۲۵۳۱۔ ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجراتی قانون کی) پیشوائی سے منع کیا تھا اور اس سے بھی کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان تجارت نیچے اور اس سے بھی کہ کوئی عورت اپنی زوجی یا نبی بہن کے طلاق کی شرط لگائے اور اس سے کہ کوئی اپنے کسی بھائی کے بھائی پر بھائی لگائے (بھائی کے لیے) اسی طرح آپ نے بخش اور تصریہ سے بھی منع فرمایا تھا۔ اس روایت کی متابعت معاذ اور عبد الصمد نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے۔ غندار اور عبد الرحمن نے بیان کیا کہ کہا کی گئی تھی (جملہ کے صفحے کے ساتھ) آدم نے بیان کیا کہ میں نے منع کیا گیا تھا، انھوں نے رجحان میں منہل نے بیان کیا کہ میں نے منع کیا تھا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے)۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا تَهَيَّئُ الْبُخَارِيُّ كَمَا يَأْرَاهُ زَاوَرَاهُو

۲۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلَاءُ بْنُ سَحْيٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَمِيْنٍ بَنِي كَنْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى بَرِيرَةَ وَهِيَ مَكَاتِبَةٌ فَكَلَّمْتُهَا فَأَمَّا الْمُؤْمِنِينَ فَاشْتَرَيْتُ كَاتٍ أَهْلِي يَبِيعُونَنِي فَأَمْتِغَنِي قَالَتْ لَعَنَهُمُ قَالَتْ إِنَّ أَهْلِي لَا يُبِيعُونَنِي حَتَّى يَشْتَرُونَا وَلَا إِنِّي قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِمْ فَسَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَدَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ فَقَالَ اشْتَرَيْتُهَا فَأَمْتِغَنِيهَا وَلَيْشْتَرُونَا مَا شَاءُوا قَالَتْ فَأَشْتَرَيْتُهَا فَأَمْتِغَنِيهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَا عَاقِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنْ اشْتَرَطُوا مِائَةً

بَابُ ۱۶۹۹ الطَّرْطُ فِي الطَّلَاقِ - وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَلَاءُ إِنَّ بَدَأَ الطَّلَاقَ أَوْ أَهْرَقَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ ۝

۲۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْخِ وَأَنْ يَنْبَتَا عَالِمًا جُزْءًا عَرَفِي وَأَنْ كُشِّرَ الطَّرَاقُ طَلَقًا أُخِيَّتْهَا وَأَنْ تَيْسَمَرَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْرَةِ أَخِيهِ وَتَحْيَى عَنْ النَّجْشِ وَعَنْ الْمُصْرِيَّةِ تَابَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُجِّيٌّ وَقَالَ أَدَمُ هُجَيْنًا وَقَالَ النَّفَرُ وَحَاجَجُ بْنُ مِهْمَالٍ تَهَيَّئُ ۝

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی تفسیر القرآن مجید ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء محمد امجد عثمانی، مفتی محمد امجد عثمانی
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	حاجی محمد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
قصص القرآن ۴ جلدیں ۲۰ جلدیں	مولانا صفی الرحمن سیبوی، مفتی محمد عثمانی
آرٹ آف القرآن	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد عثمانی
قرآن اور تاجوت	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد عثمانی
قرآن نامہ اور تفسیر و تفسیر	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد عثمانی
نظائر القرآن	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد عثمانی
قاموس القرآن	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد عثمانی
قاموس الفاظ القرآن المعجم (عربی، انگریزی)	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد عثمانی
مکتب الیقین فی مناقب القرآن (عربی، انگریزی)	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد عثمانی
احسن قرآنی	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد عثمانی
قرآن کی باتیں	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد عثمانی

حدیث

تفسیر البخاری ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
تفسیر مسلم ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
جامع ترمذی ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
معارف الحديث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد ۲۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
مشکوٰۃ شریف مترجم مع حواشی ۳ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
ریاض الصالحین مترجم ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
الادب المفرد کلام ترمذی و شرح ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
مناہج برقی بدیع شریف مشکوٰۃ شریف ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
تقریر بخاری شریف ۴ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
تحریر بخاری شریف ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
تفہیم الشریعت ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
شرح الیقین نووی ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
ڈپٹی مینیجر: مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
ڈپٹی مینیجر: مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی
ڈپٹی مینیجر: مولانا محمد امجد عثمانی، مفتی محمد عثمانی